اطلاع یہ کتاب فوائد مذہبی شیعہ کے غرض سے چھپی ہی اہلسنت نہ خریدیں ملاحظہ کریں

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

بیمن تفضلات خالق الارضین والسموات درین زمان
سعادت آیات رسالهٔ شریفه وعجالهٔ منیفه متضمن جواب آیات بینات
موسوم بدفع التحریفات و رفع التلبیسات وملقب به

رمی الجمرات

از افادات ملکی ملکات قدسی صفات قاطع اعناق الجاحدین
قامع اساس الضالین المتعب نفسه فی حمایة الدین المقتفی لاثار
آبائه الطاهرین جناب الخال المعظم مدظلهم تصحیح المتمسک بذیل الثقلین عباد حسین

در مطبع بستان مرتضوی طبع پوشید

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمدک اللهم یا ملهم الخیرات ومجیب السؤلات ومقیل العثرات علی ما وفقتنا
لدفع التحریفات ورفع التلبیسات عن الآیات البینات وازاحة الشبهات
بتاویل المتشابهات الی المحکمات وانقذتنا من شفا جرف الهلکات
برکوب سفن النجاة واتباع اهل بیت نبیک خیر البریات المتطهرین
عن رجس الخطیئات علیه وعلیهم افضل الصلوات التامات النامیات
الفائقات واکمل التحیات الطیبات الزاکیات وعلی اصحابه الاخیار
السابقین فی الخیرات المتمسکین بالثقلین فی الفتن المضلات
لا المقتحمین فی ورطات الضلالات المخرجین من النور
الی الظلمات المؤمنین بافواههم دون صدق النیات المتنافسین
فی الدنیا الدنیة وما یحویها من اللذات الموقرین ظهورهم باوزار الآثام
والتبعات ما دامت السموات حول الارضین دائرات وذرت الذاریات وجرت الجاریات

اما بعد حمد وثنای ایزد منعام واہدای ہدایای صلوٰۃ وسلام بحضرت خیر الانام وآلہ الکرام اوپر منصفین اہل ایمان واسلام کی مخفی ومحتجب نرہی کہ بالفعل ایک رسالہ آیات بینات نام تصنیف عظم تصنیف عزیز تمقام عالی مقام والا احتشام جناب سید مہدیعلی صاحب ہداہ اللہ الی سبل السلام اس عبد مستہام اقل الانام کی نظر سی گذرا دیکھا ہے کہ تمام مملو از اتہام اور مبتنی اوپر خیالات خام وتقریرات مختل النظام کی ہی اور ہرگز صلاحیت اسکی نہین رکہتا کہ خدام علمای کرام متوجہ اُسکی نقض وابرام کی ہون اور کیونکر ایسا نہو حالانکہ بعد اسکی ظاہر ہوگا کہ مصنف رسالہ فہم عبارات فارسیہ مین قاصر اور اصطلاحات علوم رسمیہ سے مطلقا غیر ماہر ہین اور زیور علم وکمال سے بالکل عاری اور عاطل اور اپنی تئین صاحب لیاقت منصب تصنیف سمہنا اُنکا محض خیال خام اور ہوس باطل ہی اور علماے فن مناظرہ وکلام اور قدمائی کملای والا مقام نے تصریح فرمایا ہی کہ ضرور ہی کہ ایسے حضرات سے مخاطبہ اور محاورہ متروک ہو جاسے انسکہ مسلک مجادبہ ومناظرہ مسلوک ہو مگر چونکہ یہ رسالہ اونکا بزبان اُردو موجب فریب عوام الناس اور ہیجان وسواس اُن لوگون کا ہی جو تفاصیل دلائل اور اصول مسائل سی آگاہ اور ماہر نہین اور طریق تحقیق حقائق اور تنقیب دقائق کے اُن پر ظاہر نہین اور مقاصد کلام اور غایات مرام اور مواضع اتہام اور کجی اوہام اور تخیلات خام اور اباطیل اوہام سے بیخبر ہین لہذا ضرور ہوا کہ حقیقت حال اور کماہی ہر مقال سے اُنکو آگاہی دیجاوے تا قطاع الطریقان راہ دین وایمان سے بچین اور درمیان ضالین اور مضلین اور ہادیان راہ دین کے تمیز دین اور فریب شیاطین

میں نہ آویں اور بنادانی دہوکا نہ کہاویں بدیں لحاظ اس خاکپای طلاب مؤمنین
وتراب نعال ارباب دین ویقین نے یہ چند سطریں فی اللہ وللہ کشف تمویہات
وتلبیسات وازالہ تلمیعات وتدلیسات صاحب رسالہ کے لکہیں لیکن افسوس
دو امر کا ہی ایک یہ کہ معروف ومشہور ہی کہ لطف خطاب ساتہہ مخاطب صحیح کی
ہوتا ہی اور ہماری حضرت مخاطب قطع نظر عدم استقامت فہم اور اعوجاج طبع کی
مصطلحات فن میزان ومناظرہ سے بہی بالکلیہ کوری ہیں اور ماہرین فن پر بخوبی
ظاہر اور روشن ہی کہ طرح مناظرہ جیسا کہ مخاطب نی کی ہی جز عوام کی بتقریر عایہ
اہل علم سی نہیں ہو سکتی دوسری اس زمانہ میں کوئی ایسا مرد میدان مباحثہ ومناظرہ
نہیں نظر آتا کہ سختیاں حملات ضربت حیدریہ اور صدمات بوارق موبقہ غضنفریہ
اور طعن رماح فرقہ جعفریہ اور کرسی چوٹیں صمصام اور صوارم متکلمین اثنا عشریہ کی اٹہاسکی
اور پہر متحمل اسکا ہو جای اور واغوثاہ واغوثاہ زبان پر نہ لائی ہاں صاحب رسالہ
بسبب اسکی کہ خود بادی بدرشتی ہی شاید تحمل کو کام فرمائی اور جواب ترکی بہ ترکی
سنکر پیشانی شریف پر شکن نہ لائی لیکن ہم اکثر ان درشتیہای بیجا سی جو صاحب رسالہ نی
شیعوں کی حق میں کی ہی چشم پوشی کرتی ہیں اور بمقتضای قولہ قولا لینا جواب سختی
بملائمت دیتی ہیں اور امید خدا سی ہی کہ انصاف کو کام فرما کی ہدایت بادی لہ
راہ باطل سے پہر راہ حق پر آوی — واللہ ولی التوفیق وما علینا الا البلاغ —
ع من انچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم ٭ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال ٭ اور مسمی
کیا ہمنی اس رسالہ کو ساتہہ دفع التحریفات ورفع التلبیسات کی اور ملقب کیا ساتہہ
رمی الجمرات کی وہا انا اشرع فی المقصود متوکلا علی مفیض الخیر والجود

۵ ...شارہ است بطرف
...کہ درین زمانہ حضرات
...سنت خود بادر...
...رشتیہای بیجا میشوند
...اگر احدی از اہل تشیع
...بمقتضای اگر جفا...
...ت داد چون قوت بحث
...ارند بسر اسیمگی...
...ست وبانی مظلومانہ
...ع لیلات می آرند
...بی انصافی از بادی
...چشم می پوشند ۱۲

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ وحبیبہ سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ وامتہ اجمعین ۞

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

واضح رہی کہ معرکۂ مناظرہ مین قدم رکھنا اور علم کلام مین تصنیف کرنا کام ان علمای اعلام کا ہی جو اسکی لیاقت اور اس فن مین حذاقت رکھتی ہون نہ ہر صاحب عقل خام اور عامی عامی کالانعام کا علمای اہلسنت وجماعت سی جو اصحاب فہم وبراعت اور حاذقین فی الصناعۃ تھی اور جملہ اہل سنت کو اُنکی فضائل اور کمالات کا اقرار اور اونکی افادات کا اعتبار اور اونکی تحقیقات اور تدقیقات پر افتخار ہی وہی لوگ مصنفین علم کلام ہین وعلی ہذا القیاس امامیہ اثنا عشریہ سی بھی اس فن کی متکفل اور حامل وہ علمای اعلام ہین جو علمای اہلسنت کی نزدیک صنوف علوم مین پیشوا اور امام ہین اور جمیع فنون کمال مین رئیس اور مقدام ہین جسطرح جناب سید مرتضیٰ علم الہدی جنکو امام یافعی فی اہلسنت کی ان الفاظ سی اپنی تاریخ مرٔۃ الجنان وعبرۃ الیقظان مین یاد کیاہی — کان اماما فی علم الکلام والادب والشعر اور ابن بسام اندلسی نی کہ اعظم علمای اعلام اہلسنت سی ہین علی مانقل عن کتابہ الذخیرۃ اُنکی شان مین لکھا ہی کہ امام ائمۃ العراق الیہ فسنرع علمائہا وعنہ اخذ عظمائہا — اور جناب محقق نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ اونکی شان رفیع مین علامہ قوشجی اہلسنت کی یہ الفاظ آغاز شرح جدید تجرید مین لکھتی ہین — المولی الاعظم والحبر المعظم قدوۃ العلماء الراسخین اسوۃ الحکماء المتالہین نصیر الحق

والدین محمد بن محمد الطوسی قدس اللہ نفسہ وروح رمسہ اور اسی طرح بقیہ اہلسنت
اونکی کمال عدیم المثال کی معترف ہین اور اونکی بحور افادات سی آجتک معترف ہین
اور جو شخص کہ رتبۂ کمال کو نہ نہونچا ہو اور تحصیل مبادی اور بوادی ضروریہ نکرچکا ہو
اُسکو اس معرکہ مین قدم رکہنا اور مطالب کلامیہ اور فنون اصول اسلامیہ مین
بحث وکلام کرنا نہایت ممنوع ہی بلکہ غیر مشروع امام ہمام اہلسنت کی امام محمد غزالی
ربع اول احیاء العلوم مین فرماتی ہین — یحترز الخائض فی العلم فی مبدء الامر
عن الاصغاء الی اختلاف الناس سواء کان ماخاض فیہ من علوم الدنیا او من
علوم الاخرۃ فان ذلک یدہش عقلہ ویحیر ذہنہ ویفتر رایہ ویؤیسہ من الادراک
والاطلاع الی ان قال ومنع المبتدی عن الشبہ یضاہی منع الحدیث العہد بالاسلام
عن مخالطۃ الکفار وندب القوی الی النظر فی الاختلافات یضاہی حث القوی علی
مخالطۃ الکفار ولہذا یمنع الجبان عن التہجم علی صف الکفار ویندب الشجاع لہ الی
ان قال وتشبیہ الضعیف بالقوی فیما یری من ظاہرہ انہ ہفوۃ تضاہی اغترار
من یلقی نجاسۃ یسیرۃ فی کوز ماء ویعلل بان اضعاف ہذہ النجاسۃ قد یلقی
فی البحر والبحر اعظم من الکوز فما جاز للبحر فہو للکوز اجوز ولا یدری المسکین ان البحر
بقوتہ یحیل النجاسۃ ماء فتنقلب النجاسۃ باستیلائہ علی صفتہ والقلیل من النجاسۃ
یغلب علی الکوز ویحیلہ علی صفتہا انتہی باسقاط الزوائد والتقاط الفوائد خلاصہ اُن افادات کا
باختصار واقتصار یہہ ہی کہ جو شخص مبتدی ہو اُسی اختلافات مذاہب مین دخل دینا
نہ چاہئی اُسلئی کہ اگر دخل دیگا تو عقل اُسکی مدہوش اور ذہن اوسکا حیران
اور رای اُسکی سست ہوجاویگی اور اُسکو یاس ہوجاویگی اطلاع وادراک

حقائق سی اور مبتدی کو جو منع کیا گیا ہی تو ویسا ہی ہی کہ جیسا تو مسلم کو کفار کی
مخالطت سی منع کرتی ہین اور قوی کو یعنی شخص کامل کو جو اجازت اختلافات مذاہب کے
دیکھنی کی دیتی ہین تو یہ مثل اسکی ہی کہ قوی شخص کو مخالطت کفار کی بھی اجازت دیجاتی ہے
اور اسی وجہ سی بزدلی کو مقابلہ سی کفار کی منع کرتی ہین اور شجاع کو اُس معرکہ مین
پیش قدم کرتی ہین اور اگر کوئی یہ خیال کری کہ ضعیف العقل و کم علم اگر اختلافات
مذاہب مین دخل دی تو کیا مضائقہ ہی اسلئی کہ عالمون کو اور متبحرون اور ماہرون کو
اجازت ہی تو یہ خیال ویسا ہی ہی کہ جیسا کوئی شخص ایک آبخوری مین تھوڑی سی نجاست
ڈال دی اور یہ کہی کہ اس سی کئی مرتبہ زیادہ اور مضاعف نجاست دریا مین پڑتی ہے
اور دریا نجس نہین ہوتا تو اگر تھوڑی سی نجاست آبخوری مین پڑگئی تو آبخورہ کاہی کو
نجس ہوگا یہ خیال کرنیوالا نادان اور بیمایہ یہ نہین سمجھتا کہ دریا ایسی قوی چیز ہی کہ
نجاست کو اپنی صفت پر کھینچ لاویگا اور آبخورہ بھر پانی اتنا بیمقدار ہی کہ خود نجس ہوجائیگا
یہی حال کم علم آدمی کا ہی انتہی محصلاً مخفی نرہی کہ حضرت مصنف رسالہ اگرچہ
عہدہای جلیلہ انگریزی پر ممتاز ہین اور قانون فہمی کی لیاقت بدرجہ کامل رکھتی ہین
مگر علوم اسلامیہ اور فنون کلامیہ سی اسدرجہ ابتلک دور ہین کہ خبر متواتر اور اخبار آحاد کی
معنی ہی نہین جانتی جو طالب علم تہذیب خوان بھی جانتا ہی بلکہ فارسی عقائد کی
کتابین جنہون نی پڑہی ہین وہ بھی اسی جانتی ہین جیسا کہ حدیث نجوم مین واضح ہوگا
اور جو جو کچھ دقیقہ سنجی اور نکتہ شناسی انکی اس کتاب کی معاینہ سی واضح ہوئی ہی اسکا بیان
بقدر ضرورت آئندہ ہوتا رہیگا ایسی بزرگوار کو ارباب کمال مبتدیون مین بھی شمار کرنی مین
تامل فرماوینگی چہ جای اینکہ اس سی زیادہ رتبہ انکا بڑہاوین پس حضرت نی جو اس

استعداد علمی اور لیاقت پر ارادہ کیا کہ جو نزاع اور مباحثہ فیما بین اہل سنت اور امامیہ
کی ہی اسکو طی فرماکی امور متنازعہ مین احقاق حق کرین تو حضرت کا وہی حال ہوا
جو امام غزالی نی بیان کیا ہی اور کاش بعد اختیار مذہب اہلسنت کی امام غزالی کی
کلام پر عمل فرماتی تو اس آفت سی محفوظ رہتی کہ جسطرح پہلی بقول خود شیعہ سی سنی ہوئی
ویسا ہی اب بقول فحول علمای اہل اسلام جنکی فتاوی اور افادات اخبار نور الآفاق
وغیرہ مصنفات و منمقات مولوی امداد علیخان صاحب ڈپٹی کلکٹر وغیرہ مین مذکور
اور مسطور ہین دائرہ اسلام سی قدم اٹھاکر اُس احاطہ مین رکھا ہی جسکو یہ سب علما
حظیرۃ الکفر قرار دیتی ہین بہرکیف اگر کوئی شخص شہرۂ جاہ وجلال حضرت مصنف
سنکر استبعاد اور استغراب کری کہ ایسا جلیل العہدہ کیونکر استعداد علمی سی بی بہرہ
ہوگا تو الطاف خفیہ رحمانیہ سی یہ امر ہی کہ اُس شخص کو زیادہ اس کتاب کی سیر کی احتیاج
نہین ہی خطبہ یک سطری اس رسالہ کا دیکھ لے اور سمجھ جاوی کہ بیان اس قسم
ضعیف البنیان کا بلا کم وکاست صحیح اور درست ہی اسلئے کہ یہ تعمیم صلوۃ تمام امت پر
کہ جس سی متبادر کل وہ لوگ ہین جو شہادتین زبان پر جاری کرین اگرچہ مصداق
لما یدخل الایمان فی قلوبہم کی ہون اور داخل زمرۂ — یقولون بافواہہم مالیس فی
قلوبہم — کی ہون اور گو کہ اصحاب فسق وفجور اور ارباب شیطنت وزور سی ہون
یا اہل بدعت وغرور سی ایسی قباحت بکمال وضاحت رکھتی ہی کہ اگر تھوڑا سا بھی علم
وفہم انسان رکھتا ہو تو سمجھے گا کہ مبتدیان طلبہ بھی جسارت تسطیر ایسی عبارت کی نکرینگی
اگر تحصیل دنیا مانع تکمیل وتحصیل علوم تھی تو کاش قرآن مین فقط آیہ — ولا تصل علی
احد منہم مات ابدا — ساتھ ضمیمہ اُس بیان مفسرین کی کہ صلوۃ سی یہان مصطلح

تمرمی مراد نہین بلکہ مطلقاً دعای رحمت مراد ہی ملاحظہ فرماتے اور لفظ اجمعین جو تاکید مفید استغراق ہے نہ لاتی اور منافقین امت کو قابل صلوٰۃ نہ ٹہراتے اور اگر فوج یزید اور قاتلان امام مظلوم شہید کو کہ سب امت رسول ہی سعدو دہین اور اونہین کی شان مین جماعۃ من امتی لا انالہم اللہ شفاعتی وارد ہی مورد صلوٰۃ اور مرجع تحیات ٹہرانا حضرت مصنف پر کمال تسنن تازہ سے شاق نہو تو کوئی جائی استعجاب نہین ہے اسلئی کہ امام غزالی نے بہی یزید کی بارہ مین لکہا ہی علی ما نقل عنہ فی حیوۃ الحیوان للدمیری تحت لغۃ الفہد اما الترحم علیہ فجائز بل مستحب بل داخل فی قولنا اللہم اغفر للمؤمنین والمؤمنات فانہ کان مومنا یعنی رحمت بہیجنا یزید پر جائز ہی بلکہ مستحب ہی بلکہ یزید داخل ہے ہماری اس قول مین کہ خداوندا تو مغفرت کر سب مومنین او مومنات کی اور یہ بات محقق ہی کہ یزید مومن تہا تمام ہوا کلام امام غزالی کا حالانکہ یزید وہ پلید ہی کہ جسکی حق مین جناب علامہ ثانی سعد الدین تفتازانی شرح عقائد نسفیہ مین ارشاد فرماتی ہین کہ والحق ان رضا یزید بقتل الحسین واستبشارہ بذلک واہانتہ اہل بیت النبی مما تواتر معناہ وان کان تفاصیلہ احادا فنحن لا نتوقف فی شانہ بل فی ایمانہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی انصارہ واعوانہ یعنی حق یہ ہے کہ یزید کا خوش ہونا امام حسین کو قتل کرکے اور اس فعل پر راضی ہونا اوسکا اور اہانت کرنا اوسکا اہلبیت نبوی کی اون امور سی ہے کہ جسکی خبر متواتر معنوی ہے اگرچہ تفاصیل احاد سی معلوم ہوتی ہین پس ہم نہین توقف کرتی اوسکی شان مین بلکہ اوسکے ایمان مین لعنت خدا او سپر اور اوسکی اعوان اور انصار پر انتہی لیکن قیامت بپا ہوئی ہی کہ قاتلان حضرت عثمان بن عفان اور شجاع الدین ابو لؤلؤ قاتل حضرت عمر ابن الخطاب سب

سوء و رحمت ٹھہرگئی معلوم نہین کہ اگر حضرات مقتولین مقبولین اہل سنت زندہ ہوستے

تو اونکی قاتلون پر رحمت اور صلوٰۃ بھیجنی پر حضرت مصنف سی کسطرح پیش آتی غالباً

فرمانا امام غزالی کا و منھم من تعصب لابی بکر الصدیق و لو راٰہ لکان اول عدو له

صادق آجاتا اور تعجب یہ ہی کہ یہ فقرات معمولی ہین ہزارہا مصنفین درج کتب خطب

کرتی ہین مگر یہ ترقی و اضافہ و تعمیم صلوٰۃ جو حضرت نی کے ہی کسی نے بھی نہین کی

حضرات اہل سنت کا عجب حال ہے کہ کبھی تو صلوٰۃ مین ایسا مضائقہ ہوتا ہے

کہ آل محمد پر بھی بھیجنے پر اعتراض ہوتا ہی چنانچہ مناظرہ بعض علمای شیعہ کا ساتھ بعض فضلاے

اہلسنت کی کہ مدعی سیادت تھی مشہور اور بعض کتب مین بطور لطیفہ مذکور ہی کہ عالم

شیعی سنے آل محمدؐ پر صلوٰۃ بھیجی فاضل سنے نی فرمایا کہ کیون صلوٰۃ بھیجتی ہو کیا دلیل

ہی واسطی جواز صلوٰۃ کی غیر انبیا پر عالم شیعی سنے کہا کہ دلیل آیۂ کریمہ اذا اصابتھم

مصیبۃ قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات من ربھم و رحمۃ

ہی فاضل سنی سنے از راہ کمال عناد بلا لحاظ عقوق آبا و اجداد کی کہا کہ علی ابن ابیطالب

اور اونکی اولاد کو کیا مصیبت پہونچی جو مصداق اس آیہ کی ہوسکین عالم شیعی سنے ذکر

مصائب اہلبیت کو نظر بشہرت ترک کر کے واسطے زیادتی تخجیل مناظر کی فرمایا کہ اس سے

زیادہ کیا مصیبت ہوگی کہ تم سا ناخلف فرزند اونکی اولاد مین پیدا ہوا ہی کہ بعض منافقین

کو اون پر ترجیح اور تفضیل دیتا ہی اور اپنی آبا و اجداد پر صلوات بھیجنی کا بھی روادار نہین

ہوتا ہی اہل مجلس اس لطیفی پر ہنسی اور فاضل سنی منفعل اور خفیف اور خجل ہوئی اور

بعض شعرائی جو حاضرین مجلس تھی یہ اشعار تصنیف کئی اذا العلوی تابع ناصبیا + بمذہبہ

فما ہو من ابیہ + وان الکلب خیر منہ طبعا + فان الکلب طبع ابیہ فیہ + اور کبھی بلحاظ اسکی کہ شیعہ

صلوٰۃ آل محمد پر بھیجتی ہین یہ امر ایسا ناگوار خاطر ہوا کہ حضرت مصنف نی استعداد اوسکو ازالن
اور بی حقیقت کر دیا کہ قاتلان جگر گوشہای رسول خدا بلکہ کشندگان مقتدایان با عزو علا
حضرت مصنف کی بھی اوسمین وخل ہو گئی اور یہ بھی لطیفہ قابل ملاحظہ ہی کہ وہان
جو صاحب مانع تصلیہ آل رسول تھی وہ بھی مدعی سیادت تھی اور یہان جو صاحب صلوٰۃ
کو اس درجہ بی قدر اور رازان کرتے ہین وہ بھی ادعای سیادت رکھتی ہین الحاصل
یہ عبارت فصیح و بلیغ جو مخاطب نی تحریر فرمائی مخدوش ہی بچند وجہ اول یہ کہ آلہ کو صحابہ
پر مقدم کرنا خلاف مذاق جمہور اہل سنت وجماعت ہی اسلئی کہ انکی عقیدی مین تو بعد
جناب رسول خدا کی کل خلائق پر من حیث الثواب و الرتبہ تفضیل شیخین کو ہی جیسا کہ
عقائد نسفی مین جو معتبر کتاب اہل سنت کی ہی موجود ہی افضل البشر بعد نبینا ابو بکر الصدیق
ثم عمر الفاروق انتہی بلکہ ظاہر عبارت تفضیل انبیای اولی العزم پر بھی ہی فما ظنک بغیرہم
اور ہر گاہ مخاطب نی دامن آل کا چھوڑا اور صحاب ثلثہ کا محکم پکڑا ہی تو لازم تھا کہ
لفظ آلہ کو صحابہ پر مقدم نکرتا تا کہ زبان ساتھ قلب و جنان کی موافق اور مطابق ہوتی
یہ نہین کہ فریب عوام کی لئی دلین کچھ اور زبان پر کچھ دوسری لفظ صحابہ عام ہی
شامل ہی کل صحابہ کو کسیکو استثنا نہین کیا بلکہ لفظ اجمعین سے تاکید شمول کر کی سبکو
گھیر لیا حالانکہ بعض صحاب ایسی ہین کہ جنکی حق مین جناب رسول خدا نی فرمایا کہ
من الاصحاب من لا یرانی بعد ما یفارقنی یعنی بعض اصحاب ایسی ہین کہ بعد انکی
مجھسی مفارقت کرینگی پھر مجھکو نہ دیکھین گی اور حضرت خلیفہ ثانی حضرت ام سلمہ سے
پوچھتے تھے کہ آیا مین بھی اونہین مین سے ہون جیسا کہ نہایہ ابن اثیر مین کہ معتبر کتاب
اہل سنت کی ہی موجود ہے اور بھی اصحاب میں ہین وہ لوگ جنکا ذکر حدیث حوض

ین سے ہین یعنی فرشتے اونکو حوض کوثر پرسے دور کردینگی جیسا کہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور
دیگر صحاح مین ہے اور محصل بعض طرق حدیث کا یہ ہی کہ بعض صحابہ کو ذات الشمال
یعنی فرشتگان عذاب گرفتار کرلینگے پس جناب رسول خدا اون ملائکہ سی فرماینگی
کہ اصحابی اصحابی یا اصیحابی اصیحابی یعنے یہ اصحاب میری ہین پس ملائکہ عرض کرینگے
کہ جس روز سی آپنے انسی مفارقت کی اوسی روز سی یہ مظہر ارتداد ہوئی اور الٹی پاؤن
راہ کفر پر پہیری پس رسول خدا اون اصحاب کی حق مین سحقاً سحقاً فرماینگے یعنی رحمت
خدا سے انکو دوری ہو اور یہی معنے ہین لعنت کی بالجملہ اگر ان سب صحابہ پر حضرت
مخاطب صلوات بہیجتی ہین تو اونکو اختیار ہی اور اگر کچہ لوگ انکو ستثنے کرتی ہین تو یہہ استثنا
کالمعنی فی بطن الشاعر ہوگا تیسری لفظ ازواجہ شامل ہی جمیع ازواج کو شیعون کو
آمین اور کچہ جای کلام نہین ہے مگر اسیقدر کہ بعض اینمین سی جو مصداق آیۂ فقد صغت
قلوبکما ہین یعنی ای عائشہ وحفصہ تم دونون کی دلون نی میلان بہ بدی کیا ہی پس کوئی
خبر مثل خبر قرانی کے اور پر حسن حال و حسن مآل انکی قائم کرنے چاہئی حالانکہ حسن حال
و مآل مخالفت نص قرانی وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ سی ظاہر ہی کہ خدانی تو حکم کیا کہ گہر سی
باہر نہ نکلو اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ مجتہدہ تا بصرہ کہ مدینہ سی منزلون دور
ہی تشریف لیگئین اور درمیان فوج کثیر کے معرکہ آرا ہوئین اور نگہای دنیا کی حمایت
مین حدیث تنبحہا کلاب جوآب وایاک ان تکونی یا حمیرا پر علی ما فی المواہب کنز العمال
لحاظ نہ فرمایا اور فریب شیاطین کہایا محصل حدیث علی ما فی النہایہ یہ ہی کہ جناب رسول خدا
فرما گئی تہے کہ ایک زن میری ازواج سی لڑنی کو نکلی گے اور کتی حواب کی کہ وہ
ایک مقام ہی درمیان مدینہ اور بصرہ کی اسکو دیکہکر بہونکین گے پہر اونحضرت

نی خود حضرت عائشہ سی مخاطب ہوکر فرمایا کہ ڈر اس بات سی کہ وہ توہی ہوای حمیرا
لیکن با این ہمہ باغوای طلحہ و زبیر قدم معرکہ جدال و قتال مین رکہا او نفس رسول سے
جنگی ٹہانی جس حرکت حنبی مشہور و معروف ہی لڑین یہانتک کہ تیس ہزار مسلمانون کو
قتل کروا ڈالا اور بعد خرابی بصرہ مدینہ کو پہرین آور عذرات اہل سنت اسمقام پر قابل
تماشای اہل انصاف ہین کبہی کہتے ہین کہ یہ معرکہ عظیم لاعن قصد و شعور سرزد ہوا کہ کسکی
بانی صبیان ستہے وھذا مما یضحک علیہ الصبیان کبہی عذر خطا فی الاجتہاد بیان فرماتے
ہین اگرچہ یہ اجتہاد مخالف نصوص قرآن و حدیث ہو کہ بالاتفاق جائز نہین آور کبہی عذر
توبہ و ندامت پیش لاتی ہین اور کلام اولا او سکے ثبوت مین ہے آور ثانیا اوسکی مقبولیت
مین خصوصًا نظر بخون ناحق مسلمانان کہ متعلق بحقوق الناس ہی جو کہ تہی لفظ امتہ جو ایجاد
طبعزاد مخاطب ہی اسمین جو قباحتین ہین پیشتر اس سے معرض بیان مین آئین کہ منافقین
امت آور قاتلین ذریت حضرت رسالت بلکہ قاتلین بمقتدایان سنیان مثل قاتلان عمر و
عثمان سب اسمین داخل ہین کسیکو استثنا نہین کیا بلکہ لفظ اجمعین نے سبکو گہیر لیا اب اس
مقام پر بطور لطیفہ یہ گذارش ہوتا ہی کہ خود ہی حضرت مخاطب نی بعد چند سطرون کی
اشارہ طرف حدیث متفرق امتی کی فرمایا ہی یعنی جناب رسول خدا نے فرمایا کہ میری
امت کی تہتر فرقہ ہونگی اوسمین ایک کی کلہم فی النار ہین پس جب لفظ امتہ اجمعین سے یہ
کل فرق امت مورد صلوۃ ہوی تو شیعونکو شکر گذار اسکا ہونا چاہئے کہ حضرت مخاطب
نی ہمکو بہی قابل صلوۃ جانا لیکن مقام افسوس یہ ہی کہ ہم اسکی مقابلہ مین بجز اون صلواتون
کے جو مقابل صلواۃ ہی کچہ کہہ نہین سکتے اسلئے کہ مخالف کلہم فی النار ہو جاویگا اور
ایمان بحدیث نبوی مثل مخاطب کی ہاتہہ سے جاتا رہیگا پس امید ہے کہ

کہ اس باب میں ہمارا عذر قبول ہووے والعذر عند کرام الناس مقبول +

قال المخاطب المقام بہ اللہ بسبل السلام بعد حمد و صلوٰۃ کی جاننا چاہیے
کہ خدای عز و جل نی ہماری ہدایت کیواسطی اپنا محبوب پیغمبر بھیجا اور اپنا خاص کلام اسپر
نازل کیا اور چراغ رہنمائی کا اوسکی ہاتھہ مین دیا اور اپنی کمال مہربانی سی شرک اور کفر
کی تاریکی سے نکالکر ہماری دلونکو نور ایمان سی روشن کیا پس ایمان اور اسلام
ایک ایسی اوسکی نعمت ہی کہ ہم اوسکا شکر ادا نہین کرسکتی لیکن شیطان نی بعد ایمان کے
اکثر مسلمانون کو بہکایا اور اونکے دلون کو باطل عقیدون سے بہر تاریک کردیا اور
مسلمانون مین ایسا تفرقہ ڈالدیا کہ بہتر فرقے گمراہ ہوگئی جنکی نسبت ہمارے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلی ہے سی خبر دی تہی پس ہم لوگون کو فقط اسلام
کے نام پر خوش ہونا اور صرف توحید و نبوت کی اقرار پر اپنی آپکو ناجی سمجھنا نچاہیے
بلکہ ہر عقیدی کے تحقیق کرنا اور ہر اعتقادی مسئلہ کی تطبیق کتاب اللہ اور کتاب
الرسول سی دینا ضروری ہی اور یہ ممکن نہین ہے کہ جو شخص اپنی سچی اور صاف دل سے
صرف اپنی نجات کی امید پر خدا کی کتاب کو دیکھی اور تعصب و عناد کو دخل نہ دے
وہ حق اور باطل مین تمیز نکرسکے اور ایسی حق کے طالب کو خدا گمراہی مین پڑا
رکہی ہان جو کوئی پہلے ہی سی سچائی کا طالب نہو اور مذہبی تعصب مین گرفتار ہو اور
سوای مجادلہ اور مکابرہ کی اوسی اور کچھہ منظور نہ ہو اور اپنی آبائی دین اور مذہب
کو تقلید ہی سچ جانتا ہو اور انا وجدنا اباءنا علی امۃ وانا علی اثارہم مقتدون
کہتا ہو وہ بیشک اپنی گمراہی مین پڑا رہیگا اور دل کو باطل عقیدون سی کبھی پاک
و صاف نکرسکیگا بقول کہ متمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

یہ بھی جاننا چاہیی کہ جب خدائی چراغ رہنمائی اپنے پیغمبر کے ہاتھ مین دیا تو اوسوقت لوگ تین قسم پر ہوئی ایک تو کافر محض جنکی بصر بصیرت پر عصبیت کی پردی پڑے ہوی سے پس اس چراغ ہدایت سی اونکو کچھ نفع نہ ہوا اور وہ لوگ محض ضلالت وغوایت وجہالت مین پڑی رہ گئی جیسے امثال ابوجہل وابولہب دوسری مومن محض کہ جنہون نے اقرار باللسان اور تصدیق بالجنان بلکہ عمل بالارکان بھی کیا اور ظاہر اور باطن اونکا ازسرتاپا نور ایمان اور ضیاء ایقان سے منور ہوگیا اور چونکہ یقین اعتقاد جازم ثابت مطابق للواقع ہے پس ممکن الزوال نہوگا تیسری وہ لوگ کہ جنکی زبان پر کلمہ ایمان جاری ہوا لیکن تصدیق جنانی سے عاری تھی پس ظاہر اونکا تو نور ایمان ظاہری سے منور تھا مگر باطن اونکا ظلمت کفر وشک وریب سے تیرہ وتار رہا اور یہ لوگ مذبذبین بین ذلک لاالی ہولاء ولاالی ہولاء رہی چنانچہ ابتدای کتاب خدا مین ان تینون قسمون کی لوگون کا ذکر ہی اور مذمت مین اس قسم ثالث کی جو مصداق فی قلوبهم مرض کی تھی جناب باری سے نہایت مبالغہ فرمایا ہی اور اونکے تفضیح حال کی لیئے مثالین لطیف اور نادر بیان کی ہین چنانچہ فرمایا ہی مثلهم کمثل الذی استوقد نارا فلما اضاءت ما حوله ذهب الله بنورهم وترکهم فی ظلمات لا یبصرون پھر فرمایا او کصیب من السماء فیه ظلمات ورعد وبرق تا اینکہ فرمایا کلما اضاء لهم مشوا فیه واذا اظلم علیهم قاموا لطف ان تمثیلون کی تفاسیر مین مثل بیضاوی وغیرہ کی بوجہ احسن مذکور ہین کہ جس سی ثابت ہوتا ہی کہ ایسے لوگون کا نور ایمان ناقص ہی کو بسبب ایمان ظاہری کے فوائد ایمانی دنیوی سے متمتع ہوی آخر مال ظلمت

وزکوۃ کو پایا اور جان و مال اپنا بچایا مگر حقیقت مین ظلمات ضلالت و غوایت
مین گرفتار رہی ہیں ہم اصحاب ایمان ناقص منافقین امت تہی کہ داخل زمرہ اصحاب
رسول اللہ تھی جیسا کہ بعد اسکی امام نووی سی شرح مسلم مین نقل ہوگا کہ انہم کانوا
معدودین فی اصحابہ یجاہدون معہ امّا حمیۃ او لطلب الدنیا یعنی منافقین
امت اصحاب رسول خدا مین معدود و محسوب تھی اور آنحضرت کی ساتھ
جہاد و نمین شریک ہوتی تہی یا بحمیت یا بطلب دنیا پس ایسی ہی لوگ مبدا
و منشا کل فسادات کی ملت اسلامیہ مین ہوسے آور انہین لوگون کی شبہات
شک و ریب سی ایک فرقہ کی تہتر فرقی ہوی کہ جنکی شان کلہم فی النار الا
واحدہ ہی جیسا کہ اوائل کتاب ملل و نحل مین کہ معتبر کتاب اہلسنت کی ہی بیان
شبہات ملت اسلامیہ مین مذکور ہی ان شبہاتہا نشأت کلہا من شبہات
منافقی زمن النبی اذا لم یرضوا بحکمہ فیما کان یامر و ینہی یعنی کل شبہات ملت اسلامیہ
منافقین زمانہ رسول خدا ہی سی پیدا ہوی ہی جس وقت کہ وہ منافقین حکم جناب رسول خدا سے
راضی نہوی اور اونکی امر و نہی کو نہ مانا بعد اسکی چند مثالین ذکر کین کہ منجملہ اونکی قصہ
اوس منافق کا ہی کہ جسنی جناب رسول خدا کو تقسیم غنائم مین عیاذاً باللہ بے انصافی
متہم کیا اور کمال وقاحت سی برروی آنحضرت کی کہا اعدل یا محمد فانک لم تعدل
یعنی انصاف کرو ای محمد کہ تمنی تقسیم مین بے انصافی کی ہے اور آنحضرت نے
کمال خلق سی جواب مین اسیقدر فرمایا ویحک ان لم اعدل فمن یعدل یعنی ای وای تجہپر
اگر مجھسے ہی بے انصافی ہوگی تو پھر دنیا مین کون انصاف کریگا صحیح مسلم و بخاری
مین ہے کہ بعض صحابہ نی اجازت چاہی کہ اوس منافق کو قتل کرین پس آنحضرت

نی فرمایا دعہ لا یتحدث الناس ان محمدا یقتل اصحابہ یعنی چہوڑ دی ہکو تاکہ
لوگ نہ کہین کہ محمد اپنی اصحاب کو قتل کرتے ہین بعد ذکر اس منافق کی صاحب ملل
فرماتی ہین کہ اس منافق لعین کا معترض ہونا جناب رسولؐ خدا پر نہ تہا مگر اس راہ سی کہ
اپنے قیاس اور استحسان عقلی کو مقابل مین نص کے جاری کیا یعنی جسطرح شیطان
نے مقابل حکم خدا لسجدہ آدمؑ اپنی عقل کو دخل دیا اور حکم خدا نمانا اوسیطرح منافقین بہی
حکم رسولؐ خدا پر راضی نہوتی تھے اور مقابل نصوص صریحہ اپنی عقلون کو دخل دیتے
تہی یہانتک کہ فرماتی ہین کہ فہذا ما کان فی زمانہ وہو علی شوکتہ وقوتہ وصحتہ والمنافقون
یخادعون فیظہرون الاسلام ویبطنون النفاق یعنی بس یہ تہا حال منافقین صحابہ کا آنحضرت
کی زمانہ مین جسوقت کہ وہ حضرت اپنی شوکت اور قوت اور صحت بدنی پر تہی کہ یہ منافقین
خدع و فریب کرتی تہی اور اسلام کو ظاہر کرتی ستہے اور نفاق کو دلونمین چہپای ہوئی
تہی انتہی الحاصل جب حال منافقین کا اون حضرت کی حالت صحت اور قوت مین یہ تہا
کہ سرتابی اونکی احکام سے کرتی تہی تو قیاس کرنا چاہیئی کہ حالت ضعف اور مرض مین
اور بعد اونحضرت کی بدرجہ اولی سرتابی کی ہوگی اور کیا فرق ہی درمیان ان
منافقون کی اور ان منافقون کی جو مانع کتابت وصیت نامہ ہوئی اور جب آنحضرت
نی کاغذ و دوات واسطی لکہنے وصیت نامہ کی طلب فرمایا تو لانی نہ دیا اور نسبت
ہذیان العیاذ باللہ اونکی طرف دی اور کہا کہ اس شخص پر درد نی غلبہ کیا ہے اور
کتاب خدا ہمکو کافی ہے اور اسیطرح جب اون حضرت نی فرمایا کہ جہزوا
جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہا یعنی سامان کرو لشکر اسامہ کی ساتہ
جا نیکا خدا لعنت کری اوسپر جو لشکر اسامہ سی پیچہے رہجاسے پس اس باب مین بہی

اونحضرت کی حکم کی تعمیل نہ کی اور اپنی عقل وقیاس کو مقابل نص کے جاری کیا چنانچہ صاحب ملل سنے اون مخالفتونکا بہی ذکر بعد اسکی کیا ہی اور بسبب حسن ظن کی اپنی خلفا رسی اسکو اختلافات اجتہادی قرار دیا ہی حالانکہ یہ اجتہادات بہی مثل اجتہادات سابقہ کی مقابل نص صریح سے کے تہی بہرکیف جو کچہ حضرت مخاطب اسمقام پر ارشاد فرماتی ہین کہ مسلمان بعد ایمان کی راہ ایمانی سی منحرف ہوگئی اگر غرض یہ ہی کہ اصحاب ایمان ناقص منحرف ہوگئی تو مسلم ہی لیکن اونکی دل توکبہی نور ایمان سے منور ہی نہین ہوئی تہی بلکہ ظلمت وشک وریب سی ہمیشہ تیرہ وتار رہتے ہان زمانۂ اول وآخرین بقدر فرق ہوا کہ حالت قوت اور شوکت او وصحت جناب رسولؐ خدا مین مجال سرتابی کم تہی اور بعد اونحضرت کی بالکل خلیع العذار اور گستہ مہار ہوگئی اور بی خوف وخطر مطابق اپنی خواہشہای نفسانی کی کاربند ہوی قولہ لیکن شیطان سنے بعد ایمان کی اکثر مسلمانونکو بہکایا اقول ہم آپکی بہت تعریف کرتی ہین کہ یہ بات آپنے خوب تحریر فرمائی ہے یہ فرمانا خیال مین رہی انشاء اللہ آگی کام آویگا ہم بہی کہتی ہین کہ بہت لوگ ایمان لائی اور بعد اغوای شیطان منحرف ہوگئی اور انجام منجر بارتداد ہوا اور ظاہر ہی کہ شیطان کا بہکانا مخصوص ساتہہ کسی وقت کی نہین ہی بلکہ از عہد آدمؑ تا ایندم جاری ہی جیسا کہ سابق مین لوگ راہ ایمان سے بہکی ویسا ہی اب بہی راہ حق چہوڑ کر راہ باطل اختیار کرتے ہین قولہ اور صرف توحید اور نبوت کی اقرار پر اقول صفحہ ۹، کی آخر مین آپ اپنی کتاب کی لکہتے ہین کہ جب پیغمبر صاحب نی نبوت کا دعوا کیا اور اسلام کی دعوت فرمائی اوسوقت خدا کی توحید اور اپنی نبوت کی تصدیق ایمان کی علامت رکہی انتہی بعض الملاحدہ سی جب

ایمان کی علامت صرف اقرار شہادتین ٹھرا تو اس مقام پر یہ لکھنا کہ صرف توحید اور
نبوت کی اقرار پر اپنے آگو ناجی نہ سمجھنا چاہئی اسکی کیا معنی ہین سے
این تناقص ور تکلم کی روا ست * قولہ کتاب اللہ اور کتاب الرسول
اقول کتاب اللہ تو ہم سمجھی مگر کتاب الرسول کی کیا معنے ہین اگر مراد وہی کتاب اللہ
ہی تو تکرار بیکار ہی اگر مراد اہلسنت کی صحاح ہین تو شیعون سکے نزدیک اس مقام مین
اور اگر مراد وہ کتاب ہی کہ جسکی لکھنے سی حضرت عمر مانع ہوئی تو وہ لکھی ہی نہین
گئی اوسکو کوئی کیا مانگی چنانچہ صحیحین وغیرہ مین بتفاوت الفاظ موجود ہی کہ اونحضرت
نے فرمایا ائتونی بدوات و قرطاس اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدی ابدا
یعنی اونحضرت نی وقت وفات فرمایا لاؤ میری پاس دوات و کاغذ کہ لکھون مین
واسطی تمہاری ایک کتاب کہ نہ گمراہ ہو بعد میری سب پس حضرت عمر نی ان الرجل
لیہجر و مافی معناہ فرمایا اور حسبنا کتاب اللہ کہا یعنی اس شخص کو معاذ اللہ ہذیان ہے
ہمکو کتاب اللہ کافی ہے آری اگر کتاب اللہ کو مقارن باقوال عترت طاہرہ کرتی
تو البتہ حدیث متفق علیہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی کے
مطابق ہوتا یعنی اونحضرت نی فرمایا کہ مین تم مین دو چیزین بزرگ چھوڑی جاتا ہون
ایک کتاب خدا اور دوسری اہلبیت میری ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی
کہ اگر ان دونون کی ساتھہ تم تمسک ہوگی تو بعد میری گمراہ نہو گی فانھما لن یفترقا
حتی یردا علی الحوض پس تحقیق کہ یہ دونون آپس سے جدا نہونگی یہانتک کہ میرے
پاس حوض کوثر پر آئین لیکن جب حضرت عمر نے حسبنا کتاب اللہ فرمایا اور عترت سے
ہاتھہ اوٹھایا تو اتباع انکی کتاب سنت پر کب نظر کرینگی قولہ سچی اوصاف دل اسی

اقول تعجب ہی کہ سچائی اور صاف دلی کو آپ واسطی احقاق حق کے ضروری
سمجھتے ہین اور پہر خود اوسکی مطلقاً کاربند نہوئے اور تحریفات اور تلبیسات اور خیانت فی
نقل العبارات عمل مین لائی جیسا کہ آیندہ واضح ہوگا علاوہ اسکی محض سچائی اور
صاف دلی کافی نہین ہے بلکہ لیاقت فہم مقاصد عبارات قرآنی اور خطابات
یزدانی بہی ضرور ہی جو بمراحل آپ سی دور ہی اور اگر محض تبدیل مذہب پر مدار ہی
تو ہزارون سنی بہی شیعہ ہو جاتی ہین بلکہ بہت مسلمان کرسٹان بہی ہو جاتی ہین خدا
نکری کہ آپ بہی اونہین سی ہون **قولہ** تمیز نکر سکی **اقول** لاریب تمیز بین الحق والباطل
ہر ذوی عقل کو لازم ہی ورنہ حجت خدا تمام نہو اور لِلّٰہِ الْحُجَّۃُ الْبَالِغَۃُ غلط ہو جاوے
مگر جَحَدُوْا بِہَا وَاسْتَیْقَنَتْہَا اَنْفُسُہُمْ کا کیا علاج ہی **قولہ** آبائی دین ومذہب کو
تقلیداً سچ جانتا ہو **اقول** الحمد للہ فرقہ حقہ شیعہ اپنی مذہب کو تقلیداً سچ نہین جانتا
بلکہ تحقیقاً سچ جانتا ہی اسلئی کہ اول مسئلہ انکی کتب کلامیہ کا یہی ہی کہ تقلید مسائل
اصول دینیہ مین جائز نہین ہے اور بالاتفاق اسمین تقلید باطل ہی پس ایسے
فرقہ کی سامنے ذکر اِنَّا وَجَدْنَا اٰبَاءَنَا کا محض لغو اور بیکار ہی برخلاف اون لوگون
کے جنہون نی تقلید علما کی فی الاصول جائز رکہی ہی انکی سامنے اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا
وَکُبَرَاءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا پڑہنا چاہئی اور اگر حضرت مخاطب کو معلوم نہو کہ
تقلید فی الاصول کسنی جائز رکہی ہی تو ہم سی سنین کہ وہ ائمہ اہلسنت وسلف صالح
انکی ہین جنہون نی فرمایا ہی کہ اَلنَّظَرُ فِیْہَا مَظِنَّۃُ الْوُقُوْعِ فِی الشُّبْہَۃِ وَالضَّلَالِ لِاِخْتِلَافِ
الْاَنْظَارِ بِخِلَافِ التَّقْلِیْدِ فَاِنَّہٗ طَرِیْقٌ اٰمِنٌ فَوَجَبَ اِعْتِبَارُہَا وَوُجُوْبُ الْاِحْتِرَازِ عَنْ مَظِنَّۃِ
الضَّلَالِ اِجْمَاعًا یعنی اصول عقائد مین فکر وغور کرنیسی احتمال ہی کہ آدمی ضلالت وشبہہ

مین پڑجاسے اسلئی کہ نظرین مختلف رہتی ہین برخلاف تقلید کی کہ وہ ایک امان کا
طریقہ ہی واضح رہی کہ یہ استدلال ان بزرگوارون کا بعینہ وبعبارتہ شرح مختصر الاصول
علامہ تفتازانی مین مذکور ہی اور اوسی سی ہمنی نقل کیا ہی اور ائمہ اربعہ اہلسنت کیطرف
یہی مذہب منسوب ہی اور اکابر محدثین اور ائمہ متقدمین سی بہی یہی الفاظ ماثور ہین بخوف
تطویل نقل اونکی عبارتونکی نہین کی گئے تفصیل اسکی ملاحظہ کتاب قواعد العقائد احیاء العلوم
امام غزالی سی معلوم ہوسکتی ہے بلکہ خود امام غزالی بہی اسیطرف مائل ہین چنانچہ احیاء العلوم
مین فرماتی ہین کہ اِعتِقَادُ العَامی فِی الثَّبَاتِ کَالطَّودِ الشَّامِخِ لَا تُحَرِّکُہُ الدَّوَاہِی
وَالصَّوَاعِقُ وَعَقِیدَۃُ المُتَکَلِّمِ الحَارِسِ اِعتِقَادَہُ بِتَقسِیمَاتِ الجَدَلِ کَخَیطٍ مُرسَلٍ فِی الہَوَاءِ
یُصِیبُہُ الرِّیَاحُ مَرَّۃً ہٰکَذَا وَمَرَّۃً ہٰکَذَا اِلَّا مَن سَمِعَ مِنہُم مُعتَقَدَہُ مَا تَقلِیدًا کَمَا تَلَقَّفَ نَفسَ الاِعتِقَادِ
یعنی عامی جاہل کا اعتقاد ثبات مین ایسا ہی جیسا کہ ایک پہاڑ کہ جسکو کوئے ہلا
نہین سکتا اور متکلم کا اعتقاد جیسی ہوا مین ایک ڈورا لٹک رہا ہی کہ ہوا سی اوڑکر
اودہرا اودہر ہوجاتا ہی مگر یہ کہ متکلم دلیل کو تقلید سے اعتقاد کرہی جیسا کہ اصل مسئلہ
کو عامی سے نے تقلید سی اعتقاد کرلیا ہی انتہی خلاصۃ کلام الغزالی قال المخاطب
العمقام ہداہ اللہ سبل السلام بعد اس تمہید کی بندۂ گنہگار مہدی علی بن سید ضامن علی
غفر اللہ ذنوبہ اپنی بہائیون کی خدمتین التماس کرتا ہی کہ منجملہ مذاہب مختلفہ مسلمانون
کے دو مذہب زیادہ جاری ہین ایک اہل سنت وجماعت دوسرا امامیہ دونون
اپنی مذہب کو حق اور دوسری کی مذہب کو باطل کہتے ہین اور اپنی آپکو ناجی اور دوسرے
کو ناری سمجھتے ہین ہزارون کتابین تالیف ہوگئین اور صدہا رسالی تحریر ہوے
مگر یہ جھگڑا اب تک طی نہوا جسکا جو عقیدہ تہا وہ اوسپر قائم رہا بہت کم ایسے ہین جنہون

غضبت فاطمة ولم تتكلم حتى ماتت اور سا ہو الفاطمة بضعة مني من اغضبها فقد اغضبني ومن اغضبني فقد اغضب الله کی کما فی البخاری وغیرہ ملا کرو نتیجہ نکالتے ہین کہ حب بطلان خلافت اکیطرف بطلان ایمان ہی ہوا جاتا ہی اور بعد اسکی رکوع اول سی ومن الناس من يقول امنا بالله وباليوم الاخر وما هم بمؤمنين يخادعون الله والذين امنوا وما يخدعون الا انفسهم وما يشعرون في قلوبهم مرض فزادهم الله مرضا ولهم عذاب اليم الايات ليکر تا من الجنة والناس جتنی آیات منافقین کی شان مین ہین اوسکا راس و رئیس حضرات ثلثہ کو ثابت کرتی ہین اور جتنی آیات مومنین کی شان مین ہین سبکا راس و رئیس امیر المومنینؑ اور اولاد طیبین اونکی کو سمجھتی ہین تو اصو تین آپکا مخالف یا موافق سمجھنا شیعونکی کسکام آتا ہی ہان آپکی ہم مذہب جانگین اور جلاقین اور دلاکین جنکو ہر و بر مین تمیز نہین ہی آپکی باتین سنکی البتہ خوش ہونگی اگر آپ بڑی مدعی موافقت کتاب اللہ ہین تو ایک مختصر بات قصہ غصب فدک ہی جو صحاح اور غیر صحاح سب مین موجود ہی آپ دیکو مطابق آیات کلام اللہ کر دیجیی اہلئی کہ جب جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا طالب میراث رسول اللہ ہوئین کہ اوسمین باغ فدک بہی تہا جیسا کہ کتاب الجہاد صحیح مسلم اور صحیح بخاری مین سات جگہہ موجود ہی بعد اسکے کہ اولاً دعوای ہبہ کیا تہا چنانچہ شرح مواقف مین اور صواعق محرقہ اور دیگر کتب معتبرۂ اہلسنت مین موجود ہی کہ ابوبکر نی شہادت علیؑ و حسنینؑ و ام ایمن کو اس بارہ مین رد کیا تب اوس معصومہ نی وراثتہً دعوی کیا اور فرمایا کہ ای ابوبکر کتاب اللہ کے خلاف ہی کہ تو وارث ہوا اپنی باپ کا اور مین نہ وارث ہون اپنی پدر بزرگوار کی تب خلیفہ صاحب سے بجز اسکی کہ جواب مین ایک جعلی حدیث بنائی اور کہنے بن پڑی فرمایا

کہ جناب رسولؐ خدا نے ارشاد کیا ہے کہ نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ یعنی ہم گروہ
انبیا نہ ورثہ لیتے ہین نہ ورثہ دیتے ہین اب آپ اس جھوٹی حدیث کو مطابق کلام اللہ کر دیجیے
حالانکہ قرآن مجید مین خداوند تعالی نے فرمایا ہے وَوَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاؤُدَ یعنی
وارث ہوے حضرت سلیمانؑ پیغمبر حضرت داؤد پیغمبر کے اور بیضاوی نے اپنی تفسیر مین
لکھا ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے ہزار گھوڑے ورثہ مین پاے تھے کیون حضرت لا نرث
ولا نورث دونون باطل ہو گئی یا نہین اور اسیطرح اور بھی آیات ہین مثل رَبِّ
هَبْ لِیْ مِنْ لَدُنْکَ وَلِیًّا یَرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ آلِ یَعْقُوْبَ چنانچہ صنادید مفسرین اہلسنت
مثل ابن عباس و حسن و ضحاک و سدی و مجاہد و شعبی بلکہ خود امام فخر رازی کما
فی التفسیر الکبیر قائل بوراثت مالیہ ہوے ہین الغرض عدم وراثت انبیا محض کذب
اور دروغ بے فروغ ہے کہ کسیطرح سے مطابق کتاب اللہ نہین ہو سکتی اور لاف و
گزاف بدعویہای لسانی اور بات ہے اور اثبات اوسکا اور بات قولہ اپنی آباے
دین کی چھوڑنے مین اقول مشتریہ امر گذارش خدمت شریف ہوا کہ آپ خود معترف
ہین کہ آبائی دین تقلیداً اختیار کیا تھا پس تقلید دینی جو مثل کفار مصداق اِنَّا وَجَدْنَا
اٰبَاءَنَا کی تھے ہماری نزدیک بھی قابل چھوڑنی کی تھے لیکن افسوس ہی کہ ایک تقلید
کو چھوڑکے دوسری تقلید مین پڑی کہ جس سے اَلْفِرَارُ مِنَ الْمَطَرِ وَالْوُقُوْفُ تَحْتَ الْمِیْزَابِ
صادق آیا اور ظاہرا باعث اسکا انہماک مشاغل تحصیل دنیای دنی مین ہوا کہ بغور و
فکر و تامل صادق کلام مغالطہ فرجام شاہ عبد العزیز دہلوی اور تقریرات نو ساختہ ملمع کار
مرصع نگار ملا حیدر علی فیض آبادی مین نظر نہین فرمایا اور ظاہر کلام عوام فریب دیکھا و دیکھکر
دھوکا کھایا چنانچہ کل تقاریر مخلصہ آپکے ماخوذ انہین دونون کی کتابون سے ہین بہر کیف

گوکہ دین آبائی آپنے چھوڑا اور زبان حال آپکی گویا مترنم باین مقال ہی سے

درجہان جملہ ناخلف پسرند   من بیچارہ ناخلف پدرم

لیکن لحاظ و پاس رتبت آبا و اجداد من حیث الدنیا بمقتضای صاحبہما فی الدنیا معروفا لازمۂ تہذیب اخلاق تھا مگر کچھ آپنی اسکابھی لحاظ نکیا اور شیعونکی حق مین مطلقا علاوہ

سخریہ اور استہزا کی درشت زبانی کی چنانچہ صفحہ ۲۰ مین اسی کتاب کی عبداللہ بن سبا

یہودی ملعونکو جملہ شیعون کا دادا بنایا ہی اور منجملہ شیعون کی جناب والا کی والد

بہی ہین تو بدین لحاظ وہ ملعون یہودی آپکا پردادا ہوا بالجملہ مثل اسکی بہت ہی کہ اوکی

مقامون پر ناظرین دیکھہ لین گے اور انشاء اللہ جواب بہی سن لینگے افسوس ہی کہ

آپکو تو عقوق آبا کا کچہہ لحاظ نرہا لیکن بعید نہین ہے کہ شفقت پدری آپکی بعض آبا کی

مقتضی اسکی ہو کہ آپکو سفینۂ نوح سے کہ عبارت اتباع اہلبیت سی ہے دست بدامن

دیکہکر یا بنی ارکب معنا پکارین اور خدا سی ان ابنی من اہلی کہین اور

وہان سے جواب انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح کا ملے سے

پسر نوح با بدان بنشست   خاندان نبوتش گم شد

بالجملہ جزای آخرت تو موقوف بر آخرت ہی لیکن پاداش اسکی کچھ دنیا مین بہی

ہمکو نظر آتی ہی کہ مسبب الاسباب فی اخبار تہذیب الاخلاق اور نور الآفاق کو آپکی آبا

اوستاد کی فضیحتے اور رسوای کا ذریعہ از شرق تا غرب ہندوستان کردانا ہی اور شیعونکا

کیا ذکر ہی اہلسنت بہی آپکو لامذہب جاننی لگی اب وہی مثل صادق ہی کہ ازین در راندہ

واز ان درماندہ نہ گہر کی نہ گہاٹ کی لا الی ہؤلاء و لا الی ہؤلاء و کفی اللہ المؤمنین

القتال قولہ مخالف عقائد ائمہ کرام ہی اقول العجب کل العجب اس زمانہ کی سنیون سے

کہ بلا وجہ مدعی متابعت ائمہ کرام علیہم السلام ہین اور یہی حجت و دلیل امامیہ کو طریقہ ائمہ سے منحرف کہتی ہین اہلسنت اپنی اصول کو تو ماخوذ ابو الحسن اشعری سے اور ابو المنصور ماتریدی وغیرہ سے کرین اور فروع کو ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد حنبل اور امام مالک سے لین اور پھر مدعی اس بات کی ہون کہ اہلسنت پیرو آئمہ ہین اور امامیہ کہ کل مسائل اصولیہ و فروعیہ کو بجز آئمہ علیہم السلام کی کسی دوسرے سے ماخوذ نکرین وہ مخالف ائمہ ہین کسے عاقل کی سمجھ مین یہ بات نہین آسکتی ہے کہ کوئی شخص کسیکا اپنی تئین تابع سکہے اور پھر متبوع کی ہزارون مسائل اصولیہ اور فروعیہ سے کسے مسئلہ پر عمل نکری بر لے خدا ذرا آنکھون کو کھولکر دیکھئے کتب صحاح اور غیر صحاح اور اصول اور فقہ اور تفسیر اہلسنت موجود ہین آیا کسی مقام مین کسے قول پر کسی امام کے عمل کیا ہی اور کتب شیعہ بھی موجود ہین دیکھو سوائی ائمہ معصومین کی کہین اور کسیکا قول بھی لیا ہے ایک اسی بات پر صدق و کذب دعوی فریقین ظاہر ہوا جاتا ہی بھلا ایک بھی مسئلہ ایسا فرما دیجئی کہ جسمین اہل سنت نے دامن ابو حنیفہ اور امثال اوسکی کا چھوڑا ہو اور کسی امام کا اتباع کیا ہو یہ اسماعیل بخاری ہی کہ جسنی ایک حدیث بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نہین روایت کی ہی صحیح بخاری کہ اہلسنت کی نزدیک بعد بلکہ قبل کتاب باری ہے اوسکو نکال کر ورق ورق دیکھئے کہ آیا کوئی حدیث بھی امام جعفر صادق ع سے نقل کی ہی حالانکہ چار ہزار راویون نی اونحضرت سی اخذ احادیث کیا حافظ شمس الدین ذہبی نی کتاب مغنی مین ذکر اونحضرت کا ضعفا اور مجاہیل مین کیا ہی اور کہا ہے لم یخرج لہ البخاری اور اسیطرح کتاب میزان الاعتدال مین ترجمہ مین اونحضرت کی

کہا ہے لم یحتج بہ البخاری وقال یحیی ابن سعید القطان شیخ البخاری اجدنی سے نفسی منہ
شیئاً وکان مالک لا یروی عن جعفر حتی یضمہ الی احد یعنی بخاری نی حضرت
امام جعفر صادق سے کوئی روایت نہین کی اور اونکی روایت کو قابل احتجاج نہین
جانا بلکہ اوستاد بخاری سے نے کہا کہ مین اپنی دلمین اونکیطرف سی کہٹکا پاتا ہون اور
مالک نی بہی اوسنے روایت نہین کی جبتک کہ کسی دوسریکو اونکی ساتہہ منضم کر لیا یعنی
فقط اونکی روایت کو قابل اعتبار نہ سمجہا اور امام رضا علیہ السلام کی ترجمہ مین یہ عبارت
لکہی ہے قال ابوطاہر یاتی عن ابیہ العجائب یعنی ابوطاہر نی کہا ہی کہ وہ اپنے
باپ سی عجیب عجیب باتین نقل کرتے ہین اور پہر لکہا ہی کہ قال ابو الحسن الدار
قطنی اخبرنی ابن حبان فی کتابہ فقال ان علی بن موسی الرضا یروی عن ابیہ
عجایب یہم ویخطی یعنے کہا ابو الحسن دارقطنی نی کہ ابن حبان نی مجہی خبر دی کہ علی بن
موسی الرضا اپنی والد سی عجائب نقل کرتے تہی اور وہم کیا کرتی تہی اور خطا کیا
کرتی تہی انتہی اور مراد عجائب سی وہ باتین ہوتی ہین جو محل تعجب ہون اور قابل
اعتبار نہون اور وہم و خطا کی نسبت تو تصریح صریح ایسی امام عالیمقام کی نسبت
موجود ہی اور ابن الجوزی اور سیوطی نی اپنی تصانیف مین جو موضوعات حدیث
ہین ہین اور علی بن محمد عراق مدنی نی کتاب تنزیہ الشریعہ مین اور شیخ رحمہ اللہ سندی
نے مختصر تنزیہ الشریعہ مین امام حسن عسکری علیہ السلام کی نسبت لکہا ہی کہ لیس
بشئی یعنے العیاذ باللہ وہ کچہ نہین ہین اور عقیلی نی کہ علمای اعلام اہلسنت سی ہے
امام موسی کاظم علیہ السلام کو کتاب الضعفا مین ضعفای رواۃ مین داخل کیا ہے اور
اونحضرت کی تحسین کہا ہی کہ حدیثہ غیر محفوظ برای خدا جای انصاف ہی کہ آیا متابعت

اماموں کی کرنیوالی وہ لوگ ہین جو اماموں سے کٹگئی ہین اور اونکو توہم اور ضعیف جانتی ہین اور پس پشت ڈالی اونکی حق مین سے کہتے ہین اور اونسی روایت کرنا جائز نہین جانتی بلکہ خوارج اور نواصب کی روایات کو تالی کتاب خدا جانتی ہین یا وہ لوگ کہ جنکی بضاعت دین اور ایمان روایات ائمہ علیہم السلام ہین اب بیان حضرت مصنف رسالہ اور اونکی ہم مذہبون کو مناسب ہی کہ خاتمہ ملقبہ بسعادۃ الدارین فی شرح حدیث الثقلین ہین کہ جزء تحفہ اثنا عشریہ کا ہی اور مابین باب پنجم و ششم تحفہ کی واقع ہی اس عبارت شاہ عبد العزیز صاحب کو جو مقتدا کل حضرات اہلسنت کی ہین ملاحظہ فرماوین جسکو ضعیف العباد یہان بالفاظہا نقل کرتا ہی اور پہر دیکھین کہ خود بکواہی شاہ صاحب حق کس فرقہ کی جانب ہی شیعہ کی یا سنی کی اور عبارت مشار الیہا یہ ہی آبید دانست کہ باتفاق شیعہ و سنی این حدیث ثابت ست کہ پیغمبر صلعم فرمودہ انی تارك فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بهما لن تضلوا بعدی کتاب الله و عترتی اهل بیتی پس معلوم شد کہ در مقدمات دینی و احکام شرعی مارا پیغمبر صلعم حوالہ این دو چیز عظیم القدر فرمودہ ست پس مذہبی کہ مخالف این دو باشد در امور شرعیہ عقیدۃً و عملاً باطل و نامعتبر ست و ہر کہ انکار این دو بزرگ نماید گمراہ و خارج از دین باشد انتہی آب مضمون کو دیکھنا چاہئی کہ باعتراف شاہ عبد العزیز صاحب کی حضرات اہلسنت جو ائمہ کرام علیہم السلام کی شان مین ایسے الفاظ لکہتی ہین گمراہ و خارج از دین ہوئی یا امامیہ اثنا عشریہ جو اصولاً و فروعاً قرآن اور احادیث ائمہ کو کہ مفسرین قرآن اور حاملین علوم قرآن ہین اپنا ملجا اور ماوا جانکر کل اصول و فروع اونہین سے اخذ کرتے ہین علاوہ اسکی خود علمای اعلام اہل سنت اقرار

کرتے ہین کہ طریقہ ائمہ اہلبیت غیر طریقہ ائمہ اہلسنت وجماعت ہی چنانچہ شارح
منہاج لکہتا ہی کہ انکار قیاس مسائل دینیہ مین مذہب اہلبیت ہی جیسا کہ عمل اوپر
قیاس کی مذہب ابوحنیفہ اور شافعی وغیرہ کا ہی ملا جامی نفحات مین سمنانی سے
ناقل ہی کہ مذہب امام جعفر صادق علیہ السلام حرمت خرگوش ہی ثعلبی ناقل
ہی کہ مذہب علی عدم جواز المسح علی الخفین ہی وفی شرح الشرح عن الآمدی مذہب علی
جواز بیع امہات الاولاد ولم یزل علیہ الشیعۃ علامہ تفتازانی شرح مختصر الاصول عضدیہ
مین فرماتی ہین کہ اصحاب نی اختلاف کیا ہی جواز بیع امہات الاولاد مین اور مذہب
علی جواز بیع ہی چنانچہ یہی مذہب شیعونکا ہی اور شیعہ آنحضرت کی مذہب کو
بہتر جانتی ہین اب ہم حضرات اہلسنت سی پوچہتی ہین کہ قیاس پر عمل کرنا تم جائز
جانتی ہو کہ ہم خرگوش تم کہاتی ہو کہ ہم مسح علی الخفین تم جائز جانتی ہو کہ ہم جواز بیع امہات
الاولاد کی تم منکر ہو کہ ہم کہو سنی مذہب اہلبیت کو چہوڑا ہی ملا جلال دوانی شرح
عقائد عضدیہ مین فرماتی ہین کہ فرقہ ناجیہ تہتر مین سے طائفہ اشعریہ ہی اسلیے کہ
عمل اونکا اوپر اون احادیث صحیحہ کی ہے کہ جناب رسولخدا اور اونکی اصحاب سے
منقول ہین اور ظواہر احادیث سی تجاوز اور اپنی عقول پر اعتماد نہین کرتے مثل
معتزلہ کی اور نہ احادیث غیر اصحاب پر عمل کرتے ہین مثل شیعونکی کہ متابعت
کرتے ہین اونکی جو اپنی اماموں سی روایت کرتے ہین بسبب اسکی کہ معتقد اونکی
عصمت کی ہین مولوی عبد العلی صاحب شرح مسلم الثبوت مین فرماتی ہین کہ اجماع
اہلبیت حجت نہین ہی خلافاً للشیعۃ بلکہ اہلبیت جائز الخطا ہین قد یصیبون وقد یخطئون
ویجوز علیہم الزلۃ وہی وقوعہم فی الذنب من غیر تعمد کما وقع من سیدۃ النساء من ہجرانہا

خلیفہ رسول اللہ جین منعا فدک تھی سو ضع الحاجہ یہہ ہی اعتقاد اہلسنت کا در بارۂ ائمہ اہلبیت
کہ رتبہ اماموں کا کیون کم رتبہ اصحاب سے سمجھتے ہین اور اصحاب کی قول کو قابل
اعتبار جانتی ہین اور قول اماموں کا محل اعتماد نہین تصور کرتے اور شیعون پر
طاعن ہین کہ قول پر اماموں کی عمل کرتے ہین اور اونکو معصوم سمجھتی ہین اسی سبب سی خطبہ
کتاب مین معروض ہوا کہ لفظ اصحابہ کو آلہ پر بمذاق اہلسنت مقدم کرنا ضرور ہے
آپ فرمائیی کہ متمسک باہلبیت شیعہ ہین جو باعتراف تمہاری علما کی اقوال ائمہ پر
عمل کرتے ہین اور اہلبیتؑ کو بنص آیہ تطہیر معصوم جانتی ہین اور اونکی اجماع
کو حجت سمجھتی ہین بلکہ ایک کی قول کا انکار بھی کفر جانتی ہین یا متمسک باہلبیتؑ وہ
لوگ ہین جو اونکو خاطی سمجھتے ہین اور اونکا قول قابل اعتبار نہین جانتی اور صدور
ذنب اور معصیت سہو مین غیر تعمد اونسی جائز بلکہ واقع سمجھتے ہین اور جناب بضعۂ رسول کو معاذاللہ
دعوای فدک مین کاذب اور گنہگار کہتی ہین کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا
خرافات کا کتاب سیف ماسح اور طعن الرماح مین جواب دیا گیا ہی اس مقام پر ہمکو فقط اسقدر
بیان کرنا منظور ہے کہ باعتراف علماے سنیہ امامیہ اپنی اماموں کی مذہب
پر ہین شرح مواقف مین شریف جرجانی فرماتی ہین کانت الامامیہ اولاً علی مذہب
ائمتہم حتی تمادی الزمان فاختلفوا و شہرستانی بھی کتاب ملل و نحل مین ضمن ذکر امامیہ
مین لکھتی ہین کانوا فی الاول علی مذہب ائمتہم فی الاصول ثم اختلفت الروایات عن
ائمتہم و تمادی الزمان اختار کل فرقۃ طریقۃ خلاصہ کلام یہہ ہی کہ امامیہ ابتدا مین تو
اپنی اماموں کی مذہب پر تھی بعد اسکی زمانہ زیادہ گزرا پس بسبب اختلاف روایات
کی متفرق ہو کر مختلف ہوی اس سی صاف ثابت ہی کہ شیعہ مذہب ائمہ اثنا عشر پر ہیں

تھے ولو بلا الابد الیکن اہلسنت پس کبھی مذہب ائمہ پر نہ تھی ورنہ ذکر خصوصیت
ائمہ امامیہ محض لغو ہوتا ابن اثیر کہ علمای اعلام اہلسنت سی ہے کتاب جامع الاصول
مین جسمین احادیث صحاح ستہ کے کئی ہین ذیل حدیث اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِہٰذِہِ
الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَہَا دِیْنَہَا یعنی خداوند تعالی ہر سیکڑے کے
سر پر ایک مجدد دین پیدا کرتا ہی فرماتی ہین کہ ضرور نہین ہے کہ مجدد دین ایک
ہی شخص ہو وَنَحْنُ نَذْکُرُ الْاٰنَ الْمَذَاہِبَ الْمَشْہُوْرَۃَ فِی الْاِسْلَامِ الَّتِیْ عَلَیْہَا مَدَارُ
الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَہِیَ مَذْہَبُ الشَّافِعِیِّ وَاَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَمَالِکٍ وَ
ابْنِ حَنْبَلٍ وَمَذْہَبُ الْاِمَامِیَّۃِ یعنی اب ہم ذکر کرتے ہین مذاہب مشہورہ سے
الاسلام کا جسپر مدار مسلمین ہی اطراف روی زمین مین اور وہ چارون مذہب اہلسنت
کی ہین اور پانچوان مذہب امامیہ کا بعد اسکی مجددین ہر مذہب کا ذکر نام بنام
شروع کیا ہی یہانتک کہ کہا ہی کہ مائۃ ثانیہ مین مجدد مذہب امامیہ ؑ علی بن
موسی الرضا ہین اور مائۃ ثلثہ مین محمد بن یعقوب کلینی اور مائۃ رابعہ مین سید مرتضی
علم الہدی تھے اور بدیہیات جلیہ سی ہی کہ کل اہلبیت ؑ کا ایک مذہب تھا پس
جس مذہب کی مروج اور مجدد علی ؑ بن موسی الرضا تھی وہ ہی مذہب کل اماموں کا
تھا پس باعتراف علمای اہلسنت ثابت ہوگیا کہ مذہب امامیہ وہ مذہب ہے کہ جو کل اماموں کا
مذہب ہی نہ مذہب اہلسنت کہ وہ مذہب معاویہ کا ہے اور جس بات کی خود علمای متقدمین
و متاخرین اہلسنت معترف ہین تعجب ہی جہلاسی اس زمانہ کی کہ کیونکر انکار کرتے
ہین اور کہتی ہین کہ مذہب امامیہ برخلاف اماموں کی ہے بالجملہ اگر کل شواہد
و دلائل سے لکھے جائین تو ایک کتاب ضخیم ہو لہذا مشتے نمونہ از خروارے حیز تحریر مین

آیا ہی قولہ برعکس نہند نام زنگی کافور اقول واقعی ین مصداق اس مصرعہ کی اہلسنت معاویہ ہین جنہون سے خلاف عرف بخلاف تصریحات اہل لغت مثل مجدالدین فیروزآبادی وغیرہ اپنا نام شیعہ رکہا ہی شرح تحفہ اثنا عشریہ سے آپکو اسکا پتہ ملجائیگا کہ اوس مرد عزیزنی اپنا نام شیعہ اولی رکہا ہی پس اگر اول سے مراد خلیفہ اول حضرت ابی بکر ہین تو شیعہ ابی بکر نام رکہنا مناسب تہا جو حدیث مین شیعۃ علی ھم الفائزون ہوا اور اگر مراد شیعہ علی ہی تو وہی ع برعکس نہند نام زنگی کافور اس مقام پر صادق آتا ہی قولہ مجہی گمراہ جانتی ہین اقول حقیقت یہ ہی کہ آپ ہی سنی ایسے ہی تہی کبہی شیعہ تہی کبہی سنی اب کرسٹان ہوئی آگے دیکہیئے کیا رنگ بدلتی ہین قولہ دلائل عقلی کو ظاہر کرتا ہون اقول دلائل عقلی ونقلی آپ کی سب ہتبنی اور بزنجل دماغ کی ہین کما ستفضح عنقریب انشاء اللہ قولہ اہل سنت کی مذہب کی خوبیون مین اقول مین بہی یہ رسالہ فرقہ حقہ اثنا عشریہ کی مذہب کی خوبیون مین لکہتا ہون خدا کری کہ آپکے ستنے بہائی اسکو نظر انصاف سی دیکہین اور اپنی باطل عقیدون کو چہوڑ دین اللہم آمین ثم آمین قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام تمہید یہ سب پر ظاہر ہی کہ دونو مذہب کا اصل اختلافی مسئلہ معاملہ بصحابہ کرام رضوان اللہ تعالے کا ہی کہ اہلسنت اونکو اچہا جانتی ہین اور شیعہ اونکو برا کہتی ہین بلکہ جس طرح اہل سنت اونکو تمام امت سی مرتبہ مین اعلی اور افضل اور ایمان اور اسلام مین سب سی بہتر اور کامل جانتی ہین اوسیطرح پر شیعہ اونکو سب سی زیادہ تر برا اور خراب بہتی کر کافر اور مرتد کہتی ہین پس درحقیقت یہی مسئلہ ایسا ہی جسپر دونو مذہب

کی حقیت اور بطلان کا مدار یہی ہے تھے اگر موافق اصول مذہب اہلسنت کی صحابہ
کا ایمان اور اسلام مین کامل ہونا اور مرتے دم تک اونکا اوسپر ثابت قدم رہنا
ثابت ہو تو بلا شبہ سنیونکا مذہب حق اور شیعون کا مذہب باطل اور اگر خلاف
اسکی اونکا کافر اور مرتد ہونا نعوذ باللہ من ذلک معلوم ہوا تو شیعونکا مذہب سچا
اور سنیون کا مذہب جھوٹا ہی اسواسطی ہم اول صحابہ کی فضائل بیان کرتے
ہین پھر خلافت راشدہ کو ثابت کرینگے پھر جواب مطاعن کا جو صحابہ کی نسبت امامیہ
کرتی ہین دینگے یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام
اصل اختلافی مسئلہ ماخذ دین وایمان ہے بعد جناب رسول خدا کی امامیہ کل
اصول و فروع کو ماخوذ کرتے ہین اہلبیت طاہرین سے کیونکہ بموجب حدیث متفق علیہ
مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح سفینہ نجات ہین اور بموجب حدیث متفق علیہ
انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اونکا حکم ہرگز حکم
خدا سی جدا نہین ہوتا اور سابقاً شاہ عبدالعزیز صاحب کی عبارت نقل ہوئے
ہی کہ فرماتی ہین کہ در مقدمات دینی واحکام شرعی مارا پیغمبر حوالہ باین دو چیز عظیم القدر
فرمودہ است پس مذہبی کہ مخالف این دو باشد در امور شرعیہ عقیدۃً و عملاً باطل
و نامعتبر ست پس شیعونکا عمل قولاً و فعلاً اسی بات پر رہا جسکو چار و ناچار
شاہ صاحب کو بھی ولو کسا تا قبول کرنا پڑا ہی یا امہ شیعون نے انہین کا دامن
تھاما اور از توحید تا معاد اور از طہارت تا دیات انہین کی قول و فعل پر عمل کیا اور
انہین کی احادیث کو اپنا دین و ایمان جانا اور اہلسنت نے صحابہ اور تابعین اور
تبع تابعین کو ماخذ اپنی مسائل دین و ایمان کا ٹھہرایا اگرچہ بعض ان میں سے ناصبین

عداوت اہلبیت طاہرین اور قاتلین ذریت سید المرسلین اور مارقین اور قاسطین
اور ناکثین سے ہوں جیسا کہ ملاحظۂ رواۃ صحاح اور غیر صحاح اہلسنت سے ظاہر
ہے ہر چند جہال زبانی ہی تمسک باہلبیت بھی ہوتی ہیں مگر علمای اعلام
انکی فخر کرتے ہیں کہ ہم فقط منقولات صحابہ پر عامل ہیں نہ مثل شیعوں کے
منقولات ائمہ پر عامل ہیں جیسا کہ ابھی اقوال ملا سعد تفتازانی اور سید شریف جرجانی
اور ملا جلال الدین دوانی اور حکیم شہرستانی وغیرہ سے بخوبی ظاہر کیا گیا اب ان دونوں کی
اختلاف پر نظر کرنا چاہیے کہ اصول میں از توحید تا معاد اختلاف کثیر ہے اور اسی طرح
فروع میں از طہارت تا دیات اختلاف کثیر ہے پس اپنے جو اصل اختلافی مسئلہ فقط معاملہ
صحابہ ٹھہرایا ہے یہ بیجا ہے اسلئے کہ اگر بفرض محال مثل شریک الباری سب صحابہ عدول
ہی ٹھہر جائیں اور برخلاف احادیث متواترہ مثل حدیث حوض وغیرہ کے اور
سیکڑوں دلائل عقلیہ و نقلیہ کی جسمیں کتب ضخیمہ تصنیف ہوئی ہیں ناجی ہونا کل
صحابہ کا ثابت ہو جاسئے تو اس سے ماخذ مسائل اصولیہ و فروعیہ ہونا انکا
ثابت نہو گا اسلئے کہ عدم عصمت انکی اتفاقی بین الامتہ ہے اور شیعوں کے
نزدیک بجز اہلبیت معصومین کی کوئی ماخذ اصول و فروع نہیں ہو سکتا پس کیونکر
ہو سکتا ہے کہ اسی ایک مسئلہ صحابہ کی طی ہونیسے رفع اختلاف لاکھوں مسائل کا از توحید
تا دیات ہو جاے اور اگر غرض آپکی اثبات حقیت احد المذہبین بلزوم خرق اجماع
مرکب ہے تو تخصیص مسئلہ صحابہ لغو ہے بلکہ ایک ادنی مسئلہ کا ثبوت مسائل مختلفہ
سے آپ کر دیکھیے تو قصہ طی ہو جائیگا بسم اللہ ایک ترکیب وضو سے کی
اب اسطرح سے ثابت کر دیکھیے کہ آپکے خصم کو جای کلام نہ ہے بلکہ ایک جز ہے

وضو کا ست یعنے بطلان مسح اور وجوب غسل پا اتنا ہی آپ ثابت کر دیجیے تو نو
آپکے اور آپکے امثال کی کلہ ست یہ بات خارج ہے کہ ادنی بات کا ب
ثبوت کر سکین فما ظنک باصول المسائل وغوامضہا یہ آپ ناحق زق زق و
بق بق کرکے ایام بسر کرتے ہین اور دوسرونکی اوقات کو ضائع کرتے ہین قولہ
معاملہ صحابہ کرام سے کہ اہلسنت اونکو اچھا جانتے ہین اور شیعہ اونکو برا سمجھتے ہین
اقول اگر لفظ کرام صفت احترازیہ ہے اور مقصود اس سے احتراز ہے صحابہ لیام
سے تو حاشا وکلا کہ شیعہ صحابہ کرام کو برا سمجھتے ہون بلکہ اپنے نزدیک جن لوگونکو
لیام جانتے ہین اور اونکا لیام ہونا کتب فریقین سے ثابت کرتے ہین اونہین کو
برا سمجھتے ہین اور اگر لفظ کرام کو مخاطب نے صفت کاشفہ ٹھرایا ہے اور مقصود یہ ہے
کہ جملہ صحابہ کہ کلہم کرام ہین اہلسنت اونکو اچھا اور شیعہ کلہم کو برا سمجھتے ہین تو یہ
بھی غلط ہے اسلئے کہ ہرچند مذہب جمہور اہلسنت کا یہ ہے کہ صحابہ کلہم عدول ہین
جیسا کہ صاحب فتح المغیث علی ما نقل فرماتے ہین کہ الصحابۃ کلہم عدول وعلیہ الجمہور
کما قال الامدی وابن الحاجب انہم عدول کلہم مطلقاً وحکی ابن البر فی الاستیعاب
اجماع اہل الحق من المسلمین وہم اہل السنۃ والجماعۃ علی ان الصحابۃ کلہم عدول
انتہی ملخصاً یعنے کل صحابہ عادل ہین اور یہی مذہب جمہور اہلسنت کا ہے اور
امدی اور ابن حاجب نے بھی یہی کہا ہے کہ کلہم مطلقاً عدول ہین اور ابن بر نے
استیعاب مین بھی کہا ہے کہ عدول ہونا کل صحابہ کا مجمع علیہ اہلسنت وجماعت
ہے اور صفحہ ۱۲ مین حضرت مخاطب کی کلام سی بھی سمجھا جاتا ہے یعنی سب ایمان
لانیوالی کامل الایمان تھے تس یہ بات کو شیعونکی سر مڑ کیا غلط ہے

ولنعم ما قال مولانا و مقتدا الناس السید عباس شستری ادام اللہ ظلالہ ؎

ان الصحابۃ منہم المجہول ٭٭ والہالکون المہلکون الغول
ومنافقون نفاقہم مقبول ٭٭ عجباً من النصاب کیف تقول
ان الصحابۃ کلہم لعدول ٭

مگر یہ مسلم ہی کہ یہ مذہب اہلسنت ہی
لیکن شیعہ جیسا کہ ابھی ہمنے بیان کیا کل صحابہ کو برا نہین سمجھتی بلکہ بعضے ہی
کو برا جانتے ہین خدا خیر کری آپ نی ابتدای تمہید سی فریب دہی عوام شروع کی
اور ایسے گول باتین کہتی ہین جس سے یہی ظاہر ہوتا ہی کہ شیعہ کل صحابہ کو برا جانتے
ہین حالانکہ صفحہ ۲۰ مین اسی کتاب کی آپ خود مقر اس بات کی ہین کہ امامیہ کی
نزدیک فضائل کی مصداق صرف وہی اصحاب ہین جنکو علمای شیعہ نی قبول
کیا ہے پہر صفحہ ۳۰ مین فرماتی ہین کہ مابہ النزاع درمیان ہمارے اور حضرات کی
صرف یہ امر رہگیا کہ مراد اس سی تمام مہاجرین اور انصار ہین یا نہین بلکہ خلفای
ثلثہ اسمین داخل ہین یا نہین انتہے موضع الحاجۃ پس اس صورت مین مناسب یہ تھا
کہ اس مقام پر بجای لفظ صحابہ کرام کی ثلثہ عظام اور خلفای نیک نام آپ فرماتی تا فریب
عوام اور تطرق ابہام اور اوہام سے آپکا کلام دور رہتا قولہ تمام امت سے
مرتبہ مین اعلی اور افضل اقول شیعہ بہی صحابہ مقبولین کو تمام امت سی
من بعض الوجوہ اعلی اور افضل اور کامل جانتی ہین لیکن ویسا ہے بعض دیگر کو جو
اہل نفاق و شقاق سی تھے یا بعد ایمان کی شیطان نی اونکو طمع ریاست اور
حب دولت دنیا مین ڈالکر بمصداق امنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا
کی راہ دین و ایمان سے پہیر اگر بظاہر مصلحۃ زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کہتی ہے اونکو بہت برا اور بہت خراب جانتی ہین بلکہ کسی عاقل کی مجال نہوگی
کہ ایسونکو برا کہے بھی باقی رہا کلام تعیین اور تشخیص ابرار و فجار مین تس بھی امر معرکۃ الآرا
بین الفریقین ہے بہت سی لوگونکو اہلسنت برا جانتے ہین اور شیعون کے
نزدیک اونکی برائی ثابت نہین ہے جیسی امثال مالک نویرہ کہ جنکو خلیفہ اول
نے زبردستی اہل ردہ ٹھہرا کر قتل کروا ڈالا اور امثال سعد عبادہ جنکی حق مین حضرت
خلیفہ ثانی قتل اللہ سعداً فانہ صاحب فتنۃ فرماتے تھی کما فی النہایہ اور بہت
سی لوگ بالعکس اسکے ہین یعنی شیعونکی نزدیک اونکی برائی ثابت ہی اور اہلسنت
اونکو اچھا جانتی ہین **قولہ** درحقیقت یہی ایک مسئلہ **اقول** درحقیقت کل مسائل
مختلفہ فی ما بین الفریقین کہ ضروریات ہر ہر فرقہ سی ہون ایسے ہی ہین تخصیص
اس ایک مسئلہ کی لغو بحت ہی کما بینّا سابقاً اول مسئلہ مسائل دینیہ سی توحید
ہے اسمین دیکھیی کہ کسقدر باہم اختلاف ہی اہلسنت صفات کو زائد بذات سمجھتی
ہین اور لزوم تعدد قدما سے کچھ پروا نہین کرتی اور شیعہ اسکو عین شرک جانتی
ہین اہلسنت خلاف النص الصریح لا تدرکہ الابصار رویت خدا کی قائل ہین اور کہتی
ہین کہ ہم خدا کو کا لقمر فی لیلۃ البدر دیکھین گی شیعہ اسکو منافی لیس کمثلہ
شیٔ کے جانتے ہین اہلسنت خالق عادل کو جابر اور بندونکو مجبور سمجھتی ہین شیعہ
اسکو ظلم قبیح جانتے ہین الغرض اصولاً و فروعاً ہزارون مسئلہ مختلف فیہ ہین کہ مدار
حقیت اور بطلان ہر ایک پر ہو سکتا ہی کل حزب بما لدیہم فرحون تخصیص مسئلہ صحابہ
بیکار ہی نہ شیعہ کبھی تبعیت اہلبیت نبوی سے جنکو معصوم جانتے ہین اور انہین
کے منقولات پر کمال تقلید ادسکے ہر ہر طبقہ مین ہزار مصرع پر ہین عمل کرتی ہین

دست بردار ہونگی نہ سنی تبعیت ابوالحسن اشعری اور ابو حنیفہ اور امثال اونکی سے ہاتھہ اوٹھاوینگی سے یظہر اللہ حجۃ المنتظر صلوات اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام باتیہاں اللیالی والایام اللہم عجل ظہورہ واتمم نورہ ولو کرہ المشرکون انہم یرونہ بعیداً ونراہ قریباً قولہ اگر موافق اصول مذہب اہلسنت کی اقول اگر غرض اس عبارت سے یہی ہی کہ ثبوت ایمان حضرات ثلثہ نابر اصول مذہب اہلسنت سے ہوجائی تو شیعہ اوس اصول کو غیر معقول اور غیر مقبول جانتی ہین اور اگر غرض یہ نہین ہے تو عبارت کی تصحیح فرمائیے کہ ایہام خلاف مقصود اوس سے دفع ہوجاسے قولہ اسواسطی اول ہم صحابہ کی فضائل اقول نابراسکی ہمکوبھی ضرور ہوگا کہ بمقابلہ اونکی ہم حضرات ثلثہ کی رذائل بیان کرین پہر خلافت غیر راشدہ کو باطل کرین پہر جواب مطاعن کا جو اہلسنت دیتی ہین رد کرینگے الغرض دربردہ دوستی اہلسنت آپنے سنیونکی ساتہہ بڑا سلوک کیا کہ اونکی پیرون کو فضیحت کرنیکا ارادہ کیا جناب تو قبل ظہور تذکرہ آپ سی بہت خوش تہی مگر شاید عقلاء اہلسنت اسکو پسند نہ کرتی ہونگی سے حذر کن کندرا مجتبی نشستہ چو سنگ اندا ختی بر سوی دشمن

قال المخاطب اہتمام ہداہ اللہ سبل السلام دلائل عقلی صحابہ کی فضیلت مین پہلی دلیل یہ بات سب جانتی ہین کہ جب پیغمبر خدا کو خدانی عرب مین مبعوث کیا اور مکہ معظمہ مین اول حضرت کو اظہار نبوت کا حکم دیا تو اوسوقت مین سب لوگ کافر اور مشرک تہی اور آپکی عزیز اور قریب اور رشتہ دار اور بہائی بند اس خبر کو سنتی ہی آپکی دشمن ہوگئے تہی اور آپکی تکذیب کرتے تہی کوئی مجنون کہتا تہا کوئی دیوانہ بتاتا تہا نعوذ باللہ من ذلک اور چند برس تک باوجود دعوت اور اظہار معجزات کی

صرف چند آدمی جو چالیس سے کم تھے مسلمان ہوئے مگر چھ برس کے بعد کسی قدر
جماعت مسلمانونکی ہو گئے اور دعوت عام اسلام کی علانیہ ہونے لگی اور ارکان دین کو
حضرت نے علی رؤس الاشہاد ظاہر کرنا شروع کیا تب تمام مکہ نے یہانتک تکلیف اور
ایذا دینی شروع کی کہ آخر مکہ کو چھوڑنا اور مدینہ کو ہجرت کرنا پڑا اور بعد آہستہ آہستہ
دین اسلام کی ترقی ہونی شروع ہوئی اور پھر اس قدر جلد اسلام پھیلا کہ چند سال کے
عرصہ مین سیکڑون سے ہزارونکی اور ہزارون سے لاکھونکی نوبت آگئی اور جماعت
کی جماعت اور فوج کے فوج دین خدا مین داخل ہو گئی پس غور کرنیکا مقام ہے کہ
جن لوگون نے ابتداء دعوت مین اسلام قبول کیا اور سب سے پہلے پیغمبر خدا کے کہنے کو
سچ جانا اور اول ہی اول آپکی نبوت کو تصدیق کیا اور بلا توقف اور بلا تامل کلمہ شہادت
پڑہا اور بغیر صلاح اور مشورہ اپنے عزیزون اور رشتہ دارون کے قدیمی دین کو چھوڑ دیا
اور اپنے بھائی بندون سے علیحدہ ہو کر اول ہی اول آپکا دامن رحمت پکڑا اور اپنے
دوست آشناؤن سے مخالفت کرکے غاشیۂ اطاعت نبوی اپنے دوش پر رکہا تو
ایسے لوگون کے اسلام کا جو ایسے نازک وقت مین اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ کر
نئے دین مین آئے کوئی نہایت قوی سبب ہوگا ورنہ یہ بات سب جانتے ہین کہ
اپنے قدیم دین کا چھوڑنا اور نیا دین اختیار کرنا نہایت ہی مشکل ہوتا ہے اور اپنے
عیش و آرام کا ترک کرنا اور مصیبت اور ایذا مین پڑنا اور تکلیفین اوٹھانا بلا کسی
خاص سبب کے کسیکو گوارا نہین ہوتا پس اگر ہم اون اسباب کو سوچین جن سے
اول اول صحابہ نے دین قبول کیا تو صرف دو سبب معلوم ہوتے ہین یا دین کی خواہش
اور نجات کی امید یا دنیا کی طمع اور مال و دولت کا لالچ اگر پہلے سبب کو ہم تسلیم کرین

اور اوس کو مانین کہ صحابہ نی اپنی نجات کی امید پر دین اسلام قبول کیا تھا اور صرف
خدا کی رضامندی کے لئی اپنی گھر بار کو چھوڑا تھا تو ہماری وہم مین بھی یہ بات
نہین آتی کہ پھر ایسی لوگ کسیوقت مین اوس دین سی پھر گئی ہون اور کبھی
اونھون نی اوس محبت کو جو ایمان اور اسلام کی ساتھہ تھی دل سی نکال دیا ہو بلکہ
ہم یقین کر سکتے ہین کہ جن لوگون نی صرف خدا کی رضامندی حاصل کرنیکی لئے
اسلام کو مصیبت اور تکلیف کیوقت اختیار کیا ہوگا اور برسون اوسی کی لئے
رنج اور دکھہ اوٹھائی ہونگی وہ کبھی اوس دین سے نہ پھری ہونگے بلکہ
مرتے دم تک اوسپر ویسے ہی ثابت قدم رہین
ہونگی اور اگر ہم دوسری سبب پر نظر کرین کہ وہی لوگ دنیا کی طمع پر اور مال و
دولت کی لالچ سے مسلمان ہوئی ہون تو یہ ایسی بات ہی کہ جسکی نسبت ہم فرضی
خیال بھی نہین کر سکتے اور نہ کوئی شخص جسکو ایمان اور عقل اور شرم کا پاس ہوگا
اسکو خیال کر سکتا ہے اسلئی کہ ابتداء اسلام مین جو کچھ دنیا کی طمع تھی وہ ظاہر ہے جو کچھ
دولت و مال کے حرص تھی وہ معلوم پس ثابت ہوا کہ صحابہ کا ایمان لانا اور مسلمان
ہونا صرف نجات آخرت کی امید پر تھا اور جب اوس امید پر ایمان لانا اونکا ثابت
ہوا تو پھر اوس سے پھرنا اونکا غیر ممکن تھا بقول المتمسک بولاية علی بن
ابیطالب علیہ السلام جو شخص کہ متمذہب بمذہب اشعریہ ہو کیونکر وہ متمسک
بدلائل عقلیہ ہو سکتا ہی اسلئے کہ اونکو تو حسن و قبح عقلی سی انکار رہتا ہی پس اگر
آپکی عقل ناقص سے کچھ دلائل زخرف ایجاد بھی کئے تو بنا بر اصول اہلسنت قابل
اصغا نہین ہو سکتی مع قطع النظر عن ذالک پس نقص اس طول تقریر کا یہی ہے

کہ جو صحابہ اوائل زمان دعوت مین ایمان لائے ضرور ہی کہ وہ علی آخرت بہی کہ ایمان لائی ہون
اور جو لوگ کہ وسطی آخرت ہی کی ایمان لائی ہون ضرور ہی کہ مرتے دم تک اوس دین پر رہین
پس اگر یہ تقریر تمام ہو تو دلالت نکر سکیگے مگر اوپر حسن و خوبی بعض صحابہ کی ولانیکو اوسکے اوپر
خوبی کل صحابہ کی جو یہ ادعا دعویٰ آپکا ہے کہ کل صحابہ عدول ہین باقی رہے گفتگو
اسمین کہ ثلثہ اہل سنت اول زمانہ دعوت مین ایمان لانیوالو مین سے تہی پس
شیعہ اسکو مسلم ہی نہین رکہتے خصوصاً سابق الاسلامی حضرت خلیفہ اول تو کتب
شیعہ سی بالکل باطل ہے بلکہ کتب مخالفین بہی اوسکی خلاف پر شاہد ہین
شیعہ اہلبیت عصمت وطہارت سے کافی الامالی ناقل ہین کہ سات برس
تک جناب رسول خدا کی پیچھے بجز علی بن ابیطالب اور جعفر بن ابیطالب کے
کوئی نماز پڑہنے والا تہا ایمان لانیوالی سے آنحضرت ابیطالب اور علاوہ حضرت
حمزہ اور عبیدہ اور ابوذر غفاری اور عمر ابن عبسہ سلمی اور زید بن حارث اور خباب
ابن الارث اور خالد بن سعید وغیرہم ستہے جب اسلام کو یوماً فیوماً ترقی شروع
ہوئی تب اہلسنت کی شیخین نے بہی بظاہر قبول اسلام کیا اور عقل کسی عاقل
کی اسکو مستبعد نہین جانتے کہ اگر کوئی اولوالعزم کمر اوپر اوالعزمی کی باندہے
اور اوسکا امر یوماً فیوماً ترقی پذیر نظر آوی تو مقتضے عقلا بہی بطمع حصول مدارج
دنیوی اوسکا ساتہہ دیتے ہین بدین امید کہ ہرگاہ اوسکو کوئی ثروت اور ریاست
ہاتہہ لگی تو ہمارا بہی کچہ بہلا ہو جائیگا چنانچہ ابتدای ریاستون اور سلطنتون
مین ہمیشہ ایسا ہے واقع ہوا جیسا کہ اہل تواریخ پر مخفی نہین ہے اور
جبکہ خیال عقلا کا یہ ہو فماظنک بالضعفاء الفقراء آنکہ کتب مخالفین سے کے

شہادت اس امر کی [illegible]

خلیفۂ اول وثانی سے بہی ناقل ہے کہ اوسنے کہا کہ جمہور المحدثین لم یذکروا ان
ابا بکر اسلم الا بعد عدۃٍ من الرجال منہم علی بن ابیطالب وجعفر اخوہ وزید بن حارثۃ
وابوذر الغفاری وعمر بن عنبسہ السلمی وخالد بن سعید بن العاص وخباب ابن الارث
وغیرہ انتہےٰ اب ہم بحث کرتی ہین آپکے صغریٰ اور کبریٰ سے دلیل ہین کہ دونون
ممنوع ہین لیکن صغریٰ پس اسوجہہ سے کہ آپ فرماتے ہین کہ جو اوائل دعوت
اسلام مین ایمان لاے ضرور ہی کہ واسطے آخرت ہی کے لای ہون ہم
کہتے ہین کہ لانسلم یہ ہرگز ضرور نہین بلکہ جائز ہے کہ بعضے آخرت کی واسطے
ایمان لائے ہون اور بعضی بطمع اوس دنیا کی کہ حصول اوسکا زمانۂ آیندہ مین
مرجو تہا علی الخصوص جو لوگ کہ علاوہ قرائن حالِ اولوالعزمی صاحب دعوت اور
حمایت رئیسان قوم وقبیلہ مثل ابوطالب وامیر حمزہ وغیرہ موافقین سی بلکہ بحمیت
قومیت امثال ابولہب تک مخالفین مین سے جیسا کہ شعب ابوطالب مین کل بنی
عبدالمطلب اور کل بنی ہاشم شریک حراست جناب ختمی مآب تہی کوئی امرخاص ہے
بہی باعث اونکی طمع اور امید کا ہو جیسا کہ شیخین اہلسنت کیواسطے ہوا کہ کاہنین
اور منجمین یہودونی اونکو خبر دے رکہی تہی کہ قریب ہی کہ ایک شخص مدعی نبوت ہو اور
امر اوسکا ترقی پذیر ہو اور جو لوگ کہ اوسکا ساتہہ دین اور اوسکے دین مین آئین
وہ معزز اور مکرم اور مخالفین اوسکے خوار اور زار ہون اور بہی حضرت شیخین کو
بشارت دی تہے کہ اگر تم دونون ایمان لاؤگے تو تمکو ایک سلطنت مسمے
بخلافت حاصل ہوگی یہی وجہ ہوئی کہ شیخین کے ایمان ظاہرے لانیکے

[illegible] یہ تحریر ہماری سب بنتی ہی

اوپر منع کلیت صغریٰ کے آب ہم یہ تقریر آخر کرتے ہین کہ صغریٰ مین لفظ ایمان جو
مستعمل ہوا اگر مراد اوس سے ایمان حقیقی ہے اور غرض یہ ہے کہ جو
لوگ اوائل دعوت مین ایمان حقیقی لائی وہ ضرور ہے کہ آخرت کیواسطے
لائی ہون تو یہ کلیہ مسلم ہے مگر خصوصیت اوائل دعوت کی لغو ہے بلکہ اوائل اور
اواخر سبکا حال یکسان ہے اور آپکی ثلثہ کیواسطے یہ کلیہ کچھ نفع نہین پہنچاتا اسلئی
کہ ایمان حقیقی اونکا اول بحث ہی شیعہ اونکی ایمان کو بجز ایمان ظاہری کے
کبھی ایمان حقیقی ہونیکی قائل ہی نہین ہین اور اگر کہیئے کہ ایمان ظاہری لانیکی
کیا وجہ تو ہم کہین گے وہی طمع حصول دنیا زمانہ آئندہ مین جو بقرائن حال اور تقبل
کاہنین ملحوظ نظر کرامت اثر تھے جیسا کہ آپ خود حملہ حیدری سے ناقل ہین سہ

در ذکر وعظ و ارشاد و براہین حق
نکردی ولی کار در مشرکان
نمودی اثر گفتہ اش گاہ گاہ
یکی بہر دنیا یکی بہر دین
چنین است فیما نہ بود آن زمان
کہ دین محمد بگیرد جہان
یکی کردہ ایمان از ین رہ قبول

در ابطال اصنام و اثبات حق
بخواندی اگر ایام از کلام مجید
کہ بگذاشتی یک دو کس پا براہ
نباوان رسد گر بگیرد خطا
ولی بود آیندہ منظور شان
ہمہ پیروانش بعزت رسند
یکی شخص بہر خدا و رسول

نمودی حبیب خدای جہان
بر آن قوم آیات وعد و وعید
ولیکن نہ جملہ ز راہ یقین
کہ دنیا کجا بود با مصطفیٰ
خبر دادہ بودند چون کاہنان
تمام اہل انکار ذلت کشند

اور اگر صغریٰ مین ایمان سی
مطلق ایمان مراد لیا ہے اعم اس سی کہ ظاہری ہو یا حقیقی تو ایسی ایمان عام کا آخرت
کی لئے ہونا ایسا بدیہی البطلان ہے کہ قابل ضحک صبیان اور نسوان ہے

لیکن کبریٰ آپکے دلیل کا پس آپ کہتے ہین کہ جو لوگ وہ عطی آخرت سے کے ایمان
لائے ہون ضرور ہی کہ مرتے دم تک راہ دین سے نہ پہرین ہم کہتے ہین
کہ یہ ہی کلیہ آپکا جیز منع مین سے ہے کیون نہین جائز ہے کہ ایک زمانہ مین عقل ولکی
درست اور مزاج اوسکا صحیح ہو اور ایمان للآخرۃ لایا ہو اور بعد اوسکے بوجوہ واسباب
خارجیہ یا داخلیہ مثل صحبت ہای بد یا غلبہ حرص وحسد یا مستے دولت وثروت یا طمع
حکومت وریاست یا عجب وکبر وغرور یا قلت صبر بر نوائب دہور یا غلبہ شہوات
نفسانی یا خدع وفریب شیطانی طریقہ استقامت کو چھوڑکر راہ اعوجاج اختیار کری
الغرض انسان سے ایک طریقہ پر تا دم مرگ رہنے کی سلئے کوئی دلیل نہین
قایم ہو سکتے ابھی چھٹی سطر صفحہ ۱۰ اوسلے مین آپ خود ہی فرما چکی ہین لیکن شیطان
نی بعد ایمان سے اکثر مسلمانونکو بہکایا کیون حضرت کیا آپ جلد بات بھول جاتی
ہین نہین معلوم اس اختلال حواس سے کیا وجہ ہی اور اسقدر تناقض اور تہافت
کلام کا کیا باعث ہی اب ہم آپ سی پوچھتی ہین کہ آیا شیطان کا بہکانا مخصوص
آپ ہی سے کے سی لوگون کیواسطے ہی یا صدر اول مین بھی شیطان کو دخلت
تھی اگر تھی تو آپ کا کلیہ باطل ہوگیا اور اگر نہ تھے تو ان لی شیطانا یعتریننی
فان زغت فاستقیمو سے نی کیا معنی ہین کما اعترف بہ فضل ابن روزبہان سے
کتابہ ابطال الباطل افسوس ہے کہ جسوقت حضرت صدیق اکبر برسر منبر یہ ارشاد
فرماتے تھی کہ اوس شخص پر شیطان سوار ہوتا ہے تو اوسوقت مین کوئے
آپکے دوستدارون مین سے حاضر مجلس معلی نہ تھا کہ آپکی تحقیقات گوش گزار
خلیفہ صاحب کرتا اور دست بستہ بصد ادب عرض کرتا کہ خلیفہ صاحب آپ غلط

فرماتی ہین ہمارے دوست میان مہدی صاحب نی تحقیق اسکے کی ہی کہ صدر اول سکے پاس جو کلمہ فقط ایمان واسطے آخرت کی لائے ہین شیطان کہان مداخلت سے ہے اور سعسور تمین فرمانا جناب رسول خدا کا حق حضرت عائشہ مین قد جاءک شیطانک اور من ہنا یطلع قرن الشیطان کما فی صحیح مسلم محض غلط ہوا جاتا ہے اسلئی کہ شیطان کو وہان کیا دخل تھا اور حدیث ان الشیطان یفر من ظل عمر بھی بیکار ہے اسلئی کہ جب کسے کی پاس شیطانکو دخل نہ تھا تو تخصیص عمر سکے لغو ہو گئی اور اگر فقط عمر ہی سے شیطان ڈرتا تھا تو وہ حضرت کی خدمتمین مشرف ہوتا ہوگا تو بہی تخصیص صدر اول بعدم مداخلت شیطان باطل ہو گئی اور خدا خود مداخلت شیطان کو صدر اول مین بیان فرماتا ہے حیث قال فی قصۃ احد حین انہزموا و ترکوا الرسول ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلہم الشیطان ببعض ما کسبوا اور اسمین کچھ شک نہین کہ روز احد کی فرارین مین حضرت عمر بہی تہی بلکہ خود فرماتی ستہے لقد رایتنی یوم احد وانا اعدو فی الجبل منہزما مثل اروية یعنے مین مثل مادہ بزکوہی پہاڑونپر اوچکتا تھا کما فی الدر المنثور للسیوطی ونقل عن کنز العمال لما کان یوم احد ہزمنا وفررت حتی صعدت الجبل فلقد رایتنی انزو کانی اروی ستلمنے روز احد ہزیمت کہائی ہمنے اور بہاگا مین یہانتک کہ پہاڑ پر چڑھ گیا مین پس پایا مینے اپنی تئین اوچکتا ہوا مثل بزکوہی کی انتہی پس آیۂ شریفہ سے کذب حدیث ان الشیطان یفر من ظل عمر سے ثابت ہو گیا اب ہم جواب اجمالی دیچکی پس مناسب معلوم ہوا

کرا اُنکی فقرات سے شکنے بہی کرین قولہ سب لوگ کافر اور مشرک تہی اقول اس
قصہ خوانی حضرت مخاطب لاثانی سے بجز اظہار تاریخ دانی اور کوئی مطلب
نہین ظاہر ہوتا خصوصًا مقام استدلال مین سب بے سند باتین کہنی بجز مکثار سے
کی کس چیز پر محمول ہو علاوہ ہو سکتا ہے کہ یہ کلیہ آپکا کہ کل آدمی کافر اور مشرک
تہے کوئی منع کرے اور کہی کہ امثال جناب امیر علیہ السلام جنکو اہل سنت
کرم اللہ وجہہ فرماتی ہین سے یعنے خداوند تعالی اُنکی وجہ مکرم کو سجدۂ اصنام سی
بچایا مثل شیوخ کبار کی نہ کافر تہی نہ مشرک تہی اور عذر خوردسالی غیر مسلم سے ہے
اسلئی کہ تکلیف اعتقادی غیر تکلیف اعمالی سے ہے اور باوجود اسکی بعض روایات
معتبرہ دال ہین اسپر کہ سن شریف انحضرت کا پندرہ برس کا تہا اور بنا بر مذہب
حق ابوطالب بہی ویسی ہے سے تہے کہ وصایای انبیائی سابقین کو تفویض جناب
رسول خدا فرمایا پس علمائ آل محمد انکو کافر جانتے ہین نہ مشرک بلکہ احادیث مین
اونکو تشبیہ بمومن آل فرعون کہ جسکی حق مین جناب باری سے نے یکتم ایمانہ فرمایا
ہے دیگئی ہی اور اسیطرح علمای نصاری جو مشرف باسلام ہوئی کہ جنکے
شان مین جناب باری سے نے فرمایا منہم قسیسین و رہبانا و انہم لا
یستکبرون ۝ واذا سمعوا ما انزل الی الرسول تری اعینہم تفیض من الدمع مما عرفوا
من الحق ہم اونکو اپنے دین کا مومن سمجھتے ہین آپ چاہین کافر کہین چاہین
مشرک کہین شاید کہ حدیث سیدا نساء فی الجنۃ سے حق عم حضرت خدیجہ مین آپکے
نظر مبارک سی نہین گذرے الغرض کلیہ آپکا باطل ہے ہر چند ہمکو تعرض کرنا امثال
ایسے مقامات کا کچھ ضرور نتہا اسلئے کہ اصل مطلب سے ہماری ان قصہ خوانیونکو

کچھ علاقہ نہین ہے لیکن بنظر اسکی کہ آپکی لغو بیانی سب پر واضح ہو جاسے بعض مقامات
پر ہمنے تعرض اسکا کردیا ہی قولہ آپ کی دشمن ہو گئے اقول یہ قول بہی مثل
قول سابق کے لغو ہی ہرگز سب دشمن نہین ہوئی جناب امیر علیہ السلام مثل عمر کی
کب دشمن ستہے حضرت ابو طالب جو حافظ اور حارس جناب رسول خدا تہے
کب دشمن ستہے حضرت امیر حمزہ جسنے امثال ابو جہل کے موچہو نمین مشیمہ ملوایا
کب دشمن ستہے حضرت سلامت ذرا بہی تو شہب تیزگام زبان کو لگام دست بجئے
اشتر بے مہار ہونا مناسب نہین ہی اپنے خصم کی سامنی بات سمجہ بوجہ کے
مونہہ سی نکالیئے قولہ کوئی مجنون کہتا تہا کوئی دیوانہ بتاتا تہا اقول مجنون اور
دیوانہ کہنے والی خود مجنون اور دیوانے تہی عقلا اوس زمانی کی حجت ہای شافیہ
کو سنتی ستہے اور معجزات کو دیکہتی ستہے اور ایمان بصدق دل لاتی تہی کو لیئے
لوگ قلیل ہون مثل سلمان اور ابوذر و مقداد و عمار یاسر وغیرہم کے وقلیل من
عبادی الشکور قولہ دعوت عام اسلام کی علانیہ ہو نیگی اقول اس تقریر دلپذیر
صاف ثابت ہی کہ پیشتر اس سے دعوت علانیہ نہ تہی بلکہ باستتار من الاشرار
سیما من اشد الکفار ستہے اور یہی اخفا اور استتار مثل استتار فی الغار کی قسمے
از تقیہ ہی جسکے نام سی آپ کی طبیعت جل بن کر خاک ہو جاتی ہے اور رنجیدہ
نیز اوچہل اوچہل کے آپ زمین پر گرتے ہین اگر یہ بات مینی سچ کہی تو برا ماننیے
کہ آپ نی مونہہ کی بہل ٹہوکر کہائی اور اگر آپ کی سمجہ مین خلاف واقع ہے تو
قصور معاف کیجیے کہ اپنی سمجہ سے ہے قولہ بلا تامل کلمۂ شہادت پڑہا اقول
ظاہرا یہ ایمان لانا اون بزرگون کا ہے مثل فلتہ بیعت بکری واقع ہوا تہا

جسکے حق مین خود حضرت عمر جو بانی اس فلتہ کی ستھے فرماتی ہین فمن عاد اسلے بیلہ
مثلہا فاقتلوہ کما فے صحیح البخاری والنہایہ والملل والنحل وغیرہ ورنہ بے غور و تامل
کسے امر کا اختیار کرنا دلیل سفاہت ہی خداوند تعالی حکم فرماتا ہے کہ حضرت
دین مین غور و فکر کرو قل انما اعظکم بواحدۃ ان تقوموا للہ مثنی وفرادی ثم
تتفکروا ما بصاحبکم من جنۃ فکر و تامل موجب ایمان تحقیقے ہی کہ وہ زوال پذیر نہین ہی
اور جو شخص کہ دین تحقیقے نہین رکہتا ہو اوسکو مثل حضور والا کی ایک دین سے
طرف دوسری دین کے بدل جانا کچہ بات نہین ہے ظاہرا صحابہ مرتدین کا
ایمان مثل آپ ہی کی ایمان کی ہوگا کہ اونہون نے بلا تامل و فکر اختیار کیا تہا ہی
وجہ ہی وہ راہ دین سے بہت جلد پہر گئی گو انکی تشخیص اور تعیین مین ہمارے
آپکی اختلاف ہی آپ اہل ردہ کو کہتے ہین اور ہم دوسرون ہی کو کہتے ہین
والعاقل تکفیہ الاشارہ قولہ کوئی نہایت قوی سبب ہوگا اقول قوت اور
ضعف سبب موقوف اوپر استعداد کی ہی جیسی جیسی مین استعداد ہے ویسا ہی اوسکی لئے
سبب چاہئی اور وہ بہی ہر شخص کیواسطی مختلف ہی کیسکو پیتاس بہت جیسی اکثر منتظرین
کو کسیکو طمع مال و منال دنیا کسیکو طمع عزت و منزلت کسیکو طمع ریاست و حکومت
کسیکو طمع آخرت پس جیسا مادہ اور جیسی استعداد قوی ہوگی ویسا سبب ضعیف کافی
ہوگا اور جسقدر کم ہوگی اوسیقدر سبب قوی کی احتیاج ہوگی پس ہر شخص کی لئے
سبب قوی کی ضرورت نہین ہی یہ بہی فرمانا آپکا غلط ہوا قولہ نہایت ہی مشکل ہوتا ہے
اقول مگر آپکی سی متلون المزاج کو تو کچہ مشکل نہین نظر آتا ہی بہت سی سفہا کو دیکہا کہ دن
رات مثل گرگٹ کی رنگ بدلتی رہتے ہین جسطرف کچہ بہی منفعت دنیا اور خوشی دیکہی

۷ عجب نسبت کرتے ہیں … ایمان بعد … [illegible] … ۱۲ منہ

نفسانی سے موافقت پائی او سطرف تعالی سے کیگین کیطرح جہک پڑی ہرچند
زبانسی نکالنا ترک ادب ہی مگر شیعونکا گمان جو آپکی نزدیک سراپا باطل ہے
حق خلفای راشدین مین ایسا ہے ہی چنانچہ خطبۂ شقشقیہ مین کہ باقرار مجد الدین
فیروزآبادی و ابن اثیر وغیرہ کلام جناب امیر علیہ السلام ہے بیان عہد عمری مین
مذکور ہی سنے فمنی الناس لعمر اللہ بخبط و شماس و تلون و اعتراض اور بہی مشکوٰۃ شریف
اور نہایہ ابن اثیر اور ازالۃ الخفا مین حدیثین میلان حضرت خلیفہ ثانی کی طرف
یہودیت و نصرانیت کی مذکور ہین سب ہی نسخہ من التوراۃ لاتی تھے اور جناب سید خدا
کو پڑہکر سناتی تھے کہ جس سی رنگ چہرۂ مبارک غیظ و غضب سی متغیر ہو جاتا تہا اور
فرماتی تہی والذی نفس محمد بیدہ لو بدا لکم موسیٰ ع فاتبعتموہ یعنی قسم ہے
اوسکی کہ جان محمد ص جسکے قبضۂ قدرت مین ہی اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام تمہاری
واسطی ظاہر ہون تو ہر آئینہ تم متابعت اونکی کروگی اور کبہی خدمت اقدس مین
عرض کرتی تھے کہ ہمکو احادیث یہود بہت پسند آتی ہین اگر آپکی رای مبارک مین
آئی تو ہم اسمین سے کچہ لکہین اور جناب رسول خدا جواب مین فرماتی تہی امتھوکون
انتم کما تھوکت الیہود والنصاریٰ بعد ما جئتکم بیضاء نقیۃ
ولو کان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی فی النہایۃ التہوک کالتہور ہو الوقوع
فی امر بغیر رویۃ یعنی بے سمجہی اور بن سوچی کسی باتکو اختیار کرنا و قیل التہوک
التحیر بعضون نی تفسیر تہوک بہ تحیر کی ہے الحاصل وہ حضرت فرماتی تہی کہ تم لوگ
مثل یہود و نصاریٰ متحیر ہو یا بے سمجہی بوجہی چلتے ہو آیا مین تمہاری واسطی طریقہ پاکیزہ
روشن نہین لایا ہون اور اگر حضرت موسیٰ آج زندہ ہوتی تو بجز میری اطاعت و متابعت

کی اونکو چارہ نہو او فی النہایۃ فی حدیث آخر ان عمر اتی بصحیفۃ اخذہا من بعض اہل
الکتاب فغضب رسول اللہ وقال متہوکون فیہا یا ابن الخطاب بالجملہ تزلزل الایمان
ہونا خلیفۂ صاحب کا اسی سبب سی تہا کہ بی فکر و تامل ایمان لای تہی اگر ایمان مین
ثابت القدمی ہوتی تو ہزار موسیٰ آستے تو اونکا قدم نہ ہٹتا حالانکہ جناب رسولخدا
بقسم شدید فرماستے ہین کہ اگر موسیٰ ظاہر ہوتی تو تم بیشک ملت اسلام بیضا نقیہ
کو چہوڑ دیتی اور یہودیت کو اختیار کرستے علاوہ اسکی تزلزل ایمانی حضرت
خلیفۂ ثانی تو ماجرای روز حدیبیہ سی علی ما فی الصحاح والسیر خود اونکی اقرار
سی ثابت ہی کہ فرماتی ستہے کہ جیسا کہ شک آج مجکو نبوت مین ہوا ایسا کبہی
نہین ہوا اس سی صاف ظاہر ہی کہ شک ہمیشہ تہا مگر اوس روز زیادہ ہوگیا تہا
کما نقل عن زاد المعاد للعلامۃ ابن القیم او عجب تر شارح نووی سی سے کہ قول
عمر کو فعلت است رسول اللہ فرماتی ہین کہ یہ کہنا از راہ شک نہ تہا بلکہ از راہ غیظ و
غضب بہ ردوین تہا سبحان اللہ خود قایل تو اقرار کری کہ مجکو شک ہوا اور راوستکی
محبین فرماوین کہ شک نہین ہوا ہی مثل صادق ہی کہ مدعی سست گواہ چست
کیا دینداری سے ہے کہ فعل رسول اللہ موجب غیظ و غضب ہو بہرکیف اب خدا کو
حاضر و ناظر جانکی فرماسیئے کہ ایسی طبیعت اور مزاج والونکو ایمان لانا اور ایمان سے
پہر جانا کون مشکل بات ہی کہ جسکی سلئے سبب قوی کی آپ خواہان ہین قولہ تو صرف
دو سبب معلوم ہوتی ہین اقول کوئی دلیل عقلی اور نقلی انحصار پر قایم نہین ہوتی
کیون نہین جائز ہے کہ سفاہت اور تلون طبعی باعث اسکا ہوا ور کیون نہین جائز
ہے کہ دیگر اسباب خارجیہ یا داخلیہ سبب ہون کما مر قولہ صحابہ نی اقول

اگر مراد صحابہ سی کامل الایمان مثل ابوذر و سلمان ہین تو ایمان لانا اونکا واسطی آخرت
کی مسلم مین الفریقین ہے اور اگر مراد وہ صحاب ہین جو ہمیشہ متزلزل الایمان رہے
اور مصداق امنوا بافواھھم ولم تؤمن قلوبھم و لما یدخل الایمان فی قلوبھم
کی تھے تو اصل ایمان ہی اونسی منتفی ہی فضلا عن کونہ للآخرۃ قولہ تو ہمارے
وہم مین بہی یہ بات نہین آتے اقول واہمہ خلاق صور باطلہ ہی اور یہ توہم آپکا
سراسر باطل ہے عقل عقلا حکم کرتی ہے اسبات کا نہ فقط حکم صحیح امکانی بلکہ حکم
وقوعی ایقانی کہ اکثر ہوا کہ ایمان لانیوالون اور ایذائین اوٹھانیوالون نی بخواہشہای
نفسانی یا بغوای شیطانی ادا ایمان کو چھوڑا اور طریقہ جنت سی مونہہ موڑا اور
مستحق دخول نار اور وصل این دار البوار سی ہوئے ففی صحیح المسلم عن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ قال ان الرجل لیعمل الزمن الطویل بعمل اہل الجنۃ ثم یختم عملہ بعمل اہل
النار وان الرجل لیعمل زمن الطویل بعمل اہل النار ثم یختم عملہ بعمل الجنۃ کبہی شیاطین جن
باعث اسکی ہوئے کہ تمام عمر کی محنتین اور مشقتین اور عبادتین مرتے دم بیکار
ہوگئین چنانچہ قصہ برسیصا اسپر شاہد عدل ہی اور کبہی شیاطین انس باعث اسکی
ہوئے چنانچہ بنی اسرائیل کہ ایذائین اوٹہانا اونکا حضرت موسیٰ کیواسطے
اور دنیا من قبل ان تاتینا من بعد ما جئتنا سی ظاہر ہی ایک فقرہ
سامری سے کہ ہذا الٰہکم واله موسیٰ فنسی وہین حضرت موسیٰ سے یکبارہ دستبردار
ہوگئی اور حضرت ہارون کے قتل پر مستعد ہوگئی جیسا کہ جناب باری نی فرمایا ہے
یا ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی پس اگر اسیطرح جناب امیر
علیہ السلام کہ صاحب منزلت ہارونی تھے فرماوین یا ابن عم ان القوم استضعفونی

تو کرنا امر خلاف عقل و نقل لازم آتا ہے حالانکہ آنکی صحاح مین موجود ہی یکون
سفے ہذہ الامۃ کلما کان سفے بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ
اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری مین یون ہے لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبرا بشبر و
ذراعا بذراع حتی لو دخلوا فی جحر ضب لاتبعتموہم قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری
قال فمن و سفے النہایۃ لترکبن سنن من کان قبلکم حذو القذۃ بالقذۃ
ای کما یقدر کل واحدۃ من ریش السہم علی قدر صاحبتہا و تقطع یضرب مثلاً
للشیئین یستویان لایتفاوتان انتہی خلاصہ جو بنی اسرائیل مین واقع ہوا اور جو اگلی
امتون نی کیا وہ سب یہ امت بہی کر گیے یہانتک کہ اگر وہ لوگ داخل سوراخ سوسمار کے
ہونگی تو یہ امت بہی داخل ہو گے الغرض اگلی امتون کے ساتھ یہ امت ایسی
مساوی ہے جسطرح ایک جوتی کے مقابل دوسرا جوتہ ہوتا ہی اور ایک پر تیر کی
برابر دوسرا پر تیر ہوتا ہے اور حذو النعل بالنعل اور حذو القذۃ بالقذۃ ایک مثل
ہی کہ دو شی مساوی مین بولے جاتی ہی جسمین کچہ تفاوت نہو اور بعض طرق حدیث
مین ہے عیرانی لا اعلم تعبدون العجل من بعدی ام لا یعنی جو بنی اسرائیل
نی کیا وہ تم سب کروگی بجز اسکے کہ مجکو معلوم نہین کہ تم بعد میری گوسالہ پرستی بھی
کروگی یا نہین حضرت سلامت گوسالہ پرستی کا حال تو معلوم نہین مگر اسمین کچہ شک
نہین کہ اس امت نی گاوکمن سالہ پرستی کے باغوای سامری اس امت کی اور
صفورا کا لڑنا حضرت یوشع سے معروف اور مشہور اور کتب تواریخ مین مذکور ہے
مثل جنگ جمل کے کہ مفضح جمال با کمال افعال مخدرات حجال اور متبرجات علی الجمال
ہے مختصر و تذکرہ قولہ اور برسون اوسکی پیچھے رنج اور دکہ اوٹھائی اقول ان

برسونکی مدت کبہی اون برسونکی مدت سی کمین شیطان نُسنے رنج وتعب عبادت خدا
مین اوٹہای ہین نہین ٹرسےہے ہوگی رنج ومشقت حضرات ثلثہ اگر بارہ برس تک
تہا تو شیطان کا رنج وتعب عبادت بارہ ہزارہ برس کا تہا تو یہ بات آپکی تو وہم
مین سےبہی نہ گذرتی ہوگی کہ شیطان کبہی فرمان خالق انس وجان ہی جسکے
رضامندی کیواسطی ہزارون برس سکے عمر عزیز کو رنج وتعب عبادت مین ضایع
کیا ہو پہر گیا ہو **قولہ** مرتی دم تک ثابت قدم رہی **اقول** اسبات مین ہم بہی آپکے
موافقت کرسکتی ہین کہ جسقدر دین کو اونہون سے دنیا کیواسطی اختیار کیا تہا یعنے
بظاہر کلمہ شہادتین پڑہنا اوسپر مرتی دم تک باقی رہی اور کیونکر نہ باقی رہتی حالانکہ
حصول سلطنت مسمی بخلافت اوسی پر موقوف تہی لیکن کلام اوس ایمان حقیقی
مین ہے جو موجب نجات آخرت ہو نہ اوس ایمان مین جو موجب حصول دنیا
ہو بہ اتفاق مفسرین اہلسنت رأس ورئیس تریدو عرض الدنیا کی حضرت
خلیفۂ اول سے تہے کہ جنکی تجویز مبارک سی اسارای بدر سی فدیہ لیا گیا کورواۃ کذبین
نے واسطی چہپانی عیب خلیفہ صاحب کی جناب رسول خدا کو بہی سمیٹ لیا ہو مگر
تمیزدینی والی نیک وبد مین جہوٹہا اور سچ کو بخوبی سمجہہ لیتے ہین پس جس شخص کی
طمع مال دنیا پر خدا گواہی دے تو اگر آپکی ایسے لوگ ہزار شہادت علی التقے
اوپر عدم طمع دنیا کی دین تو ہم کب مانین سگے ومن اصدق من اللہ قیلا
قولہ فرضی خیال بہی نہین کرسکتے **اقول** ہم بہی ہرگز فرضی خیال ہنین کرتے اور
نہ کوئی شخص جسکو ذرا بہی عقل وایمان وشرم کا پاس ہوگا وہ فرضی خیال کرے گا
بلکہ صاحبان عقل وایمان واقعی خیال کرتے ہین کہ ایان حضرات ثلثہ فقط بہ طمع

جیفہ دنیا تہا اور جو شخص کہ فقط ماجرائی روز سقیفہ کو بنظر انصاف صحیح بخاری وغیرہ مین دیکہی
اوسپر صبح صادق سے روشن تر ہوگا کہ یہ تخالف اور تشاجر صحابہ کا باہم تہا مگر
بطمع حرص دنیا کہ ایک کہتا ہی مین امیر ہونگا دوسرا کہتا ہی کہ نہین مین امیر ہونگا
تیسرا کہتا ہی منکم امیر و منا امیر اور کوئی کہتا ہی نحن الامراء وانتم الوزراء کچہ لوگ
کہتے ہین کہ ہم انصار مستحق خلافت ہین کچہ لوگ کہتے ہین کہ ہم مستحق تر ہین کہ مہاجرین
اور قریشی ہین آپس مین لڑنا اور منصوص خم غدیر کا کچہ ذکر ہی نکرنا اور باوجود اوس
لیاقت اور اہلیت و علم و فضل و زہد و ورع و شجاعت اور جانفشانیونکی مرواج دین
مین اونکو خبر تک نکرنا اور نعش مطہر جناب رسولخدا کو بی غسل و کفن چہوڑنا اور شریک
دفن و کفن نہونا اور قبل اسکے تخلف جیش اسامہ ہی کرکے اپنی تئین مورد لعن خدا
اور رسول ص کرنا اور بعد اسکی غصب فدک کرنا اور بضعہ رسول ص کو ستانا اور جہٹلانا جیسا
کہ اکثر کتب معتبرۂ صحاح اور غیر صحاح اہلسنت مین مذکور ہی اور کسی قدر ابتدای کتاب
ملل و نحل مین کہ کتب معتبرۂ اہلسنت سی سے اسکا ذکر ہی الغرض یہ سب حالات
شقاوت و لالات نہ تہی مگر واسطی طلب زخارف دنیویہ کی اور بطمع ریاست و حکومت
اور نہ تہا یہ مگر تکالب اوپر جیفۂ دنیا کی بکمال حرص جیسا کہ جناب رسول خدا نی پیشتر سی خبر
اسکی دی ستہے اور فرمایا تہا ستحرصون علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیمۃ
کما فی صحیح البخاری یعنے قریب ہی کہ تم لوگ ای صحابہ حرص امارت کی کروگی اور یہ
امر تمہاری لئی روز قیامت موجب سراسر ندامت ہوگا انتہی حال قیامت تو روز قیامت
معلوم ہوگا مگر ثمرۂ دنیاوی تو آپ خود دیکہتی ہین کہ زبان ایک خلایق کثیر کی جنکے عدد
لاکہون سی تجاوز ہی مین جن لفظوں سے انکی حق مین گویا ہی آپ پر مخفی نہین ہی قولہ

اسلئی کہ ابتدا اسلام مین اقول اگر یہ غرض ہے کہ ابتدای اسلام مین طمع مال و دولت
دنیای موجودہ نتھے تو مسلم ہی لیکن انحصار طمع کا طمع دنیای موجود مین غیر مسلم ہی جب
جناب والاحفظ قانون تحصیلداری اور ڈپٹی کلکٹری مین اوقات عمر عزیز کو صنائع
کرتے تہی اوسوقت مین تحصیلداری موجود تہی نہ ڈپٹی کلکٹری آور اگر غرض یہ ہی کہ
طمع مال و دولت دنیائی موجودہ الحصول سے ہے نہ تہی تو غیر مسلم ہی بسا ہی کہ انسان
اپنے تئین تعب اور مشقت مین ڈالتا ہی بطمع حصول دنیا زمانہ آیندہ مین کو وہ قطعی
و ظنی نہو بلکہ موہوم ہو پس اس امید پر کیا کیا زحمتین اوٹہاتا ہے اور مشقتین کہینچتا ہی
فما ظنک اذا کان مظنونا بقراین الحال ومقرونا بتعالات الکہنۃ المخبرین عن تمایطلع
فی المآل من الاموال کما مر قولہ پس ثابت ہوا کہ صحابہ کا ایمان لانا اقول
ہمنی جو تقریر رد اقوال مخاطب مین بیان کی اوس سے بخوبی ثابت ہوا کہ ایمان
ظاہری ثلثہ کا اور شہادتین زبان پر جاری کرکے بظاہر مسلمان ہونا فقط بطمع حصول
دنیا زمانہ آیندہ مین تہا جب اسی امید پر ایمان ظاہری لانا ثابت ہوا تو پھر
اوس سے پھرنا اونکا غیر ممکن تہا اس لئے ایمان ظاہری نہ طرف ایمان حقیقی کی
پہری نہ طرف کفر ظاہری کے فقاتل حتی یاتیک الیقین والحمد للہ رب العالمین ۔

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

دوسری دلیل جبکہ ہم خلفائی راشدین اور مہاجرین و انصار کی حالات پر نظر کرتے
ہین اور اونکی چال و چلن پر خیال کرتے ہین تو اوس سے ہمکو یقین کامل ہوتا
ہے کہ وہ قدم بقدم اپنی پیغمبر کے چلتی تھی اور حرص و ہوا کو کسی کام مین دخل
نہ دیتی تہے اور شب و روز خدا اور اوسکی رسول کے رضا کی طالب رہتی تھی

اونکی دشمن بہی اس سے انکار نہین کرسکتی کہ اونہون نی حضرت کی رفاقت کا حق نہایت
خوبی سے ادا کیا اور اپنی جانون اور مالون کو نہایت خوشی سے حضرت پر فدا کیا
کونسی مصیبت تہی کہ جو کفار نی اونکو نہین دے کونسی تکلیف باقی رہگئی کہ مشرکین
نی اونکو نہین پہنچائی جب کفار نی پیغمبر خدا کو ستانا اور ایذا دینا شروع کیا اوسوقت صحابہ
ہی نے کیسی حمایت اور رفاقت کی اور دعوت اسلام مین کیسے سعی بلیغ فرمائی
جب عرب عامۃً اور قریش خاصۃً حضرت کی ایذا دہی پر مستعد ہوگئی اوسوقت یاران
خود را سپر وی ساختہ از شرب عشق چہ بادہا کہ نخوردند وچہ نیشہا کہ نکروند وہر گاہ کہ آنجناب
بہ ہجرت وجہاد مامور شد صحاب وی در مقابلۂ کفار چہ رنجہا کہ نہ کشیدند وچہ غمہا کہ نہ چشیدند
پس اگر خدا اور اوسکی رسول کی محبت اون لوگون کو نہ تہی توکیون اپنے جانون
اور مالون کو تلف کرتی ستہے اور کیون نہ تہیان اوٹہاتے مصیبتین اپنی اوپر اوٹہاتی تہی
سوچنا چاہئی کہ مہاجرین کو کسکے عشق سنے گہرون سی نکالا انصار کو کسکی محبت نی
دیوانہ کیا آخر سے رنگین کہ کردہ پنجۂ مژگانم انجنین ٭ لعل وگہر کہ ریخت بدامانم انجنین ٭
مین حضرات شیعہ سی پوچہتا ہون کہ صحابہ کبار اور مہاجرین وانصار مصیبت اور رنج
کیوقتین حضرت کی شریک ہوی یا نہین اور مال اور جان اور عزت اور آبرو کو آپ
پر نثار کیا یا نہین حضرت کی پیچہے اونہون سنے اپنی عزیزون اور قریبونکو چہوڑا یا
نہین اسلام کی پہیلانی مین اونہون نی تکلیف اور ایذا پائی یا نہین پس یا ایسے
بدیہیات سی انکار کیجیے یا اقرار چونکہ انکار ہی نہین سکتی سلئی لازم آیا کہ اقرار کرین
اور اگر اونکی محنتون اور کوششون کا اقرار کرین تو پہر ذرا انصاف بہی کرین
کہ جسکی پیچہے اونہون سنے یہ تکلیفین گوارا کی ہونگی اوسکی نگاہ مین کیا کچہ بہے

قدر و منزلت اونکی نہوگی اور جسکی خاطر اونہون نے اپنی گہر بار کو چہوڑا ہوگا اور
وطن کچہ بہی محبت اونکی نہوسکے ای یارو تمکو علی مرتضی سے کیا تم سہتے کہ اگر
مصیبت کیوقت مین کوئی تمہارا شریک ہوا اور دکہہ درد کی حالت مین کوئی تمہارا
ساتہہ دی اور اپنی بہاسی بندونکو چہوڑ کر تمہاری ہمراہ ہوسکے اور اسپنے
جان و مال کو تمہاری سپرد نثار کری تو تمہاری نگاہ مین اوسکی کچہ عزت اور
تمہاری دل مین اوسکے کچہ محبت ہوگی یا نہین اگر ہوگی تو پہر مہاجرین و انصار
کی نسبت حضرت کیطرفسی سمجہو اور انصاف کرو کہ جسوقت لوگ جادو نظر سے
یا ساحر یا مجنون کہکر آپکا دل دکہاتی ہوسنگے اوسوقت جو لوگ یا رسول اللہ اور
یا حبیب اللہ کہکر آپ کو پکارتی ہوسنگے اور جب خویش و اقارب آپکی آپکو ستاتی
اور تکلیف دیتی ہوسنگے اوسوقت جو لوگ اپنا سینہ سپر کر دیتی اور حضرت کو بچاتی
ہونگی اونکی اس اعانت کی کیا کچہ قدر و منزلت آپکی نزدیک ہوستے ہوسنگے
ای یارو انصاف کی آنکہہ سے تاکو تو صحابہ کرام کے مرتبونکی کوئی انتہا نہین ہی
کون شخص اس دنیا مین ایسا ہی کہ اب اونکی مرتبہ پر پہنچی اور اونکی سا درجہ پاسکی
کہان ہین اب رسول خدا کہ وہ دعوت کرین اور اونکی کنبہ قبیلہ کے لوگ اونکو
جہٹلا دین اور ہم مین سے کوئی سامنی آکر صدقت یا رسول اللہ کہکر آپکی دل کو
خوش کری کہان ہی وہ وقت کہ پیغمبر خدا ہجرت کرین اور غار مین جا کر چہپین اور
کوئی ہم مین سے اوسوقت ساتہہ ہوئی اور یار غار کہلا دی کہان ہی وہ زمانہ
کہ فقرا و مہاجرین کو لیکر حضرت مدینہ مین پہنچین اور مدینہ والی سب اپنے اوپر مصیبت
کو برداکر کی اونکو اپنی گہرون مین ٹہرائین اور انصار کہلا دین کیا اب بہی وہ دن

مل سکتے ہین کہ پیغمبر خدا بدر کی لڑائی پر جاوین اور ہم لوگ حضرت کی ساتھہ
ہون اور ہماری مدد کی لیے خدا ملائکہ کو بھیجی اور لقد رضی اللّٰہ عنہم کہکر
اپنی رضامندی ظاہر فرماوی اسی جانیو وہ زمانہ گذر گیا وہ وقت باقی
نہین رہا جنکو بیعت سے ملنے والی تھی اونکو مل سکے جنکو یہ دولت حاصل
ہونے والی ستہے وہ مہاجرین مین داخل ہو گئے یا انصار مین شامل ہوسوائے
وہ انصار مین شامل ہو چکی اب ہزار نبان دوال کوکیسی نثار کری مگر والسابقون
الاولون من المہاجرین والانصار کی فضیلت پا نہین سکتا تمام جہان سے
دولت کوئی لا اوی مگر صحاب مدرپا یاران بیعت الرضوان مین داخل نہین ہوسکتا
ان دولتون کو لینے والی لیگئی ان نعمتون کو لوٹنیوالے لوٹ لی گئے ے
حریفان بادہا خوردند و رفتند ؛ تہی خمخانہا کردند و رفتند
ای یار مینین لوگون سے بلا واسطہ پیغمبر خدا سے تعلیم پائی اور جن شخصون نی خود
صاحب شریعت سی ہدایت حاصل کی کیونکر تمہاری دلمین اونکی محبت اور
تمہاری نظر مین اونکی قدر و منزلت نہین ہی کیا تمہاری عقل اسکو قبول کرتی ہی کہ
اون ہزارون لاکہون آدمیون مین جو برسون پیغمبر صاحب کی صحبت اور رفاقت
مین رہے کسیکی دل پر ایمان کامل کا اثر نہوا اور اون ہشیار آدمیون مین جو نمازون
اور جہادون مین حضرت کی شریک رہی کوئی اسلام پر ثابت قدم نرہا باوجودیکہ حضر
اور سفر مین آپکی ہمراہ رہی شب و روز اپنی کانون سے وعظ و نصیحت سنتی رہی
اپنی آنکھون سے جبرئیل کا آنا وحی کا لانا دیکھتے رہی لیکن اپنی نفاق اور کفر سی
والعیاذ باللہ منہ باز نہ آئی گو کہ حضرت نی طرح طرح کے معجزے اونکو دکھلائے

انواع انواع کے دعائین اونکی حق مین فرمائین لیکن نہ کسے معجزہ کا اثر
اثر ہوا نہ کوئی دعا اوسکے حق مین مقبول ہوئی بھلا انصاف کرو کہ کوئی مسلمان
ایسا عقیدہ رکھیگا اور اپنے پیغمبرؐ کی شان مین داغ لگاویگا اور اوسکی تمام
شاگردون اور کل مریدونکو کافر اور مرتد کہیگا ذرا تو سوچو کہ اگر کسی عالم کے
تمام شاگرد جاہل رہین اور کسے امیر کی مصاحب سب کی سب بدچلن ہون اور کسی
ولی کے مرید کلہم اجمعین فاسق و فاجر ہون توکیا اوس سے کچھہ بدظنی اوس عالم
اور اوس امیر اور اوس ولی کی نسبت لوگونکو نہو سکے بیشک ضرور ہوگی
پس اسیطرح تمام صحابہ کی کفر اور ارتداد پر اعتقاد رکھنا در پردہ حضرت کی نبوت
مین داغ لگانا ہے نعوذ باللہ من ذالک تقول المتمسک بولایۃ علی بن
ابیطالبؑ یہ دلیل عجیب و غریب دلیل ہی کہ جسکا صغری و کبری و نتیجہ کا پتہ
نہین ملتا ہے تقریر عامیانہ ہی بستنے اور اقناعیات اور دعاوی بلا دلیل کی
کاش صغری و کبری منطق سے کبھی دیکھہ لی ہوتی کہ ایسے تقریر مختل النظام
واقع نہوتے بعد بہت فکر و غور سے محصل تقریر یہ معلوم ہوا کہ بدیہیات سی ہے
کہ ثلثہ اور کل مہاجر و انصار تبعیت جناب رسول خدا مین کامل تھی اور نہایت
سختیان اور مشقتین راہ خدا مین اوٹھائین اور خود رسول خدا سے تعلیم پائی اور
جو ایسے ہون وہ منافق اور مرتد نہین ہو سکتی نتیجہ یہ کہ خلفای ثلثہ اور مہاجر و انصار
مرتد اور منافق نہین ہو سکتے جواب اجمالی یہ ہی کہ بداہت نہین ہے مگر بداہت
وہم کہ جسکا منشا سفاہت یا غباوت فہم ہے جس مسئلہ مین آج بارہ سو برس
سے ہزارون عقلا اختلاف کرتے چلی آتے ہین اگر وہی بدیہی ہے

تو پھر نظر کی کس جانور کا نام ہے جناب والا شیعہ کسی مقدمہ کو آپکی مقدمات محلیل
سے مسلم نہین رکھتے نہ تو اسکو مانتے ہین کہ آپکے ثلثہ متابعت جناب رسول خدا
مین کامل تھے بلکہ اونکو متابعت حرص و ہوس مین کامل سمجھتے ہین نہ اسکو
مانتے ہین کہ اونہون نے راہ خدا مین کچھ اذیتین اوٹھائین بلکہ جو اذیتین اوٹھائین
راہ طلب جیفۂ دنیا مین اوٹھائین چنانچہ جناب رسول خدا کی سامنے اموال
غنائم سے متمتع ہوئے اور بعد اونکی بہ نگرامی حق اونکی اولاد کا چھینا اور نہ اونمین
تعلیم جناب رسول خدا کا کچھ اثر ہوا اور نہ اونہون نے مثل ابوجہل و ابولہب کے
معجزات کی دیکھنے سے ہدایت پائی ولنعم ما قال الجامی سے آنکہ او روی بہبودی
نداشت دیدن روی نبی سودی نداشت اور نہ شیعونکا اعتقاد بہ نسبت کل
مہاجر و انصار کی ایسا ہے کہ کل موسوم بخیر و خوبی و حسن عاقبت ہین کما قال
التفتازانی فی شرح المقاصد لیس کل صحابی معصوما ولا کل من لقے النبی بالخیر
موسوما آری بعض کی بہ نسبت ایسا سمجھتے ہین کہ وہ مدارج عالیۂ ایمان اور ایقان
پر فائز ہوئے ولاکن قلیل ما ہم لیس لثلاثتکم منہا نصیب پس اگر مراد موضوع کبریٰ
سے ایسے لوگ ہین تو البتہ وہ منافق اور مرتد نہ تھے لیکن اس صورت
مین صغریٰ غیر مسلم ہے اور اگر مراد ویسے لوگ ہین یعنے طالبین جیفۂ دنیا تو کبریٰ
غیر مسلم ہے اور اگر محمول صغریٰ مین ایسے اور موضوع کبریٰ مین ویسے یا بالعکس مراد
ہین فلم یتکرر الاوسط اب ہم آپکی فقرات شکنی سے فقرات پشت اعادی اہلبیت کو
توڑتے ہین قولہ جبکہ ہم خلفائے راشدین اقول جبکہ ہم خلفائی غیر راشدین
اور اکثر انصار و مہاجرین کے حالات پر نظر کرتے ہین اور اونکی چال و چلن پر

جو خود جناب رسولؐ خدا اور اونکی اہلبیتؑ سے کے ساتھہ کیا خیال کرتے ہین تو اونکو
ہمکو یقین کامل ہوتا ہے کہ وہ ہر ہر قدم راہ مخالفت پر چلتے تہے اور اپنے
حرص و ہوا کو ہر ہر کام مین دخل دیتے تہی اور شب و روز خدا و رسولؐ کے راہ
رضا سے بہاگتے اور جیفۂ دنیا کی طالب رہتے تہی اور اونکی دوست بہی جب اپنے
صحاح کو بنظر انصاف دیکہین تو اس سے انکار نہین کرسکتی اور بہت سی آیات
اور روایات اسپر شاہد ہین بمقتضائی ما لایدرک کلہ لا یترک کلہ بعض کیطرف اشارہ
کیا جاتا ہی پس مہاجرین و انصار مین سے ہین وہ طالبین دنیا جنکی شان جلالت
نشان مین تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرۃ خداوند عزوجل فرماتا ہے
یعنی اے صحابہ پیغمبر تم لوگ خواہان مال دنیا ہو اور خدا چاہتا ہی ثواب آخرت کو
کما مرت الاشارۃ الیہ آنفا اور پہر فرماتا ہے منکم من یرید الدنیا و منکم
من یرید الاخرۃ یعنی ای صحابہ تم سے بعض طالبین دنیا ہین اور بعض طالبین
آخرت ہین اب ہم آپ سی پوچہتی ہین کہ جن لوگون کے آپ مدعی کمال و شیدائی
ہین اونکے حق مین خدا گواہی دنیا طلبی کی دیتا ہے پس یا اپنی تئین آپ
سچا کیجئے یا اپنی خدا کو سچا کہیئے خدا کو تو معاذ اللہ جہوٹا کہہ نہین سکتی تو لازم
ہوگا کہ اپنے تئین جہوٹا فرمایئے اور دعوہا ے بی سر و پا سی ہاتہہ اوٹہایئے
اور سنئی اونہین مہاجر و انصار مین سے ہین وہ لوگ جنکی شان مین خدا فرماتا ہے
تسرون الیہم بالمودۃ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعلہ منکم
فقد ضل سواء السبیل خلاصہ یہ ہی کہ اے اصحاب پیغمبر تم لوگ دوستی
کفار و لونہین چہپاتے ہو ظاہر اور باطن تمہارا ایک نہین ہے اور مین خوب

جانتا ہون جس چیز کو تم چہپاستے ہو یعنی کفر کو تم چہپاستے ہو اور ایمان کو ظاہر
کرستے ہو یا محبت کفار کو چہپاستے ہو اور محبت مومنین کو ظاہر کرتی ہو اور جو
شخص تم مین سے ایسا کرتا ہے تحقیق کہ وہ گمراہ ہوا راہ راست سی انتہے
محصلاً کیون صاحب یہی قدم بقدم پیغمبر کے چلنا اور حرص و ہوا کو دخل دنیا اور
سب و روز خدا اور رسول کی رضا کے طالب رہنا ہی کہ دشمنون سی ملئے اور
خدا و رسول کے راز کو فاش کیجیے ہم نہین سمجہتے کہ اگر دینداری و دین طلبی
اسے کا نام ہی تو بیدینی کسکو کہتے ہین اور اونہین مہاجر و انصار مین سے
ہین وہ لوگ جنکی شان مین ہے واذا رأوا تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا و ترکوک
قائما قل ما عند اللہ خیر من اللہو و من التجارۃ یعنی جب دیکہتی ہین صحابہ
کسے تجارت کو یا لہو و لعب کو تو جاتی ہین طرف اوسکی اور چہوڑ دیتی اپن
تجکو کہڑا ہوا نماز مین کہہ اے پیغمبر کہ جو کچہ خدا کے نزدیک ہی وہ بہتر ہی لہو
اور تجارت سی انتہے کیون حضرت دیندار ونکی سیے چال اور چلن ہین کہ پیغمبر
کو تنہا نماز مین چہوڑ کر نماز کو توڑ کر عبادت خدا سی مونہہ موڑ کر وہلی سننی صدای
دف و طبل کے دوڑ کر جائین اور تجارت کو عبادت خدا پر مقدم جانین کاشکہ
پیغمبر کو تنہا نماز ہے مین چہوڑ کر اکتفا کرتے یہ حضرات تو پیغمبر خدا کو زغہ
کفار مین تنہا چہوڑ کر رو بفرار ہو جاتے تہی اور مصداق فولیتم مدبرین کے
ہو جاتی ستے اگر سب مہاجر و انصار کا چلن اچہا تہا تو کیون مصداق فقد باء
بغضب من اللہ و ماویہ جہنم و بئس المصیر کی ہوستے کیون فرار من الزحف
کرستے اور خلفای راشدین کا بہاگنا احد اور حنین مین تو متفق علیہ بین الفریقین

ہی پس جب تک جناب رسول خدا کا فرار مین معاذ اللہ پیش قدم ہونا نہ ثابت
کیجیے گا تب تک خلفائی راشدین کا قدم بقدم چلنا نہ ثابت ہوگا اب دو
ایک حدیثین سنیے سن لیجئے کہ جس سے کامل الاتباع ہونا خلفاء کا اور کل مہاجر
و انصار کا بخوبی واضح ہو جائی صحیح مسلم مین اور تفسیر درمنثور مین حذیفہ سے
روایت ہی واللفظ للاخیر کہ لیلۃ الاحزاب مین ہم جناب رسول خدا کی ساتھ تھی و
کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ یصلی من اللیل فی لیلۃ باردۃ لم ار قبلہ ولا
بعدہ برداً کان اشد منہ یعنی جناب رسول خدا نماز شب پڑہتی تھی اور وہ رات
ایسی سرد تھی کہ مینے کبھی ایسی سردی نہ پیشتر اسکے دیکھی تھی نہ بعد اسکے
فقال الا رجل یذہب الی ہولاء فیاتینا بخبرہم جعلہ اللہ معی یوم القیامۃ یعنی آیا کوئی
شخص ایسا ہے جو لشکر کفار کیطرف جائی اور انکی خبر لائی اور جو شخص ایسا کری یعنی خبر
کفار لائی تو عوض مین اسکے خداوند عزوجل اوسکو روز قیامت کی میری ساتھ
کریگا فقال فما قام منا انسان ثم قال فسکتوا ثم عاد فسکتوا حذیفہ کہتے ہین پس ہم مین
سے کوئی شخص نہ اوٹھا اور سب نی سکوت کیا پہر حضرت نی مکرر اسی سخن کا اعادہ
فرمایا مگر کسی نی جواب نہ دیا تب آنحضرت نی فرمایا یا ابا بکر فقال استغفر
اللہ ورسولہ یعنی بالخصوص یار غار کا نام نامی لیکر پکارا تب بھی خلیفہ صاحب نہ اوٹھے
اور بڑی سے بڑی فرمانے لگے کہ خدا اور رسول خدا مجکو معاف رکہین ثم قال
ان شئت ذہبت پہر جناب رسول خدا نی فرمایا کہ اگر تو چاہتا تو جا سکتا تھا فقال یا عمر
فاستغفر اللہ ورسولہ ثم قال ان شئت ذہبت جب حضرت ابو بکر
نہ اوٹھی تب آنحضرت نی بالخصوص نام نامی خلیفہ ثانی لیکر پکارا اونہون نے بھی

پڑی ہی پڑی کہا کہ مجکو بہی معاف رکہئیی اونحضرت نی فرمایا تو بہی اگر چاہتا تو جا سکتا تہا
ثم قال یا حذیفۃ فقلت لبیک فقمت ستے آئیت پہر حضرت نی فرمایا
ای حذیفہ پس سے مینے کہا لبیک اور اوٹہا اور حاضر خدمت بابرکت ہوا الحدیث
کیون حضرت یہی تبعیت کامل اور رضا طلبی خدا و رسول اور خدمتگاری اور راہ
حق رفاقت تہا کہ وہ حضرت پکارا کرین اور کوئی صاحب جواب تک ندین اور
دم چرای پڑے رہین آور جب نام بنام پکارین تب بہی حاضر خدمت نہون اور
قبل اسکے کہ وہ حضرت تکلیف سے کسی کام کی دین پڑے پڑی ایکہی مجہی
معاف رکہئیے وہ سراکہی مجہے معاف رکہئی سبحان اللہ کیا محبت تہی اور کیا
اطاعت تہی جسپر حضرات اہلسنت کو ہزار جان سے قربان ہونا چاہئی اور اگر
کاش کہین سے مال غنیمت یا زکوۃ آیا ہوتا تو بہت جلد اوٹہکر دوڑتے کیا
خوب گنواری مثل یاد آئی سے ہے کام چور نوالی حاضر اور حدیث سنئی صحیح بخاری
بعد کتاب الباری نکالئے اوسمین حضرت صدیقہ فرماتے ہین کہ ایک روز
جناب رسول خدا نے برسر منبر فرمایا من یعذرنی فی رجل قد بلغنی اذاہ فی
اھلی یعنی کون شخص ہے کہ مجکو معذور رکہی سزا دہی مین اوس شخص سے کے
کہ پہنچی ہے میری تئین اذیت اوسکی دربارہ اہل میرے کی فقام سعد ابن معاذ
الانصاری فقال یا رسول اللہ انا اعذرک منہ ان کان من الاوس ضربت عنقہ و
ان کان من اخواننا من الخزرج امرتنا ففعلنا امرک قالت فقام سعد ابن
عبادۃ الانصاری وھو سید الاوس وکان قبل ذالک رجلا صالحا ولکن احتملتہ الحمیۃ
فقال لسعد کذبت لعمر اللہ لا تقتلہ ولا تقدر علی قتلہ فقام سید ابن حضیر وھو ابن عم

سعد بن معاذ فقال لسعد بن عبادہ کذبت لعمر اللہ لنقتلنہ فانک منافق تجادل عن المنافقین فثار الحیان الاوس والخزرج حتے ہموا ان یقتتلوا ورسول اللہ قائم علی المنبر فلم یزل رسول اللہ یخفضہم حتے سکتوا وسکت انتہی محصل یہ ہی کہ سعد بن معاذ انصاری اوٹہہ کہڑا ہوا اور کہا کہ مین معذور رکہتا ہون آپکو اوس موذی سے اگر وہ قبیلۂ اوس سے ہی تو مین اوسکی گردن مارونگا اور اگر ہے ہماری برادران خزرج سے پس جو آپ اوسکی بارہ مین حکم فرماینگے ہم آپکی امر سے کے تعمیل کرینگی حضرت صدیقہ فرماتی ہین پس اوٹہا سعد بن عبادہ انصاری اور وہ سردار اوس تہا اور قبل اسکی مرد صالح تہا لیکن برانگیختہ کہا اوسکو حمیت جاہلیت نی پس کہا سعد بن معاذ سے قسم بخدا تو نی جہوٹ کہا تو اوسکو نہین قتل کرسکتا ہے اور نہ تیری مجال اوسکی قتل کرنے کی ہے پس اوٹہا اسید ابن حضیر ابن عم سعد معاذ اور کہا سعد عبادہ سے قسم خدا کی تو جہوٹ کہتا ہی ہر آئینہ ہم اوسکو قتل کرینگے اور تو خود منافق ہی کہ منافقین کی جانب داری کرتا ہی پس جوش و خروش مین آئے دونو قبیلی اوس اور خزرج اور قصد کیا باہم قتال کرنے کا درحالیکہ رسول خدا منبر پر کہڑی ہوئے ہین پس آنحضرت نی دونو کی شور و شغب کو پست کیا یہانتک کہ اونہون نے سکوت کیا اور حضرت بہی ساکت ہوئے انتہی اب ملاحظہ فرماییے اس حدیث صحیح بخاری کو کہ اس سی صاف ظاہر ہی کہ بعض صحابہ کس قدر بیباک اور بی اعتنائی اور وقاحت اور بیحیائی مین کامل تہے کہ جنکو جناب رسول خدا کا مطلق پاس ادب نہ تہا اور کسقدر نفسانیت اونپر غالب تہی کہ دین وایمان کا کچہ لحاظ نہ تہا اور روبروئے رسول خدا کے

جانب داری پر کمر باندہتی ستہے کیونکہ حضرت صحابہ کا روز و شب طالب رضائی خدا اور رسولؐ ہونا اسے کا نام ہی اور اپنی ہوا و ہوس کو مداخلت نہ دینا اسے کہ کہتے ہین اور قدم بقدم پیغمبرؐ کے راہ پر چلنے کے یہی معنی ہین یہ تہا حال اون صحابہ کا جو بشہادت صادقہ صدیقہ صالحین مین سے تہی فما ظنک بالطالحین منہم و لکن اذا لم تستحی فقل ما شئت اور حمیدی نی جمع بین الصحیحین مین روایت کی ہے ان اناسا من الانصار قالوا یوم حنین حیث افاء اللہ علی رسولہ من اموال ہوازن ما افاء وطفق رسول اللہ یعطی رجالا من القریش المائۃ من الابل فقالوا یغفر اللہ الرسول یعطی قریشا و یترکنا و سیوفنا تقطر من دمائہم وقال الحمیدی عن انس ان الانصار قالت اذا کانت الشدۃ فنحن ندعی و یعطی الغنائم غیرنا خلاصہ یہ کہ حنین خدا نے غنیمت مال ہوازن عنایت کی تو جناب رسول خدا نی اوسمین سے کچہ قریشیون کو سو سو شتر دی پس کہا انصار نے کہ خدا مغفرت کری رسولؐ کی کہ وہ قریش کو دیتی ہین اور ہمکو نہین دیتے حالانکہ ہماری تلوارون سی خون قریش ٹپکتا ہے حمیدی کہتا ہی کہ انس نے یہ بہی روایت کی ہے کہ انصار نی کہا کہ جب وقت شدت ہوتا ہی تو ہم پکاری جاتے ہین اور اموال غنایم ہمارے غیرون کو دی جاتے ہین انتہی اس حدیث سی کیسی دنیا طلبی صحابہ کے معلوم ہوتی ہی کہ جناب رسول خدا کو معاذ اللہ متہم بخیانت اور عدم عدالت کرتی تہی بلکہ جیسا کہ صحیح بخاری اور بیضاوی مین ہے بعضی کمال وقاحت سی برروی حضرت کی کہتے تہی اعدل یا محمدؐ اور وہ حضرت اپنے خلق عظیم سے جواب مین اسیقدر ارشاد فرماتی ستہے ویحک ان لم اعدل فمن یعدل الغرض جب یہ طالبین دنیا سے کے

حب حیات رسول خدا مین اس مرتبہ ہو کہ موجب ان بی باکیونکی ہو یہانتک کہ خدا
بہی اونکی شان مین فرماے منهم من یلمزک فی الصدقات فان اعطوا
منها رضوا وان لم یعطوا منها اذا هم یسخطون پس اسی پر قیاس کرنا چاہیے
کہ بعد وفات آنحضرت کی حرص وہوا سے کیا کیا نہ اونسی سرزد ہوا ہوگا یہ تہا
مختصر حال حضرات ثلثہ اور اکثر مہاجرین اور انصار کا جو سامنے جناب رسول خدا
کے تہا کہ اگر بتفصیل لکہا جاے تو ایک دفتر طویل بہی گنجایش نکری لیکن
حال مابعد کا آنحضرت کی پس اوسکا احصا تو ممکن سے ہے نہین ہی اور کیونکر ایسا
ہوتا حالانکہ خود جناب رسول خدا فرما گئے تہی انی لست اخشی علیکم
ان تشرکوا ولکن اخشی علیکم الدنیا ان تنافسوها کما فی البخاری یعنے
بعد اپنی تم سے اسبات کا ڈر مجہی نہین سے ہے کہ تم لا الہ الا اللہ چہوڑ کر پہر مشرک
ہو جاؤ گے لیکن مین ڈرتا ہون اسبات سی کہ حرص دنیا تمکو گمراہ کریگی اور تم
بالکلیہ طالب دنیا ہو جاؤ گے جیسا کہ یہ حدیث صحیح بخاری مین موجود ہے
اور یہ بہی اوسی صحیح بخاری مین سے ہے کہ جناب رسول خدا نی فرمایا انکم ستحرصون
علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیامۃ یعنی قریب ہی کہ تم حرص امارت
و ریاست کروگی اور یہ امر تمہاری سالئے روز قیامت موجب ندامت ہوگا قولہ
اور اپنی جانون اور مالونکو نہایت خوشی سے حضرت پر فدا کیا اقول حضرات
ثلثہ کے مال فدا کرنیکا حال جہان آپنے ایمان کو زبردستی اونکی گلی منڈہا ہے
علی التفصیل معرض بیان مین آویگا بالاجمال یہ ہے کہ ہمیشہ آبا عن جد مفلس
مفلوک اور قلندر صعلوک تہے جب صاحب ذوالفقار حیدر کرار کی جوتیون کے

صدقہ سنی کچھ استطاعت بہم پہنچا پانی تو ظلمت و بخل اس قدر دامنگیر ہوا کہ روز نزول
آیہ نجوی انفاق سی ایک درہم کے بھی مونہہ چرایا یہانتک کہ حضرت سے ابی ذر
عثمان غنی کو ویلکم آیہ یوم تکوی بہا جباہہم وجنوبہم پڑہتی تھی جیسا کہ
علامہ قوشجی نے کہا ہی اور فی الجملہ اسکے پڑہنی کی شاہجی دہلوی نے بہی
اثبات خرافت ابی ذر مین مقر ہین اور یہی سبب ہوا انکی اخراج بلد کرنی کا
حالانکہ یہ وہ بزرگ ہی جسکے حق مین جناب رسولؐ خدا نی فرمایا ما اقلت الغبراء
وما اظلت الخضراء علی اصدق لہجۃ من ابی ذر یعنی نہین اوٹہایا زمین
نے اور نہین سایہ ڈالا آسمان نے کسی پر کہ صادق اللہجہ تر ہو ابیؓ ذر سے
باقی رہا جانون کا فدا کرنا پس ثم ولیتم مدبرین سی بہت ظاہر ہے
حالانکہ خداوند عزوجل نے کس تاکید سی فرمایا تہا فلا تولوہم الادبار ومن
یولہم یومئذ دبرہ ۔ الی ان قال فقد باء بغضب من اللہ وماواہ
جہنم وبئس المصیر یعنی اے مسلمانو جب صف جنگ مین کفار سی
ملاقات کرو تو انکو پشت ندو اور جو شخص کہ پشت دیگا وہ گرفتار غضب خدا ہوگا اور
جگہہ اوسکی جہنم ہی اور کیا بری بازگشت ہی مگر صحابہ کبار و یاران جان نثار کو بر وقت کار
ہمیشہ جز فرار کے کچھہ نہ سوجہتا تہا بہلا فرمائیے تو کس شخص کو کفار نابکار سی آپکے
خلفاء عالی وقار نی زیر شمشیر آبدار کیا اور جز فرار کی کہان ثبات قدم اختیار کیا ہے
رسولؐ خدا با علای ندا فرماتے تھی الی این یا معشر المسلمین مگر کوئی صاحبان
مین سے نہ سنتی تہی کبہی فرماتی تھی یا اصحاب البقرہ مگر انکو جز بگاو تازی اور
وغا بازی کے کچھہ نہ سوجہتا تہا یار غار نہین معلوم کہ کس غار تیرہ و تار مین چہپ جاتی تھی

کہ سو دو بار تک بہی اونکا پتا نہ پاتی ستے حضرت آقای نامدار فلج شہسوار خود
اپنی تعریف فرماین زبان گہر بار سی اقرار فرماتی ہین کہ لما کان یوم احد ہزمنا فخررت
ستے صعدت الجبل فقد رایتنی انزو کانتی اروی کما رواہ السیوطی فی الدر المنثور
یعنی بہاگا مین اور پہاڑ پر چڑہ گیا اور اسطرح اوچکتا تہا جیسے مادہ بزکوہی اوچکتے
ہے حضرت عثمان ایسا بہاگتی ستے کہ تین تین روز اونکا پتا نہ ملتا تہا اور جناب
رسولؐ خدا فرماتی ستے کہ لقد ذہبت عریضا یا عثمان کما فی الاستیعاب
افسوس کیا جان نثار اور کیا رفاقت شعار تہی کہ رسولؐ ایزد غفار کو مجمع کفار نابکار
مین تن تنہا چہوڑکر راہ فرار اختیار کرتی تہی آپ اگر اس فرار کا انکار کیجئے تو انکار کلام اللہ
ہوگا پس لاریب کہ اقرار کیجئے اور نہایت عتذار اپکا یہ ہوگا کہ ایزد کردگار نی بخش دیا تو ہم کہین گی
کہ اگر کسی بار بخش دیا تو بخش دینا کار ایزد غفار تہا آپکی خلفا کا اوسمین کیا کردار تہا
اور بار بار بخشدینی کا بہی ثبوت کہان سے ہوسکتا ہی احد مین خیبر مین حنین مین
ہمیشہ انکی یہی اطوار رہی ایک خطا دو خطا تیسری خطا تو آپ جانتی ہی ہونگی کہ
کون خطا ہی قولہ او سوقت یاران وی خود را سپر ساختہ از شرب عشق اقول
ابہی تو آپ ہندی مین باتین کرتے تہی دو را زحال کونسا اختلال مزاجی مورث
زوال اعتدال ہوا کہ موجب تبدیل مقال ہوگیا اور آپ فارسی چہانٹنی لگے شاید
زبان پر لفظ مشرب کی جاری ہونے نی ہم مشربونکی یاد دلائی اور از خود رفتگی
غالب آئی حالت صحو سے عالم سہو و محو مین جاتی رہے اور عالم سکر و مستی
مین عشق اللہ پاک ذات اللہ پکارنے لگی حالانکہ اطلاق عشق عرف قرآن و
حدیث سے بہی خارج اور مفہوم لغوی مین خروج اوسکا از حد اعتدال مخل ہی اسی سبب سے

حکما نے اسکو قسمی از جنون و مالخولیا ٹھہرایا ہی اور بقول ابن جوزی اطلاق اسکا
عرف و لغت مین علی ما الصحیح بہ مجاز کی آیا سب آرہی آپکے اولیاء اللہ نے
کچھ احادیث مفتعلہ اس باب مین بنا سکے المجاز قنطرۃ الحقیقۃ ٹھہرایا ہی لیکن مشرب
متکلمین اونکی مشرب سی جدا گانہ ہی آپ کہان سے کہان جاتی ہین ذرا ہوش
مین آسیئے اور سنیئے کہ سپر جناب رسول خدا کی حقیقت مین حفظ حافظ حقیقے تھا
معقبات من بین یدیہ و من خلفہ یحفظونہ اور ظاہر مین حفظ و حمایت
کرنیوالی اونکی اجلاسے قوم تہی مثل ابیطالب و علی بن ابیطالب و جعفر بن ابطالب
و حمزہ و عبیدہ و امثالہم نہ اذلای قوم پرانی جوتیان کہانیوالی ابن ربیعہ سکے
کہ ایسے لوگون کے جان تو خود انحضرت کی نعلین مبارک کی صدقہ سی پنہتے
تہی پس وہ حضرت بخلق عظیم خود سپر انکی ستھے نہ بالعکس کما ستعلم عنقریب قولہ چہ باوہا
کہ نخورند وچہ مستیہا کہ نکردند اقول ذکر مستی و بادہ خواری و امثال این مقامات
مشعر از رندی و بے باکی ہست و بادہ و از شرب و نوش پیر مغان شماست کہ شراب
تہیندی نوش می نمودہ اضر بو اشیطانہ بالمآمیفرمود اگر پیر و صادق او ہستید
البتہ در عالم مستے و بیہوشی و حالت نوشانوشی و گرم جوشے و ہوای ہم آغوشی ساقی
ساغر کشے لذت جشی ترکمان وشی از طبع منشے بسم رسانیدہ باشید کہ پایے گردن
صراحی در پیالہ و بادۂ کہن سالہ راحوالہ کندہ و بخون ارغوانی لعل گون تا زیر دامن رنگین
روداماں سفتے را بیواقیت ولآسے ثمنی لہرا گین سازد آنوقت در عالم از خود رفتگی
میگفتہ باشید سے رنگین کہ گرد دامن تمنا نم اینچنین لعل و گہر کہ ریخت بدامانم اینچنین
قولہ مین حضرات شیعہ سی پوچہتا ہون اقول مین حضرات اہلسنت سی پوچہتا ہون

کہ آپکے ثلثہ کبار اور اکثر مہاجر اور انصار بہت بڑی رنج و مصیبت کیو قتونمین جب جان و آبرو پر انبی اور رسول ایزد کردگار زمرہ کفار مین گہر گئے بلکہ زخمی بہی ہوئے تب تنہا اوس جان جہان کو چہوڑ کر اپنی اپنے جان بچا کر بہاگی یا نہین اور بجز معدودی چند کے جنکو آپ صغار ملکہ نمبر چہار مین سمجہتے ہین آپکی کبار بہی شریک ہوئے یا نہین اور مال اور عزت و آبرو کو اپنی جان عزیز پر نثار کیا یا نہین آور اپنی جان اور اپنی زن و فرزند کی دہیان مین اور محبت زندگانی دنیای فانی کی سے پیچہے اونحضرت کو باکہ دین و ایمان کو چہوڑا یا نہین اور ایسی نازک وقتون مین اور ایسے معرکہای مردانہ مین نام اسلام کی مٹا دینی مین کچہ کوتاہی کے یا نہین پس یا ایسے بدیہیات کا انکار کیجئے یا اقرار چونکہ انکار کر ہی نہین سکتے اسلئی لازم آیا کہ اقرار کرین آور اگر اونکی دغا بازیون اور نمک حرامیون کا اقرار کرین تو پہر ذرا انصاف بہی کرین کہ جسکے ساتہ انہون نے ایسی برے وقتونمین دغا کی ہوگے اور ایسی تکلیفونمین اوسکا ساتہ چہوڑا ہوگا اوسکے نگاہ مین کیا کچہ بہی بد سینی اور بی ایمانی اونکے نہ ثابت ہوئی ہوگے آئی یار و تمکو اپنی عمر عزیز ہی کے قسم ہی کہ اگر کوئے تمہاری نوالے پیالی مین حاضر اور رفقت مصیبت کی تمہارا شریک نہو اور دکہ درد کی حالت مین تمہارا ساتہ ندی آور برع واسطی حصول دنیا کی اپنے تئین تمہارا فدائی کہے اور باطن مین اپنے بہائی بندون سے جو تمہاری دشمن ہین ملا رہی اور اپنی جان یا مال کو بری وقتونمین تمسے عزیز کری تو تمہاری نگاہ مین کچہ کو رنگی اوسکے اور ذلت و خواری اور تمہاری دل مین کچہ اوسکی بد دینی اور بے اعتباری ہوگے یا نہین اگر ہوئی تو

وہی مہاجرین قارین اور انصار سب بے اعتبار کی نسبت حضرت صلعم کیطرف سی
سمجھو اور انصاف کرو کہ جسوقت لوگ چاروں طرف سے ہزار در ہزار کفار ستم شعار
اقتلوا الساحر والمجنون کہکر آپکا دل دکہاتے ہونگی اور روپی قتل و جرح ہونے کے
پس جب اون لوگون سے نے سب جنھنے امید ایسی وقت مین ساتھ دینی سے کے تھی سا
ندیا ہوگا اور کچہ ادای حق رفاقت نکیا ہوگا بلکہ اسنے اپنی جان بچا کر بہاگ کہڑی ہوئی
ہونگی اور اونحضرت کو تنہا درمیان تشنگان خون سے کے چہوڑیا ہوگا تو اونحضرت
کے دلمین ایسی کمینون سے کیا قدر و منزلت رہی ہو سکے یہ اطوار تو اونحضرت
کی سامنی کی تہی اور بعد اونحضرت سے کے جو کچہ کیا وہ عیان ہی کہ نعش مطہر کو بیگور و
کفن چہوڑا اور تجہیز و دفن بادشاہ دین و دنیا سے سونہہ موڑا اور خود مثل نادرشاہ
کے بادشاہ بن بیٹھے اور اسپر ہی راضی نہوئی فدک تک چہین لیا اور اونکی
اولاد کو نان شبینہ کا محتاج کردیا اور ایسی حالت ذلت و خواری مین چہوڑ دیا
کہ ہر ایک حجر اور مدر کی نیچے اونکا خون بہایا گیا فالی اللہ المشتکی اور بفرض محال
مثل شریک الباری اگر اونحضرت نی روز غدیر اور بمقامات کثیر نص اوپر خلافت
کسی سے کے نکی ہوتی اور اونکی اہلبیت مین معاذ اللہ کسیکو لیاقت خلافت بہی
نہوتے تو مقتضای نمک حلالی و وفاشعاری یہ تہا کہ خلافت کو خاندان نبوت
سے نہ نکالتی کو انتظام کار اسپنے قبضہ اقتدار مین رکہتے مگر خلافت کو مخصوص
با اہلبیت کرتے تب بہی اونحضرت کی اولاد کو ایک عزت طور و قعت رہتے
اور ہر سفلہ و دون کو ادعای خلافت نہوتا اور ہر فاسق و فاجر مثل بنی امیہ
اور بنی عباس کے طمع خلافت نکرتے اور اگر مسند خلافت پہ بیعت چند اجلاف نکرتی

تھا اہل شام معاویہ اور یزید کی متابعت کرنے مین مستعار نہوتی اور نوبت انکی نہ
پہنچتے کہ معرکہ کربلا مین کل بہتر دیندار اور لاکھون بنام مسلمان اور درحقیقت بدتراز
کفار سہم پہونچتی اور یہ خرابیان جو بسبب بدم بنیان ایمان و اسلام ہوئین نہ پڑتین آہی
یار و اگر انصاف کی آنکھہ بند نکرو تو صحابہ لیام کی تفاوت کی انتہا ہیین ہی کہ اونہون
نے خاندان نبوت کو مٹا دیا قولہ صدقت یا رسول اللہ کہکر آپ کی دلکو خوش
کری اقول جن لوگون نے صدقت تصدیق جنانی کہا اوکی وے تعریفین
ہین جو آپ اشقیا کی سے کلے منڈہتی ہین او جن لوگون نے فقط لسانی کہا وہ
لوگ مصداق قالوا انک لرسول اللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشہد ان
المنافقین لکاذبون — کی ہین قولہ یار غار کہلا وی اقول سے
بس کن حدیث غار کہ عارست نزد عقل آن حزن و بیقرار سے شیخ مسلم ؛
یار غار سے جو اذیتین اونحضرت کو پہونچین او سکا چرچا آجتک زبانون پر ہے
اہلسنت سیکڑون تاویلین کرکے چھپاتی ہین اور بی سرفہ باتین بناتی ہین ولاکن
لا یصلح العطار ما افسد الدہر حقیقت مین بجای یار غار اگر کوئی مار زہردار
ہوتا تو خلیفہ صاحب کی رہبر ہونے سی اوسکا ضرر کم ہی ہوتا و نعم ما قال السعدی
تر از دہا گر بود یار غار ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار قولہ بدر کی لڑائی پر جاوین الی
قولہ لقد رضی اللہ عنہم کہکر اپنے رضا مندی ظاہر کری اقول یہ بات کبھی
گوشش زد ہماری نہین ہوئے کہ بالخصوص اہل بدر کی شان مین خدا نے
کہین لقد رضی اللہ عنہم فرمایا ہے بلکہ اس کلام اللہ مین جو اہلسنت وعظی پڑہتے
تھا وہ بچون کے ازبر کرتے ہین اوسمین تو کہین لقد رضی اللہ عنہم موجود ہے

نہین ہے آخری اون قرانون مین جنکو حضرت عثمان محرق القرآن نے جلایا
تہا کہین موجود ہو اور آپکو شاید کوئی نسخہ جلا ہوا اوسمین سے مل گیا ہو لیکن
مشکل یہ ہی کہ کوئی مفسر اور محدث بہی تو نہین لکہتا ہے کہ لقد رضی اللہ عنہم
اہل بدر کی شان مین نازل ہوا جناب والا جو سابقین اہلسنت فی اہل بدر کے
شان مین بنایا تہا وہ خود کیا کم تہا کہ آپکو نے تصنیفون کی احتیاج اونکی شان مین
پڑی اس سے بڑہکر کیا ہوگا کہ خدا نے اونکو بقول اہلسنت اجازت تامہ عامہ
کل فسق و فجور کے علی کر الدہور و مر الشہور دی ہی اور فرمایا کہ اعملوا ما شئتم فانی
قد غفرت لکم بعد از بدر کی جو اونکا جی چاہتا زنا اور لواطہ اور شرب خمر اور
قتل نفوس کرتے اور خلیع العذار اور گسستہ مہار رہتی ان سے بڑہکر اور کیا فضیلت ہوگی
کہ اپنی نزا و نغمۃ علی الطنبور کیا اور لقد رضی اللہ عنہم بہی اوسپر رکہ دیا آخری مومنین کی
شان مین رضی اللہ عنہم مثل لقد رضی اللہ عن المومنین کی وارد ہی پس وہ مخصوص
مومنین سے ہے آپکی تلثہ کو جنکا ایمان ہی ثابت نہین اور اسیطرح منافقین اور مرتدین
کو اس سے کچہ بہرہ نہین ہے فاسئل بہ خبیرا لعلک ما کنت بہ
بصیرا او لتضحک قلیلا و لتبکی کثیرا **قولہ** والسابقون الاولون
من المہاجرین والانصار **اقول** یہ آیہ شریفہ مثل آیہ سابقہ البتہ بالخصوص فضیلت پر
اون مومنین کے دلالت کرتا ہی جو سابقین اولین مین سے تہی خواہ مہاجرین
مین ہون خواہ انصار مین سے نہ منافقین مہاجرین اور انصار خواہ سابقین سی
ہون خواہ لاحقین سے اسلئی کہ اونکی مذمت پر ہزارون آیتین اور حدیثین دلالت
کرتے ہین بالجملہ تعریف اوسمین مہاجرین اور انصار کے ہی جو شہ فی اللہ ایمان لائے

اور اوس ایمان پر مرتے دم تک قایم رہی آپ ناحق منافقین اور مرتدین کو انمین داخل کرتے ہین آپ اپنی ثلثہ کی خبر لیجیے اور اونکا ایمان ثابت کیجیے آپکو مومنین مہاجرین اور انصار سے بحث کرنا لغو ہی اسلیے کہ شیعہ جملہ مومنین خالص الایمان کو خواہ سابقین سے ہون خواہ لاحقین سے خواہ مہاجرین سی ہون خواہ انصار سی اچھا سمجھتی ہین وَلٰو قل عددھم و قلیل من عبادی الشکور قولہ اصحاب بدر یا یاران بیعت رضوان اقول اصحاب بدر او بیعت رضوان مین بھی تعریف مومنین سے ہے کی ہی نہ منافقین سے کہ وسیظھر علیك نبئھم بعد حین فکن من المنتظرین قولہ ان دولتونکی لینے والی لیگیٔے اقول جس طرح دولت دین سے کے لینی والی اوسکو لیگیٔے اوسیطرح دولت دنیا کی لینے والی سے بے دنیا کی مفری لوٹ لیگیٔی یاران بے وفا او حریفان پر دغا کی جس تمنا مین ایک عمر صرف کی ستے اور جسکی واسطے محنتین او مشقتین او راذیتین اوٹھائین تھین بعد جناب رسول خدا کی اوسکا موقع ملا اور نفاق باطنی کا راز پوشیدہ کھلا مریضون سے بیخوف و خطر دو دغا کھیلی او حسب خواہش و لے می مقصود اصلے پی لی سے حریفان بادہا خوردند و رفتند لیکن جب زمانہ مین آپ ایسے لوگ سرمی مردونکی جلانے والی اور سنت خلفای جور کی تھامنے والی موجود ہین تو کہہ سکتے ہین سے ہست محفل بران قرار کہ بود ہست مطرب بران ترانہ ہنوز قولہ آنی یا ر جن لوگون نے بلاواسطہ پیغمبر خدا سی تعلیم پائی اقول جن لوگون نے تعلیم پائی باین معنے کہ تعلیم پذیر ہوئے اور ہدایت پائی اور اوس ہدایت پر باقی بھی رہی ہماری ولونمین اونکی نہایت محبت ہے

اور ہماری نظروں مین اونکی بڑی قدر ومنزلت ہی مگر جن لوگون مین باوجود تعلیم اور
ہدایت کی کچہ اوسکا اثر نہین ہوا ہم اونہین کو برا سمجھتے ہین اور مہتدی نہونا اونکا
نقص تعلیم اور نقص ہدایت ہادی نہین سے ہے بلکہ نقص قابلیت اور نقص لیاقت بسبب
سوء اختیار غیر مہتدین کی سے ہے جیسا کہ عدم تاثیر قدرت قادر علی الاطلاق ایجاد
شریک الباری مین نقص قدرت نہین سے ہے بلکہ نقص اس ماہیت کا ہی کہ
قابلیت اور لیاقت خلعت وجود ہی نہین رکھتے اسیطرح نہ مہتدی ہونا فرعون
اور ہامان کا نقص ہدایت وتعلیم حضرت موسیٰؑ وہارون نہین ہی اور نہ مہتدی
ہونا ابوجہل اور ابولہب کا اور فرعون اور ہامان اس امت کا نقص تعلیم وہدایت
جناب رسولخدا نہین ہی ونعم ماقیل سے ہر کہ او روی بہبودی نداشت دیدن
روی نبی سودی نداشت ہ وکذا قال الآخر سے دوان شود از قرب بزرگان خراب
جیفہ ہ بوی بدا ز افتاب قولہ ان ہزارون لاکہون آدمیون الی قولہ کسیکی دل پر
ایمان کامل کا اثر نہوا **اقول** اس اضطراب کلام کا باعث جز فریب وبی علوم
کالانعام اور کچہ نہین ہ علوم ہوتا ہی کبہی مدعی حسن وخوبی مطلق صحابہ ہوتی ہین سب کبہی
تخصیص صحابہ کبار کرتی ہین سے کبہی مطلق مہاجر اور انصار کہتی ہین ایک صفحہ مین
آپ کتنی بونگ بوقلمونی بدلتی ہین آپ یہان پوچہتی ہین کہ کیا کسیکی دل پر ایمان کامل
کا اثر نہوا کون کہتا ہی کہ دنیا مین کوئی مومن کامل نتہا ہماری آپکی فرق اسیقدر ہی
کہ آپ کل کو مومن کامل ٹہراتی ہین بدین طمع کہ سبکی صدقہ مین کچہ آپکی ثلثہ کو بہی حصہ
ملجائیگا ہیہات ہیہات یہ تمنای محال ہی آپ خود صفحہ اولی مین لکہ چکے ہین
کہ تہتر مین سی ایک ناجی ہی پس وہی ایک کامل الایمان تہا او شیعونکی نزدیک وہ ایک نہین ہے

مگر علی و شیعتہ فانھم ہم الفائزون نہ ابوبکر و اہل سنتہ فانہم ہم الخاسرون قولہ
جو نماز و نہیں اور جہاد و نہیں حضرت کی شریک ہے اقول منافقین کا نماز و نہیں شریک ہونا
مصداق یراؤن الناس تہا یعنی بریا و سمعہ تہا اور جہاد و نہین بطمع مال غنیمت تہا
پس ایسی نمازین اور ایسی جہاد کہان موجب ثبات قدم ہو سکتی ہین قولہ لیکن اپنے
نفاق اور کفرسی باز نہ آئے اقول کفار اور منافقین تو کیسے معتقد الوہیت اور رسوخ
نہ تھی سفر و حضر مین ساتہہ رہنا اور شب و روز وعظ و نصیحت سنا اگر اونکو مفید ہوا اور
معجزات کو اونہون سنے سحر پر محمول کیا اور ان ھوالا سحر یوثر کہا اور جبرئیل
کی تشریف لانیکو اور وحی پہنچانیکو افتری علی اللہ کذبا ام بہ جنۃ سمجہا تو یہ کچہ جای
تعجب نہین ہے کہ یہ سنت قدیمہ کفار اور منافقین کی بہ نسبت انبیای سابقین
کی سے چلی آتی ہے آپ کسیقدر آپکو تعجب کرنا ہی تو اس سے کیجئی کہ جو لوگ کسی
زمانے مین ایمان بخدا اور رسول لائے تہی پہر وہ کیونکر ثابت قدم نہ رہی اور مصداق
ثم قست قلوبکم بعد ذلک فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ الآیہ کی ہوئے
لیکن یہ بات بھی چندان جای تعجب نہین ہے آپنی خود صفحہ اولی مین فرمایا ہے
لیکن شیطان نی بعد ایمان کے اکثر مسلمانون کو بہکایا انتہی جناب والا شیعہ بہی
یہی کہتے ہین کہ اکثر کو بہکایا تو قل سے ہے ایمان پر باقی رہی اور اکثر نے اون اقل
کو ایسا ضعیف کردیا کہ احقاق حق اور ابطال باطل کما ینبغی نکر سکتے فصار اہل
الحق مستضعفین مشارق الارض و مغاربہا و اہل الباطل تملکوا مداخلہا
و مناحلہا و مشاربہا قولہ کسی معجزہ کا اثر اونپر نہوا اور نہ کوئی دعا اونکی حق
مین مقبول ہوئے اقول آری منافقین اور کفار کی حق مین ایسا ہی ہی کہ نہ کسی

معجزہ کا اثر ہوا نہ کو ئے دعا کا اثر ہوا اور یہی ایک سنت قدیمہ ہی اہلسنت
کیون نہین نظر کرتے کہ تسع آیات موسوی کو کب فرعونیون مین اثر ہوا اور دعاے
ابراہیمی کو مغفرت آذر مین بقولہ واغفر لابی انہ کان من الضالین کب اثر ہوا اور
دعای حضرت نوح کو نجات مین اپنے بیٹے کی بقولہ ان ابنی من اہلی کب اثر
ہوا اوسیطرح دعای جناب رسولخدا کو کفار او رمنافقین کے بارہ مین بمقتضای
ان تستغفر لھم سبعین مرۃ لن یغفر اللہ لھم اگر اثر نہوا تو کیا جای تعجب ہی
قولہ کوئے مسلمان ایسا عقیدہ رکھیگا اقول مدعی آپکی سے مسلمان سے
کہ جنسی مسلمانی کو چھوڑکر بغض اختیار کیا ہی سب مسلمانونکا یہی عقیدہ ہی کہ کفار اور
منافقین مین معجزات کی اثر نہونے سی کسی پیغمبر کے پیغمبری مین داغ نہین
لگتا بلکہ بعثت پیغمبران اور تعین حافظان شرع و سلطی اتمام حجت خدا کی ہی تا کہ اہل
دنیا یہ نکہین کہ لولا ارسلت انبیاء رسولا پس اگر اہل دنیاسی کوئی شخص
ایمان نہ لاوی تو پیغمبر کے پیغمبری اور وصی کا وصی ہونا نہین باطل ہوتا ہے
حجت خدا بمقتضای وللہ الحجۃ البالغۃ تمام ہوجاتی چنانچہ کتب سیر مین
منقول ہے کہ حنظلہ پیغمبر نے بمجرد اسکی کہ اظہار نبوت کیا اشقیای ایام نے
اونکو قتل کیا تو اس سے کچھ داغ اونکی نبوت مین نہین لگ گیا مگر متنصرین داغ
لگانیکی سعی اسلام مین جوچاہین سوکہین قولہ اوسکی تمام شاگردون اور کل مریدون
کو کافر و مرتد کہیگا اقول اگر تمام اور کل سے معنی حقیقی اوسکے مراد ہین یعنے
کل الافراد بحیث لایشذ منہ فرد تو یہ کذب محض اور افترے بحت ہی اسلئے کہ
باتفاق امت شیعۃ علیؑ و صحابہ کسی زمانہ مین از ابتدا تا انتہا کافر و مرتد نہ تھی

آرہی امت مین اختلاف ہی تو اہل سنۃ ابی بکر و عمر و احبابہم مین ہی کہ بعضے اونکو کافر
اور منافق سمجھتے ہین مثل شیعونکی اور بعضی اونکو مومن سمجھتے ہین مثل اہل سنت
کی اور اگر تمام اور کل سے معنی مجازی اونکی مراد ہین یعنے اکثر تو خود آپ صفحہ
اولی مین فرما چکے ہین کہ شیطان سے نے بعد ایمان کی اکثر مسلمانونکو بہکایا پس
اگر اتنا ہی امر آپکے لئے موجب بدظنی اور پیغمبری مین داغ لگنے کا ہوا ہے تو
آپکی ایمان کا خدا حافظ ہے آور شاید یہی بدظنی موجب آپکی تصغر کی ہوئی لیکن اسکو
خوب جانئیگا کہ اگر مثل آپکے اور آپکی اوستاد کے ہزار در ہزار بگڑ جائین اور
گردن مروڑی مرغیان کہائین تو دین اسلام مین کچھ خلل نہ پڑیگا بلکہ آپ خود
اسلام سی خارج ہوجائینگے قولہ اگر کسی عالم کی تمام شاگرد جاہل اقول علم
عالم او ولایت ولی اور امیری امیر اگرچہ بسبب شاگردون اور مریدون اور مصاحبونکی
ہی جیسا کہ مشہور ہی کہ پیران نمی پرند مریدان می پرانند تو البتہ شاگردونکے
جہالت اور مریدون اور مصاحبونکی نالائقی اور فاجر و فاسق ہونی سی عالمیت
اور ولایت اور امارت مین سے بیشک بٹہ لگیگا اور اگر علم او ولایت اور امارت
اوسکی سے فی نفسہ ہی اور صفت ذاتی اوسکی سے ہے اور بمقتضائے آنکہ مشک آنست
کہ خود بوید نہ کہ عطار گوید شاگردون اور مریدونپر موقوف نہین ہی تو اگر تمام
شاگرد جاہل ہوئے اور تمام مرید مرتد ہوئے اور تمام مصاحب فاسق
ہوئے تو اوس عالم اور ولی اور امیر کو کیا ضرر ہی قولہ پس اسیطرح تمام صحابہ
کی کفر اور ارتداد پر اعتقاد رکہنا اقول کفر اور ارتداد قوم حضرت موسیٰ سے بگوسالہ
پرستے آپکی نزدیک حضرت موسیٰ کی نبوت مین کیا داغ لگ گیا

نعوذ باللہ من ذالک الاعتقاد الفاسد اور درحقیقت حضرت موسیٰ کی نبوت
مین داغ لگانا جناب رسولؐ خدا کے نبوت مین داغ لگانا ہی اسلئے کہ
وہ حضرت مصدِق اونکی ستھے فنعوذ باللہ من ذالک بلکہ اسی تقریر سے حضرت
عیسیٰؑ کی نبوت مین سبہ داغ سے لگے گا کہ وہ بہی مصدق حضرت موسیٰ
کی تھی تو آپکو سے مفر طرف تصر کی بھی نرہے گا بلکہ نبوت کل انبیا مین داغ
لگ جائیگا لان کلّھم مصدقون لمن مضی ومبشرون لمن یاتی فنعوذ
باللہ من ذلک اور اگر کوئی سے کہے کہ داغ نبوت حضرت موسیٰ بسبب رجوع قوم
کی اسے الحق مٹ گیا تو ہم کہین سگے کہ اسیطرح جب قوم نی رجوع طرف
جناب امیر علیہ السلام کے کی تو داغ نبوت جناب رسوؐ خدا بھی مٹ گیا یہ تقریر
بنا بر آپکی تخیل فاسد کی ہے ورنہ ہمنی سابق مین بیان کیا کہ مومنین کاملین اپنی
ایمان پر آجتک باقی ہین اور چند منافقین امت نی دنیا طلبونکو بطمع مال و دولت
اور بوعدہ ہای حکومت وریاست خواہم کرکی مومنین متقین کو بقہر و استعلا متضعف
کردیا تو اوس سی نبیؐ کی نبوت اور امام کی امامت مین کچہ داغ نہین لگتا اسلئی
کہ ثبوت نبوت اور امامت بدلائل باہرہ ومعجزات قاہرہ متواترہ ہوتا ہی کسی سی
چند دنیا طلبونکی سبکے کفر وایمان سے ہے مین مابین اہل الاسلام جھگڑمی پڑے
ہوسے ہین پس اونکی حسن وخوش نے سی نہ نبوت اونکی مخالفین ملت سکے
نزدیک بن جاستے ہی اور نہ اونکی بگڑنی سی بگڑ جاستے ہی الغرض کفر و ارتداد
حضرات ثلاثہ واخزابہم سے داغ نبوت جناب رسوؐ خدا مین لگانا آپ سے
کی منہ سے باایمانون کا کام سے ہے فنعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ من ذلک

قال المخاطب لقمقام ہداہ اللہ سبل السلام تیسری دلیل اسکا کوئی انکار نہین کرسکتا ہی کہ پیغمبر خدا ایسے وقت مین مبعوث ہوئی کہ لوگ توحید سی منکر ہوگئی تھی عبادت اور استعانت مین شرک کرینگے تھے تماو پر یقین نرکہتی تھے عبادت کی طریقونکو بھول گئے تھی دین ابراہیمی مین تحریفین کرینگے تھے جانورونکی طرح اپسمین لڑتی اور وحشیونکی مانند باہم جھگڑتے تھی علم اور حکمت سی بی بہرہ ہوگئے تھے اخلاق حسنہ کو چھوڑ کر جاہلانہ رسمونکی پابند ہوگئے تھی چنانچہ اللہ جلشانہ نے توحید کی تبلانے شرک کی چھوڑانی عبادت کی طریقی سکھلانی دین ابراہیمی کی جاری کرنے اخلاق حسنہ کی تعلیم دینے کی لئی حضرت کو نبوت اور رسالت کا مرتبہ دیا اور تمام بنی آدم کی ہدایت کا بار آپکی اوپر رکھا اور چونکہ بعد حضرت کے خدا کو دوسرا نبی بھیجنا منظور نہ تہا اور سلسلہ نبوت کا آپکی ذات پر ختم کرنا منظور تہا اسلئے جو فضائل اور کمالات اور معجزات جدا جدا اونبیا علیہم السلام کو دئی گئے تھی وہ سب حضرت کو دئی گئے اور جو طریقی ہدایت اور تعلیم کی علحدہ علحدہ اور پیغمبرونکو سکھلائے گئی تھی وہ سب حضرت کو سکھلائی گئے بلکہ اس نظر سی کہ کوئی فرقہ کوئی گروہ آپکے فیضان نبوت سی محروم نرہی اور آپکے ہدایت اور تعلیم مثل بعض اور نبیونکے بی اثر نہو جاہی اور کسیکو کوئی عذر ایمان اور اسلام لانی کا باقی نرہی اور کسیکو موقع آپکی نبوت کی انکار کرنیکا نملی وہ معجزات حضرت کو دئی گئے جو اور کسی نبی کو نہین دئے گئی اور اون باتون کی اجازت آپکو دیگئی کہ اور کسی پیغمبر کو نہین دیگئے اسیواسطی آپکے ہدایت کا اثر جلد اور کامل ہوا اور کچھ ایک ہی ذریعہ سی نہین بلکہ مختلف ذریعون سے لوگون نی ایمانکو قبول کیا

جو لوگ فصحا اور بلغا مشہور تھی وہ قرآن مجید کی فصاحت دیکھہ کر قائل ہو گئی اور جو لوگ
علم اور حکمت کا دعوی کرتے تہی وہ آپکی تعلیم حکیمانہ دیکھکر معتقد ہو گئی جو شخص معجزہ
کی طالب تہی وہ معجزات دیکھکر ایمان لائے جو لوگ شجاعت و مردانگی مین مشہور
تہی وہ میدان جنگ مین مقابلہ کی تاب نلا سکی آخر مغلوب ہو کر مطیع بن گئے
اور جو غرض اللہ جل شانہ کی آپکے نبوت سی ستہے کہ دین اسلام تمام دنیا مین
پہیل جاوی اور سب باطل دینون پر غالب ہو جاوی وہ حاصل ہو گئی لیکن یہ فائدہ
جو بعثت نبوی سے ہوا صرف اہل سنت کی اصول کی مطابق ثابت ہوتا ہی
اور موافق اصول مذہب شیعہ کی ہرگز ثابت نہین ہوتا اسلئی کہ جو لوگ حضرت کی
سامنی ایمان لائے جب اونکی نسبت یہ اعتقاد کیا جاوی کہ وہ ایمان اور اسلام مین
کامل ستہے اور دل سے حضرت کی نبوت کی معتقد تہی اور مرتے دم تک اوسپر
ثابت قدم رہی تو یہ امر البتہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ حضرت کی ہدایت سی جو غرض
تہی وہ حاصل ہوئی مگر جبکہ اون لوگون سے کے نسبت یہ گمان کیا جائی کہ وہ ظاہر
مین مسلمان ستہے اور باطن مین عیاذاً باللہ کافر تہے حضرت کی وفات کی بعد ہی
مرتد ہو گئی تو کسکے موہنہ سی یہ بات نکل سکتی ہی کہ حضرت کی ہدایت سی کچہ فائدہ
ہوا حقیقت یہ ہی کہ جو اعتقاد شیعونکا بہ نسبت صحابہ کی ہی اوسکی الزام آپکے
نبوت پر آتا ہی اور سوائے کو مذہب اسلام پر شبہہ ہوتا ہی اسلئی کہ جب کوئی
اس امر پر یقین کری کہ جو لوگ حضرت پر ایمان لائے اونکی دلون پر کچہ اثر ایمان
اور اسلام کا نتہا اور وہ صرف ظاہر مین مسلمان اور عیاذاً باللہ باطن مین کافر تہی یا
حضرت کی انتقال کرتے ہی وہ اوس سے پہر گئی وہ حضرت کی نبوت سے

تصدیق کر نہین سکتا ہی اور کہہ سکتا ہی کہ اگر حضرت سچی نبی ہوتے تو کچہ نہ کچہ اونکے
ہدایت مین تاثیر ہوتے اور کوئی نہ کوئی دل سے اونپر ایمان لایا ہوتا اور منجملہ ہزارون
لاکہون آدمیونکی جو اونپر ایمان لائے معدودے سو آدمی تو ایمان پر ثابت قدم رہتے
اگر صحابۂ کرام تمہاری عقائد باطلہ کے موافق اسلام اور ایمان مین کامل نہ تھے
توپہر وہ لوگ کونسے ہین جن پر حضرت کی ہدایت کا اثر ہوا اور وہی لوگ کتنی
ہین جنکہ حضرت کی نبوت سی فائدہ ہوا اگر اصحاب نبویؐ سوای معدودی چندکی
بقول تمہاری سبکے سب عیاذاً باللہ منافق اور مرتد تہی تو دین اسلام کو کسنی قبول
کیا اور پیغمبر صاحب کی تعلیم اور تلقین سے کسکو نفع پہنچا کن لوگون سے حضرت
کی سکہنے سی شرک چہوڑکر توحید پر اعتقاد کیا کن شخصون سے عبادت کی طریقون
کو سیکہا کس گروہ نی دین محمدیؐ کو جاری کیا کس فرقہ نے ایمان کو پہیلایا آخر
یارو تمکو تو اسلام کا نام لینا اور پیغمبر صاحب کی نبوت کا اقرار ظاہری سے بہی کرنا
نہ چاہیے اگر پیغمبر صاحبؐ کی ایمان لانیوالون مین سے سو دو سو ہزار دو ہزار کو
تم کافر کہتے یا اون لوگون کو جو بعد غلبۂ اسلام کی مسلمان ہوئے تم منافق جانتی تو
صبر آتا مگر افسوس تو اسی بات پر آتا ہے کہ تم اونہین لوگون پر اعتراض کرتے ہو
جو سب سی پہلے ایمان لائی اور اونہین کو منافق بتاتے ہو جنہون سے خدا
کی دین کو جاری کیا اور اون ہزارون لاکہون آدمیون مین سی جو حضرت پر ایمان
لائے تہی سوای چار چہہ شخصونکی سبکے کو اچہا نہین کہتے ہو بہلا کیونکر ایسی
عقیدہ پر تعجب نہ آوے اور کیونکر تمہاری اس گمراہی پر افسوس نہ ہووے
بقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام اس تیسری دلیل کا

محصل بعد از قصہ خوانی گویا کر ستانے کی نشانی سے ہے یہ معلوم ہوا کہ غرض خدا
کی مبعوث کرنے سے خاتم الانبیا کی سے یہ تھی کہ کل سب نبی آدم ہدایت پاوین اور
ایمان لاوین پس اگر کل صحابہ بظاہر ایمان لانیوالے مرتے دم تک کامل الایمان
ٹہر جاوین جیسا کہ مذہب اہل سنت ہی تو غرض خدا کی حاصل ہوگی اور پیغمبر جیسے
سچے پیغمبر ہونگے بلکہ اگر سو دو سو بے ایمان پر باقی رہجائینگے تو سب
مخاطب کو صبر آجائیگا اور آنسو پونچہ جائینگے لیکن غضب تو یہ ہی کہ بنا بر مذہب شیعہ
کی کل چار ہی پانچ مومن کامل رہتے ہین تو خدا کی غرض بالکل نہ حاصل ہوئے
اور پیغمبر کا بھیجنا بالکلیہ لغو ہوگیا پس ایسے پیغمبر کے بھیجنے سے کیا حاصل کہ جسکی
ہدایت کا کچہ اثر ہی دنیا مین نہ پایا گیا سبحان اللہ یہی فہم و یہی دانش و یہی
حدت ذہن رسا ہزار حکماے یونان اس طریقہ برہان پر قربان آور جان بو علی سینا
بلاگردان ایسے دلیلین سواے مخاطب کی بہلا کسے کو کب سوجہتی ہین اہل علم
کو نہایت افسوس ہوتا ہی کہ ایسی دلیلہاے لاجواب کی جوابمین اپنے عمر عزیز چند روزہ کو ضایع
کرین سے آنست جوابش کہ جوابش ندہی لیکن کیا ستمجے کہ عوام
کالانعام نہین سمجہتی اور ترک جواب کو محمول عجز پر کرتے ہین لہذا بالاجمال کچہ
گزارش خدمت شریف کیا جاتا ہے کہ یہ دلیل نامربوط آپکی از قسم تخیل اوہام
اور اضغاث احلام ہی اسلئے کہ لاریب کہ خداوند عزوجل نے اپنی فضل و کرم
اور مقتضاے مصالح و حکم سے بنی آدم کو جس جس چیز کے حاجت واسطی اصلاح حال
اور حسن مآل کے ضروری تہے سب عنایت فرمائی پہلے عقل ممیز بین الخیر
و الشر عطا کی فالہمہا فجورہا و تقوٰیہا کہ یہ حجت باطنی خداوند

بعد اوسکی حجت ظاہری بارسال رسل وانزال کتب اور نصب اولیا تمام سے تاکہ
ممکن ہو کہ کافۃ الناس ہدایت پاوین اور سیدہ راہ راستی پر اوین پس جو کچھ بمقتضای فیض
ازلی اور جود لم یزلی تہا اوسکی طرف سی وہ سب عمل مین آیا اور یہ سخن قابل انکار
نہین اور اسیطرح انبیا اور اوصیا پر جن جن باتونکو خدا نے دربارہ صلاح احوال
عباد واجب کیا تہا حتی المقدور وہ بہی عمل مین لائے وما ارید الا الاصلاح
ما استطعت کی کاربند رہے اور انتہای درجے کے کوشش اور محنتین اور
مشقتین ہدایت اس مین کین اور اذیتین اجرای دین مین صابر او محتسبا اوٹہائین
اور اونکی ثبات قدم مین سبب لغزش نہین آئی اور یہ امر بہی الطاف جلیلہ
جناب باری سے تہا کہ اہلسنت اسکو از تفضلی بحت کہتی ہین اور شیعہ نظر اوسکی
غنای ذاتی کے تفضلی اور نظر حکم و مصالح کے معبر بواجب کرتی ہین پس
بعد اسکی کہ خداوند عزوجل سے تکمیل مدارج لطف ممکن و مقرب فرمایا بعضی لوگون
نے بحسن اختیار بمقتضای عقل و نقل پر عمل کیا اور اونہون نے ہدایت پائے
وما ہم الا قلیل و قلیل من عبادی الشکور اور اکثر لوگ بمقتضای و اکثرہم
لا یعقلون و لتجدن اکثرہم فاسقین بجوا ہشہای نفسانی اور اغوای شیطانی
بمقتضای عقل و نقل سی بسوء اختیار دست بردار ہوکر راہ دین سی درگذرے
اور متاع عاجل دنیای فانی کو بعوض ثواب آخرت باقی کے خرید کیا اور
حکمت اور مصلحت خدا مقتضی اسکی نہین ہوئے کہ ایسی لوگون کو بمشیت الجائی
بجبر و اکراہ راہ دین پر لاوے و لو شاء ربک لآمن من فی الارض کلہم جمیعا

پس بعثت من نبی

ولو یشاء الله لهدی الناس جمیعا پس بندونکو لا اختیار اوپر حال اختیار کی چھوڑ لینا چنانچہ خود فرمایا لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی اور فرمایا من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر پس اگر فرض کیا جاوی کہ کل بنی آدم کافر ہو جاوین تو جب خدا اور رسول سے جو انپر لازم تہا وہ عمل مین لا چکی ہین تو نہ خدا پر کوسے الزام عائد ہو سکتا ہی نہ اوسکی رسول پر آری چونکہ حجت خدا تمام ہو چکی ہے پس سراپا الزام عائد طرف عباد کے ہوگا اسلئی کہ اونپر لازم تہا طلب اتقیا و انبیاء اور اونہون سے نکیا نا برا سکے اب ضرورت ترتب ہونے ہدایت کی نرہی اور اگر کوئی خوش فہم مثل مخاطب کے کہے کہ جب اثر ہدایت ترتب ہوا ضرور نہوا تو ایسے نبی کا بہیجنا عبث اور بیکار ہوا تو ہم جواب دینگی کہ ہرگز عبث نہین ہے اسلئی کہ حجت خدا بسبب مبعوث کرنے نبی کے تمام ہوگئی اور کسیکو مجال اسکے نرہی کہ کہی لولا ارسلت الینا رسولا فحجتهم داحضة ولله الحجة البالغة آب آئی ماخن فیہ مین اور فرمائی کہ اگر سو دو سو صحابہ سے ایمان پر باقی نرہی اور دس ہی پانچ ایمان پر باقی رہگئے گو یہ معتقد شیعہ نہین ہے جیسا کہ عنقریب معلوم ہوگا مگر اسمین کیا قباحت لازم آسے اور پیغمبر کی پیغمبری اور خدا کی خدائی مین کیا خلل پڑا اگر خدا اسباب ہدایت کی پیدا کرنے اور نبی ادای رسالت اور تحمل بار نبوت مین کچھ کوتاہی فرماتا تو آپ کا جو جی چاہتا سو فرماتے اب اہل انصاف ذرا انصاف کرین کہ خداوند تعالی کے اسباب ہدایت پیدا کرنیسے اور نبی کی ادای رسالت کرنیسے اور اکثر صحابہ کی منافق رہنی اور مرتد ہو جانے سی کیا علاقہ ہے اور

کیون ناقص پایا گیا ہے کہ ایک کا وضع مستلزم دفع آخر ہوا اگر آ صحاب ہدایت اور
ادای رسالت خواہی نخواہی مستلزم ایمان ہوتے تو امثال ابولہب و ابوجہل
کیون کافر رہتے اور منافق اپنی نفاق پر کیون باقی رہتے اور اہل ردّہ کیون
مرتد ہو جاتے پس اسیطرح کیون نہین جایز ہے کہ مثل قوم حضرت موسےٰ
ایک زمانہ مین اکثر صحابہ مرتد ہو جاوین گو پہر بعد چندے راہ پر آوین اور جب
خود ایمان لازم ہدایت نہو تو بقا علی الایمان کب ضرور ہوگی آپ نے خود صفحۂ اولیٰ
مین فرمایا ہے کہ اکثر مسلمانون کو شیطان نے بعد ایمان کے بہکایا ہے اور
اونکی دلونکو عقائد باطلہ سے بہر دیا اگر تقریر آپکی کوئی کہی کہ خدا اور رسولؐ
کی اہتمام نے کچہ فائدہ نہ بخشا کہ تہتر فرقہ مؤمنین سے بہتر فی النار ہوئے
اور فقط ایک ہی فرقہ ناجی ٹہرا تو پیغمبرؐ کے ہدایت اور خدا کی کفالت کا کیا اثر ہوا
اگر کاش دس پانچ سب بہشتی ہوتے تو کچہ صبر آتا نہ یہ کہ فقط ایک ہی
بہشتی ہو تو آپ کیا جواب دیجیگا فما ھو جوابکم فھو جوابنا قولہ اسکا کوئی
انکار نہین کرسکتا اقول لفظ اسکا مشار الیہ اگر کل کلام مختل النظام ہے
تو آپکا خصم اوسکا منکر ہے اور اگر بعض کلام وہ بعض مراد ہے تو اوسکے
تشخیص کرنے ضرور تہے اور اگر فقط فقرہ اولی مراد ہے تو ایک کلام
کے تحت مین کل کلام کو لکہنا عوام کو دام فریب مین لانا ہی تا لوگ سمجہین کہ
کل کلام مسلم الثبوت بین الفریقین ہے قولہ لوگ توحید سی منکر
ہوگئی تہے اقول اگر مراد لوگ سی امثال آپکی ثلاثہ و احمد ابہم ہین تو
مسلم ہے کہ وہ بت پرست تہے پس بت پرستی سی اطرف خود پہرتے

کی رجوع کرنے مین کچہ استبعاد نتہا ہنی افریت من اتخذ الٰہہ ہواہ اور اگر مراد کل دنیا
کی لوگ ہین فلا نسلم والمدعی مطالب بالبرہان اور یہی حال فقرات مابعد سمجھنا چاہئی
قولہ تمام بنی آدم کی ہدایت کا بار آپکے اوپر رکہا اقول مراد ہدایت سی اگر
ارارۃ الطریق ہے تو مسلم ہی کہ وہ حضرت اہی سلئے بہیجے گئی تہی اور آنحضرت
نے اس بار کو باحسن ماکان فی حیز الامکان اپنے سرسی اوتارا اور بصدق
قد ابلغوا رسالات ربہم کی ہوئے لیکن اس ارارۃ الطریق کو ایصال
الی المطلوب لازم نہین ہے وہو بیّن ومبیّن فی فواتح کتب المیزان پس
ایمان لانا اسکو لازم نہوا فما ظنک بالبقاء علی الایمان اور اگر مراد ہدایت سے
ایصال الی المطلوب ہی فیکذبہ قولہ تعالی انک لا تھدی من احببت فما ظنک
بالاغیار ولوکان صاحب الغار قولہ آپکے فیضان ہدایت سی محروم نرہی
اقول لاریب کہ جناب رسول خدا کی موصوف ہونے سی باین صفات
جلیلہ امکان فیضان ہدایت وعطی کل بنے آدم کی ہوا لیکن ہر
ممکن الوقوع کے لئی وقوع لازم نہین ورنہ ہزارون لاکہون بلکہ کرورون
کفار اس فیض سے محروم نرہتی بلکہ خود حضرت کی قوم وقبیلہ کی لوگ مثل
ابوجہل وابولہب کی بلکہ حضرت کی ہروقت کی صحبت مین رہنی والی اور ایمان
ظاہر کرنیوالی اور کفر چہپانیوالی اسےعنے منافقین تو البتہ محروم نرہتے بالجملہ
فیض یابی ہدایت فقط وجود ہادی سے نہین ہی بلکہ موقوف ہی اسپر
کہ لوگ بہی بحسن اختیار ہادی کے ہدایت کو مانین اور اوسکی ہدایت پر چلین
پس جو لوگ مثل وسے نے اللہ راہ ہدایت پر چلی وہ فیضیاب ہونی وقلیل

اور جن لوگون نے انحضرت کے کہنے کی تصدیق نکی اور اونکو معاذ اللہ ساحر
اور کاہن اور مجنون اور شاعر سمجھا کئے یا زبان سے فقط صدقت یا رسول اللہ
صدقت یا رسول اللہ کہتے رہے اور دل مین سنکر رہے اور ہمیشہ
اسکی فکر مین رہے کہ وہ حضرت جلد وفات پاوین تو مطالب دلی بر آوین
اور ہمیشہ محروم فیض ہدایت سے رہے **قولہ** اور ایکی ہدایت اور تعلیم مثل
بعض اور نبیونکی سنے اثر نہو جاے **اقول** آپکا آخر کا دلیل ثانی کا دلالت کرتا
ہے اس بات کے اوپر کہ جس نبی کی تعلیم اور ہدایت اور صحبت اور رفاقت
اور معجزات اور دعوات مین اثر نہو اسکے نبوت سے مین داغ لگتا اور اسی دلیل
مین آپ بعد چند سطر کے فرماتے ہین کہ اگر حضرت سچے نبی ہوتے تو کچھ نکچھ اونکی
ہدایت مین تاثیر ہوتے اب عرض خدمت شریف مین یہہ ہے کہ یہان
جن نبیونکی بہ نسبت آپ فرماتے ہین کہ اونکے تعلیم اور ہدایت بے اثر ہوگئی
کھٹی داغ اونکے نبوت مین لگا یا نہین وہ جھوٹے بنا بر اپکے افادہ کے
ٹھہری یا نہین پس یہ عقیدہ اپ ہی کی ایسے متعصبین کا ہوگا ورنہ کل
اہل اسلام خواہ شیعہ خواہ سنی سب نبیون کو برحق سمجھتے ہین
اور بسبب نہ پاے جانے اثر ہدایت کے کہ جسکا منشا سوء اختیار
عباد ہی تھا اون پیغمبرون کے پیغمبری مین داغ لگاتے ہین نہ اونکو
معاذ اللہ جھوٹا سمجھتی ہین اور اگر فرمائی کہ ہماری غرض سنے اثر تعلیم
اور ہدایت سی بہ نسبت بعض انبیاء کے نفی بقاے اثر ہے تو ہم نحو فیہ
مین بھی ہم ایسا ہی کہین گے کہ فی الجملہ اثر ہدایت اور تعلیم کا مرتدین

کو ہوا تہا مگر باقی نرہا بلکہ یہان فی الجملہ باقی بہی رہگیا کہ ارتداد من حیث الاسلام
بعد جناب رسول خدا کے واقع ہے نہین ہوا یا ہوا تو شاذ و نادر ہوا بلکہ جو واقع
بکثرت ہوا وہ ارتداد من حیث الایمان و ارتداد من حیث الاعمال تہا
چنانچہ خود آپ نے صفحہ اولے مین فرمایا ہے کہ اکثر مسلمانونکو شیطان نے
بعد ایمان کے بہکایا اور اونکی دلونکو انعقاد باطل سے بہر دیا اور ہمارے
نزدیک اصل اصول اون عقائد باطلہ کا یہہ تہا کہ لوگون نے اعتقاد اسکا کیا
نہ متابعت اہلبیت کچہ ضرورے امر نہین ہے اور کتاب خدا ہمکو کافی ہے
اور حدیث ثقلین کو بالاے طاق رکہہ دیا اور حسبنا کتاب اللہ
پکارنے لگے یہانتک کہ پیغمبر کو لیھجر کہا اور وصیت نامہ تک جسکی شاہد
لن تضلوا بعدہ سے تہا نہ لکہنے دیا ہر چند بادی اسکے منافقین ہوئے مگر اثر
اوسکا مرتدین مین ہوا کہ راہ سفینہ نجات سے پہرے اور مآل کار اوسکا یہ ہوا
کہ ذریت رسول مقبول تحت کل شجر و حجر مقتول ہوے فجزاھم اللہ شر الجزا اور یہہ تہا حال
منافقین اور مرتدین کا لیکن کاملین فی الایمان اپنے ایمان پر باقی رہے ولو
کانو اقلیلین مستضعفین فی الارض قولہ کوئی عذر اور اسلام لانے پر باقی
نرہے اقول واقع مین خدا اور رسول نے ایسا ہے اتمام حجت
کیا کہ کوئے عذر باقی نرہا مگر نفس امارہ نے بمقتضائے
وکیف اللت سولت لے نفسہ اور
شیطان نے بمقتضائے لاغوینھم اجمعین الا عبادک منھم
المخلصین یون سامریان امت کو گمراہ کیا کہ لوگون سے بجائی گوسالہ پرستی

کی گاو کسن سالہ پرستی کرائی ولقد صدق علیھم ابلیس ظنہ فاتبعوہ الا فریقا من المومنین **قولہ** اور جو غرض اللہ جلشانہ کی آپکی نبوت سی تہے کہ دین اسلام تمام دنیا مین پہیل جاوے **اقول** اولاً سابق مین بیان ہو چکا ہی کہ غرض خدا کے تمام کرنا حجت کا کل اہل دنیا پر تہا و مبعوث کرنے نبی سی اور موید کرنے اوسکی ہی آیات بینات باہرہ اور معجزات قاہرہ بخوبے عمل مین آیا اور حجت خدا کل مخلوقات پر تمام ہو گئی خواہ اسلام ساری دنیا مین پہیلتا یا نہ پہیلتا لیکن آپکے نزدیک تصدیق حقیت نبوت اسلام کی پہیلنی پر موقوف ہی پس یہ عجب تحقیق ہے کہ جس سی تصدیق نبوت مصدقین اولین مین خلل آتا ہے ثانیاً کہ جنکو آپ مصدقین اولین بالیقین سمجہتے ہین اور اونکی بلا تامل صدقت یا رسول اللہ کہنی پر فخر کرتے ہین اونکو بجز تصدیق لسانی کے تصدیق جنانی نہ حاصل ہوئے اور کیونکر حاصل ہوتی حالانکہ اوسوقت تک تو دین اسلام قبیلہ بنی ہاشم مین سب نہین پہیلا تہا فضلاً عن القبائل الآخر اور بقول آپکی تصدیق حقیت بغیر پہیلنے اسلام کی ہوتی ہے نہین یہ کیا تحقیق آپکی ہے کہ جس سی آپ اثبات ایمان ثلاثہ کیا چاہتی تہے اوسی سے اونکا ایمان ہی باطل ہوا جاتا ہے ثالثاً اسلام کا پہیلنا مستلزم ایمان کے پہیلنی کو نہین ہے اسلئی کہ اسلام فقط اقرار بشہادتین ہی بقولہ تعالیٰ قالت الاعراب امنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبھم تو اسلمنا کہ اسلام وایمان سب پہیلا لیکن پہیلنی اوسکی لئے بقا علے الایمان سے فی کل عھد وفی کل ان کچہ ضرور

نہین جائز ہی کہ ایک وقت خاص مین اکثر لوگ ایمان سے پھر جائین گو بعد
چندی پہر راہ راست پر آوین کما دفع فی قوم موسےٰ ویؤیدہ قولہ
علیہ السلام لترکبن سنن من بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل
والقذہ بالقذۃ بعدی کما مر من صحاحکم قولہ اور سب اہل دینون پر غالب
ہو جائی اقول مراد غلبہ سی اگر من حیث الحجۃ سے تو مسلم ہی و لن یجعل اللہ
للکافرین علی المومنین سبیلا وقال البیضاوی المراد بالسبیل الحجۃ
قال السدی والزجاج والبلخی لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا بالحجۃ وان
جاز ان یغلبوھم بالقوۃ لکن المومنین منصورون
بالدلالۃ والحجۃ انتہی لیکن اسکو پہیلنی اور نہ پہیلنے دین
سے کچھ علاقہ نہین ہے اور اگر مراد غلبہ سی تسلط تام ہی پس حصول اوسکا
اتبک محل کلام ہے قال الضحاک تحت قولہ تعالی لیظھرہ علی
الدین کلہ اراد عند نزول عیسےٰ بن مریم لا یبقی اہل دین الا اسلم
او ادی الجزیۃ وقال السدی ذلک یکون عند خروج المہدی من آل محمد فلا
یبقی احد الا اقر بمحمد وھو المروی عن الباقر وقال الکلبی لا یبقی دین الا ظھر
علیہ الاسلام وسیکون ذلک ولم یکن بعد ولا یقوم الساعۃ حتے تکون ذلک
محصل سب اقوال مفسرین کا یہ ہی کہ تسلط تام اسلام کا جو مصداق
لیظھرہ علی الدین کلہ ہو ہنوز ظہور مین نہین آیا بلکہ اسکا ظہور زمانہ صاحب الامر
علیہ السلام مین ہوگا باستثے رہا تسلط فی الجملہ پس لاریب جاننے کلام
نہین ہے کہ عہد جناب رسالت مآب مین حاصل ہوا لیکن یہ مستلزم عدم نفاق

بعض صحابہ اور بقای علی الایمان فی کل الاحیان کل صحابہ کا نہین ہے
فلا یتم التقریب قولہ جو لوگ حضرتؐ کے سامنے ایمان لائی اقول متفق علیہ
بین الفریقین ہے بلکہ صدہا آیات اور احادیث صحاح او غیر صحاح کے اسپر
دلالت کرتی ہین کہ حضرت کی سامنی ایمان لانیوالے دو قسم کے لوگ
تھی ایک وہ جو للہ فی اللہ حقیقت مین ایمان لائی اور دوسرے گروہ جو
بطمع دنیا بظاہر ایمان لائے امنوا بافواھھم و لم تومن قلوبھم
پس اگر ان سبکو آپ ایمان و اسلام مین کامل کہتی ہین تو فائدہ بعثت نبویؐ
مطابق اصول اہلسنت بہت درست ہوگیا ہمکو کچھ حاجت بحث نہین ہے
لکم دینکم ولی دین ھ قولہ اور دل سی حضرت کی نبوت کے معتقد تھی
اقول منافقین صحابہ کی دل وزبان کا باہم مختلف ہونا اجلّا ے بدیہیات
سی ہے گو آپ اسمقام مین لسانا کل ایمان لانیوالونکو مصدق نبوت فرماتی ہین
مگر لاریب کہ قلب اپکا مکذب اسکا ہی یقولون بافواھھم ما لیس فی قلوبھم
قولہ مرتی دم تک اوسپر ثابت قدم رہے اقول کل کا ثابت قدم رہنا
بھی اتفاقیات سی ہے اسلئے کہ اہلسنت بھی مرتدین صحابہ کو ثابت قدم نہین
کہتے اگر اختلاف ہی تو اونکی تعیین اور تشخیص مین ہے کہ ماذالوا مرتدین
منذ فارقتھم کے مصداق کون صحابہ ہین بہرکیف ہمکو اس
سی انکار نہین ہے کہ حقیقت مین مومنین اور ظاہر مین منافقین
بھی تا عہد حیات جناب رسالتمآب اوس دین پر جسکو جناب
ختمی مآب نی پہیلایا تہا قایم رہے لیکن بعد انحضرت کی منافقین

است نی وہ فتنہ وفساد برپا کیا کہ جس سی اکثر مومنین کو جادۂ ایمان سی لغزش
ہوئی گو اسلام مین باقی رہے اسلئے کہ شہادتین کا زبان سے انکار نہین
کیا اور مصدق اسکا خود آپکا فرمانا ہے کہ اکثر مسلمانون کو شیطان نے بعد
ایمان کے بہکایا اب فرمائیے کہ اس بہکانے نے دین اسلام کو باطل کر دیا
یا قایم رکہا اگر رکہا تو بنا بر مذہب شیعہ کے بھی دین اسلام قایم رہگیا اور اگر باطل ہو گیا
تو بنا بر مذہب سنیہ کے باطل ہوگیا پہر آپکا ارشاد کہ سنیون کے اصول کی موافق
یہ ہے اور شیعونکی اصول کے موافق یہ ہے محض غلط ہوا **قولہ**
حضرت کے ہدایت سے جو غرض تہے وہ حاصل ہو گئی **اقول** مراراً
گزارش ہوا کہ غرض ہدایت خلق سے تمام کرنا حجت خدا کا تمام خلق پر تہا
وہ غرض جب حضرت نے اداے رسالت فرمائی تو بہر کیف حاصل ہو گئی
خواہ کفار ومنافقین کفر ونفاق پر باقی رہین یا نہین خواہ اکثر مومنین بطمع
زخارف دنیویہ وبفریب شیاطین جن وانس ایک زمانہ مین راہ ارتداد
عن الایمان پر جاوین یا نہین علاوہ اسکے جب نفاق بعض صحابہ کا اور ارتداد
بعض دیگر کا مختلف فیہ نہین ہی گو اونکے تعین وتشخیص مین اختلاف
ہو تو اگر تقریر آپکے تمام ہی تو اعتراض مشترک الورود علی الفریقین ہوگا
فما ہو جوابکم فہو جوابنا غایت الاعتذار آپکا یہ ہوگا کہ شیعہ اکثر کو اہل نفاق اور
ارتداد سی جانتی ہین اور ہم اقل کو تو ہم کہین گے کہ قرآن اور حدیث اور
تواریخ سی بہی ثابت ہوتا ہے کہ از عہد آدم تا خاتم ہر ہر زمانے مین کاملین
فی الایمان اقل قلیل ہین اور دنیا طلب اور کفار وفجار الے یومنا ہذا

کثیر مین یہانتک کہ کئی ہزار بلکہ بنا بر بعض روایات کی سے کئی لاکھ مین جناب
سید الشہدا کا ساتھہ دینے والی بہتر ہے نکلی قولہ تو کس مونہہ سے یہ بات
نکل سکتی ہی کہ حضرت کی ہدایت سی کچہ فائدہ ہوا اقول آپکی مونہہ سے
یہ بات نکل سکتی ہے کہ موذیان عترت رسول اور قاتلان ذریت بتول
فائدہ مند ہدایت خدا اور رسول خدا سے تھی ہم کیونکر کہین قولہ حقیقت
یہی اقول حق حقیق فوق کل حقیقۃ کے یہ ہی کہ جو اعتقاد سنیون کا انسانے
بہ نسبت کل صحابہ اور اونکی اتباع ہی جنکو تابعین اور تبع تابعین سے کہتے ہین اور
جنکی حق مین حدیث خیر القرون بنائی گئے ہی جب کوئی اونکی شنائع اعمال اور
قبایح افعال پر بہ نسبت ذریت رسول رب متعال کی صحاح اور غیر صحاح و نیز
و تواریخ اہلسنت سی نظر کری اور غصب حقوق اور قتل نفوس بنا حق کو دیکھی
اور جانی کہ ایسے ظالمین سب بے مسلمانون کی نزدیک خدا اور رسول کے
ہدایت سی بہرہ یاب ہین تو الزام اونحضرت کی نبوت پر بلکہ خدا کی خدائی پریگا
کہ یہ کیسا فائدہ ہدایت ساری دنیا مین پہیلایا کہ جسکا نتیجہ یہ فساد فی الارض ہوا
اور البتہ منتہی ہوا ایکو شبہہ مذہب اسلام کی حقیت پر ہوگا کہ جب اسلام مین ایسی
مفسدین فی الارض اچہی کہلاتے ہین تو ایسی اسلام سی کفر ہی بہتر ہے
پہر حضرت کی نبوت کی تصدیق کیونکر کر سکتا ہے قولہ کہہ سکتا ہی کہ اگر حضرت
سچے نبی ہوتی تو کچھ نہ کچہ اونکی ہدایت مین تاثیر ہوتے اقول اولا سابق
مین توضیح بیان ہوچکا ہے کہ ہدایت واسطی اتمام حجت خدا کی ہے تاثیر
ہو یا نہو ثانیا اگر تاثیر ہونا ضرور ہے تو اگر ایک آدمی مین تاثیر ہو تو وہ بھی

تاثیر ہی کیا حدیث صحیح مسلم سے کے آپکی نظر سے نہین گذری ومن الانبیاء من
لا یصدقہ الا رجل واحد چہ جای انکہ ہزارونمین تاثیر ہوئی ہو گو بقول
آپکی نزدیک شیعونکی بقای تاثیر انکو قت خاص مین چار سے ہے پانچ مین رکہی
ہو اس سے انتفای تاثیر سے فی کل حین نہین لازم آتا ہے ثالثاً عدم بقای
تاثیر بہتر فرقو نمین مسلم بین الفریقین ہے پس اگر ایک فرقہ مین تاثیر کا باقی
رہنا کافی ہے تصدیق النبوۃ سے فذاک علی المذہبین والا فالاعتراض
مشترک اور اسکا مدعی ہونا کہ ضروری کہ قرن اولی مین تاثیر کل مین باقی
رہی اور قرن ثانی مین اسکی ضرورت نہین ہے یہ بعینہ وہی دعوی ہی
کہ شیطان کو صدر اولی مین مداخلت نہ تھی وقد منعناہ اشد المنع
فھو محتاج الی البیان و المدعی مطالب بالبرہان رابعاً انحضرت کی
ہدایت ہی کا یہ اثر ہے کہ آپکی سے لوگ باوجود میلان سب قبلے کے
الی التدنیۃ اتباع اور ظاہری لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کا کرتے ہین خامساً انحضرت کی ہدایت ہی کی تاثیر ہی کہ سب سنے
ی الایمان اقرار انحضرت کے نبوت کا کرتی ہین گو اونکے اثبات
خطاؤنہ یخطیۃ الانبیاء لگتے ہین اور اونکی طرف ایسی رزائل کی نسبت
کرتے ہین کہ سنی والے کو معاذ اللہ موجب تنفر ہوتا ہی مثل اسکے کہ بی بی
لوکا ندہے پر چڑہا کر ناچ دکہلایا گانا سنیے انشاء اللہ سادساً انحضرت
کی ہدایت ہی کا یہ اثر ہے کہ ہر ہر دیار و امصار مین ہزارون بلکہ لاکہون
شیعہ عقائد حقہ پر ثابت اور قایم ہین اور انحضرت کو منزہ جمیع عیوب اور

رزائل سے بچتی ہین رابعاً تاثیر کے لئے ضرور ہے لیاقت
موثر بالفتح جیسے آگ کی تاثیر جلانا ہی مگر گیلی لکڑی نہین جلتے پانی کا کام
ڈبونا ہے مگر سوکھی لکڑی نہین ڈوبتے ایمین موثر اور تاثیر کا عدم تاثیر مین کچھ
نقص نہین ہے پس اگر بسبب عدم لیاقت فریق من الصحابہ کی اونمین ہدایت
کی تاثیر نہ پائی جاے یا بقا اوس تاثیر کے لئی نرہی تو موثر کا کیا قصور ہی
خامساً تاثیر کا اطلاق تاثیر ناقص اور کامل دونو پر ہوتا ہی پس مطلق تاثیر کی
شیعونکو انکار نہین ہے اور شیعہ بھی یہی کہتے ہین کہ ہزارون مین تاثیر
ہوئی مگر حسب لیاقت اور استعداد کی ہر شخص بہرہ یاب ہوا لیکن اکثر مین تاثیر
ناقص ہوئی کہ فقط لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی قائل رہی گو منافقین
لساناً سہی اور قلیل مین تاثیر کامل ہوئی کہ وہ طالب جیفۂ دنیا نہوئے
اور راہ دیانت پر قایم اور ثابت قدم رہی اور ادای حقوق اہلبیت رسالت
مین بقدر و رقاصر نہین ہوئے وانکانوا اقل قلیل وقلیل من عبادی
الشکور تاسعاً جب وہ حضرت خود اسکی خبر دیگئی ہون کہ تاثیر کلی میرے
ہدایت کی بعد میری باقی نرہیگی اور اکثر صحابہ بعد میری طالب جیفۂ دنیا
ہونگی اور حریص طرف ریاست اور امارت کی ہونگی اور مال زکوٰۃ اور غنیمت
کہاجائینگے طمع دنیا مین ایک دوسری کی گردن پر سوار ہوگا تو اگر ایسا
نہواہوا اور کل ایمان لانیوالی اثر تاثیر ہدایت پر باقی رہگئے ہون جیسا کہ مذہب
اہلسنت کا ہی تو تصدیق نبوت آنحضرت کی ہو ہی نہین سکتے اور کوئی کہہ
سکتا ہے کہ اگر سچی نبی ہوتی تو کچھ نہ کچھ اونکی کلام کا اثر پایا جاتا

بخلاف مذہب معتقد شیعہ کی کہ جب کوئی منافقین اور مرتدین کی حالات
کو دیکھیگا تو کہیگا کہ وہ بیشک نبی برحق تھے کہ جیسی حضرت نے خبر غیب دیکیئی
تھے ویسا ہی واقع ہوا بابت رہا اخبار آنحضرت کا پس اہلسنت
کے صحاح اور غیر صحاح سے بخوبی ثابت ہی ففی الصحیح البخاری انکم
ستحرصون علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیامۃ فنعمت المرضعۃ وبئست
الفاطمۃ وعدہ قرینہ یعنی اے صحابہ عنقریب تم حرص امارت کروگی وہ امر تمہاری لئے
بروز قیامت موجب ندامت ہوگا وفی المشکوۃ عن ابی ذر قال قال
رسول اللہ کیف انتم وائمۃ بعدی یستاثرون بہذا الفئی قلت اما والذی
بعثک بالحق اضع سیفی علی عاتقی ثم اضرب حتی الحقک
قال افلا ادلک علی خیر من ذالک تصبر حتی تلقانی رواہ ابوداؤد واتہی
یعنی اے ابوذر کیا کروگے تم جسوقت کہ بعد میری ائمہ جور ہونگے اور
او ر مال زکوۃ کو اپنی واسطے اختیار کرینگی کہا اسنے قسم ہے
خدا کی کہ مین اپنے تلوار کو کندھی پر رکھونگا اور ان اشقیا کو مارونگا یہانتک
کہ آپ سے ملاقات کرون فرمایا آنحضرت نے کہ مین تمکو اس سے بہتر
بات بتلاتا ہون تم صبر کرو یہانتک کہ مجھسی ملاقات کرو اور شیخ عبد الحق دہلوی
نے ترجمہ مشکوۃ مین تصریح کی ہی کہ انتقال ابوذر زمانہ عثمان مین ہوا
پس غور کرنا چاہیئے کہ وہ کون ائمہ جور تھے جنسے ابوذر مین کہ جناب
رسول خدا نے جنکی ظلم پہ صبر کرنے کو ابوذر سی حکم فرمایا تھا وفی
صحیح المسلم عن حذیفۃ قال قلت یا رسول اللہ انا کنا بشر فجاء اللہ بخیر

فنحن فیہ فہل من وراء ہذا الخیر شر قال نعم قلت ہل وراء ذلک الخیر شر قال نعم قلت ہل وراء ذلک الخیر
شر قال نعم قلت قال یکون بعدی ائمۃ لا یہتدون بہداے ولا یستنون بسنتی و
سیقوم فیہم رجال قلوبہم قلوب الشیاطین فی جسمان انس
قال قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطع وان ضرب
ظہرک واخذ مالک فاسمع واطع صحیح مسلم مین حذیفہ سی منقول ہی کہ مینے
عرض کے خدمت رسول خدا مین کہ ہم لوگ ایک شر مین تہی کہ خداوند
تعالی بعد اوسکے ایک خیر لایا یعنی ضلالت سے راہ ہدایت دکہلائی
اب آیا بعد اس خیر کے پہر کوئی شر ہی حضرت نی فرمایا کہ ہان پس
حذیفہ نی تعجبانہ یہی سوال تین دفعہ کیا اور انحضرت نی ہر مرتبہ یہی
فرمایا کہ ہان بعد اس خیر کے شر ہی پس پوچہا حذیفہ نے کہ کیونکر ہوگی وہ
شر فرمایا انحضرت نی کہ ہونگی بعد میری ائمہ ضلالت کہ میری ہدایت
پر نرہینگے اور میری سنت پر نچلینگے اور قریب ہی کہ قائم ہون
بحکومت بیچ مسلمانون کے ایسی آدمی کہ دل اونکے شیاطین کی
ہونگی اور صورت اونکے آدمیون کی ہوگی کہا حذیفہ نی کہ عرض کی
مینی کہ اوسوقت مین کیا کرون یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ مناسب
یہ ہے کہ تو اونکی بات سنے اور اونکے اطاعت کری اور اگر تجہکو
مارین اور اگر تیرا مال چہین لین تب بہی تو سن اور اطاعت کر پہر
حدیثین جسطرح سے خلفای جور کے ضلالت پر دلالت کرتی ہین اسیطرح
اوپر حکم بہ تقیہ کی سبب دلالت کرتے ہین فلا تغفل عاشراً لا ریب کچہ

اثر ہدایت انحضرت کا ہوا مگر یہ امر مستلزم عصمت مہتدین نہین ہے ولا
معصوم الا من عصمہ اللہ پس ممکن ہے کہ مہتدین بعد ہدایت گمراہ ہوجائین
خصوصاً بعض عقائد مین مثل عقیدہ لزوم اتباع اہلبیت مین اور گمراہی اگر بعد
ہدایت ممکن نہوتی تو خدا کیونکر فرماتا افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن
ینقلب علیٰ عقبیه فلن یضر اللہ شیئاً اور کیونکر فرماتا فمن نکث فانما
ینکث علی نفسه الیٰ کہ اگر انقلاب اور نکث ممکن نہ تہا تو ذکر کرنا امر محال
کا ایک امر لغو اور باطل تہا تعالی اللہ عن ذلک پس لاریب کہ ممکن ہے تا اور
ممکن وہی ہے جسکی فرض وقوع سے کوئی محال نہ لازم آوی اور بنا بر تقریر
مخاطب کی اسکے فرض وقوع مین پیغمبر کی پیغمبریہ ہے بلکہ خدا کی خدلسے
باطل ہوئی جاتی ہی کہ جسنی معاذ اللہ ایسا پیغمبر بیکار بہیجا پس اس سے
محال ترکون امر ہوگا اور جب ممکن کی وقوع سے محال لازم آیا تو ممکن ممکن
نرہا نہا خلف فتلك عشرة کاملة قولہ اور کوئے نکوئی دل سے
او نپر ایمان لایا ہوتا اقول صاحبان انصاف اس تہافت اور تخبط تقریر مخاطب
کو ملاحظہ فرماوین کہ خود بعد دو سطر کے ارشاد فرماتی ہین حکایۃ عن اعتقاد
الشیعۃ علیٰ زعمہ کہ سوائی معدودی چند کی سب منافق اور مرتد
تھی انتہی پس آیا یہ معدودی چند مصداق اون کوئی نکوسے کی کہ جو دلسے
ایمان لائے تھی نہ تھی اور جب یہ معدودی چند بقول تمہارے نزدیک
شیعون کی دلسے ایمان لائے تھی تو پھر یہ کہنا تمہارا کہ کوئی نکوسے
دلسے ایمان لایا ہوتا تمہاری ہے زبان سی باطل ہوگیا یا نہیں فجح لہ سوو دوسو

آدمی توایمان پر ثابت قدم تہی اقول شیعون کے نزدیک سو دو سو سے زیادہ اصحاب مقبولین سے ہین کو انمین کامل اور اکمل اور اکمل در اکمل ہین مگر وہ سو دو سو درمیان ہزارون دنیا طلب کی ویسے ہی مغلوب ہوئے جیسی کہ بہتر اصحاب جناب سید الشہدا کے لاکہون مین ہان فرق اتنا ہی ہے کہ بنا بر عقیدہ شیعہ انکو مقتضای مصلحت وقت خدا اور رسول کیطرفسی اجازت جہاد فی سبیل اللہ ملی ستہے اور اونکو حکم صبر و تقیہ ملا تہا جیسا کہ حدیث ابی ذر مین گزرا تصبر حتی تلقانی اور حدیث حذیفہ مین گزرا تسمع وتطع وان ضرب ظہرک فاسمع واطع اور تصدیق اس بات کی کہ شیعہ سو دو سو کو صحابہ مین مقبول کہتے ہین کتب رجال شیعہ ی طبقہ اصحاب مین نظر کرنی سے معلوم ہو جاتی ہے اگر اور کو سے کتاب کتب رجال سی نہ ملے تو فقط مجالس المومنین جو زمانہ مین ۰۱ ر و سائرہی ہے اسکی طبقہ صحابہ کو دیکہیے کہ سو دو سو کا پتا اوسے سی لگ جائیگا قولہ توپہر وہ لوگ کون ہین جن پر حضرت کی ہدایت کا اثر ہوا اقول وہ لوگ توہزارون ہی ہین کہ جن پر ہدایت کا اثر ہوا مگر اوس ہدایت پر باقی بروجہ کمال رہنی والی فقط وہے سو دو سو ہین اور اونکو خدائی اثر پر ایسی باتے رکہا کہ آپ ایسی لوگون کو کچہ عذر تصدیق نبوت جناب رسول خدا مین نرہے اور عند اللہ اس تقصیر پر بنا بر مذہب شیعہ کی سبہے آپ محجوج رہین قولہ اور وہی لوگ کتنے ہین اقول وہے سو دو سو قولہ تو دین اسلام کو کسنے قبول کیا اقول قبول کرنیوالی بہت ہین مگر اوسکے مقتضا پر باقی رہنے والی ایکوقت خاص مین

وہی سو دو سو تھی کو بعد مراجعت کرنیکی طرف جناب امیر علیہ السلام کی پیر ہزار دن
ہو گئی **قولہ** کسکو نفع پہونچا **اقول** الجواب الجواب **قولہ** کن لوگون سنے **قولہ**
کن شخصون سنے **اقول** الجواب ہو الجواب **قولہ** کس گروہ نی دین محمدؐ سے
کو جاری کیا **اقول** اعتقاد شیعہ مین دین محمدؐ سے کسی گروہ کی جاری کرنی
سے جاری نہین ہوا بلکہ خود خدا نے اوس دین کو بقوت ید الٰہی جاری سے
کیا قال امیر المومنینؑ ان ہذا الامر لم یکن نصرہ ولا خذلانہ بکثرۃ ولا بقلۃ
وہو دین اللہ الذی اظہرہ اور آپکے عقیدہ مین یہ ہی کہ دین محمدؐ سے چند
نالایقون بزدلونکی جاری کرنیسے جاری ہوا شیعہ ایسی عقید دسی پرہیز
کرتے ہین **قولہ** ای یارو تمکو تو اسلام کا نام لینا **اقول** ای یارو تمکو تو اسلام
کا نام لینا نچاہیے اسلئی کہ تمنے منافقین اور مرتدین کو اپنا پیشوا بنایا ہے اور
کلاب جیفۂ دنیا کو اپنا امام ٹہرایا ہی کیون نام اسلام کو ایسے امامون سے
ہنسواتی ہوا و ظلمہ بنی امیہ اور بنی عباس سے بیعت کرکی اونکو خلیفۃ اللہ
بناتے ہو یہ جتنی خلفاء جو ہین اونکو خدا نے خلیفہ بنایا تھا یا رسول نے یا
بیچاری شیعون نے بنایا تھا تمہین نے اسلام مین خرابیان ڈالین
جس فاسق و فاجر کو جانا کہ اوس سے کچہ دنیا حاصل ہو گے اوسی سے
بیعت کرکی اوسکو خلیفہ بنالیا شیعون نے بجز ائمہ اہلبیتؑ کی کسکو امام اور خلیفہ
برحق سمجھا اور شیعونکی کس امام کی ذات سے خرابیان دنیا مین پیدا ہوئین
کہ جس سے زبان طعن یہود اور نصاریٰ سے حسن و خوبی اسلام پر دراز ہوئی
قولہ نبوت کا اقرار ظاہری سبھے نکرنا چاہیے **اقول** سوای منافقین

کہ ہم سب مسلمانونکو جناب رسول خدا کی نبوت کا مقر ظاہری اور باطنے
سمجھتی ہین گو بعضے عرفان مدارج نبوت مین قاصر ہین مگر اس زمانہ کے
مسلمانان متعصبین کو البتہ مثل منافقین صحابہ کی فقط اقرار ظاہری پر جانتے
ہین ہم نہین سمجھتے کہ کس جرم پر شیعونکو آپ حکم انکار نبوت دیتی ہین فقط اسی
سے ہے جرم پر کہ ثلاثہ کو دوست نہین رکھتے آپ کیون اسقدر برہم ہوتی
ہین مثل وجوب ولای اہلبیت کی بالخصوص دوستے ثلاثہ کے
واسطی کوئی آیت یا حدیث نکالتے یا خلافت کو مثل شیعون کے
اصول دین سے کہتی تو البتہ شیعون پر کسی قدر برہمی بجا تہی و
ان لیس فلیس ہیچ پوچھئے تو سنیونکو مناسب ہے کہ جناب رسولخدا کی
نبوت کا انکار کرین اسلئے کہ جو نبی بپناہ بخدا ایسا مبتذل ہو کہ بی بی کو کندہی
پر چڑہا کے ناچ دکہلاتا پہری اور احکام شریعت مین ٹہوکرین کہا وے
اور خطائین کرے اور حضرت عمر کے اتالیقی سے اوسکا کام چلے
تو ایسی نبی کی نبوت کا اقرار کرنا کیا ضرور ہی بلکہ مناسب ہی کہ حضرت
عمر کی نبوت کا اقرار کرین **قولہ** سو دو سو ہزار دو ہزار کو تم کافر کہتی **اقول**
ہم نہ ایک کو نہ سو کو نہ ہزار کو بکفر اسلامی کافر کہتے ہین یہانتک کہ کفر
نفاق والون کو بہی بکفر اسلامی نہین کافر کہتے آری بعد جناب رسولخدا
کے اکثر کو بکفر ایمانی اور بکفر طاعتی کافر کہتے ہین لیکن تاہم سو دو سو
کو آپکی سی لوگون کے تسکین خاطر کیواسطے مومن بہی کہتے ہین
قولہ بعد غلبہ اسلام کے مسلمان ہوئی **اقول** محبت دنیا مین جو بعد غلبہ

اسلام سے کے اور جو قبل غلبۂ اسلام کی مسلمان ہوئے سب مساوی تھے اور
ہوای نفسانی اور اغوای شیطانی کو سب مین مداخلت تھی الا من عصمہ اللہ
وانما ہم اقل قلیل فی کل عہد وفی کل عصر یہ آپکا زعم باطل ہے
کہ صدر اولی مین طمع دنیا اور ہوائی نفسانی اور اغوای شیطانی کو
دخل ہی نہ تھا ہم سابق مین تریدون عرض الدنیا اور انما استزلہما
الشیطان سی ہم آپکی مزعوم کو باطل کر چکے ہین فتذکر قولہ تو صبر آتا اقول
جب جناب والا کے خواہش درونی کے مطابق شیعہ عمل کرتی تو
بیشک آپکو صبر آتا اور آپکی جگر مین ٹھنڈک پڑتے لیکن حق تابع خواہشہای
نفسانی نہین ہے کیونکہ آپکی خوشنودی کے لئی کوئی حق کو ناحق اور
ناحق کو حق کرے قال اللہ تعالی ولو اتبع الحق اھواءھم لفسدت
السموات والارض ومن فیھن پس شیعہ بیچارونکو آپ معاف رکھئی
کہ بجز سیدہی کے ٹیڑھی بات نکرینگی قولہ جو سب سی پہلے ایمان لائے
اقول کچہ ضرور نہین ہے کہ جسکو آپ سب سی پہلے ایمان لانیوالا جانین
ہم بہی اوسیکو جانین شیعیان علی ابن ابیطالب سب سی پہلی ایمان لانیوالا
بروایات فریقین علے ابن ابیطالب کو جانتی ہین اور اونپر کوئی اعتراض
نہین کرتے بلکہ معترض کو خارجی کہتے ہین قولہ جنہون نے دین کو جاری
کیا اقول بفرض تنزل اگر کسنے منافق سے بہی دین خدا جاری کیا ہو تو
مصداق ان اللہ یؤید ہذا الدین برجل فاجر کی ہوگا کما فی صحیح البخاری
حقیقت یہ ہی کہ جو لوگ فقط آپکے عقیدہ مین مجرے دین ہین وہ شیعوں کی

اعتقاد مین مخرب دین هین ورنه شیعونکو اونکی برا سمجھنے سی کیا حاصل تها اور
ظاہر ہی کہ باعث اسکا درد دین ہے نہ کوئی غرض دنیاوی برخلاف اہلسنت
کی کہ اونھون سے نے ہمیشہ اہل ظلم وجور کو خلیفہ بنایا اور اوسکے مدح وثنا
کرسکے کیسی کیسے مزی دنیا کی لوٹے **قولہ** سوای چار چہ شخصون کے
کسیکو اچھا نہین سکتے **اقول** یہ عوام فریبی اور افترا سازی شاہ جی دہلوی کی
ہی آپ ناحق اونکی دھوکے مین آتے ہین کتب رجال شیعہ تو موجود ہین
طبقہ صحابہ مین دیکھئے کہ شیعہ کتنونکو اچھا کہتے ہین اور جن چار چہ کو اپنی
نکنون خاطر عاطر کیا ہی البتہ شیعہ اونکو ایسے درجے مین اکمل الکملا جانتے
ہین کہ طرفۃ العین جادۂ ایمان کامل سے اونکو لغزش نہین ہوئی اور ایک
آن بہی ذہین اونکا مسبوق بہ شبہ نہین ہوا یہانتک کہ درجۂ عالیہ مستنا
اہل البیت تک اونھون نے ترقی کی اس سے لازم نہین آتا کہ جو مدارج
کمال ایمانی مین اوسنسے کم ہون ہم اونکو برا سمجھین اور واضح ہو کہ جسطرح کفر
کی سے لئے معانی مختلفہ ہین مثل کفر اسلامی اور کفر ایمانی اور کفر طاعتی اور کفر نعمتی
اوسیطرح ارتداد کی سے لئے بہی معانی مختلفہ ہین کہ وہ سب معنی تحت معنی لغوی
مندرج ہین کہ مودی جسکا پہرجانا ایک حال سے طرف دوسری حال
کے ہی پس جو شخص شہادتین سی پہرا وہ بہی مرتد ہی جیسا کہ یہی معنے مشہور
ہین اور طبقہ صحابہ مین ایسے لوگ شاذ ونادر ہین جیسے روایت درحق
کاتب الوحی صحاح اہلسنت مین سے ہے اسیطرح جو شخص اصول ایمان سی
پہرجای اوسپر بہی اطلاق ارتداد کیا جاتا ہی وہذا کثیر سے فی اصحابہ بلکہ جو ضروریات

اور مقتضیات اوسکی سی بہرہ یا درجہ یقین کامل سی مدارج ناقصہ کی طرف رجوع کری
یا ذہن اوسکا کسی وقت مین مسبوق بشک وشبہ ہوجای وہ بہی مصداق
اسکا ہی اور اسیطرح سے جو حسن حال اور محاسن افعال سی بہری اور حال
زہد وتقویٰ سے طرف حال فسق وفجور او طمع اور حرص دنیا کی جاوے
ان سب پر اطلاق ارتداد کا کرسکتی ہین پس کفر اور ارتداد کا اطلاق نسبت
صحابہ کی جہان کلمات علمای امامیہ یا اونکی احادیث مین پایا گیا ہے
کہین مراد اوس سے معنیٔ اولین کفر اور ارتداد کی نہین ہین بلکہ کوئی معنے
معانی دیگر سی حسب قراین مقام مراد ہوتے ہین اور اسیطرح سے ایمان
اور اسلام کبہی مترادف ہین اور کبہی آپسمین نسبت عموم وخصوص سے ہے
اور فسق وکفر مین بہی نسبت عموم وخصوص سے ہے پس چاہیی کہ اسبات کا
مومنین کو خیال رہے کہ رفع تلبیسات عامہ مین بکار آمد ہی قولہ کیونکر ایسی
عقیدہ پر تعجب نہ آوی اقول جای تعجب عقائد اہلسنت ہین کہ نیک و بد کی
تمیز نہین دیتی اور سب صحابہ کو عدول کہتی ہین حالانکہ خود ہی اونکی فسق وفجور
کی تصریحات کرتے ہین کہ فلان صحابی پر فلان خلیفہ نے حد زنا جاری
کی اور فلان پر حد شرب خمر جاری کے کتاب احیاء العلوم مین آپکے
امام غزالی فرماتے ہین ماترک الناس الربا باجمعھم کما لم یترکوا شرب الخمر
وسائر المعاصی حتے روی ان بعض اصحاب النبی باع الخمر فقال عمر لعن اللہ
فلاناً ہو اول من سن بیع الخمر اور شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفا مین فرماتے ہین
عن ابن عباس ذکر لعمر ابن خطاب ان سمرۃ باع خمراً فقال قاتل اللہ

سمرة ان رسول اللہ قال لعن اللہ الیہود حرمت علیہم الشحوم فجملوہا وباعوہا انتہے
محصل یہ ہی کہ لوگون نے ریا نہین چہوڑا جسطرح شرب خمر اور سائر معاصی کو
نہین چہوڑا یہانتک کہ بعض اصحاب نبی نے شراب بیچی پس کہا عمر نے خدا
لعنت کری فلان پر کہ وہ اول جاری کرنیوالا طریقہ بیع خمر کا ہی اور ابن عباس
نے روایت کی ہی کہ عمر ابن خطاب سے کسی نے کہا کہ سمرہ نی شراب بیچی
عمر نی کہا قاتل اللہ سمرۃ قاتل بمعنی لعن کے ہی کما صرح بہ اہل اللغۃ الحاصل
باوجود اینہمہ فسق وفجور ہر کل صحابہ عدول ہین اے حضرات اہلسنت تمہاری
ایسے عقیدہ پر کیونکر تعجب نہ آوی اور کیونکر تمہاری اس گمراہی پر افسوس نہو
اور واقفان رموز اسرار کہ چشم ابروسی بے حقیقت کاریجاتی ہین بمقتضای
ان العیون لتبدی فی تقلبہا ما فی الضمائر من ود و من حنق خوب
جانتے ہین کہ اصل غرض قایل ہونی عدالت کل صحابہ سی نہین ہی مگر حفظ
حریم ثلاثہ ارتداد ونفاق سے پس جو ثلاثہ کو اچھا کہی تو اگر کل صحابہ کی فسق وفجور
کو ثابت کری تو اہلسنت بطیب خاطر اوس سے راضی ہین بلکہ اوسکو اپنا امام
اور پیشوا بناتے ہین اے حضرات ذرا تو غور کرو اور کچہ تو خدا سے ڈرو کہ
ان ہزاروں لاکہوں کروروں درکروروں آدمیون سے جو حضرت پر
ایمان لائے سوای تین شخصو کے ولیکن تم کسیکو اچھا نہین سمجہتی ہو بہلا کیونکر
ایسے عقیدۂ باطلہ تمہاری پر تعجب نہ آوے اور کیونکر تمہاری اس گمراہی
پر افسوس نہو **قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام**
جو سے تہے دلیل ہم لوگ کیا شیعہ اور کیا سنی پیغمبر صاحب کی زیارت کو افضل ترین

سعادات اور بہترین قربات سی سمجھتی ہین اور چونکہ اب زمانہ آپکی حیات کا نہین
ہے اسلئی آپکی قبر مبارک کی دیکھہ لینی کو اور آپکی روضۂ انور کی خاک آنکھون مین
لگا نیکو غنیمت جانتی ہین اور اسیکو بہترین سعادات سمجھتے ہین اور اگر کوسئے
شخص خواب مین آپکے زیارت سی مشرف ہوجاتا ہی تو وہ بڑے
بزرگو مین شمار کیا جاتا ہی اور حقیقت مین جتبک کوئی شخص نہایت ہی نیک اور
مخلص اور پرہیزگار نہین ہوتا وہ خواب مین بہی سعادت زیارت سی مشرف
نہین ہوسکتا ہے پس نہایت افسوس کا مقام ہی کہ ہم اون لوگون سکے
بزرگے اور فضیلت کا کچہہ بہی اعتقاد نا رین جو برسون حضرتؐ کی زیارت کرتی
رہی اور رات دن آپکی صحبت مین حاضر رہے اور ہر لحظہ اور ہر ساعت
آپکے دیدار سی مشرف ہوئے اور ہمیشہ آپسے ہمکلام رہی اور نہ صرف
زیارت اور صحبت کی سعادت پائی بلکہ حضرتؐ کی غم اور خوشے مین شریک
رہے اور آپکی یاری اور مددگاری اعلاء کلمۃ اللہ مین کرتے رہی سہ

ازوطنہا مہاجرت کردند   برالمہا مصابرت کردند   در سفر ہمرکاب او بودند
در حضر ہمخطاب او بودند   ہمہ آثار وحی دیدۂ او   ہمہ اسرار دین شنیدہ ازو
باہمی در شدائد و اہوال   بذل ارواح کردہ و اموال   پایۂ دین بلند از ایشان شد
کار شرع ارجمند از ایشان شد   رضی اللہ عنہم از سوی حق   ہر ایشان بشارت مطلق

غرضکہ صرف زیارت اور صحبت ہی حضرت سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا سکے
ایسی فضیلت ہی کہ کوسئے بزرگی اوسکو نہین پاتی نہ کہ جب اوسکی ساتہہ اور
فضایل ذاتی سے بہے صحابہ مین موجود ہون تو پہر اونکی مراتب او مدارج کی کیا انتہا ہی

مناسب ہر مقام کی آوینگے لہذا یہان بالاجمال اشارہ طرف بعض کے
ہوتا ہی مالایدرک کلہ لایترک کلہ مناسب معلوم ہوا پس وہ اوصاف جمیلہ
اس قسم کے ہین طالب دنیا ہونا اسے تریدون عرض الدنیا ہونا
نبوت مین ہمیشہ شک کرنا اور روز حدیبیہ اوسکا ظاہر کر دینا افعال جناب
رسولخدا پر معترض رہنا ترک ادب رسالت کرنا یہانتک کہ دامن شریف کو
مثل کتوں کے پکڑکر کھینچنا اور اونحضرت کا دبکار نا انہ لیہجر کہنا اونحضرت
کو تنہا چھوڑ دینا اور اپنی جان بچا کر بہاگ کھڑی ہونا انکی بہت وصیت سے
ہونا نسبت ہذیان طرف اونحضرت کی وکیران الرجل لیہجر اوغلط اطاعت ابت
ونیوی سے کے سقیفہ بندی کرنا نعش مطہر کو بے غسل وکفن چھوڑنا غصب
خلافت کرنا غصب فدک کرنا بضعہ رسول کو آزار دینا اونسے تادم مرگ اونکو
غضبناک رکہنا قصد احراق خانہ نبوت کرنا بیگ دروازہ جلانا بضعۃ الرسول
پر بعض اشقیا کا تبت بدہ ہاتھہ اوٹھانا مال خمس وزکوۃ بغیر حق کہنا امانت بیت
لٹانا خزانہ جمع کرنا مطرودین رسول اللہ کو بلانا مال خدا اونکو کہلانا قرآن کو
جلانا اصحاب خاص عمل ائمہ کو مارنا ہے عزت کرنا جلا وطن کر دینا
الغرض بیان حسن وخوبی حضرات ثلاثہ کی سے دفاتر طوال چاہئے کتب
کلامیہ فرقہ حقہ اونکی مطاعن سے بہری ہوئے ہین طرفہ یہ ہی کہ یہ حالات
شرافت دلالات حضرات اہلسنت کی کتب ہی لکہی گئے ہین مسن شاہ
خلیع نے تشئید المطاعن وغیرہ من کتب الکلام قولہ پس نہایت افسوس
کا مقام ہے کہ ان لوگون سے کے بزرگے او فضیلت کا کچہ بہی نہ اعتقاد

کرین اقول آپکو اسپنے اعتقاد کا اختیار ہے مگر شیعہ تو مومنین کے نہایت
فضیلت اور بزرگی کا اعتقاد کرتے ہین آری منافقین اور مرتدین کو البتہ
کافر کیا ہے سمجھتی ہین قولہ جو برسون حضرت کی زیارت کرتے رہی
اقول برسون کفار بہی مثل ابولہب و ابوجہل کے زیارت کرتے
رہی اور راتدن منافقین بھی صحبت مین حاضر رہی اور ہر لحظہ و ہر ساعت دیدار
سے مشرف رہی مگر ہمیشہ مذبذبین بین ذلك لا الی هولاء ولا
الی هولاء رہے اور باوجود اتنہاسے سلوکات کی جو خاندان رسالت سی
اونکی حق مین عمل مین آئے وہ اپنی مقتضای بدطینتی سے باز نہ آئے
اور وہ ہکڑ امیان کین کہ تا قیامت یادگار زمانہ رنگین و نعم ما قیل سے درختی
کہ تلخ ست وی را سرشت گرش بر نشانی بباغ بہشت وگر باغبانش شود جبرئیل
وہر آبش از چشمہ سلسبیل سرانجام تخمی بکار آورد ہمان میوہ تلخ بار آورد
قولہ غم اور خوشی مین شریک رہی اقول منافقین صحابہ خوشی مین
تو البتہ شریک رہی کہ تر حلوے زہر مار کرنیکو ملے مال غنیمت بمصداق نعمت راحت
گفت ہاتہ لگا لیکن وقت غم پس شرکت آپکی اصحاب ثلاثہ کی غیر مسلم ہی اسلئے
کہ قرآن اور احادیث اور سیر اور تاریخ سے ظاہر ہی کہ یہ لوگ ہر مقام تنگی
اور ترشی مین بہاگ کہڑے ہوتے تھی اور وقت ضیق اور شدت جان
بچا جاتی تھے پس جو ایسے تہی وہ آپکی یار اور مددگار رہے
کیا کرتے تھے وفاداری اور جان نثاری کام اور ہی لوگون کا تھا جنکو شیعہ
اپنا پیشوا سمجھتی ہین نہ پیشوایان سنیان کہ کل کام اونکی مکر و خدع و فریب

تھی اور غرض اصلی اونکی تحصیل جیفہ دنیا تھی قال اللہ عز من قائلہ و من
الناس من یقول امنا باللہ و بالیوم اخر و ما ھم بمومنین یخادعون
اللہ و الذین امنوا و ما یخدعون الا انفسھم و ما یشعرون فی قلوبھم
مرض فزادھم اللہ مرضا و لھم عذاب الیم بما کانوا
یکذبون الآیات الی اثنا عشر آیات من اول البقرۃ اور یہی بارہ آیتین آپکی
بارہ مصرع کے جواب مین کافی اور وافی ہین اور شعریات کو کہ تخیلات
بحت ہین براہیات سے کچھ علاقہ نہین ہے خصوصاً ایسی اشعار کہ آیات
قرآنی جسکے مکذب ہین اگر حقیقت واقعی بیان کیجاتے تو مناسب تھا کہ
اشعار آپکی باین الفاظ ہوتے کما قال بعض الاحبار الظرفا الاذکیاء

الاصفیا ره
از وطنها مهاجرت کردند
سوی دنیا مبادرت کردند
همه دم در رکاب او بودند
چون مگس گرد قاب او بودند
همه آثار وحی دیده ازو
وقت نصرت مگر رسیده ازو
از نبی و رشد ائمه و احوال
جسته مانند روبه ز جبال
پست دین بلند از ایشان شد
کافری ارجمند از ایشان شد
بعد خیر الوری حکایتهاست
از ثلاثه بسی شکایتهاست
طمع ملک داشتند آنان
مصطفی را گذاشتند آنان
بلکه فی مذهب خیر ورا
منعقد گشت صحبت شورا
آن یکی غاصب خلافت شد
رخنه در دین فتاد و آفت شد
آفت و فتنه و فساد اکنست
روز آغاز ارتداد از انست
این خلافت اگر بگویم راست
سبب قتل سید الشهداست
پس ازان برد حق زهرا را
به ستم خورد حق زهرا را
واد رنج و الم به بنت رسول
بخدا از جهان گذشت ملول
وان دگر با رسول رب جهان
بخدا داد نسبت هذیان
مصطفی خواست چون کند تحریر

یک کتابی بحکم رب قدیر تا نہ ابتر شود وگر گمراہ گفت او حسبنا کتاب اللہ
دید چون ہر دو را دل حیران سوزش ہو خنت مصحف یزدان ہست نعم البصیر زسوی حق
بہر ایشان بشارت مطلق قولہ غرضکہ صرف زیارت او صحبت ہی ایسے
فضیلت ہی کہ کوئی بزرگی اوسکو نہین پاستے اقول حال زیارت اور
صحبت پیشتر گذارش ہوا کہ بدون ایمان مفید نہین ورنہ ابوجہل ور ابولہب
اور کل منافقین صاحبان بزرگے ہوجائین اب یہ عرض ہی کہ یہ صحبت
کفری اور نفاقی اون لوگونکی سے لئے موجب زیادتی وبال و عذاب ونکال ہوئی
فضلاً عن الفضیلۃ ولنعم ماقیل ے دون شود از قرب بزرگان خراب
جیفہ دہد بوی بد از آفتاب اور ظاہر ہی کہ جو صحبتین خلوات او جلوات سے
تہین جیسے صاحبات صحابیات کی اونکے بدونکی حق مین تو خدا سے نے
یضاعف لہا العذاب ضعفین فرمایا پس مصاحبین بد کیواسطے لا اقل ایک
ضعف کا ہونا تو ضرور ہی پس ثبوت اس فضیلت اور بزرگی کا کہ عذاب
اور نکال المضاعف ہی کلام اللہ سے واجب التسلیم ٹھہرا باقی دیگر فضائل فراتی
کا حال سب آپ سن چکی تو پھر ترقی معکوس کے مراتب اور مدارج کی کیا
انتہا ہے قال المخاطب الفقام ہداہ اللہ سبل السلام پانچوین
دلیل اس امر کو سب مسلمان تسلیم کرتے ہین کہ مکہ اور مدینہ اسلام کی ابتدا اور
ترقی کی مقام ہین اور انہین دو جگہونکو سب دنیا سی بڑھ کر عزت ہی
ایک خدا کا گہر اور رسول کا مولد ہی دوسرا حضرت کا شہر اور آپکا مدفن ہی
مکہ معظمہ مین بنیاد اسلام کی قایم ہوئے اور مدینہ منورہ مین اوسکی ترقی ہوئی

آوران دونون جگہونکی بزرگے ایسی سے ہے کہ کبھی کوئی مذہب باطل انمین پہر جاری نہوگا اور دجال ملعون کا بہی گذر اونمین نہوگا پس ہمکو غور کرنا چاہئی کہ ان دونون شہرونکی رہنے والی اتبک صحابہ کی نسبت کیسا اعتقاد رکھتے ہین جوکچہ اونکا اعتقاد ہوا وہیکو اصل ایمان سمجھنا چاہئے پس خدا کے فضل سی اون دونون شہرونکی رہنے والی بلکہ تمام عرب کی باشندون کا جو اعتقاد صحابہ کے نسبت ہی وہ ظاہر ہی اگر ہم موافق شیعونکی یہ کہین کہ وہ سبکے سب گمراہ ہین اور باطل اعتقاد پر اب تک قایم ہین تو اس سے اصل مذہب اسلام پر بڑا الزام آتا ہی کیونکہ خداوند عالم نے جہان سے اپنے نبی کو پیدا کیا اور جہان سے اپنے پیغمبر کا مدفن بنایا اور جن جگہون کو عرش و کرسی کے برابر رتبہ دیا اور جہانسی اسلام اور ایمان جاری کیا اونہین جگہونکے رہنی والونکو خدانی اتبک باطل اعتقاد پر قایم رکہا اور اون لاکہون کرورون آدمیونکو جو اس بارہ سو برس کے عرصہ مین وہان پیدا ہوئے اور وہان رہی گمراہ رکہا اور گمراہی پر اونکا خاتمہ کیا اور ایک مومن کا گذر بہی وہان نہونے دیا اور اتبک خدای عزوجل کو وہی اصرار ہی کہ اونہین بد اعتقادون سے مکہ اور مدینہ بہرا ہوا ہی اور وہی گمراہی اور ضلالت اتبک تمام عرب مین پہیلی ہوئی ہے اور باوجود گذرجانے اسقدر عرصۂ دراز کے اب بہی کوئی مومن پاک بغیر تقیہ کے وہان جانی نہین پاتا اور اپنے ایمان اور اعتقاد کو بخوف اپنے عزت اور جان کے ظاہر نہین کرسکتا قیامت تو قریب آگئے اس دنیا

کے ختم ہونیکی دن نزدیک ہوسگئے لیکن خدا اون ظالمون اور بداعتقادون
سے اپنی گھر اور اپنی رسول سکے گھر کو پاک نہین کرتا اور مومنین سی اون
شہرونکو آباد نہین فرماتا اور گمراہون یا ایسے پاک جگہون سے نہین نکالتا
اگرچہ حسبقدر زمانہ نبوت کا دور ہوتا گیا اور اسلام مین ضعف آتا گیا مذہب شیعون
کا ترقی پاتا گیا اور اونکی عقائد باطلہ کو رواج ہوتا گیا اور اکثر شہرون اور
ملکونمین اونکی حکومت بھی ہوگئے اور بادشاہت اور سلطنت بہی نصیب ہوئے
لیکن باینہمہ مکہ اور مدینہ اور عرب مین جو دین پیغمبر خدا کے وقت مین تہا وہ
جاری ہے اور جو مذہب رسول مقبول کی سامنی تھا وہی اب بہی ہی ۔

ہست محفل بر آن قرار کہ بود ❊ ہست مطرب بر آن ترانہ ہنوز ❊

ہم حیران ہین کہ جب مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین اس تیرہ سو برس کے
عرصہ مین ایک مسلمان پاک اعتقاد نہوا اور ایسے پاک جگہہ مین کسی مومن
پاک کا گذر نہوا تو پھر کونسا مقام ہوگا جہا سکے رہنی والی مومن اور مسلمان
ہوسنگے اور خدا کی گھر کو اور رسول کے گھر کو چھوڑ کر کسکے گھر مین ایمان والے
رہتی ہوسنگے ای بھائیو بغیر اسکے کہ یہ امر قبول کیا جاوی کہ اصل دین اور مذہب
وہی ہی جو مکہ اور مدینہ کے رہنی والون کا ہے کوئی دوسرا علاج نہین ہے۔

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

یہ دلیل عقلی آپکی نہایت معقول ہے کہ حسن و خوبی صحابہ بلکہ ثلاثہ اعتقاد اہل
مکہ و مدینہ سے ثابت ہی کہ وہ لوگ اونکو اچھا سمجھتی ہین اور چونکہ اہل مکہ و مدینہ
کا اعتقاد باطل پر ہونا محال ہے پس ضروری کہ صحابہ اسچھے ہون کیونکہ

حضرت کیا خود صحابہ منافقین اور مرتدین بلکہ آپکے ثلاثہ اہل مکہ اور مدینہ ہی
سے تھے پس جب شیعہ خود اونہین سکے ضلالت وگمراہی بدلائل عقلیہ ونقلیہ
آپ ہی سکے کتابون سے ثابت کرتی ہین تو اونکی اخلاف واذناب
کو بدرجۂ اولی فاسد الاعتقاد کہینگے اور خدمت شریف مین بکمال عجز وانکسار
اس مثل دائر وسائر کو عرض کرینگے کہ ما رضینا بشیطان نکیف بذر اریہ یہ
ایک بات ہی دوسری بات یہہ ہی کہ جہان اسپنے صفحۂ اولی مین فرمایا تھا
کہ شیطان فی بعد ایمان لانیکے اکثر مسلمانون کو بہکایا اور اونکی دلون کو
باطل عقیدون سے بہر دیا وہان اپنی اہل مکہ ومدینہ کو مستثنی نہین کیا تھا
کہ اونکو کبہی شیطان سنے نہین بہکایا اور اونکی دلون تک اعتقاد باطلہ کا گذر
نہین ہوا اور جبکہ ایسی مداخلت شیطان کی قرن اولی مین بیشتر آیات وروایات بخوبی
ثابت کی اور لاریب وہ لوگ بھی اہل مکہ ومدینہ ہی سے تھی پس قرون مابعد
مین کہ بقول آپکے اسلام مین ضعف آیا بدرجۂ اولی اس شیطان نی عقائد
باطلہ کا القا کیا ہوگا تیسری بات یہہ ہی کہ اسپنے صحاح اہلسنت مین ملاحظہ فرمایا
ہوگا کہ جناب رسول خدا سنے فرمایا سیعود الدین غریبا کما بدء غریبا
اور نہایہ ابن اثیر مین باین لفظ ہے ان الاسلام بدء غریبا وسیعود
کما بدء فطوبے للغربا اور اوسکے معنی مین فرمایا ہے یعنی جیسا
کہ اسلام اول امر مین مثل اوس غریب اور وحید سکے تھا کہ جسکے
اہل نہون بسبب قلت مسلمین سکے اوسیطرح قریب ہی کہ پھر ہوجاے گا
اور مسلمان کم رہجائین سکے پس بنا بر اس معنے سکے کہ بڑی محقق اہلسنت

سے فرمایا ہی البتہ خلو مدینہ از دین حق اسلام لازم ہے اور سیعود میں
چونکہ سین قرب وقوع پر دلالت کرتا ہی اور بلا ضرورت معنی حقیقی سی معنی مجازی کی طرف
جانا نچاہئی پس ضروری ہی کہ محمول کیا جاوی اوس ارتداد پر جو بعد عہد رسول خدا کی واقع
ہوا اور تائید بلکہ تخصیص اسکی حیث لا زالوا مرتدین مند فارقتہم کرتی ہی اسلئی کہ نزد منند
وسطی ابتدای مدت کی ہی یا واسطی جمیع مدت کی بنا بر اولی وثانی مدت ارتداد کی ابتداء
روز مفارقت رسول خدا ہوگا لسلئے کہ جمیع مدت ارتداد ابتداسی انتہا
تک جمیع مدت مفارقت رسول اللہ ہوسکے اگرچہ من حیث النحو
یہان جمیع مدت کی سے معنے نہین ہوسکتے مخفے نرہے کہ دین اور اسلام
سے مراد یہان دین اور اسلام خاص ہے کہ ہم معنی ایمان ہے جیسا کہ
ایمان کبھے ہم معنی اسلام ہوتا ہی چنانچہ ایمان منافقین کا ہے بمعنی اسلام
ہے جیسا کہ ہمنے سابق مین اشعار کیا کہ دونوں کبھے مترادف بھی آتے
ہین قولہ انہین دو جگہون کو سب دنیا سے بڑھکر عزت ہی اقول ہر شے
کے عزت اور حرمت کی سلئے وجوہ مختلفہ ہین جائز ہی کہ بعض کی عزت
بعض وجوہ سے ہوا اور بعض دیگر کے بہ بعض وجوہ دیگر مثلاً مکہ معظمہ باین
جہت کہ ہمیشہ سے عبادت خانہ خدا اور مولد محمد مصطفی ہے
مدینہ سے افضل ہی اور مدینہ اس راہ سی کہ ہجرتگاہ خاتم انبیاء اور مدفن اشرف
مخلوقات خدا ہے مکہ سے رتبہ مین فضیلت رکھتا ہی الغرض وجوہ فضائل
پر نظر کرنے سی معلوم ہوتا ہے کہ مراد ایسے مقامونمین فضیلت من جمیع الوجوہ
نہین ہوسکتے پس کیون نہین جائز ہی کہ بعض وجوہ سے زمین کربلا کو زمین

مکہ پر ترجیح ہو بلکہ خود زمین کعبہ پر ترجیح ہو چنانچہ بعض احادیث ائمۂ اہلبیت مین
اسطرح کا مضمون صداقت مشحون وارد ہوا ہے لیکن آپ کے امثال تو
ایسی باتونکو سنکر کمال سخریہ اور استہزا شروع کرینگے اور ستم ظریفیان کرینگے
اور کیونکر نہو کہ اگر ایسا نہو تو قول خداوند جل وعلا اتخذناھم سخریا ام زاغت
عنھم الابصار محض غلط ہو جائے لیکن چونکہ خدا نے مومنین کو
کافرین پر حجت غالب کیا ہی اسلئے ضرور ہوا کہ ہم ترجیح ارض کربلا کو ارض
کعبہ پر لیسے حجت قاہرہ سے ثابت کرین کہ ہر منکر عرق خجالت مین نہاے
اور ہر حاسد کی دانتون تک پسینہ آجائی بیان اوسکا بمقدمات جلیۂ بدیہیہ یون ہے
کہ اسمین کسی شخص کو اہل اسلام مین سے جای کلام نہین کہ سرور کائنات
اور مفخر موجودات اشرف ممکنات و افضل مخلوقات من الارض والسموات
ہین اور اس امر بدیہی کو کچہ ضرورت نہین ہے کہ بامثال لولاک لما خلقت
الافلاک سے مستدل کرین اور اسمین بہی کچہ شک نہین ہی کہ ابعاض
جسم شریف اور ہر پارۂ جسد منیف شرف و عزت مین مثل کل کے ہے
جیسے ہر ہر پارۂ قرآن مجید عزت و احترام مین بعینہ حکم قرآن مجید رکہتا
ہے اور کافۂ علما کا انعقاد اجماع ہے اسبات پر کہ جو موضع قبر شریف
آنحضرت کا ہے جمیع بقعہاے دنیا پر ترجیح رکہتا ہے چنانچہ بتصریح
اسکی شاہ عبدالحق دہلوی نے کتاب جذب القلوب مین بیان حال
مکہ و مدینہ مین کہی ہی حیث قال در ترجیح یکے ازین دو بلدۂ معظمہ بر دیگری
اختلاف واقع شدہ بعد از انعقاد اجماع کافۂ علما بر تفضیل آنچہ ضمیم

بیان فضیلت کربلا بر مکہ

اعضای شریفہ سید کائنات کردہ از موضع قبر شریف بر سائر اجزای ارض حتی الکعبۃ المنیفہ و بعض علما گفتہ اند بلکہ بر سائر سموات حتی العرش العظیم انتہی اور بعد اثبات ترجیح کے سائر سموات پر فرماتی ہین پس محصل کلام چنان آید کہ قبر شریف حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات افضل و اکرم بود علی الاطلاق و العموم چہ بر بلدہ مکرمہ مکہ و چہ بر خانہ کعبہ مشرفہ انتہی موضع الحاجۃ اور اسمین بہی کوئی مسلمان سوای یزیدیونکی شک نہین کرسکتا کہ جناب سید الشہدا شہید کربلا روحی لہ الفدا پارہ جگر حضرت رسول اللہ ہین اور بہت سے حدیثین مثل حدیث حسین منی و انا من الحسین
گواہ ہین اور گوشت اور خون اونکا ایک جزو ہی گوشت و خون آنحضرت صلعم سی وہو بعض منہ و بضعۃ من جسدہ الشریف فان الفاطمۃ بضعۃ منہ کما فی الصحیح البخاری و بضعۃ البضعۃ بضعۃ اور مقدمہ ثانیہ مین بیان ہو چکا کہ عزت و توقیر مین بعض کل کی ساتھہ مساوی ہی پس ثابت ہوگیا کہ ارض کربلا بجہت موضع قبر شریف حضرت سید الشہدا کہ بعض من رسول اللہ ہین ارض مکہ پر بلکہ کعبہ پر بلکہ سموات پر ترجیح رکہتی ہی حتی العرش العظیم و الحمد للہ رب العالمین و اضح ہو کہ یہ تقریر بنا بر مذاق اہلسنت کی ہے ورنہ وجوہ ترجیح بنا بر مذاق اہل عرفان اور صاحبان ایقان کے دیگر ہین کہ اگر مخاطب کی سامنے بیان کئے جاوین تو خلاف کلموا الناس علی قدر عقولہم کی ہوگا حکمت کا نااہلونسے نہ بیان کرنا وصایای حکماسے ہی قولہ ان دونو جگہونکے بزرگی ایسے ہی کہ کبہی کوئی مذہب باطل انمین پہر جاری نہوگا اقول یہ بات ہے یا از قبیل خرافات ہی دعوای باطل بی حجت و دلیل کرنا اور تحت مسلمات کلمات کل مسلمین بکذب و خدع اوسکو داخل کردینا کام

مخاطب عالی مقام کا ہے اگر اس دعوی مین سچا تہا تو کوئی چہوٹے سی
سنے سے دلیل اوس پر قایم ہوسکے ہوتی کہ مقتضای شرافت مکانی یہی کہ کعبے
وہا کی مکین نالایق نہوسکین اور مکینون کے نالایق ہوجانیسے شرف
مکانی باطل ہوجائیگا کیون حضرت یہ بات آپکو معلوم ہی یا نہین کہ شرف
کعبہ عہد قدیم سے ہی از آدم تا ایں دم ہمیشہ یہ مکان معزز رہا نہ ہرست
اسکی عہد ابراہیمی سے تو منصوص علیہ مصحف مجید ہی کہ جسمین سکے مسلمان
کو جای گفتگو نہین ہوسکتے اور حضرت موسیٰ وہارون کے حلج یا متسم
ہونیکی حدیثین جذب القلوب مین موجود ہین بہر کیف ایسی مکان عزیز اور محترم
مین جسکی شان مین خدا اطہرا بیتی للطائفین و العاکفین والرکع
السجود فرماوی مشرکین نجس بعین رجس اوثان کو داخل کرین اور تین سو
ساٹہہ بت اوسمین رکہین اور کل اہل مکہ الا من عصمہ اللہ اوسکو پرستش کرین
پس اگر عزت مکانی باعث عدم مداخلت اہل باطل ہوتی تو چاہیئے تہا
کہ کعبہ مین سکے بت پرستی نہوسکتے فضلا عن اہلکہ یہ تہا ذکر قبل اسلام کا اب آیئے
بعد اسلام کے ابہی چند سطر پیشتر اس سے آخر دلیل ثالث مین آپ خود ہی
فرما چکی ہین کہ اگر اون لوگون کو جو بعد غلبہ اسلام کی مسلمان ہوسکے تم
منافق جانتے تو صبر آتا انتہی پس ظاہر ہی کہ اہل مکہ نہین ایمان لاسکے مگر
روز فتح مکہ اور وہ روز لاریب روز غلبہ اسلام تہا پس اگر شیعہ ایمان اہل مکہ
کو ایمان نفاقی کہین تو آپکو حسب اپنی اقرار کے ضرور ہی کہ اسپر با دل
خواستہ یا ناخواستہ صبر کیجیے اور پہر آپمین کچھ چون و چرا زبان پر نہ لاسکیے ورنہ

اقرار صبر کی خلافت ہو جائیگا اور جب آپ قرن اولی سے بیدینی اور
نفاق پر راضی ہو گئے تو ضرور ہی کہ اس قرن کے لوگونکی بدینی
پر بدرجۂ اولی راضی ہوتے اعلی کہ بعد گذرنے قرون متطاولہ کے
البتہ بقول آپ ہی کے اسلام ضعیف ہو گیا اور شیطان نے بعد ایمان کی مسلمانونکو
بہکایا اور انکی دلون کو عقائد باطلہ سے بھر دیا پھر اگر اس زمانہ کے لوگونکو آپ
بیدینی سے بری کرینگے تو ترجیح بلا مرجح بلکہ ترجیح مرجوح لازم آویگا اور جب
حال اہل مدینہ کا یہ ٹھہرا کہ انکی بیدینی پر آپکو حسب اقرار اپنے طوعًا و کرہًا
راضی ہونا پڑا تو حال اہل مدینہ بھی اسی پر قیاس کر لیجئے کہ اصل شرف
و عزت میں دونو مکان مساوی ہین گو بعض کو من بعض الوجوہ اشرفیت ہو
اور اگر اس مساوات پر آپکو صبر نہ آوے تو آپ ہی بیدینی اہل مدینہ کے ہم
بالخصوص سبب آپکی لئے ثابت کر دین اور وہ اسطرح ہی کہ کتب معتبرہ مثل
روضۃ الصفا وغیرہ کے دیکھنی سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بدمعاشان
چند اہل مصر سے کہ جنکی افسر بڑی خلیفہ صاحب کی صاحبزادی محمد ابی بکر
تھی واسطی قتل حضرت قتیل الدار کے جمع ہوئی اور چھوٹی صاحبزادی سب سے
بڑی خلیفہ صاحب کی باواز بلند فرمانے لگے کہ اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا
کما فی نہایۃ ابن الاثیر و فی السیر ایضًا او سوقت اہل شہر مدینہ مین کہ اونمین
مہاجر اور انصار اور بدریین اور صاحبان بیعت رضوان بھی تھے سب شریک
بدمعاشونکی ہو گئے آخر بعض اعیان مہاجر اور انصار بھی اپنے دروازونکو
بند کر کے بیٹھ رہی لیکن تاہم اجماع سکوتی مین تو سبنے شبہہ شریک ہوئی

ولا قتل اجماع کل صحابہ بلکہ کل امت اور عدم نصرت کی تو بیشک و شبہ
ہوا ہے اسلئے کہ مقتول ہونا حضرت قتیل الدار کا مثل فلتہ بیعت بکری ایک
امر اتفاقیہ نے نہ تہا کہ وقی اللہ من شرہا ایسین پایا جاتا اور مثل شہادت
عمری کے بہی چوری سے چپہے سی نہ تہا کہ شجاع الدین ابولولوی نی دہوکے
وہڑی مین شکم مبارک چہر اجلا دیا بلکہ علانیہ علی رؤس الاشہاد یہتا
یہانتک کہ باتفاق مورخین بیس دن سے زیادہ تک محاصرہ رہا اور
آب ودانہ بند کیا گیا تہا مگر بنا بر فتوت ومردمی پسران ساقی کوثر کہ اپنے
دشمن کو بہی پیاسا دیکہ نہ سکتے تہی پہر کیف اس مدت دراز مین
کوئی ایسا مسلمان نہوگا کہ جسکو خلیفہ صاحب کی محصوری کی خبر نہ پہونچے
ہوگے مگر کسی نے خلیفۃ اللہ کے اعانت پر کمر نہ باندہی یہ ہزار ون
صحابہ اور مہاجر او رانصار خصوصًا اہل مدینہ کیا چند بدمعاشوں کی دفع پر قادر
نہ ہو سکتے تہی بیشک کر سکتے تہے مگر بنا بر اصول اہلسنت کلہم نے محض بیدینی
اختیار کی اور خلیفۃ اللہ کو مار ا اور مروایا یہانتک کہ لاش مبارک کی
پاؤن مین رسی باندہ کر ہر ایک کوچہ اور گلی مین پہرایا آخر کار ایک مزبلہ پر
پہینکدیا اہلسنت کی ملی سنام کمال رقت تو یہ ہی کہ تین روز تک لاش مطہر
اوس حوض نجاست مین پڑی رہی یہانتک کہ کتون نے اوسکہا اون
نے نہایت اشتہا سے کہائے اور ایک ٹانگ کہا گئی کچہ لوگ یہان گوشت
حسرت دندان سگان رہ گئی مین لیکن ہمکو اس سے کیا مطلب ہمارا بیان
اسسے یہ تہا کہ اگر اوس وقت مین اہل مدینہ عدم نصرت خلیفۃ اللہ مین ہمیشہ

حق پرستے تو نہ ہوتی کہ اب مذہب باطل پر ہون اسلئے کہ اتنوا نکا برا سمجھنا کفر
جانتے ہین چہ جائی انکا اونکی قتل اور غارت پر راضی ہون اور عدم
نصرت اونکی مباح جانتین اور اگر اوس وقت مین مذہب باطل پرستے اور
اجماع اوپر عدم نصرت کی اجماع باطل تہا تو اسیطرح اجماع خلافت بکری
بہی اجماع علی الباطل ہو سکتا ہے کو متفقنا اوس اجماع کا ابتک
باقی رہے وکیف ما کان سبہی جاری نہونا مذہب باطل کا اہل سنت مین
بہر تقدیر باطل ہو گیا اور اگر مخاطب کو اسیرہی تسکین نہوا و صبر نہ آوی اور دوسری
دین باطل سکے تاولین لاوے تو ہم ایک دیگر مذہب باطل کی جاری
ہونیکا نشان سبہی مخاطب کو دیتی ہین کہ آپ ہین کچہ شک نہین ہی کہ کل
مسلمانان ہن سواد اہلبیون اور افغانیو سنکے کہ بتقلید امام غزالی سے
لعنت مکڑا بر یزید سے کہتے ہین سب یزید پلید ما جن ولد الزنا مدمن الخمر کو
الکفر لفوہ و افخر فخرہ دستیتے ہین پس ان سے باطل تر اور کون مذہب ہوگا
کہ سوائی اہلبیت نبوی کی کل اہل مکہ اور مدینہ نی ایسی شقی ترین اولین و آخرین سی
بیعت کی اور اوس لعین کو امام اور پیشوا اپنا سمجھی اور از انجملہ خلیفہ زادہ صاحب
عبداللہ بن عمر ستہے کہ ایک رات بہی سنے بیعت انسی امام کی رہنا
اونکو گوارا نہ تہا اور بے بیعت کی مرنا موت جاہلیت سمجہتی ستہے کما
فی شرح ابن ابی الحدید اور جبکہ بعض اہل مدینہ سنے بعد شہادت
خامس آل عبا کے نقض بیعت یزیدی کرنا چاہا تو خلیفہ زادہ صاحب کو
بہت ناگوار گزرا چنانچہ اصح الکتب بعد کتاب الباری صحیح بخاری کی

کتاب بعض مین مذکور ہے لما خلع اہل المدینۃ یزید بن معویۃ جمع ابن
عمر حشمہ وولدہ فقال انی سمعت النبی یقول ینصب لکل غادر
لواء یوم القیامۃ وانا قد بایعنا ہذا الرجل علی بیعۃ اللہ ورسولہ
وانی لا اعلم غدرا اعظم من ان یبایع رجل علی بیعۃ اللہ ورسولہ
ثم ینصب لہ القتال وانی لا اعلم احدا منکم خلعہ ولا تابعہ فی
ہذا الامر الا کانت الفیصل بینی وبینہ انتہی محصل یہ ہے کہ جب اہل
مدینہ یزید ابن معویہ کو خلافت سے معزول کرینگی تب ابن عمر نے
اپنے اولاد اور اقربا کو جمع کیا اور کہا کہ مینے سنا ہی جناب رسول خدا
کو کہ فرماتے تھی کہ روز قیامت ہر غادر کیواسطی ایک جھنڈا کھڑا کیا
جائیگا اور بدرستیکہ ہمنے بیعت کی ہے اس شخص سے یعنی یزید
بن معویہ سے بیعت خدا اور رسول پر اور مین نہین جانتا کوئی
غدر اس سے زیادہ کہ جس سے ہمنی بیعت خدا و رسول پر
بیعت کی ہو پھر اوس سے قتال وجدال برپا کرین پس جو شخص
تم مین سے بیعت یزید کو خلع کریگا پس درمیان ہمارے اور اوسکے
جدائی اور جدا رہیگا اور صاحب فصل الخطاب صحیح مسلم سی ناقل ہی کہ لما
حدث امر یزید اجتمعوا علی ابن مطیع اتاہ ابن عمر فقال لہ عبد اللہ
بن مطیع اطرحوا لابی عبد الرحمن وسادۃ فقال لہ ما جئتک لاجلس
اتیتک لاحدثک حدیثا سمعتہ من رسول اللہ یقول من خلع یدا
من طاعۃ تلقی اللہ یوم القیامۃ ولا حجۃ لہ ومن مات ولیس فی

عنقہ میتۃ مات میتۃ جاہلیۃ یعنے جبکہ لوگون نے بیعت یزید سے کو
خلع کیا اور ابن مطیع پر متبع ہوئے تو خلیفہ زادہ صاحب ابن عمر نزدیک
ابن مطیع کے تشریف لائے اوسنے کہا کہ مسند لاؤ اور حضرت خلیفہ زادہ
کے لئے بچھاؤ اور باعزاز و احترام اوسپر بٹھاؤ یہ سنکر حضرت سلالہ خلافت
نے فرمایا کہ مین مسند پر بیٹھنے کے لئے نہین آیا ہون بلکہ تیری وعظ
و نصیحت کے لئے آیا ہون اور جو حدیث جناب رسول خدا سے سنی
ہے اوسکی بیان کرنیکو آیا ہون جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جو
شخص ہاتھ سے کے کی بیعت سے اوٹھاوے اور اطاعت خلیفہ سے
باہر جاوے تو ملاقات کریگا خدا سے درحالیکہ کوئی حجت پیش
خدا نرکھتا ہوگا اور جو شخص کہ مرے اور اوسکی گردن مین پٹہ کسے خلیفہ
کے بیعت کا نہو تو وہ موت کفر اور جاہلیت پر مرا ہوگا فقط مقصود
اس کلام بلاغت نظام سے یہہ تہا کہ لوگ خلع بیعت یزید پلید
نکرین لیکن ہرچند نصیحت کے مگر اکثرون نے وعظ و پند کو انحضرت
کے نمانا اور اوسکی سزا اسطرح سے پائی کہ یزید نے سرداری
مسلم بن عقبہ ایک لشکر واسطے قتل و غارت اہل مکہ و مدینہ کی بہیجا کہ
اونہون نے تین روز تک تیغ بیدریغ اہل مدینہ پر جاری کے
چنانچہ شاہ عبدالحق دہلوی کتاب جذب القلوب مین لکہتے ہین کہ
لشکر یزید نے اس واقعہ مین کہ موسوم بواقعہ حرہ ہی ایک ہزار
سات سو شخصون کو جو بقایا سے مہاجر اور انصار اور علماء تابعین اخیار سے

ف واضح ہو کہ اس قتل و غارت کا سبب اس سے نقض بیعت کرنا یزید کی اہلسنت سے بھی کرا دیتی خلیفہ زادی سے کراہی سے خلافت تھا اور درحقیقت ... بیعت یزید و معاویہ ... قتل جناب سید الشہدا بھی ہوا ...

سے تھے قتل کیا اور عامۃ الناس سے سوای عورتون اور اطفال
سب کے دس ہزار آدمی کو مارا اور سات سو حاملان قرآن مجید اور ستانوے
بزرگوارونکو قوم قریش سے تہ تیغ بیدریغ کیا اور فسق اور فساد اور زنا کو مباح
کردیا تھا یہانتک کہ ہزار عورتون نے بعد اس واقعہ کے اولاد زنا کو جنا
اور گھوڑونکو مسجد پیغمبر میں جولان کیا اور روضۂ شریف میں کہ نام ایک
مقام کا ہے درمیان قبر اور منبر کے کہ جسکی حق میں آنحضرت نے
ما بین قبری و منبری روضة من ریاض الجنة فرمایا تھا
گھوڑون نے ہگا اور موتا اور لوگون سے بیعت یزید پلید پر عہد
عبودیت لیا اسطرح پر کہ اگر چاہی یزید تو بیچ ڈالی اور اگر چاہی آزاد کری اور اگر چاہی
طاعت خدا کی اسسے اور چاہی معصیت خدا کی اسسے کرائے اور جو نام طاعت
خدا کا زبان پر لایا اوسکو فورا قتل کیا اور اہل اخبار نے لکھا ہے
کہ اوس زمانہ میں مدینہ منورہ بالکل آدمیون سے خالی ہو گیا تھا اور فواکہ
اور ثمرات اوسکی نصیب وحوش و بہائم ہوتی تھی اور کلاب اور
دیگر حیوانات نے مسجد شریف میں آرام گاہ اپنا قرار دیا تھا انتہی محصل
بعض العبارة ومن شاء التفصیل فلیرجع الیه ولیرجع ما کنا بصدده جناب
مطلب نی جو فرمایا کہ اہل مدینہ میں کبھی مذہب باطل جاری نہیں ہوا
ہم پوچھتے ہیں کہ یہ بیعتیں جو بعض برضا و رغبت اور بعض بجبر و قہر
اہل مدینہ میں جاری ہوئیں اگر کلہا مذہب حق تھا پس باوجود قتل
باجتماع النقیضین کے دنیا میں کوئے مذہب باطل نہیں ہو سکتا اور اگر

عنقه بیعة مات میتة جاهلیة یعنے جبکہ لوگون نے بیعت یزید سے کو
خلع کیا اور ابن مطیع پر مجتمع ہوئے تو خلیفہ زادہ صاحب ابن عمر نزدیک
ابن مطیع کے تشریف لائے اوسنے کہا کہ مسند لاؤ واسطے خلیفہ زادہ
کے لئے بچھاؤ اور باعزاز و احترام اوسپر بٹھاؤ یہ سنکر حضرت سلالہ خلافت
نے فرمایا کہ مین مسند پر بیٹھنے کے لئے نہین آیا ہون بلکہ تیری وعظ
و نصیحت کے لئے آیا ہون اور جو حدیث جناب رسول خدا سے سنی
ہے اوسکی بیان کرنیکو آیا ہون جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جو
شخص ہاتھ کسیکی بیعت سے اوٹھاوے اور اطاعت خلیفہ سے
باہر جاوے تو ملاقات کریگا خدا سے درحالیکہ کوئی حجت پیش
خدا نہ رکھتا ہوگا اور جو شخص کہ مرے اور اوسکی گردن مین پٹہ کسیکے خلیفہ
کے بیعت کا نہو تو وہ موت کفر اور جاہلیت پر مرا ہوگا فقط مقصود
اس کلام بلاغت نظام سے یہ تھا کہ لوگ خلع بیعت یزید پلید
نکرین لیکن ہر چند نصیحت کے مگر اکثرون نے وعظ و پند کو آنحضرت
کے نمانا اور اوسکی سزا اسطرح سے پائی کہ یزید نے بسرداری
مسلم بن عقبہ ایک لشکر واسطے قتل و غارت اہل مکہ و مدینہ کی بھیجا کہ
اونہون نے تین روز تک تیغ بیدریغ اہل مدینہ پر جاری رکھے
چنانچہ شاہ عبد الحق دہلوی کتاب جذب القلوب مین لکھتے ہین کہ
لشکر یزید نے اس واقعہ مین کہ موسوم بواقعہ حرہ ہی ایک ہزار
سات سو شخصون کو جو بقایائے مہاجر و انصار اور علماء تابعین اخیار ہی

تھے قتل کیا اور عامۃ الناس سے سوای عورتون اور اطفال
کے دس ہزار آدمی کو مارا اور سات سو حاملان قرآن مجید اور تیاسی
بزرگوار ونکو قوم قریش سے تہ تیغ بیدریغ کیا اور فسق اور فساد اور زنا کو مباح
کر دیا یہانتک کہ ہزار عورتون سے بعد اس واقعہ کے اولاد زنا کو جنا
اور گھوڑونکو مسجد پیغمبر مین جولان کیا اور روضۂ شریف مین کہ نام ایک
مقام کا ہے درمیان قبر اور منبر کے کہ جسکی حق مین آنحضرت نے
ما بین قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ فرمایا تھا
گھوڑون نے ہگا اور موتا اور لوگون سے بیعت یزید پلید پر عہد
عبودیت لیا اسطرح پر کہ اگر چاہی بیچ ڈالی اور اگر چاہی آزاد کری اور اگر چاہی
طاعت خدا کرا سے اور چاہی معصیت خدا کرا سے اور جو نام طاعت
خدا کا زبان پر لایا اوسکو فوراً قتل کیا اور اہل اخبار نے لکھا ہے
کہ اوس زمانہ مین مدینۂ منورہ بالکل آدمیون سے خالی ہوگیا تھا اور فواکہ
اور ثمرات اوسکی نصیب وحوش و طیور ہوتی تھی اور کلاب اور
دیگر حیوانات نے مسجد شریف مین آرام گاہ اپنا قرار دیا تھا انتہی محصل
بعض العبارۃ ومن شاء التفصیل فلیرجع الیہ ولیرجع ما کنّا بصددہ جناب
مخاطب نے جو فرمایا کہ اہل مدینہ مین سے مذہب باطل جاری نہین ہوا
ہم پوچھتے ہین کہ یہ بیعتین جو بعض برضا و رغبت اور بعض بجبر و قہر
اہل مدینہ مین جاری ہوئین اگر کلہا مذہب حق تھا پس باوجود قتل
با اجتماع نقیضین کے دنیا مین کوئی مذہب باطل نہین ہو سکتا اور اگر

بعضها مذہب باطل تہا تو قول اوسکا عدم اجرائی باطل حرمین مین باطل ہوگیا
بلکہ اگر سچ پوچھئے تو اوسی باطل کا نمونہ اہل مکہ و مدینہ مین ابتک باقی
ہے کہ روز عاشورہ کو روز عید سعید سمجھتی ہین اور کس کس خوشیون
سی حرمین مین گاتے اور بجاتی ہین اس سے باطل تر مذہب
کیا ہوگا اور کیونکر اسطرح نکرین کہ پیر دستگیر غوث الاعظم اونکی نے کتاب
غنیۃ الطالبین مین عید کرنے روز عاشورہ کا حکم کس شد و مد سے
دیا ہی اور پوشاک بدلنا اور سرمہ لگانا اور توسعہ طعام کرنا مستحبات سی
جانا ہے گو بقول ابن حجر کے صواعق مین ایسا کرنیوالی نواصب
سی ہون لیکن حضرت غوث الاعظم کو نواصب سی ہون مگر پیر تو
اونکی ضرور ہے جیسا کہ بقول اونہین حضرت کی گو ابو حنیفہ مرجیہ میر
سے ہون تقلید اونکی لازم ہے سابق مین اہلسنت انکار ان مضامین
کا غنیۃ الطالبین سے کرتی تہی مگر الحمد للہ کہ مطبوع ہو جانی غنیۃ الطالبین
نے زبان درازی اہلسنت کو قطع کر دیا خلاصۃ الکلام جسطرح سے
زمانہ سابق مین مذہب باطل نفاق کا منافقین اہل مدینہ مین جاری تہا
ومن اهل المدينة مردوا على النفاق لا تعلمهم نحن نعلمهم اور درمیان
مین سنہ بدولت اہل نفاق کے بہت سی بعتین مذاہب باطلہ
کی اوسمین جاری ہوئین اور بقول ابن حجر کی صواعق مین اب بہی
مذہب باطل نواصب کا یعنے عید عاشورہ اوسمین جاری ہے اسیطرح
اگر اب بہی مذہب باطل حسن وخوش نے بعض منافقین صحابہ کا اوس مین

جاری ہو تو ہرگز خلاف عقل و نقل نہین ہے وتستطیع علی زیادۃ توضیح سے فی القتال الآتے بعد النبی و بلاسے قولہ ورود جال ملعون کا بہی کذا ونہین ہوگا اقول سے نفسہ اس خبر کی اقرار و انکار مین مذہب اہل حق کا کچہ ضرر نہین لیکن آپکو مناسب تہا کہ مقابل خصم مین اسپنے خصم سے ہی کی کتب معتبرہ سے نقل اس مضمونکی کرتے کہ اقرب بقبول ہوتا لیکن ہمکو اصل کلام مین بحث کرنے سی کچہ حاصل نہین ہی آپ رے کلام اوس غرض مین سے ہے کہ جسکی واسطی یہ کلام آپنے اس مقام پر وارد کیا ہے پس اگر غرض آپکی یہ ہی کہ عدم مداخلت دجال سے ثابت ہوتا ہی کہ اہل باطل کا استیلا امین سبکے نہوگا تو یہ باطل اور غلط بحت ہی اہلیٔکہ گو بفرض و تسلیم آپکے کلام کی دجال کو امین دخل نہوگا مگر بہت سی برادران دجال کو اوسمین دخل ہوچکا ہے از انجملہ مدبر معاشان مصر کہ جنہون نے خلیفۂ ثالث کو جام رحیق سرشار شہادت سی سیراب کیا و از انجملہ معاویہ بن ابی سفیان کہ اہلی بیعت کو جابر ابن عبد اللہ بیعت ضلالت سمجہتی تہے کما فی جذب القلوب اور اہلبیت نبوت اسکو ایسا گمراہ سمجہتی تہے کہ قابل قتل جانتے تہے وکما فی صلالہ قولہ علیہ السلام یا علی حربک حربی و یا علی من فارقنی فقد فارق اللہ و من فارقک فقد فارقنی کما فی ازالۃ الخفا و از انجملہ یزید بن معاویہ وقد مر من جذب القلوب و از انجملہ قرامطہ لعنہم اللہ کہ جنہون نے بنیاد کعبہ ہلا دی اور حجر الاسود اوکہاڑ لائی چنانچہ باتفاق

موزخین بیس برس تک حجر اسود مسجد کوفہ مین رہا و از انجملہ وہابیان نجد کہ
جنہون نے کل حجاز پر تسلط کیا اور سلطان روم سے کچھ نہی ہو سکا
آخر والی مصر غفر اللہ نے اونکی شر کو دفع کیا اور اگر غرض آپکی عدم
گمراہی باشندگان وہاں سے تھی تو گو دجال کا گذر نہوگا مگر شیطان اور
اخوان الشیاطین کا گذر تو بی شبہ اشتباہ اس کے لئی کافی
ہی اور اگر دجال وہان نجاویگا تو وہ لوگ خود مذمت دجال مین مشرف
ہو سکتی ہین پہر دجال کے وہان جانیکی کیا ضرورت ہیگی اور بعید نہین
کہ یہ کلام اس اقل الانام کا کوئی صاحب محمول بر ظرافت کرین سلئی
ضروری ہی کہ ہم سند اسکی بعض کتب معتبرۂ اہلسنت سی دین کہ پہر کسیکو
جای کلام نرہے شاہ عبد الحق دہلوی کتاب جذب القلوب مین فرماتی
ہین کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ ایک روز جناب رسولخدا نی
یوم الخلاص کو یاد فرمایا اور ذکر اوسکا مکرر زبان معجز بیان پر آیا صحابہ نی
پوچھا کہ یا حضرت یوم الخلاص کیا ہی فرمایا کہ وہ روز ہے کہ دجال آویگا
اور کوہ احد پر چڑہکی نگاہ کرے گا اور اپنی صحاب سی کہیگا کہ جانتے ہو
یہ قصر سفید کیا ہے یہ مسجد احمد ہے بعد اسکے قصد داخل ہونی مدینہ کا
کریگا لیکن ہر سر راہ پر ایک فرشتہ موکل پاویگا کہ اوسکی حفظ و حراست مین ہوگا
پس نا امید ہو کے واپس جاکے جمع سیول سے خیمہ کر کر یگا اور مدینہ
مین تین مرتبہ زلزلہ آویگا پس جو جو شخص اوسمین جنس کافر و منافق اور
فاسق سے ہوگا وہ دجال کیطرف جاویگا اور مدینہ ہر خبث و نجاست سے

منظور نظر ہے تو ہماری ساتھ چلی بشرطیکہ دو چار روز ابسی نے نہین
متمذہب بمذہب شیعہ کری تقیہ کا نام تو آپکی سامنے لی نہین سکتی کہ
آپکے تلوون سے لگی سے گئے اور سرنیزہ بھی سے گئے مگر بریاکاری تو ریہ
چندی دو چار کلمہ جو شیعہ کہتی ہین اونکو زبان پر لاسئے تو پھر آنکو
دکھلاسئے وہی کہ کتنی شیعہ ہین کہ تقیۂ صورت اہلسنت مین ہین
اور کتنے سنی حقیقی ہین قولہ بلکہ تمام عرب کی باشندونکا اقول
جن لوگون سنے کبھی گھر سے قدم باہر نہین نکالا ہے اونکو ایسے
ہی پندار باطل ہوا کرتے ہین کتبک دام تحصیل دنیا مین پھنسے رہیگا
ذرا قدم باہر نکالے سیروا فی البلاد ان عراقین نجف کی سیر ملک مین کیجیئی
ملک شام مین جبل عامل سے قری اور بلاد کو دیکھئے ملک حجاز مین
ابوالقبائل کی سیر کیجئے صحرا اونمین سب نے اسد اور بنی خزاعہ کو دیکھئے تو
بخوبی نے واضح ہو کہ تمام ممالک عرب مین کتنے کرور شیعہ ہین
قولہ سبل مذہب اسلام پر بڑا الزام آتا ہے اقول اہل مذہب
اسلام پر سوا ایسی لڑشا تونکے تمھاری نزدیک کچھ الزام نہین آتا ہے سرلسر
آپکی نملوآنے تھے ہی مسلمانون کا یہی اعتقاد ہی کہ اگر کل اہل دنیا کافر ہوجا ئین
جب بھی مذہب حق مذہب اسلام ہی وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ
عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا
قولہ جہان سے اپنے نبی کو پیدا کیا اقول ہوسکتا ہے کہ
کوئی سے کہے کہ بدترین خلایق اور کافرترین دنیا وہ ہے لوگ تھی جہان

نبی کے پیدا کرنیکی اور نبی کی مبعوث کرنیکی احتیاج پڑتی اور وہ
ایسے کافر تھے کہ اگر نبی اور کہین مبعوث ہوتے تو وہ ظاہری
ایمان سے بھی نکلتے اور سابق مین بیان ہو چکا کہ شرف مکان
کی لئے شرافت مکین لازم نہین ہے اور شرافت اضافی کی لئے
بھی ایمان شرط ہے ورنہ ابوجہل اور ابولہب کو بقول آپکی اپنے
سے بہتر سمجھئی ولعلہ لا یرضی بہذا قولہ جن جگہونکو خدا نے عرش و
کرسی کے برابر رتبہ دیا اقول واقع مین منافقین امت نی ایسے
ایسے مقامات متبرک کی عزت اور حرمت کچہ نہ سمجھی خانۂ رسول کو
ناریون نے جلا دیا مسجد رسول کو ارجاس و انجاس نے جای
کلاب بنا دیا خانۂ خدا کو منجنیقو نے گرا دیا اور اوسمین آگ لگا دی
جن جگہونکا صغیرہ کبیرہ تہا کما فی جذب القلوب بیشک ہونا کبیرہ
کفر تہا مگر ظالمان او عاصیان امت نی کچہ خوف خدا نکیا اور خود جناب
رسول خدا نے ان فتنوں کی خبر دی تہی اور فرمایا تہا بادروا بالاعمال
فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مومنا ویمسی کافرا
ویمسی مومنا ویصبح کافرا یبیع احدہم دینہ بعرض من الدنیا کما فی
ازالۃ الخفا کیون حضرت یہ دین کو ساتھ دنیا کے بیچنے والی سوای
اہل مکہ اور مدینہ کے کسی اور جگہہ کی لوگ تھے اور یہ واقعات
ہائلہ سوای ان مقامات متبرک کے کسی اور جگہہ پر واقع ہوئی تھے
اور مخاطبین باین خطابات سوای صحابہ کے اور کون لوگ تھے

منظور نظر ہے تو ہماری ساتھہ چلی بشرطیکہ دو چار روز اپنے تئین
متمذہب بمذہب شیعہ کریں تقیہ کا نام تو آپکی سامنے لی نہین سکتی کہ
آپکے تلوؤن سے لگی سے گے اور سر نیچی ہو گے مگر ریاکاری تو ریہ
چندی دو چار کلمہ جو شیعہ کہتی ہین اونکو زبان پر لاسیے تو پہر آپکو
دکہلا دینگے کہ کتنے شیعہ ہین کہ تقیۃً صورت اہلسنت مین ہین
اور کتنے سنی حقیقی ہین **قولہ** بلکہ تمام عرب کی باشندونکا **اقول**
جن لوگون نے کبہی گہر سے قدم باہر نہین نکالا ہے اونکو ایسے
ہی پندار باطل ہوا کرتے ہین کبتک دام تحصیل دنیا مین پہنسے رہینگا
ذرا قدم باہر نکالے سیر قریٰ و بلاد ارض عراقین کیجیے سیر ملک یمن کیجیے
ملک شام مین اہل عامل کے قریٰ اور بلاد کو دیکہیے ملک حجاز مین
ابو الضیا کی سیر کیجیے صحرا اونمین سب نے اسد اور بنی خزاعہ کو دیکہیے تب
آپکو سنے واضح ہو کہ تمام ممالک عرب مین کتنے کرور شیعہ ہین
قولہ سہل مذہب اسلام پر بڑا الزام آتا ہے **اقول** اہل مذہب
اسلام پر سوای لڑنا ؤنکے شیعیان نزدیک کچہ الزام نہین آتا ہے سر بسر
آپکی غلو آتے نہیے ہی مسلمانون کا یہی اعتقاد ہی کہ اگر کل اہل دنیا کافر ہوجائین
جب بہی مذہب حق مذہب اسلام ہی وَمَن ینقلب علے
عقبیہ فلن یضر اللہ شیئاً

قولہ جہان سے اپنے نبی کو پیدا کیا **اقول** ہو سکتا ہے کہ
کوئی کہے کہ بدترین خلائق اور کافر ترین دنیا وہے لوگ تہی جاو

نبیؐ کے پیدا کرنیکی اور نبیؐ کی مبعوث کرنیکی احتیاج پڑتی اور وہ
اسلیے کافر تہی کہ اگر نبیؐ اور کہین مبعوث ہوتے تو وہ ظاہری
ایمان سے بہ نلاتے اور سابق مین بیان ہوچکا کہ شرف مکان
کی لئے شرافت مکین لازم نہین ہے اور شرافت انسانی کی لئے
بہی ایمان شرط ہے ورنہ ابوجہل اور ابولہب کو بقول آپکی اپنے
سے بہتر سمجہیئی ولعلہ لا یرضی بہذا قولہ جن جگہونکو خدا نے عرش و
کرسی کے برابر رتبہ دیا اقول واقع مین منافقین امت نی ایسے
ایسے مقاماہاے متبرک کی عزت اور حرمت کچہ نہ سمجہی خانۂ رسولؐ کو
ناریوں نے جلا دیا مسجد رسولؐ کو ارجاس وانجاس نے جاے
طلاب بنا دیا خانۂ خدا کو منجنیقوں نے گرا دیا اور اوسمین آگ لگادی
جن جگہونکا صغیرہ کبیرہ تہا کما فی جذب القلوب بیشک یہ ہنگا کبیرہ
کفر تہا مگر ظالمان او عاصیان امت نی کچہ خوف خدا نکیا اور خود جناب
رسولؐ خدا نے ان فتنوں کے خبر دی تہی اور فرمایا تہا بادروا بالاعمال
فتناً کقطع اللیل المظلم الخ یصبح الرجل مومنا ویمسی کافرا
ویمسی مومنا ویصبح کافرا یبیع احدہم دینہ بعرض من الدنیا کما نے
ازالۃ الخفا کیون حضرت یہ دین کو ساتہ دنیا کے بیچنے والی سوای
اہل مکہ اور مدینہ کے کسی اور جگہہ کی لوگ ہستے اور یہ واقعات
ہائلہ سوالے مقامات متبرکہ کے کسی اور جگہہ پر واقع ہوئی ہتے
یا اور مخاطبین باین خطابات سوای صحابہ کے اور کہان کی لوگ ہتے

رکہتا ہے اور بعد اس جبر کی بظلم و جور عذاب بہی کرتا ہی چنانچہ
صاحب مسلم الثبوت اعتقاد اشاعرہ مین تصریح کرتا ہی کہ الحق انہ کفور بالجبر
لیکن بنا بر مسلک حق پس خدا نہ اعتقاد باطل کسیکو دیتا ہی نہ اوسپر
قایم رکہتا ہی بلکہ معتقدین باطل خود اعتقاد باطل بسوء اختیار اختیار
کرتے ہین اور خود اوسپر قایم رہتے ہین آری خداوند عالم اونپر جبر
نہین کرتا ہی کہ بہ مشیت الجائی عقیدۂ باطل کو اونکے دل سی نکالدی
اسلئے کہ خلاف حکمت اختبار و امتحان سے ہے بلکہ بعد ہدایت اور
رہنمائی کے اور اتمام حجت کے اونکو اونکے حال پر چہوڑ دیتا ہی
کما ہو مفاد قولہ تعالی ترکہم فی ظلمات لا یبصرون و ذرہم فی طغیانہم
یعمہون - پس اس ترک کرنیکو تعبیر کرنا ساتہہ قایم رکہنے کی اوپر عقاید
باطل کے کہ مشعر جبر ہے سراسر ہذیانات اور غوایت سے ہے قولہ گمراہ
رکہا اور گمراہ ہے پر اونکا خاتمہ کیا **اقول** بنا بر مذہب اشاعرۂ جبر کہ مجوس
ہٰذہ الامۃ ہین یہ سب ٹہیک ہی کما سبق لیکن بنا بر مذہب اہل حق پس
نہ خدا کسیکو گمراہ کرتا ہے نہ گمراہی پر رکہتا ہے نہ کسیکا خاتمہ گمراہی
پر کرتا ہے گمراہ کرنا کار شیاطین جن و انس ہی قال اللہ تعالی
فی ذکر الشیطان ولقد اضل منکم جبلاً کثیرا وقال
اضلہم السامری وقال اضل فرعون قومہ وما ہدی پس گمراہ کرنا جو کار
شیطان اور سامری اور فرعون سے ہے معاذ اللہ وہ فعل خدا کا
نہین ہو سکتا اور جہان کہین نقلیات مین نسبت اضلال کی طرف

خداوند ذوالجلال سے کے وارد ہوئی ہے وہان ہرگز سے معنے گمراہی نہین مراد
ہین بلکہ معنی دیگر مراد ہین کما فسرہ اہل الحق سے وکتبہم او رمعنی گمراہ ہے
ہر جگہہ پر سمجھنا عین گمراہی ہے **قولہ** ایک مومن کا گذر بھی وہان نہونے پایا
اقول لاکھون مومن کا گذر ہوا اگر آپ سے جھوٹونکا گذر وہین ہوگا
جہان جھوٹونکا مقر ہے **قولہ** وہی اصرار ہے **اقول** کیونکر اصرار نہو
کہ عادت قدیمہ حضرت احدیت اسی پر جاری ہوئی ہے کہ کفار اور
منافقین کو اونکی حال پر چھوڑ دیتا ہی اور اونپر جبر نہین کرتا ولن
تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا **قولہ**
کو سے مومن پاک بی تقیہ کے **اقول** اگر مومن نجس مشرکین کو
پاک سمجھنی والا سنے تقیہ کیا اور کوئی مومن پاک مشرکین کو نجس
سمجھنے والا با تقیہ گیا تو نہ اونکی نجاست وخباثت مین کچھ گھٹ گیا و نعم
ما قیل سے خر عیسیٰ اگر بمکہ رود — چون بیاید ہنوز خر باشد
سگ بدریای ہفت گانہ بشوی — چونکہ تر شد پلید تر باشد
اور نہ اونکی طہارت ظاہری اور باطنی مین کچھ خلل آگیا اگر صحیح بخاری
کو بلکہ کتاب الباری کو سنیت عثمانے جلا دیجئی تو البتہ التقیۃ الی
یوم القیامۃ ابدا الا ان تتقوا منہم تقاۃ و نیۃ کا نشان نرہے
غرض ذکر تقیہ سے اگر تعریض بحال مومنین ہے تو تعمیل حکم خدا
ورسول مین کو سے قباحت مومنین کے لئی نہین ہے
بلکہ حقیقت مین یہ توہین وتذلیل اون فساق وفجار کی ہی جنکے

ظلم و ستم سی مومنین کو اعتیاد سے بہ تقیہ ہوستے ہی اور ان نامسلمانون
سے بحذا کہ صاحبان انصاف ونصاری ہنود وغیرہ بہتر ہین کہ کسیکو
بہ تعصب مذہبی ایذا و آزار نہین دیتے ہین برخلاف ان
نامسلمانونکے جو بطمع دنیا مسلمانونکو لوٹتے ہین اور بحیلہ تعصب
مذہبی ایذائین پہنچاتے ہین پس حقیقت مین ذلت و خواری دنیا و
آخرت کی انہین ظالمونکے لئی ہے نہ مظلومون کی سلئے قال
امیر المومنین علیہ السلام فی جواب کتاب معاویۃ علی مانقلہ الطبری
وابن ابی الحدید قلت انی کنت اقاد کما یقاد الجمل المخشوش
حتی ابایع ولعمر اللہ لقد اردت ان تذم فمدحت وان تفضح فافتضحت
وما علی المسلم من غضاضۃ فی ان یکون مظلوما مالم یکن شاکا فی
دینہ ولا مرتابا فی یقینہ یعنی اے معاویہ تو نی کہا مجھی کہ مین بیعت
ابوبکر کیو سطی اسطرح کھنچکر گیا جیسے بینی شتر مین لکڑے ڈالکر
کھینچتی ہین قسم ہی خدا کی عمر و حیات بخشندہ کی کہ اس کلمہ سے
مذمت میری چاہتے تو نی لاکن درحقیقت مدح میری کی تو نی اور
مجھے فضیحت کرنیکو چاہا اور درحقیقت تو خود فضیحت ہوا مرد مسلمانکی لئی
کیا عیب اور نقصان ہے اس بات سی کہ وہ مظلوم ہو اور سپر ظالمین ظلم و ستم
کرین جبکہ مومن اپنے دین مین شک کرنی والا اور اپنے
یقین مین شبہ لانیوالا نہو قولہ قیامت تو قریب آگئی اسے قولہ گھر کو
پاک نہین کرتا اقول قیامت کی قریب ہونیمین شک نہین

اشراطها اور اُنکا وجود دیکھو بھی شاید ابھی نہین انشراطون سے
ہو لیکن ابھی گھر کے پاک کرنیکا وقت نہین آیا اسلئے کہ پاک ہونا مدینہ
کا ارجاس اور انجاس سے آپ سن چکی ہین کہ یوم الخلاص مین ہوگا اور
یوم الخلاص بقول رسول اللہ بعد از خروج دجال ہوگا پس اگر آپسے
ہوسکی تو الی یوم الوقت المعلوم صبر کیجئے اور اگر صبر نہین ہوسکتا ہے
اور آپکو نہایت تعجیل طہارت خانہ رسولؐ سے منظور نظر ہے تو
اور کوئی تدبیر ہمارے خیال مین نہین آتی بجز اسکی کہ اپنے حاکم
سی چند روز کی رخصت لیکر کوئی جہاز دخانی پر جزیرۂ دجال تک
جائیے اور اگر نشان معلوم نہو تو احادیث جامع الاصول سے جسمین
ذکر اون لوگون کا ہے جنہون نے دجال سی ملاقات کی ہے
اور حدیث جساسہ سی جو کتاب الفتن صحیح مسلم مین ہے اور اوس مین
ایک مہینے کے راہ جزیرۂ دجال تک لکھی ہے اور پتہ جانب
مشرق کا دیا ہے پتہ لگا لیجئے اور اوس پتہ سی وہان جاکی اوس فتنہ
خوابیدہ کو کسی تدبیر سی جگا لیجئے اور اوسکو اپنی ہمراہ لائیے پس
وقت یوم الخلاص بھی آجائیگا اور امام مہدیؑ ہادی عجل اللہ ظہورہ بھی خود
بخود واسطے دفع دجال اور ہمراہیون اوسکی کے ظاہر ہوجائینگی اس سی
بہتر کوئی تدبیر واسطے جلد طاہر ہونے مدینہ کی ارجاس اور انجاس سے
نہین سوجھتی آئندہ آپکو اختیار ہے قولہ جسقدر زمانہ نبوت کا اقول حقیقت
حال یہ ہے کہ جسقدر زمانہ نبوت کو قرب تھا اور خزان علم نبوت اوسکے دن

وحی والہام موجود تھے اشقیاء امت نبی اوسیقدر خاندان نبوت کے
مٹادینے مین سعی و کوشش کی یہانتک کہ کربلا مین خاتمہ اوسکا کردیا مگر
خداوند تعالیٰ نے ذات واحد آدم آل عبا علیہ آلاف التحیۃ والثنا سے پہر
اوس خاندان کو ترقی دینی شروع کے اور دین حق رسول خدا تمام عالم مین
پہیلنا شروع ہوا یہانتک کہ آج لاکہون ہر ہر قریہ اور ہر ہر بلدہ مین اوس
دین حقہ کی کلمہ پڑہنے والے موجود ہین پس زمانہ ضعف اسلام حقیقی قریب
انقضاء زمانہ نبوت تہا اور ترقی مذہب باطلہ اہل جور مین ہوئی تہی بعد
اوسکی چونکہ ظلم کی لیئے بقا قلیل ہی خانوادہائی ظلم کو خدا نے ایسا غارت کیا کہ
آج نشان اونکی قبرون تک کا دنیا مین پیدا نہین ہے اور مشاہد خاندان
نبوت خانہائی عبادت خدا ہوگئی ہین یاتوھا رجالا وعلی کل ضامر
یاتین من کل فج عمیق فاعتبروا یا اولی الابصار **قولہ** اور مادشاہت و سلطنت
بہی نہ نصیب ہوئی **اقول** الحمد للہ دشمنو نکی آنکہو نمین خاک **قولہ** بالنہیمہ مکہ اور
مدینہ مین **اقول** سابق مین بیان ہوچکا ہی کہ مشیت خدا مقتضی اسکی نہین ہوئی
کہ قبل یوم الخلاص مکہ اور مدینہ کو ارجاس سے پاک کیجئی لیکن وہ علی رغم اناف
مخالفین کے خدائی جہنڈا ایمان کا دست سلاطین سادات مغربیہ سی مکہ
اور مدینہ مین گاڑدیا کہ ہر ہر در و دیوار خانہائی ارجاس بہ نقش و نگار تبرّا مزین
ہوچکا ہی کافی تاریخ طبقا تہم **قولہ** جو دین پیغمبر صلعم خدا کی وقت مین تہا **اقول** غلط
محض اور کذب بحت ہی جناب رسول خدا صلعم کی وقت مین ہرگز دین یزیدی جاری
نہ تہا اور اب مکہ اور مدینہ مین دین یزیدی جاری ہی اور عید عاشورہ منائی

جاتی ہی آپ سنی سے کہتے ہین ہم دیکھی سے شنیدہ کی بود مانند دیدہ الغرض بلا
لحاظ حرمت حرمین اعمال فسق و فجور عمل مین لاتے ہین روز عاشورہ گاتی
بجاتی ہین ہر ہر مقام پر محفل نشاط جماتی ہین یزید کی ہڈیان تک سڑ گئین مگر
اونکی خوشی کا طریقہ اب تک یزیدیون سے نے جاری رکھا ہی سے ہست محفل
بران قرار کہ بود ہست مطرب بران ترانہ ہنوز فاسئل بہ خبیر العلاک ما کنت
بہ بصیر اقولہ ایک مسلمان پاک اعتقاد نہوا اقول ایک یا سو یا ہزار مومن
پاک اعتقاد کی ہو سے نیسے خلو مدینہ از رجاس او انجاس کفار و منافقین او اہل
فسوق سے نہین ہو سکتا ہی جب تک یوم الخلاص نہ آوی کما قولہ پھر وہ ایسا
مقام ہوگا جہانکی رہنے والی مومن اور مسلمان ہونگی اقول وہ مقامات
اس زمانہ مین کربلا و نجف اور کاظمین اور مشہد طوس او ہزارون قری
اور بلاد عرب او عجم ہین گو رسے کے کیڑی کو کیا معلوم کہ دنیا کیا چیز ہی قولہ
خدا کی گھر اور رسول کی گھر اقول مکرر گزارش ہو کہ جب اشقیاء امت نی
بیت خدا کو جلا دیا اور بیت رسول مین آگ لگادی تب اہلبیت خدا و رسول
سراسیمہ و متفرق ہوسے پس جہان جہان وہ پہنچی آور نور ہدایت اونکا ہر تو
افگن ہوا دین و ایمان بھی وہان چلا گیا اور بعض اہلبیت جو اوس خرابہ خانہ
سوختہ مین بضرورت خاکستر نشین ہوئی آجتک اونکی مرقد ہائی مطہرہ پر کوئی
چراغ جلانی والا نہین ہے کیا عداوت ہی ارجاس و انجاس کو اہلبیت
نبوت سی حیف ہی کہ عبد العناد جیلانی کہ بافادات ابن حجر مکی صواعق مین
تا صبیت اونکی غنیۃ الطالبین سی ثابت ہی قبر اونکی بغداد میں مین لطلاو

نقرہ دنبائی جاوی او شمع کافوری جلائی جاوی او قبور اہلبیت نبوت پر
ایک ضریح چوبی کا بہی معنائقہ ہو۔ ور کوی ایک تیل کا چراغ بہی نہ جلانی
پاوی سے این چہ شوریست کہ در دور قمری بینم + طوق زرین ہمہ گردن خر
می بینم۔ یہ ہی دین او ایمان اہل مدینہ کا عجل اللہ ظہور ہا من الارجاس ظہور
اشرف الناس قایم آل محمد علیہم السلام قولہ ای بہائیو اقول ای مخاطب
سنی بہائیو اگر اسلام کی کچہ عزت اور حرمت رکہنا چاہتی ہو تو اون اہل
مکہ او مدینہ سی جنہون سے بطمع دنیای چند روزہ خاندان نبوت کو
مٹادیا خصوصا وہ لوگ جو مصداق اوّل من اسس اساس الظلم والجور
ہین اونسے بیزاری کرو تاکہ یہود و نصاری تمہارے دین او ایمان پر نہ ہنسین
اسکے سوا کوئی دوسرا علاج نہین ہے قال المخاطب العقام
ہداہ اللہ سبل السلام شواہد نقلی صحابہ کی فضیلت مین ہم صحابہ کرام
رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی فضائل کی ثبوت مین تین قسم کی نقلی شہادتین
بیان کرتے ہین اوّل وہ شہادتین جو توریت او انجیل مین مذکور ہین
دوم وہ شہادتین جو قرآن مجید مین مذکور ہین سوم وہ شہادتین جو ائمہ کرام
علیہم السلام سی کتب امامیہ مین منقول ہین توریت و انجیل کی شہادتین
صحابہ کی فضیلت مین اتنی بات تو امامیہ مذہب والی بہی جانتے ہین
کہ اسطرح پر اللہ جل شانہ نی کتب سماوی مین ذکر پیغمبر خدا کا بطور پیشینگوئی کی
کیا ہی اوسیطرح حضرت کی یاروں کا بہی تذکرہ فرمایا ہی او اونکی صفات اور
حالات کو مشابہ نہین بیان کیا ہے اور اوس سی انکار اہلی نہین کرتی

کہ خدا نے خود فرمایا ہے کہ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء
علی الکفار رحماء بینھم ترٰیھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا
سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذلک مثلھم فی التوریۃ ومثلھم
فی الانجیل کزرع اخرج شطاہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی
علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار ...

یعنی محمد رسول اللہ کا ہی اور جو لوگ ساتھ اونکی ہین سخت ہین اوپر کفار
کی رحم دل ہین درمیان اپنی دیکھتا ہی تو اونکو رکوع کرنیوالی سجدہ کرنیوالی
چاہتی ہین فضل خدا کا اور رضامندی اوسکی نشانی اونکی اوپر اونکے
چہرہ پر ہی اثر سے سجدہ کی یہ ہی صفت اونکی بیچ توریت کے اور
اوصفت اونکی بیچ انجیل کے جیسی کہیتی نکالے اکوا اپنا پس قوی
کری اوسکو پس موٹی ہو جائین پس کہڑی ہو جائین اوپر جہڑی اپنے
کی خوش لگتی ہے کہیتی کرنیوالی کو تو کہ غصہ مین لاوی اللہ بسبب
اون مسلمانونکی کا فرونکو اب ہم اون نشانونکو جو توریت و انجیل مین
مذکور ہین اور جنکی خبر خدای جلشانہ نی اس آیت مین دی ہی بیان
کرتی ہین یقول المستمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام
سابق مین سے بیان ہو چکا ہی اب ہی ابتدای دلائل نقلیہ مین بیان
ہوتا ہی کہ غرض اہلسنت کی کل صحابہ کی بیان حسن و خوبی سی اثبات حسن و
خوبی حضرات ثلاثہ و اتباعھم کی ہی اور شیعہ ہیں ایسکی منکر ہین اور حضرات ثلاثہ و اتباعھم کو
اچھا نہین سمجھتے بلکہ اصل ایمان سی بے بہرہ جانتی ہین اور اوسکے

ایمان کو ایمان نفاقی ثابت کرتے ہین پس یہی امر محل نزاع درمیان اہل حق اور اہل باطل کے ہی چنانچہ صفحہ ۲۷ مین خود مخاطب فرماتی ہین کہ ان فضائل کے مصداق صرف وہی اصحاب ہین جنکو علمای شیعہ اچھا جانتی ہین اور اکثر مہاجر اور انصار خصوصا خلفاء ثلاثہ اس سی خارج ہین سو اسکا دعوی کل علمای شیعہ نی کیا ہی اور پہر صفحہ ۲۷ مین فرماتی ہین کہ ما بہ النزاع درمیان ہماری اور حضرات کی صرف یہ امر رہگیا کہ مراد اس سی تمام مہاجرین اور انصار ہین یا نہین بلکہ اصل تصفیہ منحصر اس امر پر رہا کہ خلفای ثلثہ بہی اسمین داخل ہین یا نہین انتہی بنا بر اسکی شہادتین عقلی یا نقلی مطلق صحابہ کی فضائل مین بیان کرنا محض لغو ہی اسلئے کہ مطلق صحابہ کو شیعہ کب برا کہتے ہین خود آپ معترف ہین کہ کل علمای شیعہ نی اسکا دعوی کیا ہے کہ مصداق فضائل وہی اصحاب ہین جنکو شیعہ اچھا جانتی ہین پس ذکر کل شواہد عام کا واسطی اثبات دعوای خاص کی بیکار ہی وقد تقرر فی المیزان ان لا دلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلث جو فضیلت عام آپ ذکر کرینگی ہم جواب مین کہینگے کہ مراد اس سے علی ابن ابیطالب اور اصحاب اونکی امثال سلمان و ابوذر و عمار و مقداد ہین نہ آپکی ثلاثہ اور اتباع اونکی امثال ابو عبیدہ و عبد الرحمن و سعد و خالد پس یہی ایک جواب اجمالی شواہد عامہ مین کافی اور وافی ہے اور جب آپ تطبیق کسی فضیلت کی ثلاثہ پر کرینگی تو ہم کہینگے کہ لاریب باتفاق فریقین منافقین اسکی مصداق نہین ہین پس ضروری ہی کہ پہلی ایمان ثلاثہ کا ثابت کرو اور

اونکو زمرۂ منافقین سے خارج کریو تب ہم نظر کرینگی کہ یہ فضیلت اونپر منطبق ہی یا نہین اب ہم جواب تفصیلی مزخرفات مخاطب بیان کرتی ہین قولہ اول وہ شہادتین جو توریت اور انجیل مین مذکور ہین اقول بزعم باطل اسپنے ایک شہادت توریت کی بیان کی اور ایک شہادت انجیل کی بیانکی اونکا نام شہادتین توریت کی اور شہادتین انجیل کی رکھا ہی ایک ایک شہادت پر اطلاق شہادتین بلفظ جمع معلوم نہین اکس راوی کیا سواسے خدع اور فریب کی جو کہ ذہین غادرین خائنین سے علی مافی صحیح المسلم ہاتھہ آیا ہی کس بات پر محمول کیا جاوی قولہ دوم وہ شہادتین قولہ سوم وہ شہادتین اقول اول و دوم و سوم تینون شقیں ثلاثہ کے باطل ہین اور مشہود لہم پر غیر منطبق کما سیظہر عنقریب انشاء اللہ تعالی قولہ اتنی بات تو امامیہ مذہب والی بہی اقول اتنی بات تو سنی مذہب والی بہی جانستے ہین کہ جسطرح پر اللہ جل شانہ نے کتب سماوی مین ذکر پیغمبر خدا کا اور اونکی یاران وفادار کا بطور پیشنگوئی کی کیا ہے اسیطرح اونحضرت کی یارون نابکارون بدشعارون دغاکردار اور دنیا طلبونکا بہی تذکرہ فرمایا ہی اور اونکی رذائل صفات اور حالات متفاوت سمات کو کتب سماوی قدیم مین بالتصریح بیان کیا ہی اور اہلسنت اس سی انکار اسلئے نہین کرتی کہ خدا نی خود فرمایا ہے قد افلح من تزکّی و ذکر اسم ربہ فصلّی ۝ بل تؤثرون الحیٰوۃ الدنیا والاخرۃ خیر وابقی ۝ ان ھذا لفی الصحف الاولی ۝ صحف ابراھیم وموسی ذکر صلوۃ اور زکوۃ سی ثابت ہوا کہ مخاطب امثال ابوجہل لعنہ ابولہب نہین ہین

اہلئی کہ انکو صلوٰۃ اور زکوٰۃ سے کیا واسطہ اور اسیطرح روی خطاب طرف
مومنین مخلصین سے کے بہی نہین ہی اسلئے کہ اونکی شان سے نہین ہی کہ
دنیا کو آخرت پر اختیار کرین تب پس مخاطب تؤثرون الحیوٰۃ الدنیا کی نہین
ہین مگر منافقین صحابہ کہ انکی شان ہین دوسری جگہہ فرماتا ہی ارضیتم
بالحیوٰۃ الدنیا من الآخرۃ فما متاع الحیوٰۃ الدنیا فی الآخرۃ الا قلیل
مگر جب ایسی خطابونکو ساتہہ خطاب تریدون عرض الدنیا کی ملایئے
تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ مراد منافقین مہاجرین و انصار ہین سب انکے
راس و رئیس خلیفہ اول ہین کیا قرر ذکر ہو دسیا تی پس محتمل کلام خداوند علام
استقام پر بانضمام قرائن آیات دیگر یہ ہوا کہ بدرستیکہ رستگار ہوئی وہ لوگ
کہ جنہون نے صلوٰۃ اور زکوٰۃ بہ نیت خالص ادا کی لیکن ای منافقین صحابہ
تم ایسی نہین ہوا بہ تم دنیا کو آخرت پر اختیار کرتے ہو حالانکہ آخرت بہتر
ہی اور باقی تر ہی اور یہ وہ باتین ہین جسکا ذکر صحف ابراہیم و موسٰی ہین
مین بہی ہو چکا ہے پس اگر توریت اور انجیل سی بقول آپکی بعض صحابہ کی
فضیلت نکلی تو صحف ابراہیم اور موسٰی سی بعض دیگر کی رذلیت بہی نکلی قولہ
اسیطرح حضرت کی یارونکا بہی تذکرہ فرمایا ہی اقول آیۂ وافی ہدایہ مین تصریح
یاران و اصحاب کی نہین ہی بلکہ خدا نے والذین معہ فرمایا ہی پس اگر
معیت سی صحابت مراد لیجاوی تو اسمین شک نہین ہی کہ صحابت لغوی
ہوگی نہ اصطلاحی اہلسنت یعنی من رائی النبی مومنا ولو لحظۃ اور ظاہر ہے
کہ کمال اس صحابت لغویہ کا اہلبیت رسالت مین ہی وا زینجاست کہ حدیث

نجوم مین لفظ اصحاب بتفسیر اہلبیت ہوئی ہے گو کل اونکی مصداق اصحاب
اصطلاحی اہلسنت نہون لیکن خدا و رسول پر واجب نہین ہی کہ اطلاق الفاظ
مین تابع اصطلاح اہلسنت ہون جیسا کہ عنقریب جواب حدیث نجوم مین
آویگا پس جسطرح اصحاب سی جناب رسول خدا کی مراد اہلبیت لئی اوسیطرح
سی کیون نہین جائز ہی کہ خدا کی والذین معہ سی اہلبیت رسالت کو مراد
لیا ہو علی ہذا کہ معیت سی یا معیت ایمانی مراد ہی جیسا کہ بعض مفسرین نے
والذین معہ کی تفسیر بہ والذین آمنو معہ کی ہی یا معیت نصرت و اعانت جیسا کہ
ان اللہ مع الذین اتقوا و ان معی ربی سیہدین کی تفسیر کی گئی ہے یا معیت
مشارکت فی الذات یا مشارکت فی الصفات یا معیت زمانی یا معیت مکانی
غرض کہ ہر قسم کی معیت کہ قابل مدح ساتھہ جناب رسول خدا کی فرض کیجاوی
اکمل افراد اوسکی اہلبیت رسالت ہین لیکن معیت ایمانی پس ظاہر ہے کہ
اکمل سے فی الایمان اہلبیت علیہم السلام ہین کہ اونکا ایمان مثل ایمان رسول خدا
کے بہ بشارت سی طرفۃ العین بہی مسبوق بکفر نہین سبب ولو یعبدوا
صنما قط پس اونہین کو مومنین مع رسول اللہ کہہ سکتی ہین کہ من حیث الایمان
ہمیشہ مع رسول اللہ تہی آگے بہی ساتہہ مخالفین خدا و رسول کی نہ تہی اور نہ بجز انکی
کسی صاحب پر یہ بات نہین صادق آتی گو مومنین دیگر بہی سے فی الجملہ
بامعنی مع رسول اللہ ہون اور جب معیت ایمانی مراد لیجائیگی خواہ بروجہ کامل
خواہ فی الجملہ تو سوای مومنین کی منافقین والذین معہ مین کسیطرح داخل ہی نہین
ہوسکتی پس ثم آپکی ثلاثہ اس سی خارج ہو گئی اسلئے کہ اونکا ایمان ابہی تک

ثابت ہی نہین ہی بلکہ نفاق ثابت ہی ہم اونکو والذین آمنوا معہ مین ہو داخل
نہین جانتی بلکہ والذین نافقوا کا اس در میں سمجھتی ہین لیکن معیت اعانت
و نصرت پس اہلبیت علیہم السلام ہی ہر گز نہ معین و مددگار اونحضرت کا ہوگا
اسلئی کہ احتیاج اعانت اور نصرت کی نہ تھی مگر ترویج دین اور حفظ سید المرسلین
مین اور ترویج دین اسلام بزور شمشیر اللّٰہی ہوئی جن جن وقتون مین رفیقان
وفا شعار مصداق فولیتم مدبرین ہوئے نام اسلام کا باقی رکھنی والا اور پیغمبر خدا
کی حفاظت کرنیوالا سوای حیدر کرار صاحب ذوالفقار کی کون تھا اور جن
لوگونکو اہلبیت مین سی حکم جہاد بسیف نہین ہوا وہ ہون نی بواسطہ باعث و
مجادلات حسنہ سر او جہاد القعدا ی ثم انی اعلنت لھم و اسررت لھم اسرارا اگر
ترویج ایمان کل جہانین کی اونہین کی بدولت آج اکثر مومنین ہوتئین نیا
مین ہر ہر بلاد و نواحی مین موجود ہین اور یہ اعظم انواع جہاد تھا جو اہلبیت سی
عمل مین آیا چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ پدر شاہ عبد العزیز دہلوی کتاب ازالۃ الخفا
کی صفحہ نسخہ مطبوعہ مین فرماتی ہین و از اعظم انواع جہاد ہست امر کردن خلیفہ
بمعروف و نہی وا از منکر بغیر خروج او بسیف و می باید کہ بہ تلطف باشد و ن بالعنف
و در خلوۃ باشد دون الجلوۃ تا فتنہ برنخیزد انتہی الحمد للّٰہ الذی اجری الحق علی لسانہ
اب کل اعتراضات و تعریضات نصاب نسبت بائمہ اطیاب در بارہ عدم
خروج بسیف اخفاء و استتار از اشرار باطل ہوگئی الغرض معیت نصرت کا امر
مخصوص باہلبیت ہی اور نصرت فی الجملہ او مومنین کی لئی بھی ہی لیکن آپکی
ثلاثہ اول تو مومنیت ہی سی خارج ہین دوسری کس مقام پر نصرت رسول خدا

کی اور کس روز مباشر حرب و ضرب ہوئی کس کافر سی لڑی کسکو مارا بھلا ایک
کا نام تو بتلا دیجی ہان سواد لشکر مین شل مینی تہا تو کبی بطمع مال غنیمت شریک
ہوئی اور جب برا وقت پیش آیا بہاگ کہڑی ہوئی کتاب روضۃ الصفا مین
علی ما نقل لکہا ہی کہ تلوار حضرت عمر کی سات بالشت کی لانبی ہے اور
ایک بالشت کی چوڑی تہی مگر کسی لڑائی مین اتفاق وقتی میان سے
نکلنی کا نہوا لیکن معیت مشارکت فی الذات پس سوای اہلبیت کی کون
ایسا ہی کہ گوشت وخون اوسکا گوشت وخون رسول اللہ ہو گو بعض مومنین
دیگر بہی مثل حمزہ و عبیدہ وجعفر وعباس کی فی الجملہ مشارکت نسبی رکہتی تہی
مگر مثل مشارکت لحمک سے لحمی و دمک دمی وانا وعلی من نور واحد
الناس من شجر شتی وانا وعلی من شجرۃ واحدۃ وعلی منی وانا
من علی کما اخرج الطبرانی واحمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ نرکہتی
تہی اور آپکی ثلاثۃ تیمی وعدوی واموی جو شجرۂ ملعونہ فی القرآن ہین اونکو تو پیغمبر خدا
سے کچہ واسطہ ہی نہین ہی اور ظاہر تر اس سی ہی کالمتر ہونا مشارکت اہلبیت
کا فی الصفات چنانچہ موالفین اور مخالفین نی مشارکت حضرت نبوت اور
حضرت ولایت مین کتابین لکہین ہین اور رذا حنبل متعصب عاصمی نی کتاب
زین الفتی مین تیئیس باتون مین مساوات ثابت کی ہی و جناب مولانا شوستری
دام ظلہ نی روائح القرآن مین اوسکو باسٹہ تک پہونچایا ہی اور حقیقت یہ ہی
کہ دلیل انفسنا اوپر مساوات کلی کی دلالت کرتی ہی الا ما خصہ الدلیل و النقل
من النبوۃ وخصائصہا اور مشارکت فی الصفات لکل العترۃ الولد سر لابیہ

سی ظاہر ہی لیکن معیت مکانی پس کافی ہی وہ اہلی اونکی اہلبیت النبوۃ ہونا سوای اہلبیتؑ کی کون ایسا تہا کہ جسکا گہر خانۂ نبوت ہو لیکن معیت زمانی پس عالم انوار سی اہل بیت کی لیئی ثابت ہی نقل عن فردوس الدیلمی قال رسول اللہؐ کنت انا وعلی نورا بین یدی اللہ تعالیٰ یسبح اللہ ذلک النور ویقدسہ قبل ان یخلق آدم باربعۃ الف عام فلما خلق اللہ آدم رکب ذلک النور فی صلبہ فلم یزل فی شیئ واحد حتی افترقا فی صلب عبد المطلب فجزء انا وجزء علی یعنی فرمایا جناب رسول خداؐ کہ ہم اور علی سامنی خدا کی ایک نور تہی ایسا نور کہ ظاہر تہا فی نفسہ یا پوشیدہ تہا نظر کل خلایق سی یا باہم متساوی تہا یا عام شامل تہا ہم دونونکو یا شامل تہا انوار دیگر ائمہ علیہم السلام کو اور یہ نور تسبیح و تقدیس خدا کرتا تہا قبل پیدائش آدمؑ کی چار ہزار سال پس جس ہنگام خدا نی پیدا کیا آدمؑ کو اس نور کو اونکی صلب مین رکہا پس ہمیشہ ہم ایک جا رہی یہانتک کہ صلب عبد المطلب مین متفرق ہوئی پس ایک جز اوس نور کا مین ہون اور ایک جز علیؑ انتہی ہر چند معیت مکانی و زمانی قابل تعرض نہ تہی اسلیئی کہ بدیہی ہی اور کلام خدا سی بہی ثابت ہی کہ یہ معیت بین المومن والکافر بہی ہوتی ہی مگر چونکہ سنیون نی چند پہر ابوبکر کا غار مین ساتہ رہنا کہ درحقیقت موجب عار و شنار ہی مایۂ مباہات و افتخار جانا اور اتنی ہی معیت سی ابوبکر کو مصداق والذین معہ ٹہراتی ہین بلکہ فخر رازی نی اسکو دلیل صحت خلافت ٹہرایا ہی

ہی یعنی اس بیعت کو بھی اہلبیت مین بروجہ اکمل بیان کیا ہے تاکہ
معلوم ہو کہ اگر بیعت چندپہری ایک غار تیرو تار مین موجب خلافت ہی تو
بیعت مکانی عمربھر کی ایک گھر کی اور بیعت زمانی بدو فطرت سی لے
کر العمر لاکھون برس کی کیون نہ موجب خلافت ہوگی پس خلاصہ کلام اس
مقام پر یہ ہوا کہ اگر مراد بیعت سی بیعت تام ہی تو یہ آیہ مخصوص باہلبیت کرام
ہوگا اور اگر بیعت کو عام تام اور ناقص مانی تو ساتھ اہلبیت کرام کے
بعض مومنین موقنین بھی داخل ہونگی لیکن منافقین پس ہرگز مصداق اس
آیت کی نہین ہوسکتی تہی کہ گو ظاہر مین مع رسول اللہ تھی مگر حقیقت مین وہ
لوگ مع اعداء رسول اللہ تھی اور مدتہا مین کفار مین منسوب تھی اور یہی حال
ہی مرتدین کا کہ گو چندی مع رسول اللہ تھی مگر انجام کار وہ بھی مع اعدائی
رسول اللہ ہوا پس مخاطب اپنی ثلاثہ کو پہلی تعاق مع اللہ ثابت کرکے تب وصف
عنوانی موضوع مین داخل کری پہر ان اوصاف کو انکی ذات پاک پایا جانا انہین
ثابت کری پہر قضیہ مہملہ متاخرین کی ملازمت ساتھ کلیہ کی ثابت کری تب
طمع ثلاثہ کی اس آیت مین داخل کرنیکی کرسے وسائے لہ ذلک دونہ
خرط القتاد قولہ مثالونمین بیان کیا ہی اقول اگر غرض مخاطب
کی مثالون سی لفظ مثلهم فی التوراۃ اور مثلهم فی الانجیل
ہی تو نہایت خوش فہمی اوسکی ہی اس لئے کہ باتفاق مفسرین اور اہل لغت
مثل کی معنی اس مقام پر مثال کی نہین ہین بلکہ معنے مثل کی صفت کی ہین چنانچہ
خود مخاطب نی لاعن شعور کسی ترجمہ مین دیکھکر ترجمہ آیہ بصفت کیا ہے

حیث قال صفت اونکی بیچ توریت کی او صفت اونکی بیچ انجیل کی ابتدا
اور اگر غرض مخاطب کی شانون سی وہ تمثیل ہی جو کاف تشبیہ کزرع سی
سمجھی گئی ہی پس اگر یہ شار الیہ ذلک کا فی قولہ ذلک مثلہم صفات مذکورہ
بالا ہین اور وقف اوپر مثلہم فی الانجیل کی ہی جیسا کہ آپکے مجاہد مفسر نے
کہا ہی تو اسصورت مین کزرع ایک کلام مستانف ہوگا چنانچہ تفسیر بیضاوی
مین اسی احتمال کو مقدم کیا ہی اور کزرع کی تحت مین تمثیل مستانف
لکھا ہی پس بنابراس تفسیر کی کلام خدا سی ایک مثال کا ہونا بہی توریت و
انجیل مین نہ ثابت ہوگا چہ جائی اینکہ آپ فرماوین کہ شانونکو بیان کیا اور
درصورت استیناف معنی کلام خدا یہ ہونگی کہ جناب باری نی اول بیان فرمایا
کہ محمد رسول اللہ اور اونکی صحابہ حقیقت ساتھی موصوف باین صفت مین کہ اشداء
علی الکفار رحماء بینہم ہین راکع اور ساجد اور خواہان فضل و رضامندی خدا
اونکی پیشانیونمین نشان سجود ہی یہ تعریف اونکی توریت و انجیل مین
ہی پہر ثانیا تشبیہ دی جناب رسول خدا کو اور پہلینی اسلام کو اونکی سعی اور
کوشش سی ساتھہ زراعت کی ضعف و قوت مین جیسی کہ ابتدا مین زراعت
ضعیف اور دقیق ہوتی ہی اور جب اوسمین سے شاخین نکلتی ہین تو بعد
چندی اوسکو ایسی قوت حاصل ہوتی ہی کہ تمام مزرع اوس سے بہر جاتا ہی اور مزارعین
کو بہلی معلوم ہوتے ہی اسیطرح اسلام ابتدا مین ضعیف تہا پہر بعد چندے
جناب باری نی مسلمانون سی باعتبار اکثر فتوحات بلاد کی مزرع دنیا کو بہر دیا
بعد اسکی جناب باری فرماتا ہے کہ وعد اللہ الذین امنوا و عملوا الصلحت

خلاصہ یہ ہی کہ وعدہ کیا ہی خدا نی مسلمانون مین سی اون لوگونکو جو ایمان حقیقی
لائی ہین یا ایمان حقیقی پر مرتی دم تک باقی رہگئی ہین کما فسرہ بہ بعض المفسرین
اور اعمال صالحہ بھی کئی ہین یعنی ارتداد اونکا من حیث الاسلام ہی نہین ہوا ہی
مغفرت اور اجر عظیم کا پس شیعونکی نزدیک نہ آپکی ثلاثہ ایمان حقیقی لائی
نہ ایمان حقیقی پر مرتی دم تک رہی نہ اونسی کچہ اعمال صالحہ قابل قبول ہوئی آ
عرض خدمت جناب مخاطب مین یہ ہی کہ شیعونکی احادیث کی نقل
مین تو آپ خیانت کرتی تہی کہ اول اور آخر اوڑا دیتی تہی اب کلام اللہ مین بہی
خیانت کرنیلگی کہ آخر آیت کو جو بجای استثنا کی تہی اوسکو اوڑا دیا لا تقربوا
الصلوٰۃ بدون انتم سکاری کی رکہہ لیا میٹہا میٹہا ہپ اور کڑوا کڑوا تہو کیا تو خوف
خدا کرتی اور پوری آیت تو لکہہ دیتی مگر چونکہ مضر اپنی مطلب کا سمجہی اوسکو بہی تنابیہ
ملحقات شیعہ سی سمجہ لیا اور جو آپکی بیضاوی صاحب اس مقام پر کرگرا ائی زین
کر من بیانیہ کیکی اپنا من سمجہا لیا ہی اوسکو شیعہ بنا بر اس تفسیر کی کہ جو خود اونہین نی
کی ہی حجت و دلیل غیر مسلم رکہتی ہین قال بو علی سینا من تعود ان یصدق من غیر دلیل
فقد انسلخ عن الفطرۃ الانسانیۃ الحمد للہ کہ شیعہ مثل اہلسنت کی منسلخ عن الفطرۃ
الانسانیۃ نہین ہین جو بی حجت و برہان کسی بات کو مان لین مخفی نرہی کہ بعض
اہلسنت نی اس مقام پر ایک ایسی پوچ اور لچر تقریر کی ہی کہ حضرت مخاطب کو
بہی اوسکی ذکر کرنی سی شرم آئی اور اپنی تئین غافل بنا کی اوس سی گریز کیا
طرفہ تر یہ ہی کہ ایسی لغویات کو بیچارہ ابن عباس کی گلی منڈہا ہی چنانچہ
شاہ ولی اللہ صاحب ازالۃ الخفا مین فرماتی ہین عن عباس محمد رسول اللہ

والذین معہ ابوبکر اشداء علی الکفار عمر رحماء بینہم عثمان تراہم رکعا سجدا علی
یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا طلحہ و زبیر سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود عبدالرحمن
ابن عوف و سعد بن ابی وقاص و ابوعبیدہ بن جراح الی آخر ما قال تعجب
اس تقریر بی نظیر کی بوجہ دلپذیر باسے قلیلے از مہیج و نمک یہی کہ الذین معہ ابوبکر
ہین کہ غار تیرہ و تار مین مثل مار سے رسول اللہ تہی اور اشداء علی الکفار عمر
ہین جنکی تلوار گہر مین ڈیڑہ بالشت میان سی ہر وقت باہر رہتی تہی اور
بقول مخاطب اونکو خدائی کا فرشتی کیواسطی پیدا کیا تہا گو اتفاق ایک کسی مارنے
کا بہی اونکو نہین ہوا اور رحماء بینہم حضرت عثمان ہین کہ اپنی عزیزون اور
اقربا پر بڑا رحم کیا کہ ولید بن عقبہ فاسق فی التنزیل کو جو عثمان کی مان کا جنا تہا نہ
اونکی باپ کا اوسکو ایسا سرفراز فرمایا کہ حکومت کوفہ عنایت فرمائی پس
اوسنی صبح کی نماز چار رکعت پڑہائی اور مصلائی مسجد پر شراب کی قے کی
اور کہا لوگون سی کہ اگر تم لوگ چاہو تو کچہ اور رکعتین مین پڑہا دون لوگون
نی عرض کی کہ حضور اسیقدر کافی ہی اور مروان اور حکم جنکو رسول خدا
نی شہر بدر کیا تہا بسبب اسکی کہ وہ منافق سے چلنی مین جناب رسول خدا
کی نقل کرتی تہی اور وہ طرید رسول اللہ کہلاتی تہی حضرت عثمان نے
اونکو بلاکی سرفراز کیا اور لاکہون روپی مال خمس و زکوۃ کی بالخصوص خمس
افریقیہ بقول شخصی مال مفت دل بیرحم دی ڈالی اور راکع اور ساجد بیچارے
حضرت علی ابن ابیطالب تہی کہ جو سوای نماز و روزہ کی اور کسی کام کی
سے نہ تہے اس مفسر بی نظیر نی کلام اللہ کو غارت کیا کہ مبتدا و خبر تک اوسکا

بگاڑڈالا باتفاق مفسرین الذین معہ مبتدا یا خبر مبتدا ہی اور اشداء
علی الکفار اور رحماء بینہم خبر بعد خبر ہی پس معنای کلام یہ ہین کہ جو لوگ
مصداق الذین معہ ہین اونہین مین صفات اشداء اور رحماء کی پائیگئی
ہین نہ یہ کہ ایک ایک شخص مین ایک ایک صفت پائی گئی ہے اور
جب بالاتفاق ترکیب مین یہ فقرہ موضوع اور محمول ہی تو اگر الذین معہ
ابوبکر ہین اور اشداء عمر ہین تو یعنی کلام یہ ٹھری کہ ابوبکر عمر ہین اور عثمان
ہین پس اگر حمل جزئی حقیقے بر جزئی حقیقے جائز ہوتا تو شیعونکو ان
معنونکی مان لینی مین شاید کچہ تردد نہوتا کیونکہ شیعہ بھی سے فی الجملہ اتحاد
ثلاثہ کی قائل ہین آوراابوبکر کو عین عمر اور عمر کو عین عثمان جانتی ہین مگر فقط
کفر و نفاق مین نہ ذات مین گستاخی معاف یہ اپنی اپنی سمجھ ہی علاوہ اسکی
ایک امر اور بھی یہان قابل لحاظ ہے کہ الذین سی ابوبکر مراد لینا اور
اشداء سی عمر اور رحماء سی عثمان یہ بعینہ اطلاق جمع علی الواحد ہے
جسکی حضرات اہلسنت آیہ انما ولیکم اللہ مین منکر ہین اور جب اطلاق جمع علی
الواحد اس جگہ جائز رکہا گیا تو ہم کہتی ہین کہ کیون نہین جائز ہی کہ کل صیغہای جمع
سی یہان فقط جناب امیر علیہ السلام مراد ہون پس الذین معہ اور اشداء
اور رحماء کل سی مراد فقط ذات واحد او نحضرت کی ہی جس طرح الذین
معہ سی فقط ذات واحدہ ابوبکر مراد ہی اور نظر باستیناف تمثیل کزرع یہ
احتمال نہایت چسپان ہی اسلئی کہ اسمای ذات اور مجامد صفات اونحضرت
کا کتب سماوی مین ہونا مشہور اور معروف ہی کما لا یخفی باقی متعلقات

اس آیۂ وافی ہدایہ کی رد اقوال ما بعد مین معلوم ہو نگی فاصبروانتظر قولہ اب
ہم اون مثالونکو جنکی خبر خدای جل شانہ نی اس آیت مین دی ہے
اقوال محض غلط خدا نی ایک مثال کی بھی خبر نہین دی ہی بلکہ مثل کی خبر
دی ہی جو بمعنے صفت کی ہی اور مثل اور مثال مین فرق ہی کما مر
قال المخاطب العقام ہداہ اللہ سبل السلام پہلی شہادت
توریت کی کتاب استثنا کی تیرہوین باب کی چہٹین درس
مین لکھا ہی کہ اگر تیرا بہائی یا بیٹا یا جورو یا دوست کوئی تجھے پہسلا وے اور
کہی کہ آو غیر معبودونکی بندگی کرو تو تو اوسکے موافق نہونا اور اوسکی بات
نہ سننا اور اوسپر رحم کی نگاہ نکرنا اور اوسکی رعایت نکرنا اور اوسی پوشیدہ
نرکہنا بلکہ اوسکو ضرور قتل کر ڈالنا اوسکی قتل پر پہلی تیرا ہاتہہ پڑے پس
غور کرنا چاہیے کہ جو کچہ حضرت موسیٰ نی اپنی قوم سی کہا صحابہ کرام سے نے
اوسکو کر دکہلایا اور جیسی کچہ شدت اور سختی کافرون پر چاہئی اوس کا
ظہور صرف پیغمبر صاحب کی یارونکی ہاتہہ سی ہوا اسیواسطی خدا نی انکے
شان مین اشداء علی الکفار فرمایا اگرچہ صحابۂ کرام کی شدت اور صلابت
کا جو دین مین تہی امامیہ انکار نہین کرسکتی مگر ہم اونکی اطمینان کے لئے
حضرات شیخین کے حالات کو جو بڑی دشمن شیعونکی اور جو خمی قریش
کی اونمین مشہور ہین بیان کرتی ہین اور زیادہ تو نہین کہہ سکتی اتنا عرض کرتے
ہین کہ اپنی ہی کتابونکی روایتونکو سنین اور پہر اوسکو توریت کی مضمون سی
اور قرآن شریف کی آیت سی ملاوین اور خود ہی انصاف کرین اور اگر

حیا و شرم مانع نہوئی تو تعصب اور عناد کو چھوڑ کر اونکی فضیلت کا اقرار کرین
اور اپنی باطل عقیدونکو چھوڑ کر جماعت مین داخل ہو جاوین بقول المتمسک
بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام برین عقل و دانش
بباید گریست۔ خدایا اس مالیخولیای مخاطب کا کیا علاج ہی شروع کلام
مین دعوی کرتا ہی کہ اب ہم اون مثالونکو جو توریت و انجیل مین ہین بیان
کرتے ہین یعنی فضائل صحابہ کی مثالون کو پھر عبارت توریت وہ نقل کرتا
ہی کہ جسمین نہ صحابہ کا نام و نشان ہی نہ مثالون کا کچھ ذکر ہی بلکہ ایک
مسئلہ شریعت منسوخہ کا بیان ہی کہ وہ ہرگز اس شریعت مین نہین سے ہے
شاید حضرت خلیفہ نے اسکا حکم دیا ہو کہ بمجرد اسکی کہ تیرا باپ تجھے
پھسلاوی کہ غیر خدا کی عبادت کر تو اوسکو مار ہی ڈال اور اوسکو اتنی بے
مہلت ندی کہ کوئی دوسرا اوسپر ہاتھہ اوٹھانی پاوی بلکہ پہلی تیرا ہی ہاتھہ پڑے
یہ حکم صریح خلاف نص قرآنی کی سے ہے قال اللہ تعالی وان جاھداک
علی ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعہما و صاحبہما فی الدنیا معروفاً
یعنی اگر ماں باپ کوشش کرین کہ تو شریک گردان ساتھہ میری اوس
چیز کو کہ سب جسکے استحقاق معبودیت کا علم تجھے نہین ہی پس نہ اطاعت کر
اونکی اور ساتھہ دی دنیا مین اونکا حسن دینکی قال البیضاوی اے صحاباً
معروفاً علی ما یرتضیہ الشرع و یقتضیہ الکرم یعنی صحبت نیک حسب رضای
شرع و مقتضای کرم قال بعض المحشین یطعمہما و یکسیہما و یعودہما اذا مرضا و
و یواریہما اذا ماتا یعنی اونکو طعام اور لباس دی اور اونکی عیادت وقت

فرض کریں اور بعد اسکے انکو فوت کریں پس اگر توریت کو محرف سنکے تو
لا اقل حکم توریت کو اس شریعت مین منسوخ کہئی پس اس مسئلہ منسوخہ کو صحابہ کی
فضائل کی شانو نسی کیا واسطہ مارین گھٹنا ہوئی آنکھہ قولہ جو کچھ حضرت
موسیٰ نے اپنے قوم سے کہا اقول آپ تو اقل کلام خدا مین حضرت
موسیٰ کو کیون گھسیٹتے ہین شاید توریت کو افترائی حضرت موسیٰ کے
سمجھتے ہین قولہ جیسی کچھ شدت اور سختی کافرون پر اقول محض غلط ہی کہ
اس قسم کی سختی مسلمانونکی دین مین ہو کہ جو مسلمان ہو وہ اپنی باپکو مار ڈالے
تب ایمان کامل پاوے قولہ اونکی شان مین اشداء علی الکفار فرمایا
اقول اسواسطی اشداء علی الکفار نہین فرمایا کہ ماں باپکو مار ڈالتی تہے
بلکہ اسواسطی فرمایا کہ مومنین موقنین حرب و ضرب مین کفار سے مثل ثلاثہ
کی مونہہ نہ موڑتی تہی اور اثر شدت و صلابت یہ تہا کہ قدم اونکی
معرکہ مین ایسے گڑ جاتی تہی کہ پہاڑ اپنی جگہہ سے ٹل جای مگر اوسکے
ثابت قدمی مین تزلزل آئے اور جو سر پر گزرنی ہو گزر جای خواہ زخمی
ہون خواہ مرین مگر پاؤن پیچھے نہ ہٹین یہ لوگ اشداء تہی نہ وہ بزدلی کہ
مادہ بزکو ہی کیطرح پہاڑ و نپر اوچہلین فتدبر قولہ امامیہ انکار نہین کر سکتے
اقول امثال علی ابن ابیطالب اور حمزہ اور جعفر اور عبیدہ اور اتباع اونکی
کا نہ امامیہ انکار کرتی ہین نہ اہل سنت انکار کر سکتی ہین آپ سے کل صحابہ
کا متصف باین صفات ہونیکا امامیہ علانیہ وجاراً انکار کرتی ہین اور
اگر مثل اہلسنت کی امامیہ بہی منکر کلام اللہ ہو جاتی تو بیشک انکار نکر سکتی

لیکن مجبوری ہی کہ امامیہ قولہم مدبرین کی منکر نہین اور منکم من یرید الدنیا
ومنکم من یرید الاخرۃ کی قائل ہین اور حتی اذا فشلتم
وتنازعتم کا اقرار کرتی ہین قال فی النہایۃ الفشل الفزع والجبن والضعف
اور خلاف عقل ہی کہ بہگوڑی ڈرنیوالی نامرد ضعیف القلب دنیا طلب
مصداق اشداء علی الکفار ہون قولہ حضرات شیخین کی حالات اقول
اب آپ سیدہی راہ پر آئی اور کل کو چہوڑ کر شیخین کو مضبوط پکڑا پس انہین
شیخین اور انکی اتباع مین ہماری آپکی گفتگو ہے کل سی کچہ واسطہ نہین
گو انہین کی شامت اعمال سی کل بیچاری گہسیٹے جاتی ہین سے نمی بینی
کہ گاوی در علف زار + بیالاید ہمہ گاوان دہ را + قولہ خود ہی انصاف کیجین
اقول آپکی سر مبارک کی قسم کہ آپکی حکم کی سبب ہمنے تعمیل کی اور عبارت توریت
کو جو آپنے نقل کی اور عبارت کلام اللہ کو ملایا اور انصاف کیا تو دونو عبارتون
مین کچہ واسطہ اور کسیطرح کی مناسبت نہ پائی اور آپکی حق مین شعر مولانای روم کو
درگاہ جناب باری مین عرض کیا سے ای خدا از عقل و دین بیگانہ ایست
اندکی عقلش بدہ دیوانہ است + آپتداء اپنی دعاوی کاذبہ کئی بہلا یہ کہ توریت
مین مثالین فضائل صحابہ کی ہین دوسرا یہ کہ قرآن مین بہی خدانی فرمایا ہے
کہ توریت مین مثالین ہین حالانکہ نہ توریت مین مثالین ہین نہ کہین خدانی
فرمایا کہ توریت مین مثالین ہین یہ دونو افتری تو خدا پر ہین تیسرا دعوی یہ
مصداق آیت کل صحابہ ہین یہ بہی جہوٹ کما مثیناہ اور بعد ان کذبات
ثلاثہ کی یا جنون سرشار جوش مین آیا یا کوئی گلاس کسی صاحب کی

اصرار و استبداد سی بڑھ گیا اور اتنی بھی عقل ممیز باقی نرہی کہ درمیان مسئلہ منسوخہ کی اور تمثیل فضائل صحابہ کی تمیز کرسکین مسئلہ کو تمثیل تخئیل کیا آگے سنئے بہائیو مخاطب کی اگر تمکو کچھ بھی شرم اور حیا اور غیرت ہی تو ایسی دیوانی باتین چھاپ چھاپ کر کیون اپنی تئین فضیحت کرتی ہو اور کیون نام اسلام کو ہنساتی ہو مخالفین اسلام کہین کی کہ مسلمان ایسی ہی کوڑ مغزی ہوتی ہین کہ جنکو مسئلہ اور مثال مین فرق نہین معلوم ہوتا ہی افسوس ہی تمہاری بی حیای پر کہ فحول علما کی سامنی کثرت عورات اپنا مثل خواہش بازی کی کرتی ہو اور تمکو کچھ بھی حیای عثمانی سی بہرہ نہین ملا حالانکہ حیا اونکی حیائی ابکارسی بدارج بڑہی ستی اگرچہ راوی بیحیائی اس تمثیل مستہجن کے نسبت طرف جناب رسولخدا کی دی ہی مگر غلط کیا اوسنی اسلئی کہ حیادار رسول اللہ حیادار ایمانی ہی نہ حیا دِ نسوانی کہ پاس اندام نہانی ہی آرے اس حیا کا مقام مخصوص ذات عثمانی ہی نہ ذات حضرت عمر کہ وہان افشا سا پردہ دری ہی آگے حضرات سنیو اگر مرد ہو تو بزدلو نکا ساتھ چھوڑکر دامن شاہ مردان کا لو اور جماعت معویہ سی نکل کر جماعت مومنین مین داخل ہو جاو وقال المخاطب المقام ہذا الاستبدل السلام

پہلی روایت کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نی اپنی باپ کی قتل کا قصد کیا امام اعظم شیعو نکی حضرت شیخ حلی تذکرۃ الفقہا کی چھٹوین فصل مین لکھتے ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق نی احد کی دن اپنی باپ سے کے قتل کا ارادہ کیا مگر حضرت نی منع کر دیا اور فرمایا کہ تو جانی دی اور کوئی یہ

کام کریگا پس ای بہائیو خدا کیواسطی ذرا اپنی امام اعظم کی تصدیق کو دیکہو کر وہ
صدیقیت صدیق اکبر کو کیسی تصدیق کرتی ہین اور جو کچہ توریت مین کفار پر
شدت کرنیکا ذکر ہی اوسکو شان مین حضرت ابوبکر صدیق کی کیسا تسلیم
کرتی ہین کیون یا رو اشداء علی الکفار کا مصداق کیا سوای اوسکی کو سوئے
دوسرا ہوگا جو اپنی باپکی قتل پر آمادہ ہوا اور توریت کی اس مضمون کا
کہ غیر معبودونکی بندگی پر پہسلانیوالی کو اگرچہ بہائی یا بیٹا یا جورو یا دوست ہو تو
قتل کر ڈالنا اور پہلی اپنا ہاتہہ اوسکی قتل پر اوٹہانا اطلاق کسی اور پر
ہوگا تعجب ہی شیعون سی اور اونکی امام اعظم سی کہ ایسی روایت کو
تصدیق بہی کرین اور صدیق اکبر کی مستعدیکو باپکی قتل پر قبول بہی
کرین اور پہر اونکی صدیقیت سی انکار فرماوین دوسری روایت کہ حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہم نی رشتہ دارونکی قتل کا مشورہ دیا تفسیر مجمع البیان اور
منہج الصادقین اور خلاصہ تفسیر جرجانی مین آیۂ مذہب کی مفسرین نی لکہا ہی
کہ جب بدر کی لڑائی فتح ہوئی اور بہت سی لوگ مکہ کی قید ہوئی جن مین
اکثر مہاجرین کی عزیز اور قریب تہی اور حضرت نی اونکی معاملہ مین ... بہی مشورہ
کیا تب حضرت عمر نی فرمایا کہ جو کوئی جسکا رشتہ دار ہی وہ اوسکی حوالہ کیا
جای تا کہ وہ اپنی ہاتہہ سی ... کا ور رشتہ دار کو قتل کری اور خدا کی محبت کی
سامنی رشتہ اور قرابت کا خیال نکری اپنی سلئی عقیل علی کو اور نوفل سے مجہا اور
فلان فلان کی حوالہ کیا جاوی واسطی قتل کی آئی شیعیان باپاک
خدا اس روایت کو اپنی تفسیرونمین دیکہو اور انصاف کرو کہ اشداء علی الکفار کا

مضمون حضرت عمر پر صادق ہی یا نہین اور جو حضرت موسیٰ نے کفار پر شدت کرنیکی لیئے فرمایا وہ اونکی حال سی مطابق ہی یا نہین اور اسپر بہی نہ سمجہو تو خدا اسکی سمجھے **یقول المستمسک بولا یۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام** حضرت مخاطب کی خوش فہمی اور خوش سلیقگی سب سنیونسی بڑہ گئی ہے کہ انکو تمیز روایات سنیہ اور روایات شیعہ مین نہین ہو سکتی ہی یہ کہ مضمون حدیثین صحاح ستہ کی ہماری علماء نی بغرض صحیح اپنی کتب مین مندرج کی ہین اور بمقتضای اینکہ نقل کفر کفر نباشد مصدق اوسکی نہین ہین آپکو لازم تہا کہ پہلی ان دونو روایتونکی تصدیق کلام سی ہماری علماء کی ثابت کرتے تب اوسکو مقام استدلال مین لاتی مفسرین کا دستور ہی خصوصاً صاحب تفسیر مجمع البیان کا کہ کل اقوال علماء تفسیر کو اور کل روایتونکو جو متعلق بتفسیر آیہ ہوتی ہین بلفظ قیل اور بلفظ روی بیان کرتی ہین مسن دون رد و قدح پس کیونکر کوئی کہہ سکتا ہی کہ فلان مفسر ان کل اقوال مختلفہ کا مصدق ہی آیا ہو سکتا ہی کہ کوئی تصدیق اضداد کری پس جملہ اقوال مختلفہ سی مصدق نہوگا مگر ایک کا کہ اوسکو بلفظ قال اصحابنا اور بلفظ روینا تعبیر کرتا ہی یعنی معصوم کیطرف ائمہ اثنا عشر سی نسبت دیتا ہی آن روایتون مین ان الفاظ تصدیقیہ سی کوئی لفظ نہین ہی تو آپکا فرمانا کہ علمای شیعہ نی اسکی تصدیق کی محض جہوٹ اور غلط ہی **قولہ** امام اعظم شیعہ نکی **اقول** ہماری مذہب مین کوئی عالم ملقب باین لقب نہین آری سنیون نی ابی خلیفہ کو امام اعظم ہتا الٰہیہ اہمیت بنایا ہی آپکو اختیار ہی کہ جسکا لقب چاہین کرین جسکو جی چاہی عنایت فرمائے

ثابت ہوا کہ ...
سبل الطریق ہی
درنہ فرق ہی
بین الروایۃ و
تصدیق ... بیان
فی ... منہ

قولہ تذکرۃ الفقہاء کی چھٹوین فصل مین لکھتی ہین اقول کتاب تذکرۃ الفقہاء

چھپ گئی ہی نایاب نہین ہی کہ تدلیس ابلیسی کی اوسمین مجال ہو علامہ

علیہ الرحمہ نی اس روایت ستیہ کو الزاماً علی اہل السنتہ لکھاہی جس مقام پر

کہ رد کیا ہی قول علمای اہلسنت کو باب قتال بغاۃ مین کہ پسر کو قتل پدر بدون

ضرورت بلا کراہت جائز جانتی ہین حالانکہ یہ باطل ہی بدو دلیل ایک دلیل

تحقیقی کہ وہ آیہ وان جاہداک الخ ہی جیسا کہ ہمنی ابتدای قول مین بیان

کیا دوسری دلیل الزامی کہ وہ روایت اہلسنت ہی کہ ابو بکر کو جناب رسول خدا

نی قتل پدر سی منع کیا پس اگر یہ روایت اہلسنت نہوتی تو دلیل الزامی

کیونکر تمام ہوتی پس غرض علامہ یہ ہی کہ مذہب اہلسنت اس بارہ مین

بدلیل تحقیقی والزامی دونو باطل ہی علاوہ اسکی کیونکر علامہ اس روایت

کاذبہ کی تصدیق کرستے کہ جسکی غلط صریح اور تضعیف قبیح ہونیکی خود بعض

محققین اہلسنت تصریح کرتی ہین چنانچہ علامہ نووی شارح صحیح مسلم کتاب

تہذیب الاسماء واللغات مین مشیراً الی ہذہ الروایتہ فرماتی ہین وہو غلط صریح

وتضعیف قبیح پس غرض علامہ ذکر روایت سی الزام مخالفین سے ہے نہ

اعتقاد بہ ثبوت وتصحیح وتصدیق روایت اب اہل انصاف ملاحظہ فرماوین کہ

اگر ایک روایت اہل سنت کو کوئی الزاماً ذکر کری تو اوسکو مصدق روایت

نہین کہہ سکتے ہین مگر حضرت مخاطب کی عادت مین ہی کہ جو کچہ رطب ویابس

کسے کتاب مین پایا اوسکی مصنف کو اوسکا مصدق ٹھرا لیتے ہین قولہ

امام اعظم کی تصدیق کو دیکھو اقول الزاماً علی الخصم ذکر کرنیکو تصدیق نہین کہہ سکتے

جبتک کوئی دلیل اوپر تصدیق کی قائم نہ کیجاوی اور اگر فقط کتاب مین درج کرنا باتی نہیج کان موجب تصدیق ہوجاوی تو آپنی بہی اسکو اپنے کتاب مین درج فرمایا ہی پس آپ بہی مصدق اسکی ہوی بلکہ آپکو مصدق کہنا سزاوار تر ہی کہ اس روایت کو ثمرۃ الغراب سمجہکر آپ نعلین بجاتے تہ مین اور جامہ مین پہولی نہین سماتی ہین بدین تخیل فاسد کہ ابو بکر کا اشداء علی الکفار ہونا خواہی نخواہی اس سے ثابت ہوگیا لہذا ہم امیدوار ہین کہ ہمکو بہی اجازت کچہ بحث وفحص کرنیکی اس روایت مین دیجئی گر خبردار کہین ایسا نہو کہ جب ثمرۃ الغراب آپکی دہن شریف مین مزہ شحم حنظل دی تو آپ موہنہ سے نکالکر پہینک دیجئی اور فرمائیے کہ مین مصدق نہین ہون بلکہ مین ناقل ہون پس وہ قول ہم آپ ہی مین لیتی ہین اور ضمیر قولہ نظر آپکی تصدیق کی آپ ہی کیطرف پہیرتے ہین اور اگر آپ راضی نہوجئیگا تو مرجع ضمیر کا راوی کو کردیجیگا بہر کیف حضور والا کو اختیار ہی قولہ اپنی باپ کی قتل کرنیکا ارادہ کیا اقول ارادہ امر قلبی ہی کہ بجز خدا کی اوسکو کوئی نہین جان سکتا ہی آری اظہار اوسکا بزبان بصدق دل و بمکر و خدع ہو سکتا ہی اور منافقین ہمیشہ فکر نجادعون اللہ ورسولہ مین رہتی تہے پس ہو سکتا ہی کہ اظہار اوسکا بمکر و فریب فقط خوشنا رسولخدا کیواسطی ہو اسلئی کہ اخلاق حسنہ حضرت سی معلوم تہا کہ ایسے شقاوت اور قساوت قلبی پر راضی نہونگی پس حضرت کی دلکو باظہار کمال اخلاص بمکر و فریب خوش کردیا تعجبک اجسامہم وان یقولوا تسمع لقولہم اور ہو سکتا ہی کہ بصدق دل ہو مگر جملہ افعال منافقین چونکہ لرضاء اللہ نہی

بلکہ بطمع دنیا تھی اور بریا کاری تھی اعلیٰ کمال دنائت اور خساست ابوبکر پر دلالت
کریگا یعنی ہماری حضرت کو ایسے طمع دنیا غالب تھی کہ اونکی واسطے بخوشامد
رسول خدا ارادہ اپنی باپکی مار ڈالنی کا کیا اور دنیا مین بہت اشقیا ایسے
گزری ہین کہ بطمع دنیا اونہون نی اپنی باپکو قتل کر ڈالا ہی قولہ مگر حضرت
نے منع کر دیا اقول اولاً اسی منع کرنیسی صاف ثابت ہوا کہ ابوبکر نے
ایک فعل قبیح کا ارادہ کیا تھا اور اگر فعل حسن اور قابل مدح خدا ہوتا تو ہرگز
وہ حضرت منع کرتے پس جب مقصود خدا اشداء علی الکفار سی
باپ کا مارنا نہوا بدلیل منع رسول اللہ صلعم کہ مقصود خدا سی حضرت کا مانع
ہونا محال ہی تو کیونکر ابوبکر کو آپ ارادہ سے ایک فعل قبیح کی کہ وہ ہرگز مقصود
خدا اشداء علی الکفار سی تھا تحت اشداء علی الکفار داخل کر سکتی ہین ثانیاً یہ
ارادہ کرنا ابوبکر کا صاف دلیل ہی اوپر میلان ابوبکر کی طرف یہودیت کی
اسلئے کہ بقول آپکی توریت مین حکم باپکی خود ہی قتل کر ڈالنی کا تھا اور خدا نے
قرآن مین بقول خود وصاحبھما فی الدنیا معروفاً اوس حکم کو منسوخ فرمایا تھا کما مر
مگر حضرت ابوبکر نے منع خدا کو کچھ نہ سنا اور اوسی شریعت منسوخہ کی حکم پر مستعد
ہوئی پس تصدیق قرآن نکی یہی حال تھا کل منافقین کا حضرت عمر کا میلان
الی الیہودیت تو ہم سابق مین احادیث مشکوٰۃ شریف اور نہایہ ابن اثیر اور
ازالۃ الخفا سی ثابت کر چکی تھی کہ جناب رسولخدا نے فرمایا انتھوکون انتم کما تھو
کت الیھود — اور بھی فرمایا والذی نفس محمد بیدہ لو بدء لکم موسیٰ
لا تبعتموہ — اور بھی فرمایا ولو کان موسیٰ حیاً ما وسعہ الا اتباعی

اور بہی فرمایا امتھوکون فیہما یا ابن الخطاب آب حضرت مخاطب کی لطف
وعنایت سی حضرت ابوبکر کی بہی یہودیت بخوبی ثابت ہوگئی اگرچہ احادیث
مشکوٰۃ اور نہایہ کی صیغ جمع لاجل کہ ہم ثلاثہ پر محمول کرتی ہلیئی کہ کلام عرب
مین اطلاق جمع تین سے کم پر ہونا برخلاف حقیقت ہی مگر آپکی روایت
مقبولہ سی جسپر آپنا وچلتی کودتی ہین تصریح اونکی اسم شریف کی سبب معلوم
ہوگئی ولقد صدق سے ذہب الحمار یستفید لنفسہ قرنا فات والاذنان
کیون حضرت امام اعظم شیعیان نی آگوزہ ہمضراب کہلایا تیم خنظل
اور زہر ہلاہل پلایا اب اگرکچہ بہی شرم وحیا ہوگی توکبہی اس روایت کا نام
نہ لیوئیگا قولہ پس ای بہائیو خدا کیواسطی اقول ای سنی بہائیو خدا کے
واسطی ذرا دیکہو توکہ حضرت مخاطب اوس روایت کی تصدیق کرتی ہین
کہ جس سے صدیقیت ایطرف یہودیت صدیق اکبر کی ظاہر ہوتی ہی
قولہ جوکچہ توریت مین ہی الی قولہ کیا تسلیم کرتی ہین اقول کیونکر نہ تسلیم
کرین کہ یہودیت صدیق کی اونکی نزدیک مسلم ہی اور حقیقت یہ ہی کہ
دعوی تصدیق سے بے دلیل تصدیق کی تصدیق نہین ہوسکتا ہی کما مر مرارا
قولہ سوای اونکی کوئی دوسرا ہوگا اقول ماشاء اللہ یہ بات توکسی سنی کو
نہ سوجہی ہوگی کہ مصداق اشداء علی الکفار سوای ابوبکر کی کوئی دوسرا نہین
ہوسکتا ہی سچ ہے کسی دوسری نی سنہے اکر یا کی مارنیکا ارادہ کیا
ہوتا تو وہ بہی مصداق ہوجاتا لیکن ایسا اتفاق نہین ہوا یہ نیک کام مخصوص
حضرت خلیفہ اول ہی تہا اور صیغہ جمع جو اشداء کا ہی وہ فقط حضر

سے ہے پر صادق ہی اور صیغہ جمع کفار کا فقط آپکی والد ماجد ہی پر صادق
ہی اور توجیہ اسکی یہ ہو سکتی ہی کہ ایک اشداء بسبب کثرت شدت
کی بجای چند اشداء کی اور ایک کافر بسبب کثرت کفر کی بجای چند کفار
کی ہو سکتا ہی اور یہ بعینہٖ مثل اسکے ہی کہ ضفادع بصیغہ جمع ایک جانور
عظیم البطن کو کہتے ہین پس ایک عظیم البطن کو بسبب عظمیت بطن
کی بجای چند جانوران عظیم البطن کی شمار کرکی اوسکو ضفادع کہتی ہین
کیون حضرت یہ توجیہ وجیہ تو شاید خیال مبارک مین نگذری ہوگی
اور بنا بر اس افادۂ جدیدہ کی کہ اشداء علی الکفار سوائی حضرت ابوبکر کی
کوئی دوسرا انہو گا حضرت عمر کو اوسکا مصداق ٹہرانا محض بیجا ہوگا یہ آپ سمجتے
ہوگا اور پر اسکی کہ در و غگو را حافظہ نباشد یہ کلام ہمارا بستنا و برظاہر نظر
کی تہا جب ہمنی آپکے مقصود اصلی مین غور کیا اور اپنی نظر جدید کو آپکی ابکار
افکار مین بزور گزر دیا تو معلوم ہوا کہ غرض آپکی دوسری ہی فقط جناب امیر
علیہ السلام ہین یعنی اونہون سے نے چونکہ اپنی باپکی مارڈالنی کا ارادہ نہین
کیا تو وہ مصداق اشداء علی الکفار نہین ہو سکتے اصل آپکی خواہش
دلی یہ تہی مگر شرم و حجاب اظہار مطلب فی الی سی مانع ہوا یا صولت شیعیان
علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی ڈری کہ اظہار مطلب دلی موجب فضیحتی
ہوجائیگا سے کبکر شتے لزید النکاح + وتفزع من صولۃ النالکح + ہر چند
مقام سمجنے بیش آئیگا ہی مگر ہم بزمی آپکی جلش باطنی کو رفع کئی دیتے
ہین کہ والد بزرگوار حیدر کرار نسل پدر ابوبکر از جملہ کفار نتھی بلکہ مذہب اہلبیت یہ ہی

کہ وہ اوصیای حضرت اسمعیلؑ سی تہی کما مر پس جناب امیر علیہ السلام اونکی قتل کا
ارادہ کیونکر فرماتے اور اگر بطور فرض شریک الباری کی اونکا کفر مفروض
ہو تو قصد کشتن پدر خلاف نص صریح صاحبہما فی الدنیا معروفا
کی ہی کما مر پس جناب امیر علیہ السلام مثل ابوبکر جاہل بکلام اللہ نتہے
کہ قصد باپکی مار ڈالنی کا کرتی بہر کیف نہایت مقام حیرت ہی اولی سمجہہ پر
حضرات اہلسنت کی کہ اگر ہم روایت تذکرہ کو من جمیع الوجوہ مسلم ٹہراوین
اور کسیطرح چون وچرا لب پر نلاوین تو نمایۃ ما فی الباب اوس سے
نہ ثابت ہوگا مگر اسیقدر کہ ایک منافق نی بخوشا مد رسول اللہ کہ وہ
بہی بطمع دنیا تہی ایک کافر کی مار نیکا فقط ارادہ کیا لیکن توفیق من اللہ
والرسولؐ اوسکی واقع کرنے پر نہوئی پس فقط اس ارادۂ غیر واقعہ سی ارادہ
کرنیوالا ایسا مصداق اشداء علی الکفار ہو گیا کہ اب دوسرا کوئی نہوگا اور
جس مومن موقن نی ہزاروں کفار نابکار کو بضرب ذوالفقار صاعقہ کردار الیم دار
کو بہیجا اوسکا نام اور ذکر تک تمہاری زبان سی نہین نکلتا افسوس ہی اس
بیحیائی اور بی غیرتی پر تمکو چلو بہر پانی مین ڈوب مرنا چاہئے کیون یارو
احد مین لافتی الا علی لاسیف الا ذو الفقار ابوبکر ہی کیواسطی
حضرت جبرئیلؑ پکارتے تہی خیبر مین کرار غیر فرار ابوبکر ہی کیواسطی پیغمبر خدا
نے فرمایا تہا خندق مین قد برز الایمان کلہ الی الکفر کلہ ابوبکر ہی
کی حق مین ارشاد ہوا تہا بی شک تعصب و عناد نی تمہاری آنکہو نکو اندہا
کر دیا ہی وانہا لا تعمی الابصار و لکن تعمی القلوب التی فی الصدور

قولہ تفسیر مجمع البیان اقول حضرت سلامت اس روایت مین تو ہم آپکو
صاف صاف جہوٹا کہین گی اسلیئے کہ تفسیر موجود ہی اوسمین لفظ روی
ہی رونما ہرگز نہین ہی اور کل کتاب مین مصنف کا دستور یہی ہی کہ اقوال
اور روایات مخالفین کو بلفظ قیل اور روی بیان کرتے ہین کما مر اور
یہ مضمون روایات صحیح مسلم اور بیضاوی مین موجود ہی اور عنقریب تفصیل اسکی
ذکر آیۂ لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم مین
آویگی اور علاوہ اسکی یہ وہ روایت ہی جسکے آخر مین ہی کہ جناب رسول خدا
نی فرمایا کہ لو نزل عذاب من السما ما نجا منکم غیر عمر اور ایسی ہی مزخرف
روایتو نسی اہلسنت اجتہاد رسول خدا ثابت کرتی ہین اور کتب اصول شیعہ
ان روایتو نکی تکذیب سی بہری ہوئی ہین اور کافی ہی واسطی تکذیب کی
قول خدا ما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی ——— وقولہ تعالی
ان اتبع الا ما یوحی الی اور اسی روایت کی ابتدا مین ہے ان النبی
کرہ اخذ الفداء حتی رای سعد بن معاذ کراہیۃ ذلک فی وجہہ
اور اسی روایت مین ہی کہ بانی مبانی فدیہ لینی کی حضرت ابی بکر ہوئے
بنابر اسکی روی عتاب وخطاب خداوند علام تریدون عرض الدنیا
اور لولا کتاب من اللہ لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم کی خاص طرف
ابوبکر اور اونکی اتباع دیگر از مہاجرین و انصار کی ہی گا نہ معاذ اللہ طرف رسول خدا
کی لیکن اس راوی کذاب نی وعید عذاب مین سبکو سمیٹ لیا اور بجز عمر کی
کسیکو قابل نجات نجانا پس عمر کو جناب رسول خدا پر بہی ترجیح دی اور یہ مرتو

کہ ثقتیونکی نزدیک وثوق نہین ہی اسلئی کہ عمر تو اکثر جناب رسول خداؐ کو سکھلایا
پڑہایا کرتی تہی بلکہ وحی خدا بہی انہین کی رای پر نازل ہوتی تہی جیسا کہ اہل سنت
فی فضائل عمری مین لکہا ہی مگر مشکل یہ ہی کہ بنا بر اس روایت کی ترجیح عمر
ابوبکر پر بہی لازم آتی ہے حالانکہ خود عمر متمنی رہتی تہی کہ کاش مین ایک
بال ابوبکر کا ہوتا حضرات اہلسنت جانتی ہونگی کہ کہان کی بال ہونیکی تمنا تہی
قولہ [illegible] شیعیان ایک **قول** شیعیان ایک نزادنی روایت وہان
تک ایک [illegible] دیکہا اور وہان خود خدا انصاف کیا کہ اگر ہم اس روایت
کی [illegible] نظر کرکی دیکہین تو غایۃ ما فی الباب یہ ہی کہ عمر نی [illegible] دیا
کہ ہر شخص اپنے رسن بستہ عزیزونکو جو بیکس ہون نہین سکتی اپنے ہاتہ سے
[illegible] اس قساوت اور سنگین دلی کو خدا اور رسولؐ نی پسند نکیا اور اسکا حکم
ندیا اور کیونکر اسکا حکم دیتی حالانکہ باتفاق جمہور مورخین شیعہ و سنی انہین
اسیران مین عباس عم رسول اللہؐ ہی تہی کہ بسبب اسکی کہ مشکین اونکے
بہت زور سی کسی ہوئی تہین وہ کراہتے تہی اور جناب رسول خداؐ کے
کان تک اونکی کراہنے کی آواز پہنچتی تہی تو حضرت بستر خواب پر بیچین
تہی اور نیند نہین آتے تہی بعض صحابہ نی پوچہا کہ حضرت آپکو کیون بیچینی
ہی آنحضرت نی فرمایا کہ عباس کی کراہنے نی مجہی بیچین کیا ہی پس
لوگون نے عباس کی مشکین کہولدین تب حضرتؐ سوئی پس جو کہ ایسی
مرتبہ رحم و کرم مین ہو وہ کیونکر گوارا کری کہ کوئی اپنے عزیز کو بلا ضرورت
داعیہ ذبح کری پس اگر حکم عمر خدا کی نزدیک قابل مدح ہو تو بیشک عمر افضل

رسول خدا سے ہوا ہے اور جناب رسول خدا اشداء علی الکفار نہوں اور
عمر ہوں گو اہلسنت اسکو مان لیں مگر کوئی مسلمان با ایمان نہ مانے گا بالجملہ
جب حکم عمر مقبول درگاہ خدا و رسول نہوا تو صاف اس سے ظاہر ہوگیا کہ
غرض خدا اشداء علی الکفار سے یہ نہتی جو عمر کو سوجہی ورنہ قول عمر ضرور مقبول
خدا و رسول ہوتا اور درصورت نہ قبول ہونیکی نقض غرض لازم آتا اور
نقض غرض اپنے کار حکیم نہیں سے ہے پس جب کار عمر مقصود اشداء
علی الکفار سے نہوا تو عمر کو تحت اشداء علی الکفار داخل کرنا بیجا ہوا قولہ
حضرت موسیٰ نے کفار پر شدت کرنیکے لئے فرمایا اقول اولا توریت محرف
کا اعتبار نہیں ثانیا اگر یہ حکم واقعی توریت تہا تو جب یہودیت کو اسلام نے
منسوخ کردیا تو یہ بہی منسوخ ہوگیا اور حکم منسوخ کی تقلید کرنا دلیل اوپر میلان
خلیفہ ثانی کے طرف یہودیت کی ہے پس علاوہ اون احادیث کی
جو مشکوۃ اور نہایہ سے نقل ہوئی یہ حدیث بہی بر لیت قبول مخاطب ہے
یہودیت خلیفہ صاحب پر دلیل ہوگی ولنعم ما قیل ع خرے بیار دسخرے
تلاش دم کرد نایافتہ دم دو گوش ہم کرد قال المخاطب المقام
ہداہ اللہ سبل السلام دوسری شہادت انجیل کی سنئے انجیل کی
باب ۱۳ کی درس ۱۳ و ۲۲ مین لکھا ہی کہ آسمان کی بادشاہت رائی
کی دانہ کی مانند ہی جیسے ایک شخص نے لیکر اپنے کہیت مین بویا اور وہ
سب بیجوں سے چہوٹا ہی پر جب اوگتا ہی تب سب ترکاریوں سے بڑا ہوتا
ہی اور ایسا درخت ہوتا ہی کہ ہوا کی پرندی اوسکی ڈالیوں پر بسیرا کرتی مین

اس پیشین گوئی کو اس آیت سی ملانا چاہئی جو ابہی مذکور ہوئے کہ مثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ فاستغلظ فاستویٰ علی سوقہ یعجب الزراع یعنی خداوند تعالیٰ فرماتا ہی کہ پیغمبر کی یارونکی مثال انجیل مین اسطرح تہی ہی جسطرح ایک چہوٹا سا دانہ کہ اوسمین اول پتی نکلتے ہین پہر وہ بڑہتا جاتا ہی یہانتک کہ بڑا درخت ہو جاتا ہی اور دیکہنی والیکو تعجب آتا ہے پس اس آیت کی مضمون اور عبارت سی انجیل کی جو معنی اوپر بیان کی گئے تصدیق ہوتی ہی اور اس سی بشہادت قرآن و بشہادت انجیل صحابہ کی فضیلت بخوبی ثابت ہوتی ہی اور درحقیقت یہ مثال بالکل صحابہ کی حال کی مطابق ہے اسلئی کہ وہ اول تہوڑی تہی آہستہ آہستہ بڑہ گئی اور ایک بڑا لشکر اونکا ہوگیا جسکی جماعت اور کثرت کو دیکہکر کفار تعجب کرتے تہی اور اونکی قوت کو دیکہہ دیکہکر جلی مرتی تہی پس جو کوئی اونکی بزرگی کا قائل اور اونکی فضیلت کا معتقد نہو وہ درحقیقت قرآن اور انجیل اور تمام کتب سماوی کا منکر ہی اے صاحبو اگر صحابۂ رسول کی ایمان اور اسلام کی تم قائل نہین ہو تو مہربانی کر کی ذرا ارشاد فرماؤ کہ والذین معہ سے کیا مراد ہی یعنے وہ لوگ جو حضرت کی ساتہہ تہی جنکی صفت اللہ جل شانہ اس آیت مین فرماتا ہی اور اشداء علی الکفار کا مصداق تبلاؤ کہ وہ کون جماعت تہی جو کفار پر سختیان کرتے تہی اگر صحابۂ کبار سوای چار چہہ کے سبکے سب منافق اور کافر تہے ونعوذ باللہ من ذالک تو وہ کون لوگ تہی جنکے سبب سی اسلام ایک دانہ سی بڑا درخت ہوگیا اور وہ کتنے

شخص تھی کہ جنکو کفار دیکھکر غیظ مین آتے تھی کیا کسی کی قیاس مین آسکتا ہی کہ چار چھہ شخصونکو دیکھکر کافر جلتے ہون اور معدودی چند کی ایمان لانے پر تعجب کرتے ہون اور اگر ہزارون آدمی مسلمان نہین ہوگئی تھے اور وی بھی سب ایمان مین کامل نہ تھے تو اللہ جلشانہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ کیون فرماتا اور اگر ہزارون شخص اسلام نہین لائی تھی تو کن کو دیکھکر کفار کو غصہ آتا تہا پس جبتک کوئی صحابہ کی فضیلت اور اونکی کثرت کو تصدیق نکری وہ ان آیتونکو ... تو نہین کرسکتا ہی یار و خدا کی قسم سچ جاننا اور یقین کرکی ماننا کہ ... نہایت تعجب آتا ہے کہ جو لوگ ایسی آیتونکی تصدیق کرتی ہین اور جو مثال انجیل مین مذکور ہے اوسکو پیغمبر خدا کی نبوت کی نسبت پیشین گوئی پر محمول کرتے ہین اور پہر صحابہ کبار کی فضیلت اور کثرت سی انکار کرتی ہین اور ایسی آیتین اور پیشین گوئی کو صرف چار چھہ شخصونپر ختم کرتی ہین اور صحابہ سی عداوت رکھکر لیغیظ بہم الکفار کی تہدید سی ذرا بھی نہین ڈرتے ہین **اقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام** ہماری خیال مین نہین آتا کہ آپکو ورق گردانی کتب منسوخہ محرفہ سی کیا فائدہ کیا تصدیق قرآنی آپ کو کافی نہین آخر روی خطاب آپکا طرف اہل اسلام کی ہی اور وہ لوگ اس توریت اور اناجیل موجودہ کو حجت نہین سمجھتے یہ جتنی انجیلین سنواتی ہین خواہ متی کی خواہ لوقا کی خواہ اور کسیکی سبکو اصلی انجیل نہین جانتی بلکہ بعقیدۂ شیعہ اصلی توریت اور انجیل اور ہزارون کتب اور صحف آسمانی حضرت عمر کی

جلا دیئے اور مہینون حمامات اون سی گرم رہی اور ہرچند جناب امیر علیہ السلام
نے منع فرمایا کہ یہ کتب آسمانی کلام ربانی ہین اور گو احکام انکی منسوخ ہین
مگر واجب التعظیم ہین اور انہین کتابونسی ہم حقیت اسلام پر دلیل لاتے ہین
انکا جلانا جائز نہین ہے مگر قائل لسانی جسنا کتاب اللہ بنی ایک بھی نہ سنا
اور سبکو جلوا دیا فجزاہ اللہ بما یستحقہ اور جب قرآن ہی سی آپکا مطلب نہ نکلا
توان کتب محرفہ سی کیا نکلیگا ولاکن الغریق یتشبث بکل حشیش قولہ
متی کی انجیل کی باب ۱۳ اقول آپنی دعوی یہ کیا تہا کہ جناب رسول خدا
اور اونکی یارونکی فضائل اور صفات توریت اور انجیل سی ہم بیان کرتی
ہین یہ عبارت جو انجیل کی سے اپنے نقل کی اسمین تو نہ جناب رسول خدا کا کہین
نام ونشان ہی نہ اونکی یارونکا کچہ ذکر نہ کوئی فضیلت اور صفت ہے
بلکہ آسمانی بادشاہت کی مثال ساتہ دانہ رائی کی ہی اور آسمانسے
بادشاہت اگر مخصوص بادشاہت الحق کیجاوی تو بادشاہت حضرت
سلیمانؑ اور داودؑ اور حضرت موسیٰؑ کی بعد غارت ہونی فرعون کی یہ سب
بادشاہتین آسمانی ہین تخصیص جناب رسول خدا اور اونکی یارونکی کہانسے
نکلی آور اس عبارت سی پیشین گوئی اور پسین گوئی بہی نہین نکلتے
کیون اس مہمل اور بیہودہ گوئی سی نام اسلام کو دانایان فرنگ سی ہنسواتی ہو
حضرت سلامت وہ عبارتین کتب سماوی کی جسمین جناب رسول خدا کا نام
ونشان اور اونکی یاران باوفا کی صفات اور منافقین پر دغا کی مذمت
موجود تہی وہ یہ عبارتین نہین ہین جو آپ لکہتی ہین وہ کتابین ابکہان ہین

جو وہ عبارتین ملین وہ کتابین تو دست تعدی حضرت عمر سی جلا دی گئین
اب اونکا نام و نشان ہی نہین ہی **قولہ** خداوند تعالی فرماتا ہی کہ پیغمبر
کی یارونکی مثال انجیل مین **اقول** ــــ بے شرم از خدا و نہ شرم
از رسول ﷺ جو جی مین آتا ہی دیوانونکی طرح آپ بکنی لگتی ہین یہ کہانسی ثابت
ہوا کہ مثال کزرع انجیل مین ہے حسب تفسیر مجاہد لہ وقف تسلیم فی التوراۃ
پر نہین کرتا ہی بلکہ فی الانجیل پر وقف کرتا ہی اور کزرع کو کلام مستانف
کہتا ہی جیسا کہ بیضاوی سے اول احتمال استیناف ہی لکہا ہی کما مر ہرگز
کلام اللہ سی یہ نہین ثابت ہوتا کہ تمثیل کزرع فی الانجیل ہی آپ ناحق تحریف
آیت قرآنی واسطی مطابق کرنیکے ساتھ ایک کلام محرف کی کرتے
ہین اور کچہ خدا سے نہین ڈرتی عبارت انجیلی سی ملانیکے واسطے کہ
اوسمین رائی کا ذکر ہی کزرع کا ترجمہ چہوٹا سا دانہ کرتے ہین سوای آپکے
کسی مفسر کسی لغوی نی کزرع کی معنی چہوٹا سا دانہ نہین لکہا ہی بلکہ تصریح سے کے
ہی کہ زرع بعد الانبات ہی سے ففی المجمع الزرع ما استنبت بالبذر یقال
حصدت الزرع ای النبات ولا یسمی زرعا الا ہو غض طری آیہ قرآنی
مین کوئی لفظ ایسا نہین ہے جسکو ترجمہ عبارت انجیلی یا بالعکس کہہ سکین بلکہ
یعجب الزراع کا اوسمین مضمون ہے نہین ہی اسیطرح سب ترکاریون
سے بڑی ہونیکا پرندونکی بسیرا کرنیکا ذکر اوسمین نہین ہی ٹہانی نکلت
کا ذکر ہی اوسمین نہین ہے زبردستی گہوڑی بہینسے کو ملا کر ایک کرینی
سے بجز افترا علی اللہ کے کیا فائدہ ومن اظلم ممن افتری

قولہ بشہادت قرآن و بشہادت انجیل صحابہ کی فضیلت

اقول تمثیل کزرع مین اسلام کی ضعف اور قوت کا ذکر ہی و دین مسلمانی کے دنیا مین پہیلنے کا ذکر ہی صحابہ کی فضیلت اور رذیلت اسمین نہین ہے غرض تمثیل سے اسیقدر ہی کہ دین اسلام کو بعد ضعف کی ایسے قوت ہوئی کہ ہزارون آدمی طوعًا و کرہًا و رغبًا و رہبًا داخل اسلام ہوئے خواہ مومن کامل ہوئے خواہ ناقص خواہ ایمان ظاہری لائے خواہ قلبی یہ سب تحت ظاہر اسلام داخل ہین اور اسیطرح عبارت انجیلی مین سے بھی کہین صحابہ اور یارونکا ایک ذرہ ذکر نہین ہی فضلاً عن فضیلتہم و رذیلتہم عبارت انجیلی مین سوای تمثیل فقط اسیقدر ہی کہ بلا اسباب ظاہری ضعف سی سلطنت کو قوت ہوتے ہی اور سلطنت خواہ آسمانی ہو خواہ زمینی اوسکی قوت کی یہی معنے ہین کہ حکم سلطان طوعًا و کرہًا ملک سلطنت مین جاری ہو خواہ اہل ملک رضا و رغبت یا طمع و رہبت دین سلطان کو قبول کرین خواہ نہ قبول کرین بلکہ بخراج یا بجزیہ اسپنے دین پر رہین بہرکیف قوت سلطنت اسلامی کی لئی ہر مسلمان کا مومن کامل ہونا ضرور نہین ہے بلکہ بہت ناقصین تہی اور بہت منافقین تہی اور بہت مؤلفۃ القلوب تہی اور بہت جزیہ گزار تہی اور آفت ارتداد بعد اسکے ہی ہم حیران ہین کہ اس عبارت انجیلی سی جو آپ نی ذکر کی اور صحابہ کی کامل الایمان ہونے سی کیا علاقہ ہی آپکی آنکہون پر محبت ثلاثہ نی ایسا پردہ ڈالا ہے کہ اگر کسی عبارت مین یعنی اونٹ موسے گدہی دم دار بکری کا ذکر ہوگا تو آپ سمجہینگی کہ مدح صحابہ بلکہ مدح ثلاثہ ہے ؎ بسکہ در جان فگار

چشم بیدارم توئی ہر کہ بیدامی شود از دور بیدارم توئی قولہ کفار تعجب کرتے تھی اقول کلام اللہ مین تو یعجب الزراع ہی تفسیر زراع بکفار کسینی نہین کی بلکہ امر بالعکس ہی اسلئے کہ جہان کلام اللہ مین عجب الکفار نباتہ خدائی فرمایا ہی وہان بعض مفسرین نے لکھا ہی کہ مراد کفار سی زراع ہین اسلئے کہ معنی کفر کی لغت مین تغطیہ کی ہین یقال کفرت الشئی اے غطیتہ وسترتہ والزارع یغطے البذر فی الارض ویسترۃ قولہ پس حب کوئی انکی بزرگے الی قولہ کتب سماوی کا منکر ہی اقول جو لوگ صحابہ مین سے قابل بزرگی اور صاحب فضیلت ہین الحمد للہ کہ شیعہ انکی بزرگے اور فضیلت کی قائل ہین مگر آپنی اس مقام پر ایک ہی فقرہ بیان فرمایا اور دوسرا فقرہ کہ تا لی اوسکا تھا کیون چھوڑ گئے یعنی جن لوگون کی خدائی صحف ابراہیم وموسیٰ مین مذمت کی اور کلام مجید بجا اونپر لعنت کی اور لعنۃ اللہ علے الظالمین اور لعنۃ اللہ علے الکاذبین کہا اور ان الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا فرمایا اور پیغمبر سے جن موذیونکی واسطے الفاطمۃ بضعۃ منی من اذاھا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ کما فی الصحیح البخاری کہا اور اسیطرح جو اشقیا تخلف از جیش اسامہ مورد لعن خدا ورسول سے ہوئے جو کوئی انکو قابل لعنت نہ سمجھی وہ بھی تمام کتب سماوی کا منکر ہی آپ تا خوش نہوجئی ہم کسیکا نام لیکر نہین کہتے ہین قولہ والذین معہ سے کیا مرادہی اقول اسمقام پر تو آپ عبارت انجیل سی فضائل صحابہ سے کے

ثابت کرتے تھے پھر والذین معہ کیطرف کیون سے پلٹے جو عبارت انجیلی آپنے
نقل کے اوسمین تو والذین معہ کا کہین نشان نہین ہی اور اس آیہ کا
تو سابق مین آپ ذکر کر چکے اور ہم جواب بہی دیچکے پھر پلٹنے کی کیا معنی
خیر معلوم ہوا کہ آپکو مثل ناقہ تند و تیز رفتار کی قرار نہین بار بار بار گرا سینگے اور
پلٹ پلٹ جائینگے اور پھر کار کردہ کی خواہشمند ہونگے بہت خوب ہم پھر آپکا
پیٹ بہر دینگے اور بہوک مٹا دینے کو حاضر ہین سنئیے کہ مراد والذین معہ
سے اہلبیت اطہار اور اتباع حیدر کرار غیر فرار ہین بلکہ خود صاحب ذوالفقار
ہین نہ منافقین اشرار کہ بخدع و فریب متقی و ابرار بن کی ظاہر مین معہ اور
باطن مین مع الکفار تھے اور نہ مرتدین بدکردار کہ چندے معہ اور انجام کا بدترین
کفار تھے کو صغار بمقدار نے اونکو صحابۂ کبار بنا یا ہو **قولہ** اور اشداء
علی الکفار کا مصداق تلاؤ **اقول** کہہ چکے ہین اور پھر کہتے ہین کہ مصداق
اشداء کرار غیر فرار تھے نہ فراران معرکۂ کارزار جو بیچارے اپنی جان بچا کے
بھاگتے پھرتے تھے خلاف عقل ہی کہ وہ اشداء علی الکفار ہون **قولہ** سوای
چہہ چار کی **اقول** سابق مین بیان ہوا کہ یہ چہہ چار اکمل اولیاء اللہ سے
تھے کہ نہ انکا ذہن کبہی یک لحظہ مسبوق بشبہ ہوا نہ کبہی کسیطرحکا ارتداد
ولو من حیث العمل ان مین پایا گیا اور یہ لوگ اون اصحاب کبار کی بقیہ سے
تھے جنہون نے اپنے جان قدسونپر رسول مختار کی نثار کی اور آنحضرت نے
مکرر شہادت اونکی حسن خاتمہ پر دی برخلاف اون لوگونکی جنکے حق مین فرمایا
لا ادری ما تحدثون بعدے شیخ عبدالحق دہلوی جذب القلوب مین فرماتے ہین بعد ازان

جای دیگر بر شہدای دیگر بایستاد فرمود اینہا اصحاب منند کہ روز قیامت
برایشان گواہی دہم ابوبکر صدیق گفت یا رسول اللہ ما نہ اصحاب توایم فرمود
بلی شما اصحاب منید ولیکن ندانم کہ شما بعد از من چہ کنید انتہیٰ قولہ سب منافق اور
سب کافر تھی نعوذ باللہ من ذالک اقول نعوذ باللہ من ذالک آپکا گمان
باطل ہی کہ شیعونکا یہ گمان ہی جیسا کہ یہ ہی آپکا گمان باطل ہی کہ سب مومن
ودیندار تھی وقدم بر قرار اقولہ تو وہ کون لوگ تھی کہ جنکی سبب اسلام ایکبارگی
سی بڑا درخت ہوگیا اقول وہی کہ غیر فرار تھی نہ فراران عرصہ کارزار قولہ وہ
کتنی شخص تھی جنکو دیکھکر کفار غیظ مین آتے تھی اقول وہ دو ہی سے ہے
شخص تھی جو ثابت قدم رہجاتی ستے لوگ دم بہاگ جاتی تھی تب یہی
ہی کہ بھگوڑونسی کفار کیا غیظ مین آئین سگے بلکہ اونکی پیچھے تھپڑیان بجائین
گی جیسا کہ حارث و مرحب نی آپکی شیخین کی پیچھے کیا اور دوڑ دھوپایا
غیظ کفار نہ تھا مگر امثال قالع در اور فاتح خیبر پر نہ ابوبکر پر وعمر پر قولہ کیسکی
خیال مین آتا ہی کہ چار چھہ شخصونکو دیکھکر کفار جلتی ہون اقول آپکی خیال خام
مین یہ بات تو نہ آئی عقلا کی عقل حکم کرتے ہی کہ چار چھہ تو بہت ہوتے
ہین ایک مرد میدان شجاعت ایک شیر نیستان شہامت جو تیس تیس ہزار
کو بات تہا مثل گلہ ہائی گوسپند بھگا دے جیسا کہ حنین اور احد و خیبر مین
اتفاق ہوا سو جب جلنی کفار کا ہوگا اور ہزار نامرد بزدلی کبھی سو جب جلنی کفار کی
نہونگی اور حقیقت یہ ہی کہ جلنا کفار کا اور تعجب کرنا بسبب پھیلنی دین اسلام
کی تہا کہ یوماً فیوماً ترقی پذیر ہوا بضرب ذو الفقار حیدر کرار طوعاً و کرہاً

لوگ سر جادۂ اسلام پر رکتی تہی آور ہزارون مسلمان ہوئی مگر ہر مسلمان سے
لئی کامل الایمان ہونا کیا ضرور تہا قالت الاعراب امنّا قل لم تؤمنوا
و لکنّ قولوا اسلمنا و لما یدخل الایمان فی قلوبھم **قولہ**
آور وی سب ایمان مین کامل نہین ہوگئی تہی **اقول** سب مسلمانون کا
ایمان مین کامل ہونا سوای آپکے جسکو ایک ذرہ بہی عقل ہوگی وہ نہ کہیگا اگر
سب کامل ہی ستے تو لم تؤمنوا کس لئی تہا آپ عجب طرح کی باتین خارج از
عقل کرتے ہین کہ جس سی خواہی نخواہی قلم کچہہ گستاخی کرنیکو چاہتا ہے
مگر کیا کیجئی کہ تہذیب اخلاق مانع ہی **قولہ** تو اللہ جلّ شانہ فاستغلظ
فاستوی علی سوقہ کیون فرماتا **اقول** فاستغلظ فاستوی بہ نسبت
دین اسلام کی پہیلنی کی ہے نہ بہ نسبت کل مسلمانونکی کامل الایمان ہونیکی
اسلئی کہ کل مسلمانونکا کامل الایمان ہونا بدیہی البطلان ہی اور خلاف نص
صریح لم تؤمنوا کی ہے اور آپکو کچہہ خبر ہی کہ فاستوی علی سوقہ سی کیا مراد
ہی حسن بصری سی منقول ہی کہ فاستوی الاسلام بسیف علی
اور زمخشری اور نیشاپوری نی کہا ہی فاستوی علی سوقہ بعلی
اور حقیقت یہ ہی کہ جب سب صحابۂ کبار آگی بہاگ کہڑی ہوتی تہی تو بقائی
نام اسلام فقط ذات بابرکات جناب حیدر کرار غیر فرار سی ہوتا تہا اور وہی
سیف خدا حافظ نبی اور دین کے بنے تہی شاہ عبد الحق دہلوی جذب القلوب
مین بیان تعمیر لیجاتی مین فرماتی ہین کہ ایک درخت سی آواز آئی کہ ہذا علی سید الاولیاء
و ابو الائمۃ الطاہرین دوسری سی آواز آئی ہذا علی سیف اللہ کیون حضرت

جنکی سیف اللہ ہونیکی ثبات تک گواہی دین اہلسنت اوسکا نام تک
غصب کرکی خالد بن ولید ناکارکو سیف اللہ بنا دین ان ہذا لشی عجاب
قولہ اگر ہزارون شخص اسلام نہین لائی تہی تو کن کو دیکہکر کفار کو غصہ آتا تہا
اقول دیوانونکی بڑ ہے ایک ایک بات کو بین ہیں رفع سے کہتے مین
حضرت سلامت ہزارون کا ایمان ظاہری لانا مسلم ہی کلام کامل الایمان
ہونیمین ہے کہ وہ بہت کم تہی اور کفار دو خیر فی علتی سے تہے ایک رواج دین سے
کہ ہزارونکو کلمہ پڑہتے سنتی تہی خواہ کلمہ گو مومن ہون یا منافق دوسری
مرتدین اسلام سی اور وہ اصحاب ثابت قدم تہی نہ بہگوڑی صاحب عزت
اسلام کو کہو دینی والی اور اکمل مرتدین حیدر کرار غیر فرار سے تہے کہ اونہین
کی شمشیر آبدار صاعقہ کردار ذوالفقار کی وجہ سی ہر کافر غدار وفور غیظ و غضب سی
بیقرار رہتا چنانچہ شاہ ولی اللہ آپکی بڑی محدث متعصب تحت لیغیظ بہم الکفار علی لکہتی ہین اور
خدا نے فقط اونہین کی ذات بابرکات کو اس امر مین کافی اور وافی
کیا تہا اور اونہین سے کے دست حق پرست کو اپنا دست قدرت بنایا تہا
سبحان اللہ کیا دست قدرت نمای قدرت خدا تہا یعنی وہ دروازہ کہ جسکو ستر ستر آدمی سے
توڑی ملکر بند کرتے تہی بیرون اپنی ہاتہو پر جا کسپر لیکر جہاد کیا اور جسوقت اوس دروازہ
بغرض قلعہ کی نکالا ہی تو کل وہ پہاڑ جسپر وہ قلعہ تہا لرزہ مین آگیا خود وہ حضرت
فرماتے تہی قلعت باب خیبر بقوۃ ربانیہ لا بقوۃ جسدانیہ و واقع مین یہ قوت اگر
عطیہ رب نہوتی تو قوت بشری سی ایسے کام انجام پانا عقل محال جانتی
ہے بنابر ایسکے ہمنی کہا کہ مصداق صفات اس آیت کی فقط جناب امیر

علیہ السلام کو کہنا چاہیئے اور اگر اہلسنت معاویہ عو عو کرین کہ صیغۂ جمع واحد پر
نہین منطبق ہو سکتی ہین تو ہم یون ٹھہراوینگی سونہہ مین دین سے گے کہ جیسے آیہ
انکو افضل مین ابو بکر کو انکو بنایا ہی حالانکہ انکو جمع فرو ہی پس سب نے ہی
واحد کو مصداق جمع گردانا فمنا فہو جوابکم فہو جوابنا و اضح ہو کہ یہ کل تقریر سیاری
مبتنے ہی اوپر اسبات کی کہ لیغیظ بہم الکفار کو ہم متعلق بماقبل کرین اور اگر لیغیظ
متعلق مابعد کا یعنی وعد اللہ کا کرین جیسا کہ بیضاوی نی تصریح سے کہ ہی تو
قول مخاطب از سر مضمحل و باطل اور حلیہ استدلال سی عاطل ہو جاتا ہی **قولہ**
پس جیتک کوئی صحابہ کی فضیلت **اقول** صحابہ کی فضیلت اور اونکے
کثرت اور آیتونکی تصدیق سب مسلم ہی مگر منافقونکا اور مرتدونکا خصوصا ثلاثہ
کا صاحب فضیلت ہونا غیر مسلم ہی اور کثرت صحابہ بھی باعتبار ایمان ظاہری
کی مسلم ہی اور باعتبار ایمان کامل سے کے کثرت نہین مسلم ہی بلکہ قلت مسلم ہی
اور آیہ نی ہرگز اسپر نہین دلالت کی کہ صاحبان فضیلت اور صاحبان ایمان
کامل بکثرت ہتی وقلیل من عبادی الشکور **قولہ** خدا کی قسم سچ جاننا
اقول خدا کی قسم سچ جانتے ہین اور یقین کرکی مانتی ہین کہ آپ نہایت
جھوٹ فرماتی ہین اور تعجب آپکا خلل دماغ سے ناشی ہی ہم لوگ بجان و
دل مصدق ان آیتونکی ہین اور ثلاثہ کو داخل موضوع نہین جانتے فما
ظنک بالمحمولات بلکہ جیسا جانتے ہین ویسا آپ بھی خوب جانتے ہین **قولہ** تہدید
سی ذرا بھی نہین ڈرتے **اقول** البتہ اہلسنت کبھی کسی تہدید سی نہ ڈرے
مثل مغزان دین نے بنی امیہ وبنی عباس سی ہمیشہ بیعت کرکے اونکو خلیفہ بناکے

مردمان دین کو قتل کرواتی رہے کبھی نہوا کہ ائمہ اہلبیت سی بیعت کرتی جب
بیعت کی امثال یزید و معویہ اور مروان سی کی کوئی اُنسے پوچھی کہ اہلبیت
بنوت بفرض محال منصوص نہین ہیں سہی مگر اونہین کیا بی لیاقتی تہنی
پائے تھی کہ ایسی فساق و فجار کی بیعت کو دوڑی یہ تحریر عداوت ائمہ اطہار
اور شیعیان حیدر کرار کی کس امر پر محمول ہو اس تمہاری سمجھ پر خدا سمی
سمجھے انشاء اللہ تعالی **قال المخاطب المقام**
ہداہ اللہ سبل السلام قرآن مجید کی شہادتین صحابہ کی فضیلت مین پہلی آیت
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتومنون
باللہ ولو امن اھل الکتاب لکان خیرا لھم منھم
المومنون واکثرھم الفاسقون یعنی تم بہترین امت ہو جو نکالی گئی ہو واسطی آدمیون
کی الٰہی حکم کرتے ہو نیک باتونکا اور روکتی ہو بُری باتونسے اور ایمان رکہتی ہو
خدا پر اور اگر ایمان لاتی اہل کتاب تو بہتر ہوتا اونکے حق مین بعضے اونمین سی
مومن ہین اور اکثر فاسق اس آیت مین اللہ جل شانہ صحابہ کی فضیلتون کو
اور اونکی بزرگیونکو خود اونسی بیان فرماتا ہی اور اونسے مخاطب ہوکر ارشاد کرتا
ہی کہ تم بہترین امت سی ہو اور تمکو مینی اور مخلوق سی منتخب کرلیا ہی تا کہ
لوگونکو ہدایت کرو چنانچہ تم جس کام کیواسطی مقرر ہوئی وہ کرتی ہو اور جو خدمت
تمہاری سپرد ہوئی اوسکو ادا کررہی ہو تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر
کہ لوگونکو نیک کام سکہاتی ہو اور بری باتونسے بچاتی ہو جو شخص ذرا غور اور
انصاف سی دیکھی تو یہ ایک آیت عقائد شیعیان عبداللہ بن سبا کی

بطلان پر کافی ہی کہ خداوند کریم جبکہ اصحاب رسول کی نسبت فرماوی کہ وہ بہترین
امت سی ہین اور وسطی ہدایت بنی آدم کی پیدا کئی گئی ہین اور انکی افعال حسنہ
کی تصدیق کری کہ وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتی ہین اور باوجود اسکی
حضرات شیعہ انکو بدترین امت سی جانین اور انکی بزرگی اور فضیلت سی انکار
کرین ہم نہایت تعجب کرتی ہین کہ ایسے صریح آیتون اور ایسی صاف شہادتون
پر بھی وی اپنے عقیدہ کی فساد پر خیال نہین کرتے اور ذرا بھی قرآن مجید کی
لفظونکو نہین دیکھتی اگر اصحاب کبار بہترین امت سی نہین تھی تو خدا کا یہ خطاب کہ
کنتم خیر امۃ یعنی بہترین امت سی ہو کس سی ہی اور انکی اعمال نیک سنتے تو
اللہ جلشانہ کا یہ ارشاد تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر کہ تم نیک کام اورونکو
بتلاتی ہو اور بری کاموںسی منع کرتی ہو کسکی طرف ہی اگر وی سچی دل سی ایمان
نہین لائی تھی تو خدا کی اس تصدیق کی کہ تؤمنون باللہ کہ تم خدا پر سچی وسی ایمان
رکہتی ہو کیا معنے ہین یہ آیتین تو ایسی صاف ہین کہ انمین کوئی تاویل اور کوئی
بناوٹ ہو ہی نہین سکتی سیدہی سیدہی لفظونمین اللہ جلشانہ صحابہ کی ایمان اور اعمال
کو بیان کر رہا ہی اور کمال خطابت سی انہین سی مخاطب ہو کر انکی تعریفین
کر رہا ہی لیکن ہمکو سخت حیرت ہی کہ شیعیان پاک کی نزدیک اس آیت کی
الفاظ کیا مہمل ہین جنکے کچھ معنی ہون یا یہ کوئی لغز و پہیلی ہی جو اوسکا مطلب انکے
سمجھ مین نہ آوی یا کوئی دقیق معما ہی کہ وہ اوسی حل نہو سکی یا انکی عقیدہ مین یہ الفاظ
قرآن نہین ہین اور جامع قرآن نی آپنے اور اپنی بہائیونکی بزرگی ظاہر کرنیکی
لئی بڑہا دی ہین کہ اوسپر ایمان نہو آخر ان باتونمین سی اگر کوئی بات نہین ہی

تو یہ کیا بات ہی کہ اسکا اقرار کرتی جاتی ہین کہ یہ آیتین خدا کی کتاب کی ہین
اسکو تصدیق کرتی جاتی ہین کہ صحابہ کی شان مین نازل ہوئی ہین اور پہر صحابہ کی
فضیلت پر اعتقاد کہنی کا کیا ذکر اونکی ایمان اور اسلام کی بہی تصدیق نہین کرتے
اور جنکو خداوند کریم خیر امتہ فرماوی اونکو شر امتہ سمجھتی ہین اور جنکی نسبت خدا
تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنکر کہی اونکی حق مین یامرون بالمنکر
و ینهون عن المعروف کا اعتقاد رکہتی ہین اگرچہ یہ آیات بینات قرآن مجید کی
ایسے صریح اور صاف ہین کہ تفسیر دیکہنی کی حاجت نہین ہی لیکن ہم حضرات شیعہ
کی اطمینان خاطر کی لیی اونہین کی معتبر تفسیرونکی سند لاتی ہین آئی بہائیو سنو تفسیر
مجمع البیان طبرسی مین جو کہ تمہاری تفسیرونمین سی بہترین تفسیر ہی اور ۱۲۶۸ھ
مین بمقام طہران دار السلطنت ایران چہپی ہی اوسکی صفحہ ۲۰۰ مین لکہا ہی کہ پہلے
خداوند تعالی سے نے امر و نہی کا ذکر کیا پیچہی اوسکی اون لوگونکا بیان کیا جو کہ امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتی ہین اور اسوسطی اون لوگونکی تعریف کی تاکہ
اور لوگ اونکی پیروی کرین اور اسواسطی اونہین سی مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم بہترین
امت سی ہو اور اسوسطی کہ کسیکو شبہ نہ ہی کہ یہ خطاب کنتم خیر امتہ کا کس سی
ہی اوسی تفسیر مین فرمایا ہی کہ بعضون نی لکہا ہی کہ مراد اس سی خاص مہاجرین
ہین اور بعضون سے نے کہا ہی کہ یہ خطاب صحابہ سی ہی لیکن اور امت سب
شامل ہین آئے یارو اس تفسیر کو دیکہو اور اپنی مفسر کی تصدیق پر غور کرو کہ خود
اقرار کرتا ہی کہ خدا نی ان آیتونمین صحابہ کا ذکر اسلئے کیا کہ اور لوگ اونکی
پیروی کرین تو کیا یہ پیروی اسیکا نام ہے جو تم کرتی ہو اگر بیزاری تمہاری

اصطلاح مین بمعنی پیروی ہے تو بیشک تم خدا کی کلام کی تصدیق کرتی ہو
ورنہ صریح تکذیب ایسی مقام پر جا ہونگو کنتم کی لفظ پر ایک شبہ پیدا ہو سکتا ہی
کہ خدا صحابہ سی فرماتا ہے کہ تم بہترین امت سی تھی اس سے یہ ثابت
نہین ہوتا کہ وہ اخیر تک ویسی ہی رہے ہون شاید بعد وہ بدترین
امت سی ہوگئی ہون لیکن اونہین سے کے علامۂ طبرسی نی اسکا بھی جواب دیدیا
چنانچہ اپنی تفسیر مین علامۂ موصوف لکھتی ہین کہ کنتم خیر امۃ اللہ جل شانہ نی واسطی
تاکید کی فرمایا کہ ضرور ایسا ہی ہوگا اور اوسکی وقوع مین کچھ شک نہوگا اور
صحابہ جیسی بہترین ویسی ہی رہینگے اور اسکی مثال یہ ہی کہ خدا اپنی نسبت
فرماتا ہی وکان اللہ غفورا رحیما تو کیا اسکی معنی یہ ہین کہ خدا تہا بخشنی والا
مہربان اور اب نہین ہی یا آئندہ نرہیگا غرضکہ جب ان آیتون او تفسیرون
سی صحابہ کی فضیلت ثابت ہوگئی اور کوئی موقع اونکی بزرگی کی انکار کا نرہا
تب بعض حضرات نی اپنا قدم دوسری راہ پر اوٹھایا اور قرآن مجید کی تحریف
کا اقرار کیا چنانچہ بعضون نی فرمایا ہی کہ بجای کنتم خیر امۃ کی خیر ائمۃ تہا اور یہ خطاب
خدا نی اماموں سے کیا تہا کہ کنتم خیر ائمۃ یعنی تم سب امامون مین بہتر ہو
مگر جامعان قرآن سے نی بجائی ائمہ کی لفظ امت کا بنا دیا اگرچہ اوپر کا بھی شیعہ
کو کسیقدر حیا نی منع کیا اور اونہون سے نی اس جواب کو پسند نہین کیا مگر
جاننی والی جانتی ہین کہ اثر اوسکا ابتک باقی ہے چنانچہ جناب میرزا صاحب
قبلہ بھی اپنی حدیقۂ سلطانیہ کی باب سوم مین اسکا ذکر کرتے ہین اور اپنے
پیر بزرگوار کی صوارم کا حوالہ دیکر یون ارشاد فرماتی ہین کہ تغییر و نقصان در قران

منحصر در چہار چیز است یکی تبدیل لفظے بلفظ اخر مثلا اینکہ گفتہ شود بجاے کنتم
خیر امۃ خیر ائمۃ بود ولیکن بعضے از اعدای اہلبیت آنرا تبدیل نمودہ اند آور یہ
اخیر بزعم خود فرمادیا ہے کہ وجہ اول بعید ست ہماری نزدیک بجا ہی اسکے
کہ خیر امت کی تصدیق کرکے صحابہ کی خیر امت ہونیسی انکار کرین شیعیان
پاک کی حق مین یہ بہتر ہی کہ سہای خیر امتہ کی خیر ائمۃ ہونیکا اقرار کرین اور
تحریف قرآنی کے عذر سی اپنی انکو صریح منکر آیات بینات کا نہ بناوین
افسوس کہ جناب میر صاحب قبلہ اور انکی والد ماجد انتقال فرما گئی ورنہ
مین اوس حدیقہ سلطانیہ اور صوارم کو لئی ہوئی خدمت مین حضرات کی حاضر
ہوتا اور پوچھتا کہ کنتم خیر امۃ صحیح ہے یا کنتم خیر ائمۃ اگر فرماتی کہ کنتم خیر ائمۃ صحیح
ہی اور خیر امۃ تحریف جاسین قرآن کی ہی تو بندہ عرض کرتا کہ اوسوقت اور
ائمہ کرام سوائی علی مرتضے کی کون تھا اور کس نی امر بالمعروف اور نہی
عن المنکر کیا تھا جنسے خدا یہ خطاب کرتا اور جنکی یہ فضیلتین بیان کرتا اور اگر فرماتی
کہ نہین خیر امۃ صحیح ہی تو کمترین التماس کرتا کہ پھر اوس گروہ سی جسکو خدا خیر امۃ فرماتا
ہی اور جنکی آپ بھی تصدیق کرتے ہین بیزاری کفر ہی یا نہین اور انکی آگی
اونہین کی کتاب کھولکر اوسکی صفحہ ۱۸۶ کی یہ عبارت نکال کر پوچھتا کہ حضرت
اسکا کیا مطلب ہی دوم اینکہ از آنجملہ است انچہ از حضرت صادق علیہ السلام ماثور ست
کہ فرمود ان ہذا القرآن فیہ منار الہدی ومصابیح الدجی یعنی درین قرآن انوار
ہدایت وچراغہای دور کنندۂ تاریکی ضلالت وغوایت روشن ہست اور تم
پھر پوچھتا کہ تمکو اپنے اجتہاد کی قسم ہی کہ جس قرآن کو امام صاحب فرماتی ہیں یہ

کہ اوسمین انوار ہدایت اور چراغ روشن ہین اوسمین صحابہ کی نسبت کیا لکھا ہوا ہی
اگر کنتم خیر امتہ اخرجت للناس لکھا ہے تو پھر آپ کیون اوس سی انکار کرتی ہین
اور کیون روشنی چھوڑ کر تاریکی مین پڑتے ہین اور پھر اوسی کتاب کی یہ عبارت
نکالا کہ آنحضرت محمد باقر علیہ السلام منقول ہست کہ در زمانیکہ فتنہا بر شما ملتبس
شود مانند پارہای شب تار پس رجوع آرید بقرآن کہ شفاعت کنندہ و مقبول
الشفاعۃ است ہر کسیکہ آنرا پیش نہد اللہ او را براہ جنت میبرد اور یہ کتا کہ
قبلہ و کعبہ سنیئے آجکل کوئی فتنہ اس سی بڑہ کر نہین ہی کہ ہم صحابہ کو بہترین امت
سی جانتی ہین اور آپ بدترین امت سی اور نہ آپ ہماری مانتی ہین نہ ہم آپکی اب
آپ آئیے امام محمد باقر علیہ السلام کی قول پر عمل کیجئے اور قرآن سی رجوع کیجئے اگر
اوسمین کنتم خیر امتہ صحابہ کی نسبت ہو تو بسم اللہ جنت کی اختیار کیجئے اور اپنا مذہب چھوڑئے اور
اوسمین کنتم شر امتہ اونکی نسبت تو ہم اپنی مذہب مین رہیئے اور تاریکی سی نکلئے معلوم نہین کہ اگر حضرات
موصوف زندہ ہوتے تو کیا جواب دیتے اور خیر نہین کہ اب اونکی جانشین کیا جواب دینگی یقول
المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام مخاطب عالی
مقام نی عنوان بحث مین ذکر شہادت فضیلت صحابہ یعنی ثلاثہ کیا اور اوسکی
تحت مین آیہ خیر امتہ کو ذکر فرمایا اور اس آیہ شریفہ مین نہ ذکر صحابہ ہی نہ ذکر
ثلثہ بلکہ لفظ امتہ کا ہی اور بدیہی ہی کہ امتہ سی کل امت مراد نہین ہی اسلئی کہ
کل مین منافقین اور مرتدین اور جہلا اور فساق اور فجار اور امثال یزید اور
ابن زیاد اور شمر کی سے ہین کہ ہرگز مصداق تؤمنون باللہ وتامرون
بالمعروف وتنہون عن المنکر کی نہین ہین قال البیضاوی تحت قولہ تعالی

یامرون بالمعروف وینہون عن المنکر لا یصلح لہ کل احد اذ للمتصدی لہ شروط لا یشترک فیہا جمیع الامۃ کالعلم بالاحکام ومراتب الاحتساب وکیفیۃ اقامتہا والتمکن من القیام بہا خاطب الجمیع وطلب فعل بعضہم الی آخر ما قال محصل یہی کہ ہر شخص امت مین سی لیاقت اسکی نہین رکہتا ہی کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کر سکی اسلئے کہ اسمین بہت شرطین ہین کہ جمیع امت مین نہین پای گیئن ہین مثل علم باحکام کی اور علم مراتب احتساب کی اور کیفیت اقامت اور قوت اور قدرت بر اقامت اور یہ باتین ہر شخص مین نہین پائی گیئن ہین پس جناب باری نی خطاب کل امت کیطرف کیا اور مراد اوس سی بعض کو لیا ہے اور خود مخاطب نی حاشیہ صفحہ ۔ مین اسی کتاب کی فرمایا ہی کہ خطاب کل سی کرنا اور بعض مراد ہونا کلام عرب مین جاری ہی سلئے باقی رہی گفتگو اب بعض مین کہ کون سی بعض مراد مین اہلسنت مین سی امثال مخاطب حضرات ثلاثہ کو کہتی ہین اور بعض حضرات اور لوگونکو کہتی ہین شیعیان علی ابن ابیطالب ائمہ اہلبیت کو کہتی ہین بمصرعہ وللناس فیما یعشقون مذاہب ۔ ایسی آیت کو جسکی تفسیر مین اسقدر اختلاف ہی نص صریح صحابہ بلکہ ثلاثہ کی فضیلت پر کہنا کار مخاطب خوش فہم اور اوسکی امثال کا ہی قولہ اس آیت مین اقول آیہ وافی ہدایہ کنتم خیر امۃ کی مصداق ہماری نزدیک اہلبیت طاہرین ہین چنانچہ صاحب مجمع البیان نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی و لتکن منکم امۃ ہم ائمۃ ہم خیر امۃ وکنتم خیر امۃ خواہ اسطرح کہ ائمۃ تحریف ہو کر امۃ بنا ہو ہرچند یہ ضعیف ہی خواہ اسطرح کہ خدا نی وصلی ظاہر کر دینی اسکے کہ امۃ وہی ائمہ ہی سبعہ احرف سے

اُسنے فرمایا تہا مگر سارق اور محرق قرآن بانی بعداوت اہلبیتؑ لاخفاء فضائلہم فقط
اسنے رکہہ لیا خواہ اسطرح پر کہ مراد امت سے امت معصومہ ہی یعنی ائمہ علیہم السلام مگر
نوہب نی تفسیر بامت غیر معصومہ کیا جیسا کہ انہین دونو احتمالونکو ہماری علمانی
قوت دی ہی اور بنابر احتمال اخیر کی تحریف القرآن فقط من حیث المعنی ہوگی اور
بنابر دونو احتمال اوّل کی تحریف من حیث اللفظ والمعنی دونو ہوگی اور تفصیل
اسکی بہ بسط مین واقولہ ہماری کتب کلامیہ مین موجود ہی اس مقام پر مقصود ہمارا رد
کلام خصام ہی نہ تحقیق تحریف کہ کس قسم کی ہی آری دفع اوہام ورفع خیالات خلم
مخاطب ومکی رد کلام مین ہم کرینگی انشاء اللہ تعالیٰ پس مقصود اصلی
اس مقام پر بحث فحص کرنا ہی تفسیر اہلسنت سی کہ آیا اونکی حضرات ثلاثہ اس آیت
کی تحت مین داخل ہوسکتی ہین یا نہین پس جاننا چاہیے کہ مفسرین اہلسنت
تفسیر مین آیہ کی باہم خرفشار عظیم رکہتی ہین کوئی صاحب فرماتی ہین کہ مخاطب
اس آیہ مین فقط مہاجرین ہین خاصتہً چنانچہ یہ قول ابن عباس اور سدی کا ہے
کوئی صاحب ارشاد کرتی ہین کہ یہ آیت درباب ابن مسعود وابی بن کعب
ومعاذ ابن جبل وسالم مولی ابی حذیفہ کی نازل ہوئی ہی وہی لوگ مخاطب ہین
یہ قول عکرمہ کا ہی جو بڑی مفسر اور محدث اہل السنت کی ہین کوئی صاحب فرماتے ہین
کہ خاصتہً اصحاب رسول اللہ مراد ہین جیسا کہ قول ضحاک مفسر کا ہی کوئی صاحب
کی رای یہ ہی کہ خطاب تو خدا نی خاص صحابہ سی کیا ہی مگر شامل سارے امت کو
ہی مین کہتا ہون کہ مکنون خاطر ان مفسر صاحب کا یہ ہوگا کہ سوای شیعہ اولاد ان
شیعہ کی کل امت مراد ہین کہ از انجملہ یزید ومعاویہ واشباہہم واذنابہم شامل

دیگر خلفای بنی امیہ و بنی عباس کی ہین جنکو بیعت کرکی واسطی قتل اہلبیت
کی خلیفہ بنایا کیا کرتی تھی بہرکیف یہ اقوال جو ذکر ہوی سب اقوال مفسرین اہلسنت
ہین اور ان کل اقوال کو حسب اپنی کہ استیفای اقوال مفسرین سے
صاحب مجمع البیان نی بیان فرمایا ہی بطور نقل کی نہ بطور تصدیق کی مخاطب
عالی مقام نی ایک تو کمال دیانت یہ کیا کہ ان اقوال مین بعض ہی کو نقل
کیا اور بعض کو چہوڑ رکہا ہی دوسری محض کذب وافتری یہ بیان فرمایا کہ علامہ
طبرسی یعنی صاحب مجمع البیان اسکی مصدق ہین اگر آپ بڑی سچی تہی تو کوئی
چہوٹی سی ہی دلیل تصدیق بیان کردی ہوتی فقط کتاب مین نقل کرنی سی
اقوال مختلفہ کی بمقتضائی نقل کفر کفر نباشد کوئی شخص مصدق نہین ہو جاتا
ہی افسوس کہ انصاف دنیا مین نہین ہی کوئی مخاطب خوش فہم سی پوچہی
کہ جب ناقل نے چند قول نقل کئی ہین تو بعض کا مصدق اور بعض کا غیر مصدق
ہونا آپنی کہان سے نکال لیا ہے بجز اسکی کہ فقط بخواہش نفسانی اپنی دل سے ترجیح
بلا مرجح کر لی ہی کوئی بات خیال مین نہین آتی بہرکیف اب ہم مخاطب کی
ہٹ دہرمیون اور حق پوشیون سی قطع نظر کرکی بحث اصل مطلب مین کرتی
ہین کہ ان جملہ اقوال مفسرین مین کہین حضرات ثلثہ کا نام موجود ہی نہین ہے
باقی رہا بزور تحت مین کسی قول کی شامل کرنا پس قول ثانی مین تو حضرات ثلثہ کو
مفسرین نی مثل دودہ کی مکہی کی نکال کر پہینک دیا باقی رہے تین قول پس قول آخر
مین جسمین یزید اور شمر ہی داخل ہین اگر حضرات ثلثہ ہی داخل ہوئی تو شیعون کو کونسا
مقام عذر کا ہوسکتا ہی چشم ما روشن دل ما شاد باقی رہے دو قول یعنی مہاجرین

اور صحابہ مخاطب ہین پس واسطی تحقیق مصداق خطاب کی ہم رجوع کرتی ہین
طرف اون صفات کی جو مذکور سے فی الآیہ ہین اسلئی کہ یہ صفات بجای شروط
کی ہین جیسا کہ بعض صحابہ سی منقول ہی کہ من اراد ان یکون خیر ہذہ الامۃ فلیود
شرط اللہ فیہ من الایمان باللہ والامر بالمعروف والنہی عن المنکر یعنی جو چاہی کہ خیر
اس امت کا ہووہ شروط خدا کو ادا کری اور وہ شروط یہ ہین کہ الایمان باللہ والامر
بالمعروف والنہی عن المنکر و روی انہ علیہ السلام سئل من خیر الناس فقال آمرہم
بالمعروف وانہاہم بالمنکر واتقاہم اللہ واوصلہم للرحم کما فی البیضاوی یعنی
خیر الناس وہی ہی جو آمر بالمعروف اور ناہی عن المنکر ہی اور پرہیزگار تر اور
صلۂ رحم بجا آرندہ تر ہی پس صفت اولی اس آیۂ شریفہ مین تومنون باللہ ہی کو ذکر
مین مؤخر ہی مگر من حیث الذات مقدم ہی اسلئی کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
نہوگا مگر بعد الایمان اور کافر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیونکر کریگا اور کریگا تو اسکو
کیا مفید ہوگا چنانچہ بیضاوی صاحب فرماتی ہین کہ تومنون باللہ سی فقط اللہ ہی
کا ایمان لانا مراد نہین ہی بلکہ ایمان باللہ مین ایمان کل اون چیزونکا کہ جن پر ایمان
کا لانا ضروری ہی داخل ہی یعنی ایمان بکل ماجاء بہ محمد وانما اخرہ وحقہ ان یتقدم
لانہ قصد بذکرہ الدلالۃ علی انہم امروا بالمعروف ونہوا عن المنکر
ایمانا باللہ وتصدیقا بہ واظہارا لدینہ یعنی صفت یومنون باللہ
کا حق یہ تہا کہ مقدم اوصفات پر ہوگر جناب باری نی بغرض اسکی مؤخر کردیا کہ دلالت
کری اوپر اس بات کی کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنی کی علت ایمان باللہ
اور تصدیق اوسکی اور اظہار دین اوسکا ہی یعنی علت گو وجوداً مقدم ہی

مگر بیان تعلیل مین موخر کردی جاتی ہے پس ثابت ہوا کہ جو امر بالمعروف
و نہی عن المنکر سبب اوسکا ایمان باللہ نہو بلکہ سبب اوسکا خدع اور فریب اور ریا کا
ہو تو وہ مفید نہین ہی پس اول گفتگو ہماری اسی صفت مقدمہ مین ہی کہ آپ
مدعی ہین اس بات کی کہ حضرات ثلاثہ تومنون باللہ مین داخل ہین ہم کہتے
ہین کہ لانسلم کہ تومنون باللہ اونکی صفت ہو وہ حقیقت مین نہ ایمان بخدا لائے
نہ ایمان برسول خدا لائی فما ظنک بما جاء بہ محمد گو ظاہر مین مثل جملہ منافقین کی
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتی رہی فقط انکی کہنی سے ایمان
نہین حاصل ہو جاتا پس اگر آپ کسی دلیل سی ایمان اونکا ثابت کرین تو تحت اس
آیۂ شریفہ کی داخل کرین و دونہ خرط القتاد اور بعد اسکی ہم بحث کرینگی اوصاف
مین اور اشتمال جہلا کے معنے کلالہ و اب اور قائلین کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات
فی الحجال کا علم مسلم نکرینگی پس تعبیر بیضاوی اونکی لیاقت واسطی امر بالمعروف
و نہی عن المنکر کی ثابت نہوگی پھر داخل ہونا اونکا اس آیت مین کہانسی نکلیگا
ہر چند مقتضای مقام یہ تہا کہ کفر و نفاق اور جہالت حضرات ثلاثہ بیان کیجاوی تاکہ
عدم دخول تحت آیۂ شریفہ بخوبی عیان ہو جاوی مگر چونکہ مخاطب خوش فہم ہے
فضیلت ثلاثہ ہی ہمکو تضییع اوقات کرنیسی کیا فائدہ ہم مانع ہین ہمکو فقط لانسلم کافی
ہی مدعی پر لازم ہی کہ پہلی ایمان اور اوصاف ثلثہ ثابت کری تب ہوس دخول ثلثہ
آیۂ مذکورہ مین کری و منہ ذلک قولہ لوگونکو او نیک سکہلاتی اقول اگر بعض
صحابہ ان صفت متصف ہوی تو اسکی ثلاثہ کو کیا وہ خود قابل اسکی ہین کہ دوسری
اونکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرین سے او خود گم ست کرا رہبری کند

فمن یھدی الی الحق احق ان یتبع امن لا یھدی **قولہ** شیعیان عبد اللہ بن سبا **اقول** اہلسنت معاویۃ العاویۃ الذی احدی امیہ باغیہ واغری ہاویہ کے پیروان کاذبین غادرین خائنین اثمین زبان خیرامتہ سی ہین کما صرح بہ مسلم فی صحیحہ بطلان عقائد شیعیان علی ابن ابیطالب نہین کر سکتے جبتک کہ ثلاثہ کو مصداق خیر امتہ نہ ثابت کرین و انی لہم ذلک **قولہ** بدترین امت سی جاتی ہین **اقول** ہرگز بہترین کو بدترین سی نہین جانتے بلکہ ثلاثہ کو بدترین امت بلکہ بدترین اولین و آخرین سی جانتی ہین اور خدانی اس آیہ مین تو ثلاثہ کیطرف نہین خطاب کیا ہے ہان اگر کسی مصحف مین مصاحف سوختہ عثمانی سی یا ایہا الثلثۃ انتم خیر امتہ ہو تو البتہ آپکو کسیقدر مقام کلام ہو سکتا ہی ہرچند شیعہ کہین سے کہ قرات منسوخہ ہی یا وہ تحریف ہی کہ قابل جلادینی کی ہی **قولہ** ایسے صحیح آیتون **اقول** صراحت کا حال پیشتر گذارش ہو چکا کہ آپکی سچے مفسر یہ نے حضرات ثلثہ کو نکال پھینکا ہی بیچاری شیعو نکا کیا قصور **قولہ** اگر صحابہ کبار **اقول** جنکو آپ صحابہ کبار سمجھتی ہین شیعہ اونکو صغار یہی نہین گنتے بلکہ منافقین کبار مین جانتی ہین والذی تولی کبرہ منہم **قولہ** بناوٹ ہو ہی نہین سکتی **اقول** بناوٹ کا حال آپکی علامہ مفسر خوب جانتے ہین جنھون نی ثلاثہ کو مہمل کردیا **قولہ** شیعیان پاک کی نزدیک **اقول** پاک نی مہمل نہین کیا ہی بلکہ ناپاکون نی مہمل کیا ہی جو ناپاکون سے نتان ہین سمجھتی ہین **قولہ** لغو یا بے معنے یا کوئی دقیق معما ہی **اقول** اسبات کو اون معماسی پوچھو جو آپسمین گل خب کرتی ہین ایک کہتا ہی کہ یہ مراد ہی دوسرا کہتا ہی نہین یہ مراد ہی تیسرا اور ہی کچھ بکتا ہی چوتھا اور ہی راگ گاتا ہے اونہین سی

پوچھو کہ لغوی ہی یا معنا ہی یا پہ یہ تان ہی شیعیان علی ابن طالب تو پکار پکار کی
کہتی ہین کہ اہلبیت ہین اہلبیت ہین اہلبیت ہین مثل مفسران سنیان کی پہلی
نہین پوچھتی ہین **قولہ** جامع قرآن کی **اقول** البتہ جامع قرآن سی ایک غلطی
ہو گئی اوسکو چاہی تہا کہ جسطرح حرف حرف واحد سبعہ احرف قرآن کو جلایا کہ این
لفظ ائمۃ سے بھی جل کیے اسیطرح ایسا الثلٰثہ کو نڑ باکی کہ بعوض امتہ رکہہ اینا تہا کہ گو شیعہ
ناحق بکتے سنیونکی تو بکار آمد ہو جاتا اور تفسیر ائمۃ نہین ڈہونڈ ہی ل نہ پہرتی **قولہ**
تصدیق کرتی جاتی ہین کہ صحابہ کی شان مین نازل ہوی **اقول** لعنۃ اللہ
علی الکاذبین کسی شیعہ نے بانشہ کی شان مین نہین تصدیق کی ہی بلکہ اہلبیت
کی شان مین تصدیق کی ہی کلام **قولہ** ایمان اور اسلام کی ہی تصدیق نہین کرتی
اقول جنکی ایمان اور اسلام حقیقی کی تصدیق نہین ہی اونکی صحابیت حقیقی
کی کب تصدیق ہی پہر اونکی شان مین ان آیتون کی تصدیق کب ہو گی آپ
ناحق علامہ طبرسی پر تہمت تصدیق کرکے شر امتہ کو خیر امتہ بناتی ہین **قولہ** جنکو
خداوند کریم خیر امتہ فرماوی **اقول** کلام ہی کہ دیوانونکی بڑی بات ہی اگر گو شتر
سے خیر امتہ اور ہی لوگ ہین شر امتہ اور ہی لوگ ہین کون احمق ایسا ہو گا
کہ جنکی خیر امتہ ہونیکی تصدیق کری اونکو شر امتہ کہی **قولہ** صفحہ ۔۔ مین لکھا ہی الی آخر
عبارۃ المجمع **اقول** ای سنیو ہمکو اپنی تماشہ کی قسم ہی سچ تبلاؤ کہ اس عبارت مین
کہین صحابہ کا یا ثلٰثہ کا ذکر ہی محصل اس عبارت کا یہ ہی کہ خدا نے آمرین بالمعروف
سی خطاب کرکی فرمایا کہ تم بہترین امت ہو اور وہ آمرین بالمعروف اہلبیت رسالت
ہین نہ صحابہ بین یا ثلٰثہ مین آئمہ ہین نہین نکلتا ہی اگر مقصود اونکا آمرین بالمعروف

سی صحابہ یا ائمہ ہوتی تو حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام کو بیمن ائمہ کی جگہہ ائمہ
ہی کیون نقل کرتے قولہ اوسی تفسیر مین فرمایا ہی اقول تفسیر موجود ہے
انہون نی چار یار یونکی مفسرین کی چار قول اس جگہہ پر نقل کئی ہین بمقتضای آنکہ
نقل کفر کفر نباشد اون چار قول مین سی دو قول کو جو مفید مطلب اپنی جانا آپ نی
اس مقام پر نقل کیا ہی اور دو قول کہ شاید مفید مطلب نہ سمجھی آپنے چرا رکھا
افسوس کہ حضرت عمر موجود نہین ہین کہ سارق کا ہاتہہ اپنی جہالت سی کبھی زندیق سی
اور کبھی مرتد سے قلم کرتی بہر کیف اس کذب و افترا کو دیکہنا چاہیے کہ نقل
قول کو قائل قول بناتے ہین اور دن دوپہر آنکھوں مین خاک ڈالتی ہین اور کچہ خدا اور خلق
سی نہین شرماتے ہین سہ چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد بیت
برین بیدیانتی قولہ ای یارو اس تفسیر کو دیکہو اقول اگر دیکہا نہین تو حضور والا کا فقرہ
اور خیانت اور کذب و غدر کہ تباشی کا ذبین غادرین خائنین کی ہی کیونکر معلوم
ہوا قولہ تصدیق پر غور کرو اقول جہوٹی کو گہانتک پہنچا لیں مثل مشہور ہی کہ الکذوب
قد یصدق مگر ہماری حضرت کبھی بہی سچی بات نہین بولتی قولہ اس مقام پر جاہلون کو
اقول آپکی سے جاہلون کو اس مقام پر قول سنکے چوری واڑہی مین تنکا اس
طرح کی خیالات خام ہوتی ہونگی اسی سبب سی سنیونکی مفسرون نی اسکے دفع ہونیکی
واسطے کنتم کی پانچ تاویلین سے کے ہین چنانچہ اون پانچون تاویلونکو علامہ طبرسی
علیہ الرحمہ نی قیل فیہ اقوال لکھکر نقل فرمایا ہی کہ زیج بعض کی کان ناقصہ اور بعضے
مین تامہ اور بعضے مین بمعنی صار اور بعضی مین کان زائدہ ہی مخاطب خوش فہم
نی معلوم نہین کہ کس وجہ سی اون پانچون تاویلونمین سے فقط چوتھی تاویل

اس مقام پر ذکر کر کی منسوب طرف خود علامہ کی بکذب و افترا کی کر دیا ہی اور شیعہ اگر خیر امۃ سی صحابہ مراد لیتی تو اونکو کیا غرض تھی کہ خواہ نخواہ ایسی تاویلین کر کی مرتدین صحابہ کو داخل آیہ کرتے بلکہ کہتی کہ اکثر صحابہ جو ایک زمانہ مین ممدوح تھی بقول آپکی جبکہ شیطان نی اکثر مسلمانونکو بہکایا تو وہ بھی بہک گئی آئے جب شیعون نی خیر امۃ سی اہلبیت معصومین مراد لی تو اونکو ضرورت حفظ عصمت داعی ہوگی کہ جیسے اور آیات قرآنی کو انبیاء کی عصمت کیواسطی جو بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت ہی تاویل کرتی ہین اس آیت مین بھی تاویل کنتم کی ساتھ احدی من التاویلات الخمسہ کی کرینگی پس گویا غرض اصلی علامہ طبرسی کی نقل اقوال سنیان سی اس مقام پر یہی ہی کما لا یخفی علی من لہ درک صائب فی کنہیات المقاصد والمآرب قولہ تب بعض حضرات نی اپنا قدم دوسری راہ پر اوٹھایا اقول اولاً منکر بزرگی ثلاثہ تو کل شیعیان جہان ہین پس بعض کو قدم دوسری راہ پر مارنی سے کوئی وجہ خیال مین نہین آتی جنہون نی اس دوسری راہ پر قدم نہین مارا شاید وہ بزرگی ثلاثہ کی قائل ہوگئی تو وہ مثل آپکی شیعہ گری سی نکل گئی اور داخل امنوا تم کو واکی ہوگیی اور اگر بزرگی سے قائل نہین ہوئی تو سوائی اس دوسری راہ کی کوئی اور راہ چلی تو اوس راہ کو ذکر کر کی پہلے اوسیکا جواب آپکو دینا تھا تب دوسری راہ کی جواب پر آتی لیکن بظاہر اوس راہ کا جواب آپنے اپنی امکان سی باہر سمجھ کی اوسکا ذکر ہی نکیا اور بالکلیہ جی چرا گئے اس اوکھڑی پکھڑی بات کا مطلب تو یہ نکلتا ہی کہ پہلے راہ کا کچھ ذکر ہے نہین دوسری راہ پر جھٹ سی اوچک آپ آ گئے ثانیا کس

عالم نے کس کتاب مین جواب استدلال سنیان بابین آیہ سے متنبے اور تحریف
قرآن کی کیا ہی اگر آپ پوچھتے ہین تو پتہ اور نشان دیجیے جسقدر نقل فاسر سے
گذرا اسیقدر ہی کہ تفسیر آیہ مین فرمایا ہی کہ مخاطب ائمہ طاہرین ہین اور اسکو بدلائل
عقلیہ ثابت کیا ہی اور سعین اسکا ہی جو بعض اخبار مین ائمۃ بجای امۃ ہے
لیکن جواب مین استدلال سنیان کی بابین آیہ بحسن وخوبی ثلثہ تحریف قرآنی کا
ذکر نہین کیا ہی بلکہ بہ تقریرات مختلفہ کفر ونفاق اور جبل ثلثہ کو انہین کے
کتابون سے بوجہ اتم ثابت کرکے ثلثہ کو مصداق خطاب سے خارج کردیا ہی **قولہ**
چنانچہ بعضون نے فرمایا ہی **اقول** غلط ہی کسی نے علما مین سے جواب
سنیان مین یہ نہین فرمایا ہی بلکہ حدیث صادق علیہ السلام کہ بظاہرہ دلالت
کرتی ہے کہ بجای امۃ ائمۃ تہا گو تاویل پذیر ہی بجای خود نقل کیا ہے
نہ جواب سنیان مین **قولہ** اور اونہون نے اس جواب کو پسند نہین کیا **اقول**
اس جواب کو ہم کیطرف نسبت دینا ہی غلط ہی پسند او نہ ناپسند کیا معنے
بہلا جنہون نے اس جواب کو آپکے نزدیک ناپسند کیا ہی ذرا یہ ہی تو بتلائیے کہ
انہون نے کیا بات ایسی کی ہی کہ جس سے حضرات ثلاثہ کی راہ قبول بند
ہوگئی اور اس آیہ کی تحت مین شامل ہوسکے **قولہ** ستا ذکر تے ہین **اقول** ہرگز ذکر جواب سنیان
بہ نسبت اس آیہ کی حدیقہ مین نہین ہے بلکہ بحث تغییر ونقصان قرآن کا
ذکر ہی کہ سیکڑون احادیث سنیہ اوپر تغییر اور تحریف او نقصان کی دلالت کرتی
ہین چنانچہ فاضل شستری صاحب استقصا ایدہ اللہ وصاحب نزہتہ رحمہ اللہ
نے نقل کئی ہین اور کچہ احادیث مذہب شیعہ بہی اسپر دلالت کرتے ہین

پس حدیقۂ سلطانیہ مین مثل دیگر کتب کلامیہ کی تحقیق اور تنقیح اسکی کی ہی کہ مراد تحریف اور نقصان سی کیا ہے اور کس قسم کی تحریف اور نقصان کا پایا جانا ممکن اور کس کس قسم کا نہین ممکن ہی اس بحث کو جواب استدلال سنیان بآیۂ کنتم خیر امۃ سی کیا علاقہ آرہی اگر اس قسم کی تحریف کو مسلم کرلین تو ایک جواب اور بھی شیون کا علاوہ جوابات دیگر کے نکل آئیگا اور یہ امر دیگر ہی اور جواب مین ذکر کرنا امر دیگر ہی **قولہ** فرمایا ہی کہ وجہ اول بعید ست **اقول** آپ کی جگہ سی کذب آپکا ثابت ہو گیا اسلئی کہ سب احتمال کو علما ہو بعید نہین گی اوسکو مقابل خصام کیون ذکر کرتی **قولہ** ہمارے نزدیک **اقول** توجیہ و عندیہ توجہ آپ کس حیثیت کی ہوئی ہین جو آپکی ترخرفات اور عبلات کیطرف کوئی نظر کری یہ آپکا پندار باطل ہی کہ خیر امۃ کا جواب ہی تو ضرور ہی کہ شیعہ خیر ائمہ کی قائل ہون بلکہ خیر امۃ کی ہم تصدیق کرکے جواب دندان شکن آپکو دیجئے جب آپ ایمان [illegible] کو ثابت کیجئے گا اور نفاق سی اونکو بری کر دیجئے گا اور [illegible] اور باطل [illegible] منوں باینہ داخل کر دیجئے گا اور بعد اسکی عالمیت اور [illegible] اشتال کل [illegible] من [illegible] من عمر حتی المخدرات فی الحجال سے ثابت کیجئے گا بعد اسکی [illegible] کا لرضاء اللہ ہونا ثابت کر دیجئے گا تب ہم [illegible] امۃ ائمہ [illegible] قرار دینگی آپکی نصیحت کو کہ یاد وہ انی لکما من الناصحین [illegible] قبول کرسکے [illegible] آپکی مرضی کی [illegible] ثلثہ کو برا کہین گی [illegible] مگر ہمکو معلوم نہین ہوتا کہ ان مراحل [illegible]

اور سطاعن ثلاثہ سے جہدہ برا ہو لیکن **قولہ** کنتم خیر امۃ صحیح ہے یا کنتم خیر ائمۃ **اقول**
جواب یہ ہے کہ خیر ائمۃ بھی صحیح ہو سکتا ہے اور خیر امۃ بھی صحیح ہے مگر خیر ائمۃ بت
مخصوص ہے سے یعنے ائمۃ اطہار نہ امت مذمومہ یعنی ائمۃ یدعون الی النار **قولہ**
تو بندہ اوسوقت عرض کرتا **اقول** اولاً اس عرض سے کہ غرض آپکی معلوم
نہین ہوتے کہ کیا ہے بالتصریح فرمایا ہوتا کہ سواے علی مرتضی کی موجود نہونا
دیگر ائمۃ کا صدق کنتم خیر ائمۃ کو کیا ضرر پہنچاتا ہے تا اوسکا جواب خدمت شریف
مین مصلح عرض کیا جاتا کہ تمناے حصول ملاقات اہل قبور زہے تی اور آپکی مایوسی کما یئس
الکفار من اصحاب القبور لا حاصل نہوتی ثانیاً ہم جو غور کرتے ہین تو بظاہر تین امر
خیال مین آتے ہین کہ ذہن شریف مین کھٹکتے ہونگے ایک یہ کہ مصداق آیہ فقط
جناب امیر علیہ السلام نہین ہو سکتے اسلئے کہ صیغہ جمع مانع حمل علی الواحد ہے دوسری
اور ائمۃ علیہم السلام اوسوقت موجود نتھے اور توجہ خطاب بطرف حاضرین کے
ہوتی ہے نہ طرف غائبین کی تیسری یہ کہ جب کل ائمۃ علیہم السلام موجود نتھے
تو بالفعل آمر بالمعروف اور ناہی عن المنکر کون تھا حالانکہ آپ فرماتے ہین کہ کس
نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا تھا ان تینون باتونکا جواب شافی ہم سے
سن لیجیے لیکن امر اول پس اطلاق جمع کا اوپر واحد کی کلام عزیز مین غیر عزیز
ہے انا نحن نزلنا و نحن الوارثون یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء رب ا
راجعون تعجب ہے کہ آیہ لا یاتل اولو الفضل منکم ابوبکر پر مبنی ہون اور اطلاق جمع اوپر
واحد کی صحیح ہو جیسا کہ امام فخر رازی نے لکھا ہے اور جناب امیر علیہ السلام پر اطلاق
کنتم اور تامرون اور تنہون نہوسکی علاوہ اسکے حسنین علیہما السلام تو موجود تھے

اور اہل سنت مین اصحاب ظاہری سی بہی معدود تہی پہر اطلاق جمع کا کیا مانع
ہی خصوصاً اعتقاد شیعہ پر کہ صغیر و کبیر اہلبیت علیہم السلام فضل و کمال وغیرہ مین
یکسان ہین اور اگر منتسبین باہلبیت بہی خصوصاً ویسی لوگ جو شمار رشتہ اہل البیت
مین ہین تعداد اہل خطاب ہوین تو مصداق جمع کثرت بہم پہنچ جائیگا اما ثانی
پس اولاً بعض مخاطبین کا موجود ہونا واسطی توجہ خطاب کی کافی ہے ورنہ
جمیع خطابات قرآنی اور احادیث نبوی سوای حاضرین کی کسی پر جاری
نہوتی اور شاید اسی جہت سی حضرت مخاطب اپنی تئین مخاطب بخطاب اقیموا
الصلوٰة نہ سمجہ کی تارک نماز ہوی ہین اور نماز کو تعبیر ساتہہ مین تو ٹیکی کرتے
ہین جیسا کہ بعض پرچہای اخبار تہذیب الاخلاق مین نظر سی گذرا ثانیاً جسطرح کہ
بعض مفسرین نے کہا ہی کہ خطاب کنتم اگرچہ صحابہ کیطرف ہی مگر شامل کل امت
کو ہی اوسیطرح ہم بہی کہتے ہین کہ خطاب بعض ائمہ کیطرف ہی مگر شامل کل ائمہ
کو ہی ثالثاً آپنی بجز میزان اور منشعب کی کچہ پڑہا نہین آپکو علم فصاحت و بلاغت
کی کیا خبر ہی اس علم کی بہی سیر کرنا ضرور ہی تا کہ معلوم ہو کہ کبہی غائب کو حاضر
اور حاضر کو غائب اور مقر کو منکر اور منکر کو مقر اور عالم کو جاہل اور جاہل کو عالم قرار
دیتی ہین باعتبار آثار اور لوازم اور دلائل اور امارات کی کہ ہر مقام پر مختلف ہین
رابعاً ہم خدمت شریف مین معارفتہ عرض کرتی ہین کہ حدیث نجوم مین جیسا کہ
عنقریب آویگی آپکی زعم باطل مین کل اصحاب مراد ہین پس بنا بر اسکی کل صحابہ مقتدا
تہی اور ظاہر ہی کہ خطاب اقتدیتم اہتدیتم کا طرف مقتدیوں کی ہے پس اگر مخاطب
مومنین حاضرین تہی تو وہ صحابہ تہی اور مقتدا تہی نہ مقتدی اور اگر غائبین سے

تو توجہ خطاب طرف غائبین کی لازم آتی ہی فما ہو جوابکم فہو جوابنا لیکن تیسرا امر پس متنبے ہی اوپر اسکی کہ صیغ مضارع بمعنی حال ہین ولا نسلم ذلک بلکہ مضارع مشترک بین الحال والاستقبال ہی گر محبت ثلاثہ مین آپ ایسا مستغرق ہین کہ شاید میزان ومنشعب بہی بہولی قولہ خیر ایسیح ہی اقول بکرر کہا گیا کہ صحیح ہی مگر خیر اتیہ ائمہ ابرار ہین نہ ائمہ اشرر مین الخ ہین قولہ جسکی آپ بہی تصدیق کرتے ہین اقول جسکی ہمنے تصدیق کی ہی باتفاق امت بیزاری اوس سی کفر ہی اور جسکی سنتے تصدیق کی ہی بیزاری اوس سے عین ایمان ہی یا ایہا الذین آمنوا لا تتولوا قوما غضب اللہ علیہم اور مغضوب علیہم ہونا اونکا کہ جنکو تم مصداق آیہ سمجہتی ہو مغضوبیت جناب فاطمہ بہی ایسا ظاہر ہی کہ عیان را چہ بیان قولہ اسکا کیا مطلب ہی اقول اسکا مطلب یہ ہی کہ انوار قرآنسے صاحبان بصیرت کی ہی موجب ہدایت ہین لیکن تم ایسی بی بصیرت کو نورسی کیا فائدہ ہی جب تم ٹٹولوگی تو ٹہری ہی کہیر معلوم ہو نگے قولہ تمکو اپنی اجتہاد ہی کی قسم ہی اقول تمکو ہی اجتہاد ابو حنیفہ بلکہ معویہ اور اجتہاد عائشہ طالشہ ہی کی قسم ہی کہ آیا اصحاب کے نسبت اس قرآن مین تریدون عرض الدنیا تؤثرون الحیوۃ الدنیا تسرون الیہم بالمودۃ ارضیتم بالحیوۃ الدنیا ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرہم لا یعقلون ما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ ویلعنہم اللاعنون ولعنۃ اللہ علی الظالمین وغضب اللہ علیہم ولعنہم لکہا ہی کہ نہین اگر لکہا ہی تو اوسپر عمل کرو

اور اگر نہین ہی قرآن آیات قرآنی کو بہی بنسبت عثمانی جلاوے **قولہ** اگر وہین
خیر امتہ صحابہ کی بہ نسبت ہو **اقول** سو مرتبہ نہین کی ہزار مرتبہ کہینگے کہ کاذبین
غادرین خائنین آثمین کمافی صحیح المسلم کے منسبت ہرگز خیر امتہ نہین سب سے بلکہ
ائمتہ یدعون الی النار ہی اور لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ ہی آپ چاہیے راہ ہدایت
پر آئیے چاہیے راہ ضلالت پے جائیے **قولہ** اپنی مذہب مین لیجیئے **اقول** بسم اللہ
آئیے اسلموا ثم کفروا تو ہو چکا ہی اب پہر اسلموا ہو لیکن پہر ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا
ہو جاوی آپکی بات کا کیا ٹھکانا ہی **قولہ** معلوم نہین **اقول** اب تو خوب
معلوم ہو گیا جو جواب وہ دیتی اسکو کوئی تمنا آپکی دلین نرہے ہو گی اب اگر
کوئی تمنا ہو تو اسکو بہی کہہ ڈالیئے ہم آپکی خلشہای باطنی کی مٹانی کو موجود ہین
حتی المقدور آپکی تسکین کی سے لئے بہت عرق ریزیان کرینگی لیکن آپکی خاطر
خاطر دریا مقاطر کا میلان تو طرف سنت افغانان رامپور کی ہوچکا ہی آپ
ہمارے کب سنتی ہین مجبوری و ناچاری ہی کہ اس بیماری کی دوا نہین ہی ہذا داء
لیس لہ دوا الا اثر الوصال بمقاصد البال و مطالب الرجال **قال المخاطب**
الممقام ہداہ اللہ سبل السلام دوسری آیت فالذین هاجروا واخرجوا
من دیارهم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا لاکفرن عنهم سیئاتهم
ولادخلنهم جنات تجری من تحتها الانهار ثوابا من عند الله والله عنده حسن
الثواب اس آیت مین اللہ جل شانہ مہاجرین کی تعریف کرتا ہی اور اونکی
جنتی ہونیکی بشارت دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ جن لوگون نے میری پیچہے وطن
اور گھر اور کنبہ اور قبیلہ کو چہوڑا او جنہون میری اوپر ایمان لانے سے تکلیفین ہونچین اور

جنکو میری راہ مین ایذائین دیگئین تو مین نے اپنی ایسی سچی ایمان لانیوالون اور
پکی مسلمانون سی بڑی مہربانی سی پیش آونگا اور اونکی محنتون اور مصیبتون اور
جان فشانیونکا اونکو اچھا بدلا دونگا اونکی گناہون سے درگزر کرونگا اونکے
بھول چوک کو نہ دیکھونگا بلکہ اونکی گناہونکو نیکیون سے بدل دونگا اور بھی جیسے
بتلائی اونکو ایسے جنتون مین جگہہ دونگا جنکی نیچے نہرین بہتی ہین جہان اونکو
کچھہ غم رہیگا نہ رنج نہ کوئی فکر اونکو رہیگی نہ کھٹکا اور یہ ثواب اونکو اپنی طرف سے
دونگا اور اپنی فضل اور مہربانی سی اونکی اعمال سی بہت بڑہکر اونکو درجہ عطا
کرونگا اب ان آیتونکو دیکھکر مہاجرین کی فضیلت اور بزرگی پر خیال کرنا چاہیئی
کہ کس محبت اور پیار سی خدای عزوجل اونکا ذکر کرتا ہی اور اونکی مدایح اور مراتب
کا کس خوبی سی اظہار فرماتا ہی اور اونکی قطعی جنتی ہونیکا اقرار کرتا ہی اور اونکی
گناہون اور سیّات سی درگذر کرنیکا اور نیکیون سی بدل دینی کا وعدہ کرتا ہی اور
اونکے اعمال کی جزا مین جو کچھہ دیگا وہ تو ایکطرف اپنی طرف سی براہ تفضلات
ثواب دینی کا بیان کس مہربانی سی فرماتا ہی پس اب ان آیتونکی دیکھنی والو سے
ہم عرض کرتے ہین کہ جن مہاجرین کی نسبت خدا نی یہ وعدی کئی ہین اور جنکی
بہشتی ہونیکا ذکر فرمایا ہی وہ کون تھی کیا وہ لوگ مہاجرین تھی جنکا نام ابوبکر اور
عمر اور عثمان ہے اور کیا گھربار چھوڑنی والو مین وہ اشخاص تھی جنکو شیعہ برا جانتی
ہین اور کیا یہ لوگ اس آیت سی مستثنے کردئی گئی ہین اور کیا یہ اشخاص لاکفرن
عنہم سیاتہم کی وعدہ سی خارج کردئی گئی ہین اے بہائیو اس آیت کو پڑھکر اب
تم مہاجرین کی گناہونکی ڈھونڈہنے مین اوقات ضایع نکرو اور اونکی برائیونکی

ناشُس مین اپنی عمر نہ گنواؤ اگر دو چار عیب اونکی تمہی ڈھونڈہ بہی لئی تو سے
جتنک تم مہاجرین مین ہو نیسے انکار نکرو گی اور جتنک تم اونکی ہجرت کا
اقرار کرتی رہوگی تمہاری عیب جوئی اور نکتہ چینی سے کچہ کام نہ آویگی اور اس سے
اونکی یقینی جنتی اور قطعی بہشتی ہونمین کچہ ضرر نہوگا اسلئی کہ وہ خود فرماچکا ہی
لاکفرن عنہم سیئاتہم کہ مین اونکی گناہونسی درگزر کرونگا اور ضرور ضرور اونکو جنت
مین داخل کرونگا اسلئے کہ وہ میری سبب سے گہرون سی نکالی گئی میری بدولت
رنجون اور مصیبتونمین گرفتار ہوئی اپنے دوستونکو چہوڑکر میری دوست کی
ساتہہ ہوئی اپنی محبوبونسے جدا ہوکر میری محبوب کی شریک ہوی پس اونکا
ہجرت ہی کرنا ایک ایسا عمل ہی کہ ہزار اعمال اور لاکہہ عبادت اور کروڑ نیکیون
سی بہتر ہی **یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ**
السلام یہ آیت بہی مثل آیات دیگر فضیلت مومنین موقنین پر دلالت
کرتی ہی مثل علی ابن ابیطالبؑ و جعفر بن ابیطالب و حمزہ و عبیدہ کہ مستجمع صفات
مذکورہ فی الآیہ خصوصاً قاتلوا و قتلوا کی ہین نہ ثلاثہ فارین من الزحف جنکی حق مین
فقد باء بغضب من اللہ وماوٰہ جہنم وبئس المصیر ہی آیکی بڑی متعصب
مفسر بیضاوی صاحب تحت اینکہ الذین ہاجروا کی فرماتی ہین المعنی فالذین ہاجروا
الشرک والاوطان والعشائر للدین یعنی جن لوگون نی چہوڑا شرک کو اور
وطنون کو اور قوم قبیلہ کو واسطی دین کی انتہی شیعہ قاطبۃً ایسکی قائل ہین کہ اگلی
حضرات ثلثہ نی شرک باطنی کو مرتے دم تک نہین چہوڑا اور ہمیشہ شاکین
اور مرتابین فی النبوۃ رہے تے بلکہ بعضی صاحب بسبب تنگ ظرفی کے

بعض اوقات زبان سی اوسکا اظہار ہی کر دیتی تہی چنانچہ صلح حدیبیہ مین حضرت
عمرؓ نی خود اپنی زبان صداقت بیان سی اظہار کر دیا کہ جیسا کہ آج مجکو شک نبوت
مین ہوا ایسا کبہی نہین ہوا پس ایسے لوگون کا ترک کرنا شرک ظاہری کا
اور ترک وطن اور ترک عشائر لا انتم کہ للدین تہا بلکہ محض بغرض حصول جیفۂ دنیا
تہا مقدم و یاتی **قولہ** مہاجرین کی تعریف کرتا ہی **اقول** مومنین مہاجرین
کی تعریف کرتا ہی یا منافقین اور مرتدین کی تعریف کرتا ہی صدر آیہ مین تو
خطاب طرف مومنین ہی کی ہے چنانچہ جناب باری فرماتا ہی انی لا اضیع
عمل عامل منکم یعنی ای مومنین تم مین سی کسی عامل کی عمل کو مین ضایع
نکرونگا قال البیضاوی فالذین ہاجروا الخ تفصیل للاعمال العمال وما اعد لہم
من الثواب یعنی فالذین ہاجروا تفصیل ہی واسطی عمل عمل کنندگان کے اور
اوس ثواب کی جو واسطی اونکی مہیا ہوا ہی انتہی پس جب یہ تفصیل اعمال مومنین
مین ہی تو منافقین اور مرتدین کو اس آیت سی کیا علاقہ ہا **قولہ** فرماتا ہے کہ
جن لوگون نی سیری بہچپا **اقول** یہ عبارت بہ حیثیت کذائی نہ اسکو ہم ترجمہ کہہ
سکتے ہین نہ تفسیر بس بجز افتری علی اللہ کی کیا کہین ترجمہ ہونا ظاہر ہی اسلئے
کہ الفاظ بہی ہوئی بہی ہین اور جو مطبوع خاطر حاطر نہ تہی وہ گہٹی بہی ہین جیسے قاتلوا
اور قتلوا کا ذکر ہی اوڑا دیا ہی فقط اس ڈر سی کہ شیعہ پوچہینگی کہ اصحاب ثلاثہ
کس لڑائی مین مصداق قاتلوا ہوئی کس معرکہ مین دست لات و عزی سے لئے
پرست مین ہتیار پکڑا کس کافر کو مارا کسے ایک کا نام تو بتلا دیجئے جس لڑائی مین
گئی بہاگ کہڑی ہوئی اسی کا نام قاتلو ہی اور یہ بہی پوچہینگی کہ مصداق قتلوا کہان

ہوی کسے معرکرین یا گہر کی ہوسے ہے ہین اور تفسیر با لفاظ متناسبہ ہوتی ہی نہ بی جوڑ
جیساکہ حضرت مخاطب فرماتی ہین بی پوچہی بتلائی اس لفظ بی پوچہی تبلای کو تکو
کسی لفظ سی علاقہ نہین معلوم ہوتا ہی حضرت مخاطب کو ذرا بہی خوف خدا نہین ہے
کہ خود الفاظ مہملہ تصنیف فرماتی ہین او کہتی ہین کہ خدا فرماتا ہی ومن اظلم ممن
افتری علی اللہ کذبا قولہ میری پیچہے اپنی وطن کو الی تو الہ چہوڑا قول
نہ وہ لوگ جنہون نی طلب جیفۂ دنیا کی پیچہے اپنی وطن کو چہوڑا قولہ میری اوپر
ایمان لانے سی تکلیفین پہونچین اقول نہ وہ لوگ کہ جنکو طلب دنیا مین تکلیفین
پہنچین قولہ ایسے سچی ایمان لانیوالون اور پکی مسلمانون سی اقول نہ جہوٹے
ایمان لانیوالون اور نہ کچی مسلمانون سی کیا فہم و شعور حضرت مخاطب ہی کہ جن باتونکو
شیعہ بدلیل ثابت کرتی ہین لا من شعور خود اوسکا اقرار فرماتی ہین مشہور ہے
کہ بہیڑی خود بہیڑی کی پاس جاتی ہی اب صاف صاف ہم لکہتی کہ جو لوگ
کچی مسلمان اور جہوٹی ایمان لانیوالی اور طلب دنیا وطن کو چہوڑنی والی تہی اور حقیقت
مین شرک کو نہ چہوڑا اور کسی کام اور نکا دین کیوسطی نہتا بلکہ دنیا کیوسطی تہا ایسے
لوگ ہرگز مصداق اس آیت کی نہین ہین اور وہ حضرات ثلاثہ آپکی ہین کہ جنکو قید
اس آیہ کی خارج کردیا قولہ کیا وہ لوگ مہاجرین نہتی اقول اگر مراد مہاجرین
سی مہاجرین شرک ورمہاجرین ادطان للدین ہین جیساکہ بیضاوی صاحب نی فرمایا
تو ہرگز جنکا آپ نام لیتی ہین وہ مہاجرین نہتی اور جو اسکا دعوی کری کہ وہ ایسے
مہاجرین تہی اوسپر واجب ہی کہ بدلیل ثابت کری ورنہ اہل کل حوادث مین عدم ہے
قولہ کیا وہ لوگ اس آیت سی مستثنے کردئی گئی اقول کچہ حاجت باستثنا

نہین ہی اسلئے کہ استثناء متصل مین دخل ہونا مستثنے کا مستثنے منہ مین شرط ہی
اور جب خود قیود آیہ نی اونکو خارج کر دیا تو محل استثنا باقی نرہا باقی رہا استثناء منقطع
مثل جاء القوم الا حمارا پس اگر گدہا بتبعیت قوم مع القوم ہو گیا تو کبھی شرف قوم انکو
حاصل نہوگا پہر استثنا کی کیا حاجت ہی تو نعم قیل سے خر عیسے اگر بمکہ رود چون بیاید
ہنوز خر باشد، وعلی التنزل سب مقامات پر دلیل عقل و نقل مستغنی عن الاستثنا ہو جاتی
ہی اور حاجت باستثنا نہین رہتی ہی جیسے ان اللہ علی کل شئ قدیر پس عقل حکم کرتی
ہی کہ اگر شے کو عام لین تو شریک الباری اور جہل الباری اور عجز الباری کل شی
سی مستثنے ہی گو حرف استثنا نہین ہی نہین سے اسیطرح منافقین اور مرتدین
بدلیل عقل مستثنے ہین اور کوئی حاجت استثنا کی نہین ہی قولہ جتبک تم اونکی ہجرت
کا اقرار قول شیعون کو ہرگز ثلاثہ کی ہجرت معتبرہ فی الشرع کا اقرار نہین ہی اور اول
صفحہ صحیح بخاری مین موجود ہی کہ ہجرت وہی معتبر ہی جو بصدق نیت ہو چنانچہ بخاری
نی خود حضرت خلیفہ ثانی سی روایت کی ہی کہ جناب رسولخدا نی فرمایا کہ انما الاعمال
بالنیات وانما لکل امرء ما نوی فمن کان ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او الی
امرءۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ یعنے نہین ہین اعمال
مگر ساتھ نیت کی اور نہین ہی واسطے ہر شخص کی مگر وہ چیز کہ جسکی نیت کی ہی پس
جس شخص نے کہ ہجرت کی طرف دنیا کی کہ پہنچے اوسکو یا ہجرت کی برغبت طرف
زنکی کہ نکاح کری اوس سے پس ہجرت اوسکی طرف اوسی چیز کی ہی جسکی طرف
ہجرت کی انتہی قولہ مین اونکی گناہ ہونے در گذرا اقول یہ وعدہ اون مومنین
سی ہی جو متصف ہین صفات اہل ہجرت آیہ شریفہ مین مذکور ہین نہ منافقین اور مرتدین

اور نہ اصحاب ثلثہ سی کہ سرگروہ اونکی ہین حاصل یہ ہی کہ اگر فقط بظاہر سمی بہ اسم مہاجر وانصار ہونا مفید حصول جنت ہوتا تو جناب باری اسیقدر فرماتا کہ کل من سمی مہاجراً او انصاراً لاکفرن عنہم سیئاتہم پہر اس تطویل کی کیا حاجت تہی کہ اخرجوا من دیارہم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا بلکہ چاہئی تہا کہ تنصیص تعمیم کر دیجاتی تاکہ مقام اشتباہ نرہتا اور یون فرماتا کہ سواء قاتلوا وقتلوا او فروا من الزحف او ناقضوا اولم تدو الاکفرن عنہم سیئاتہم دیکہو مزید توضیح فی الآیۃ الثانیۃ قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام تیسری آیت والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ واعد لہم جنت تجری تحتہا الانہار خالدین فیہا ابداً — اس آیت مین اللہ جلشانہ مہاجرین اور انصار کی نسبت اپنی رضامندی ظاہر فرماتا ہی اور اونکو اور اونکی پیروی کرنیوالونکو جنت کی خوشخبری پہنچاتا ہی ہماری نزدیک اگر کوئی شخص اس آیت پر ذرا بہی غور کری اور اوسکی مطلب کو سوچی تو وہ ہرگز صحابہ کبار اور مہاجرین وانصار کی نسبت سوای فضیلت اور بزرگی کی دوسرا اعتقاد نرکہی اس لئی کہ جب انکی شان مین خدای جلشانہ فرماتا ہی کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کہ مین اونسی راضی اور وہ مجہسی راضی اور اونکی حق مین اللہ تبارک وتعالی ارشاد کری کہ اعدّ لہم جنات کہ تیار کرکہی ہین اونکی واسطی جنتین آراستہ کیگئی ہین اونکی واسطی نششتین تو پہر کون ہی کہ اونکی فضیلت کا قائل نہو پس شیعیان پاک کو صرف اسقدر غور کرنا چاہئی کہ مہاجرین اور انصار مین صحابہ کبار جن سی وہ عداوت رکہتی ہین داخل ہین یا نہین اگر ہین تو پہر اونکی جنتی ہونیمین کیا شک ہی اور اگر نہین ہین تو

یہ خطاب خدا کا کس سے ہے اپنی بہائیو ذرا سوچو کہ قرآن مجید پر ایمان اسی کا نام ہے
کہ جنکی حق مین اللہ اپنی رضامندی ظاہر کری اوسنے تم ناراض ہو اور جنکی جنتی ہونی
کی خدا خبر دی اونکو تم مسلمان بہی نہ سمجھو اور اگر اس آیت پر بہی کوئی ایمان نلاوی
اور یہ شبہہ کری کہ اسمین خلفای ثلاثہ کی نام تو مذکور ہی نہین ہین اس سے
اونکی فضیلت کا انکار مستلزم انکار آیت نہین ہی تو اوسکے شبہہ کو دور کرنیکی
لئی ہم امام باقر علیہ السلام کی شہادت پیش کرتی ہین اور صریح طور پر اونہون نی خلفاء
ثلاثہ کو داخل حکم اس آیت کی بیان کیا ہی اوسکو ہم بیان کرتی ہین اوسکو ذرا دل
سی سنو اور اپنی مذہب کی کتاب سی اوسکی سند لو دیکھو صاحب الفصول سے
امام باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایک روز حضرت امام باقر علیہ السلام
کا گذر ایک جماعت پر ہوا جو کہ خلفاء ثلاثہ کی عیب جوئی کر رہی تہی آپنے پوچھا کہ
مجھی بتلاؤ کہ تم اون مہاجرین مین سے ہو کہ جو خدا کی لئی گہر سی نکالی گئی اور خدا کی
لئی اونکا مال لوٹا گیا اور جنہون نی خدا و رسول کی مدد کی اونہون نی کہا کہ نہین ہم
اونمین سی نہین ہین تب آپنی پوچھا کہ پہر کیا تم اون لوگون مین سی ہو کہ جنہون نی
دار ہجرت اور دار ایمان مین گہر بنایا تہا اور مہاجرین کو آرام دیا تہا اونہون سنے
کہا کہ نہین تب آپنی کہا کہ خود تم بیزار ہوئی اور نہین چاہتے کہ دونو فریق مین سے
ہو اور مین اسبات کی گواہی دیتا ہون کہ تم اونمین سی بہی نہین ہو جنکی نسبت
خداوند تعالی فرماتا ہی کہ جو لوگ بعد ان مہاجرین اور انصار کی آوینگی وہ ایسی
مومن ہونگی کہ یہ دعا کیا کرینگی کہ الہی ہماری اگلی بہائیونکی جو ہم سی ایمان مین سبقت
لیگئی ہین مغفرت کر اور ہماری دلونمین مسلمانون کیطرف سی کینہ مت رکہ جیسا کہ تم

نہی کرنیوالا مہربان ہی آتی بہائیو تم اپنی اگلوں اسیہ کہتی ہو اور ائمہ کرام کی اقوال کو
کم از آیات نہیں سمجھتے مگر نہیں معلوم کر اون اقوال کو جو صحابہ کی فضائل مین ہین
کیون نہین مانتی اور کیون اپنی اماموں کی پیروی نہین کرتی اور کیون انکو صحابہ کی
فضائل بیان کرنی مین جہوٹا جانتی ہو غرضکہ اس حدیث سی امام باقر علیہ السلام
کی ثابت ہوا کہ انکی نزدیک خلفاء ثلاثہ اس آیت کی حکم مین داخل ہین اور جو
وعدی جنت وغیرہ کی خدانی مہاجرین اور انصار سی کئی اونمین وہ شریک ہین
اور یہ بہی ظاہر ہوا کہ جو لوگ انکی عیب جوئی کرتی تہی اونسی حضرت امام موصوف
بیزار تہی اور اونکو اسلام اور ایمان سی خارج سمجہتے تہی پس سوای تقیہ کی دوسرا کوئی
جواب ہو ہی نہین سکتا ہی لیکن نہین معلوم کہ کہانتک تقیہ کا عذر کیا کرینگی او کتیک
تقیہ کو ڈہال بنای رہینگے افسوس جب خدا صاف صاف مہاجرین اور انصار کی
تعریف کری اور ائمہ علیہم السلام خلفاء ثلاثہ کی صاف فضیلت بیان کرین اور پہر بہی
حضرات شیعہ قائل نہوں اب معلوم نہین کہ مہاجرین اور انصار کی فضیلت کی
لئی کیسی دلیل چاہتی ہین **قول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ
السلام** یہ آیہ بہی مثل آیہ سابق کی فضیلت مومنین موقنین مین ہی نہ منافقین و متوہمین
مین خواہ مہاجرین ہوں خواہ انصار اسلئی کہ مراد سابقون سی یا سبقت فی الایمان ہی اور
آپکے حضرات ثلثہ کی ایمان ہی مین کلام ہی سابق اور لاحق ہونیکو کون پوچہتا ہی
یا سبقت فی الخیرات والطاعات مراد ہی جیسا کہ فرمایا ہی فاستبقوا الخیرات
وسابقوا الی المغفرۃ اور اوسمین بہی ایمان شرط ہی اسلئی کہ اعمال کا اعتبار
کسر اسب تبعیت ہین اور صدق نیت اور تقاکہ انما یتقبل اللہ من المتقین

سی ثابت ہی علاوہ اسکی ہی اور خاتمہ بھی بالخیر ہونا بعد ان سب کی ہی اور حضرت
ثلثہ کا نہ ایمان ہی مسلم ہی نہ صدق نیت نہ سبقت کرنا عبادت مین ایسون پر کہ
جنکی ایک ضرب بہتر اکثر عبادت ثقلین تھی اور نہ خاتمہ بالخیر ہونا اونکا مسلم ہی یا سبقت
الی الجنۃ مراد ہی جیسا کہ بعض حواشی بیضاوی مین ہی اور اس سبقت کی الی سبقت
فی کل الامور لازم ہی پس جن لوگونکی سبقت فی بعض الامور بھی مسلم نہین ہی تو اونکی
فی کل الامور کیونکر مسلم ہوگی یا سبقت فی الہجرۃ مراد ہی اور اسمین بھی وہی ایمان شرط
ہی اور کافر اور منافق کی ہجرت مفید نہین چنانچہ طبقات مین لکھا ہی کہ عبد اللہ بن
اریقط دیلمی کہ ایک کافر تھا وقت ہجرت دلیل رسول اللہ تھا اور وہ بھی مثل ابو بکر
کی ہمرفشانہی راہ ہمراہ تھا گو اسوقت ایک کفر ظاہری اور دوسرا کفر باطنی رکھتا تھا و فتح
ہوکر جو کافر دلیل رسول اللہ تھا اوسکی حلیہ نام و نسب مین کسیقدر اختلاف سے
شاہ عبد الحق دہلوی جذب القلوب مین فرماتی ہین بعد از ان شخصی را از بنی دیل
کہ نام او رقیط بود و در کار ہدایت و بدرقگی ماہر و بامانت و حفظ اسرار مشہور بود اجیر
گرفتند تا بعد از سہ روز ہر دو اشتر را بہ جبل ثور حاضر آورد و این رقیط ہم در دین کفار بود
انتہی و قریب منہ ما فی صحیح البخاری و استاجر رسول اللہ رجلا من بنی دیل ہادیا
وہو علی دین کفار انتہی ملخصا علاوہ اسکی سابق مین بیان ہوا کہ کل اعمال مین
صدق نیت شرط ہی چنانچہ بالخصوص ہجرت مین حدیث صحیح بخاری سی
گزرا کہ فمن کان ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او الی امرأۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ بلکہ بیضاوی
سی بیان ہوا کہ معنے ہجرت مین ہجرت من الشرک بھی ماخوذ ہی بلکہ حدیث مشکوٰۃ
سی ثابت ہوتا ہی کہ ہجرت از جملہ مناہی خدا بھی ملحوظ ہی چنانچہ جناب رسول خدا سے

منقول ہی کہ فرمایا آنحضرت نے مسلم وہ ہی کہ سالم رہین مسلمین ہاتھہ اوسکی سی اور زبان اوسکی
سی اور مہاجر وہ ہین کہ ترک کرین مناہی خدا کو واسطے اوسکے پس صاف اس حدیث سے
ثابت ہوا کہ فقط ترک وطن کرنا نہ واسطے دنیا صدق مہاجر کی لئی کافی نہین ہے
اور جب ان مضمون کی راہ سی جو اکثر مفسرین اور محدثین بیان کرتے ہین
صدق مہاجرین اوپر ثلاثہ کی مسلم نہو تو سابق یا لاحق ہونا فی المہاجرت کب مسلم
ہوگا علاوہ اس سب کی اکثر مفسرین مین باہم خود اختلاف عظیم ہی کہ مصداق
سابقین اولین من المہاجرین کون لوگ ہین بعضون نی کہا ہی کہ وہ لوگ مراد
ہین جنہون نی قبلتین کیطرف نماز پڑہی اور ظاہر ہی کہ مراد نماز سی وہ نماز نہین کہ
جسکی حق مین یراؤن الناس ہی بعضون نی کہا ہی کہ اہل بدر مراد ہین اور بدیہی
ہی کہ اہل بدر مین قابل تعریف وہی ہین جو مصداق تریدون عرض الدنیا نہین
ہین بعضون نی کہا ہی کہ اہل حدیبیہ مراد ہین اور یہ بھی ظاہر ہی کہ اہل حدیبیہ مین سی
جنکو شک نبوت جناب رسولؐ خدا مین واقع ہوا وہ قابل تعریف نہین ہین
بعضون نی کہا کہ ہجرت سابقۂ اولی وہ ہی جو بنی ہاشم نی مکہ مین اپنی گہر سے
طرف شعب ابیطالب کے اور اہل تواریخ متفق ہین کہ اس ہجرت مین کفار بھی
بحمیت جاہلیت شریک تہی اور مدح نہین ہو سکتی ہی مگر مومنین کی اور بعضون نی کہا
ہی کہ ہجرت سابقۂ اولیٰ وہ ہی جو طرف حبشہ کی بمعیت حضرت جعفر طیارؑ واقع ہوئی
اور باتفاق اہل تواریخ آپکی سابق و لاحق اسمین نہ تھی پس ایسے آیۂ مختلف فیہا کو
نص قطعی اور حسن و خوبی حضرات ثلاثہ کی سمجھنا بجز خوش فہمی مخاطب کی کس
چیز پر محمول ہو سکتا ہی قولہ پس شیخین پاک کو صرف مقدمہ غور کرنا چاہئے

اقول شیعیان پاک اعتقاد کی نزدیک یہ امر نظری نہین ہی کہ حاجت غور و فکر رکہتا ہو بلکہ مثل آفتاب نصف النہار روشن و آشکارا ہی کہ جن منافقون سے ہم عداوت رکہتی ہین اونکی سایہ کو بہی برای نام سر مو مدخلت اس آیہ مین نہین ہے حتیٰ یلج الجمل فی سم الخیاط قولہ داخل ہین یا نہین اقول نہین نہین ہرگز نہین کہ جنت مقام مومنین ہی نہ جای منافقین فان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار قولہ اگر نہین ہین تو یہ خطاب خدا کا کسکی طرف ہے اقول کیا خوب سوای ثلاثہ کی کوئی دنیا مین قابل خطاب نہ تہا اس تقریر سے آپکے یہی ثابت ہوتا ہی کہ آپکی پندار باطل مین انحصار مہاجرین فقط حضرات ثلاثہ ہی مین ہوگیا ہی سوای انکے اور کوئی مہاجر نہ تہا نہ علی بن ابیطالب علیہ السلام نی جو حقیقۃً اول مہاجرین مین تہی ہجرت کی تہی نہ حضرت جعفر طیار نی ہجرت کی تہی نہ حضرت حمزہ نی ہجرت کی تہی نہ عبیدہ نی نہ آپکی اتباع نی مثل ابوذر و عمار یاسر وغیرہم یہ کوئی مہاجر نہ تہے اور اہل قبلتین نہ تہی اور اہل بدر نہ تہی بلکہ جو کچہ تہی فقط ثلثہ ہی تہی لقد حق القول حب الشئی یعمی و یصم وانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور قولہ اونسے تم ناراض ہوا اقول جنسے خدانی اپنی رضامندی ظاہر کی ہم اونسی ناراض نہین ہین بلکہ ناراض فقط اونہین لوگون سی ہین جنکو خدانی لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذاباً مہینا کہا ہی تمام اسکا یہ ہی کہ ہم بہی مثل تمہاری پوچہین کہ کن سومنونکی حق مین خدانی یہ فرمایا ہی ثلثہ سی بڑہکر کسنے پیغمبر کو اور اہلبیت پیغمبر کو اذیت دی تہی سب جسکے حق مین یہ آیہ نازل ہوا قولہ اس آیت پر

بھی کوئی ایمان نہ لاوی **اقول** اس آیت پر بخوبی ہم ایمان لائی ہین مگر یا تو تم
ایمان پر مثل آپکی نہین ایمان لائی ہین آمنا باللہ و کفرنا بالجبت و الطاغوت **قولہ** یہ شبہہ کرنی **اقول** شبہہ
کیسا یہ امر تو یقینی ہی کہ ثلاثہ کی نام آیت مین نہین ہین اہل بصیرت تو ہرگز
نہ کہینگی کہ ثلثہ کی نام آیت مین ہین آپکو شاید ٹٹولنی سی ملجاتی ہون لیکن
حقیقت یہ ہی کہ آپکو بھی باوجود ٹٹولنی کی نملی ورنہ آیت قطعی چھوڑکر روایت
مزخرف کیطرف کیون مڑتے کہ تصدیق اوسکی آجتک کسی شیعہ نی نہین کی
اور نہ خود تمسے تصدیق کرنا اوسکا عبارت شیعہ سی ثابت ہوسکا **قولہ** مستلزم
انکار آیت نہین **اقول** حقیقت مین یہی ہی کہ مستلزم انکار آیت نہین ہی غایۃ الامر
یہ ہی کہ مستلزم انکار ایک روایت بی سروپا کا ہوگا پھر معلوم نہین کہ کس پہوٹی نہو
سی نکلا کہ کوئی آیت پر ایمان نہ لاوی حقیقت مین تم ایمان آیت کا نہین لائی
کہ جنکی حق مین آیت تھی اونکا ذکر ہی نہین کیا منافقین پر اوسکو محمول کرلیا **قولہ**
صاحب الفصول نی امام باقرؑ سی روایت کی ہی **اقول** ہم نہ فصول کو جانین نہ
صاحب الفصول کو جانین کہ کون صاحب ہین آیا کوئی شخص معقول ہین یا کوئی
بوالفضول ہین کتاب غیر مشہور کی توثیق کلام علماء سی لازم تھی تا مثل محجاج السالکین
کہ ساختہ شاہ عبدالعزیز دہلوی ہی نہوتی اور بعد اسکی ضرور تھا اسکا ثابت کرنا
کہ صاحب کتاب مصدق روایت ہی کیون نہین جائز ہی کہ اس روایت کو اہلسنت
سی نقل کیا ہو اور مصدق اوسکا نہو آپکا حال یہ ہی کہ صاحب مجمع البیان کہ ناقل
اقوال مختلفہ مفسرین اہل سنت ہوتی ہین آپ اونکو قایل اور مصدق کہتی ہین پھر
ایسی اولٹی سمجھ والونکا کیا اعتبار ہی پس جب آپ اولاً ثبوت اعتبار کتاب دیگی اور

ثانیاً ثبوت تصدیق صاحب کتاب ہی دیکھی تو ہم جواب ادسکا یون دین گے
کہ چونکہ مخالف سیکڑون احادیث و آیات کی ہی جو مذمت ثلاثہ پر دلالت کرتی ہیز
اور مخالف مجمع علیہ امامیہ کی اور موافق مذہب عامہ کی ہی ضروری ہی کہ محمول
بر تقیہ ہووی خصوصاً بنظر اسکی کہ لفظ خاضوا دلالت کرتی ہی اوپر اسکی کہ وہ جماعت
جملہ شیعیان مین سی نہ تھی اسلئی کہ شیعونکو درباب ثلثہ خوض اور غور کیا جاتا
ہی حضرت ثلثہ کا بی بہرہ ہونا دین و ایمان سی تو اونکی اجماعیات و اتفاقیات
اور ضروریات مذہب سی ہی ایسے امر مذہبی مین اونکو احتیاج خوض و غور کیا
ہی بلکہ اگر بنظر تامل دیکھیئے تو آخر حدیث بی سرو پا بھی اسی پر دلالت کرتا ہی
اسلئی کہ نہ مصداق ہونا آیۂ ربنا اغفرلنا و لاخواننا کا مخصوص انہین لوگونکی
واسطی ہی جو ثلاثہ کو اخوان مومنین مین سی سمجھتے ہین اور پھر اونکی معائب بھی
بیان کرتی ہین جیسے حدیث قرطاس اور حدیث فدک اور حدیث شک فی
النبوۃ در حدیبیہ اور امثال اسکی کہ صاف صاف دلالت اوپر کفر و نفاق حضرات
ثلاثہ کی کرتی ہین لیکن وہ فرقہ جو اونکو اخوان مومنین سی نہین سمجھتا بلکہ اخوان
الشیاطین جانتا ہی وہ ہرگز غیر مصداق آیۂ ربنا اغفرلنا و لاخوننا کا نہین ہو سکتا ہے
اسواسطی کہ وہ اپنی اخوان مومنین کی حق مین تو البتہ دعا کرتی ہین کو اخوان الشیاطین
کیواسطی نکرین بلکہ بد دعا کرین کہ خداوندا اونکو اپنے رحمت واسعہ سی دور رکھہ
یہی معنی ہین تبری کی جسکو اہل سنت بہ سب و شتم تعبیر کرتی ہین مخفی نرہے
کہ اگر مراد مخاطب کی کتاب الفصول سی فصول مہمہ ہی تو وہ کتاب اہلسنت کی
مذہب کی ہی اور ابن صباغ مالکی کی ہے شیعون سے اوس سے کچہ

واسطے نہین اسنے علماء سی اہلسنت نی اپنی صحاح اعتقاد مین سیکڑون ہزارون افترات
جناب رسولخدا پر کئی ہین اگر ایک افترا امام محمد باقر علیہ السلام پر بھی ہو تو جاے
تعجب نہین ہی قولہ تم اپنی آپکو امامیہ کہتی ہو اقول فقط ہم اپنی آپ اور تمہارے
امام انکو امامیہ نہین کہتے بلکہ تم بھی ہمکو امامیہ کہتی ہو اور اپنی آپکو اہلسنت معاویہ
کہتی ہو قولہ اور ائمہ کی اقوال کو کم از آیات اقول بلکہ بیشتر از آیات سابقی
کہ بہ مصحف اطلاق مصحف صامت کی مفسر ہین اور وہ جو فرماتی ہین بیشک و شبہ
مراد خدا کلام خدا سی وہی ہی و لن یفترقا حتی یردا علی الحوض قولہ کہ
نہین معلوم کہ ان اقوال کو اقول اگر نہین معلوم تو ہم تمکو تلادیتی ہین وجہ اسکی
یہ ہی کہ ایسے اقوال مثل ابوال کو کلام ائمہ نہین سمجھتے بلکہ یہ سمجھتی ہین کہ جیسا
سنیون نی جناب رسول خدا پر بلکہ خدا پر افترات کئی ہین ویسا ہی اماموں پر بہی
افترات کئی ہین قولہ جھوٹا جانتی ہو اقول ہرگز اماموں کو جھوٹا نہین جانتے
بلکہ جھوٹا جاننی والی پر تین حرف کہتی ہین آری حضرات اہلسنت کو سلفا عن
خلف جھوٹا جانتی ہین کہ تابع کاذبین غادرین خائنین آثمین کی ہین علی ما فے
صحیح المسلم قولہ اس حدیث سی امام محمد باقر علیہ السلام کی ثابت ہوا اقول کلام
اس حدیث مین سندا بھی ہی اور متنا بھی ہی اور دلالۃ بھی ہی ایسے حدیث
قابل حجت نہین ہو سکتی خصوصا اوس وقت مین کہ قائل اوسکا کوئی سنی ہو قولہ
پس سوای تقیہ کی اور تو کوئی دوسرا جواب ہو ہی نہین سکتا اقول جب آپکو
معلوم تھا کہ جواب بہ تقیہ ہو سکتا ہی تو پہر یہ بات کسطرف کی مونہہ سی نکلی ستے
کہ نہین معلوم ان اقوال کو جو صحابہ کی فضائل مین ہین کیون نہین مانتی ا تنے

قولہ کہانتک تقیہ کا عذر کیا کرینگے **اقول** جہانتک کہ صحیح بخاری سے آپ التقیۃ الی یوم القیامۃ کو نکال کر نہ جلادینگے **قولہ** تقیہ کو ڈہال بنا رہینگے **اقول** یہ ڈہال خدا نے الا ان تتقوا منہم تقاۃ او تقیۃ سے بنائی ہے اور شیعونکے ہاتہ مین یہ ڈہال اور شمشیر تبرا الی یوم القیامۃ دی ہے اسی سبب سے ہمیشہ شیعونکے وار چل جاتے ہین اور مخالفین کی اعلی سے اسفل تک پہنچ جاتے ہین **قال المخاطب** **المقام** ہداہ اللہ سبل السلام حضرات شیعہ بعض مرتبہ یہ شبہہ بیان کرتے ہین کہ اللہ جلشانہ نے اون مہاجرین اور انصار کے تعریف کی ہے جنہون نے خاص خدا کی لئے ہجرت اور نصرت کی تھی نہ اونکی جنہون نے دنیا کی طمع سے ہجرت اور نصرت کی تھی اس شبہہ کو ہم تین طرح سے رد کرتے ہین اول یہ کہ جب مہاجرین نے ہجرت کی اور انصار نے نصرت کی اوسوقت دنیا اور دولت کہان تھی جسکے طمع ہوئی ہو جب مہاجرین نے مکہ سے ہجرت کی تب کیا مدینہ مین کسی خزانہ کی نکلنے کی خبر اونکو ملی تہی جسکی لوٹنے کی لالچ گئی ہون یا جب انصار نے مہاجرین کی خاطر کی اور اونکو اپنے گہر ٹہرایا تو کیا مہاجرین کچہ بہت سا مال اپنے ہمراہ لیکر گئے تہے جسکی چہین لینے اور لوٹ لینے کی نیت سے اونہون نے اونکے مدد کی ہو اگر مہاجرین نے خدا کے لئے ہجرت اور انصار نے اللہ کیواسطے نصرت نہین کی تو پہر اونکی ہجرت اور نصرت کا کیا سبب تہا مقدمہ تیسری اگر تمام مہاجرین اور انصار نے ہجرت اور نصرت دنیا کی طمع پر کی تہی تو خدا کا مہاجرین اور انصار کی تعریف کرنا معاذ اللہ فضول و مہمل ہوا جاتا ہے [illegible] جب کسی نے خدا کے لئے ہجرت اور نصرت

نہین کی تو خدا انکی شان مین والسابقون الاولون من المہاجرین والانصا
فرماتا ہی اور جب سب کی سب منافق تھی تو انکی نسبت لقد رضی اللہ
عنہم ورضوا عنہ ارشاد کرتا ہی اور اگر بعضونکی ہجرت اور نصرت خدا
کی لئی اور بعضونکی دنیا کی لئی تھی او نکا نشان دیجئی کہ وی کتنی صاحب
تھی جنہون نی خدا کی لئی ہجرت اور نصرت کی جب نام لینا اور نشان دنیا
شروع کروگی تو سوای تین چار کی اور کوئی نہ نکلیگا اور تین چار کی ہجرت اور
نصرت کی ثبوت سی کچہ فائدہ حاصل نہوگا تیسری اللہ جلشانہ نی خود اپنے
کتاب پاک مین اس شبہہ کو دور کر دیا ہی اور اپنی مہاجرین اور انصار کیطرف سے
جواب دیدیا چنانچہ وہ دو آیتو مین اللہ جلشانہ نی اس امر کو تصدیق کر دیا کہ مہاجرین
اور انصار نی جو کچہ کیا وہ میری واسطی کیا ہی چنانچہ ہم وہ آیتو نکو ایک مہاجرین کی
نسبت دوسری انصار کی نسبت بیان کرتی ہین پہلی آیت اللہ جلشانہ مہاجرین کی
نسبت فرماتا ہی الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ
کہ جو لوگ نکالی گئے اپنی گھرون سی اونسے کوئی قصور نہین ہوا تھا سوای اسکی
کہ وہ اللہ کو اپنا پروردگار کہتی تھی اور کفر کو چھوڑ کر مسلمان ہوگئی تھی پس اس آیت سی
صاف معلوم ہوتا ہی کہ مہاجرین کی ہجرت کا باعث سوای اسکی دوسرا نہ تھا کہ
کفار اونکی اسلام لانیسے خفا ہوگئی تھی اور اونکی خدا کو رب کہنی سی ناراض ہوگئی
تھی کہ اسی قصور مین اونہون نی ایذا دینی شروع کی اور مجبوری اونکو گھر بار چھوڑنا
پڑا اب اس آیت کو دیکھکر حضرات شیعہ یہ کہین کہ مہاجرین نی طمع دنیا ہجرت کی
تھی تو اونکو زیبا ہی ہماری تو منہ سی ایسی بات نکل ہی نہین سکتی دوسرے

آیت اللہ جلت شانہٗ انصار کی شان مین فرماتا ہی و الذین تبوؤ الدار والایمان من قبلھم یحبون من ھاجر الیھم ولا یجدون فی صدورھم حاجۃ مما اوتوا ویؤثرون علےٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون کہ جو لوگ مہاجرین سی پہلے مدینہ مین رہتی ہین وہ چاہتے ہین اون لوگونکو جو ہجرت کرکی آدین اونکی پاس اور جو کچھ مہاجرین کو دیا جاتا ہی اوسکا کچھ خیال نہین کرتے اور اوس سی رنجیدہ نہین ہوتی اگرچہ وی خود بھی محتاج ہین اور اپنی جانون سی زیادہ مہاجرین کو چاہتے ہین اور کچھ بھی حرص وطمع نہین رکھتے اور جو ایسے ہین وہ فلاح پاوینگی پس دیکھنا چاہیی کہ خدا انصار کی نصرت کی کیسے تعریف کرتا ہی اور اس امر کے کہ اونکی نصرت صرف واسطی خدا کی ہی کیسے تصدیق فرماتا ہی پس اب ہم حیران ہین کہ جب اللہ جلت شانہٗ مہاجرین کی ہجرت کو صرف اپنی واسطی فرماوے اور انصار کی نصرت کو فقط اپنی لئی تصدیق کری اور پھر شیعونکی منہ سے یہ بات نکلی کہ اونکی ہجرت اور نصرت دنیا کیواسطی تھی ای یارو ذرا تو سوچو کہ تم خدا کی کلام کی تصدیق کرتی ہو یا تکذیب اللہ کی حکم کو مانتی ہو یا اوس سی مقابلہ کرتی ہو خدا تو فرماوی کہ مہاجرین اور انصار اچھی تم کہو کہ نہین وی بری سی بری وہ سب کہے کہ ہین اونسی راضی وی ہمہ سی راضی تم کہو کہ نہین بالکل غلط نہ خدا اونسی راضی نہ وی خدا سی راضی اللہ فرماوے کہ اونہون نی ہجرت میری لئی کی اور نصرت میری واسطی سے اور تم کہو کہ نہین وہ دنیا کی طمع سی نکلے حرص دولت کی پیچھے پیغمبر کی نصرت دین شریک ہوی آخر تو ذرا غور کرو کہ کیا کہتے

اور کیا کرتی ہوا تی ہیا ئیو ایک آیت ہو دو آیت ہون او سکی تاویل ہو سکتی
ہی اوسکے معنی بن سکتی ہین جب سارا قرآن مجید مہاجرین اور انصار کے
ذکر سی بہرا ہوا ہی تو کہان کہان تاویل کرینگے کس کس آیت کی تحریف
معنوی فرماوینگی سے تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم حقیقت یہ ہے
کہ مذہب تو عبد اللہ بن سبا کا اختیار کر لیا مگر اب کوئی بات بن نہین پڑتے
نہ قرآن مجید سی انکار ہو سکتا ہی نہ اوسکی تصدیق کیجاتی ہی سے عشق چہ
آسان نمود آہ چہ دشوار بود ہجر چہ دشوار بود یار چہ آسان گرفت مقول
المتمسک بولاتہ علی بن ابیطالب علیہ السلام یہ جواب فرماتی ہین
کہ حضرات شیعہ بعض مرتبہ یہ شبہ کرتی ہین اس عبارت سی سمجہا جاتا ہی کہ مرتبہ دیگر
دوسری طرح سی کرتے ہین پہر اوسکی بیان کر نہین کیون آپنی موتہ چرایا حقیقت
یہ ہی کہ شیعہ نہ یہ کرتی ہین نہ وہ کرتی ہین بلکہ ہمیشہ ہی کہتی ہین کہ خدا
نی مومنین موقنین متقین مہاجرین اور انصار کی تعریف کی اور منافقین اور
فاسقین اور فاجرین سے اور مرتدین کی مذمت کی خواہ ظاہرین مہاجرین
مین سی ہون خواہ انصار سی خواہ بطمع عزت ومال ومنال دنیا ایمان لائے ہون اور
مصداق تریدون عرض الدنیا ہون خواہ بخوف جان ایمان لائی ہون ہجرت
کرنا اونکا بہی خواہ بطمع دنیا کی حاصل ہو خواہ بسلیج دنیا ہی اجل یعنی دنیا کی مرجو الحصول ہو خواہ
بخوف جان از دست کفار یعنی جو کہ ظاہرین بطمع دنیا کی مرجو الحصول سے اوائے
شہادتین کر چکی ستے تو البتہ تمام اسکا تہا کہ کفار بایں جرم کہ کیون کلمہ گو ہوئے فے
الظاہر ہو ہی مار ڈالتے اس ڈر سی ناچار ہو کر مدینہ کو گئی پس ابی شبہ سا لیسے

لوگونکی ہجرت لله فی الله نہتی اور ایسے ایمان والی نہ حقیقت مین مومن مسلم تہے
اور نہ حقیقت مین ایسے ترک وطن کرنیوالی مہاجر تہی گو ظاہر مین اونکو مسلمان
اور مہاجر کہین مگر خدا انہین تعریف کرتا مگر مومنین اور مہاجرین سے تقی کی اور اسیطرح
اہل مدینہ مین جو بطمع دنیا ی مرغوبہ یا بحصول ایمان لانی اور لڑائیوں مین بطمع حصول مال
غنیمت بظاہر شریک رہی اور وقت پڑی پر مہاجرین قاریون کی ساتہہ ہاک
کہڑی ہوئی اور تقسیم غنائم کیوقت کہتی تہی رحمہ الله نبیہ سیمے فرشیاو سیوفنا تقطر
من دمائہم کما مر سے اکثر لوگ حقیقت مین انصار سے تقی نہ تہی اور خداوند تعالیٰ
نی اونکی حق مین منہم من یلمزک فی الصدقات نازل کیا پس ایسی
مہاجر اور انصار کی خدا نی تعریف نہین کی بلکہ اونکی مذمت سی قرآن بہرا ہوا
ہی اور خدا نی ایسونکو ملقب بلقب مہاجر و انصار نہین کیا ہی بلکہ ایسی لوگونکو
بمنافقین تعبیر کیا اہلسنت زبردستی منافقین کو لقب مہاجر و انصار دیتی ہین اور
کل آیات کو اونہین منافقین کی مدح و ثنا مین ٹہرانی ہین اگر سبہی اچہی تہے
تو آیات مذمت کسکی شان مین ہین حسب زعوم اہل سنت شیعونکی نزدیک تو
سیلا دو چار قابل مدح بہی نکلتے ہین پس آیات مدح اونہین کی شان مین ہوسکتی
ہین لیکن بنا بر مذہب سنیان کہ صحابہ کل عدول ہین دو تین بہی قابل مذمت
نہین نکلتے پہر خداوند تعالیٰ نی جو ثلث قرآن مذمت منافقین سی بہر دیا ہی
اوسکا مصداق کون تہا اور اگر حاضرین صحبت سی نہ تہی وہ لوگ جنکی حق مین
یوذون الله ورسوله ولعنهم الله فی الدنیا والآخرة فرمایا ہے
تو شام و روم اور فارس کی لوگ اپنی گہر بیٹہے بیٹہے رسول خدا کو ایذا دیتین

دیتی تہی جنکی خدا مذمت کرتا ہی حقیقت یہی کہ سنیونکی قول پر سب جتنے آیاتِ
مذمت ہین سب نعوذ باللہ مہمل ہین اور اہلسنت ہرگز اون آیات کا ایمان نہین
لائی جسطرح سے تمنے کہا ہم بہی سکتے ہین کہ آیات مذمت کی کہان کہان تاویل
کروگی کس کس آیت کی تحریف معنوے کروگی سے تن ہمہ داغ داغ
شد پنبہ کجا کجا نہی حقیقت یہی کہ از ابوبکر تا یزید تو بیعت کر کی خلیفہ بنالیا مگر اب
کوئی بات بن نہین پڑتی نہ قرآن مجید سی انکار ہو سکتا ہی نہ اونکی تصدیق کیجا
ہی سے عشق چہ آسان نمود آہ چہ دشوار بود، ہجر چہ دشوار بود یار چہ آسان گرفت
قولہ او سوقت دنیا او ر دولت کہان تہی اقول یہ وہی شبہ پارینہ ہے
جو دلیل اول ہین آپنے ذکر کیا اور ہم جواب دیچکی اور بعد اسکی ایمان ابوبکر مین
بہی بیان کیجیے گا کہانتک اس خرقہ نجس کو دہو دہو کی آب و تاب دیجیے گا
گزارش ہوچکا کہ طمع دنیا کی لئی دولت دنیا کا موجود ہونا ضرور نہین ہے بلکہ
بسا ہی کہ بامید موہوم حصول دنیا لوگ کارہای عظیم پر مبادرت کرتی ہین چہ جائی
اینکہ حصول دنیا بعد چند روز کی مظنون بقرائن حال و تصدیق مقال کاہنین فی
الاستقبال ہو قولہ کیا مدینہ مین کسے خزانہ کی نکلنی کی خبر اونکو ملی تہی اقول خزانہ
کی نکلنی کی خبر تو نہین ملی سے تہے مگر سلطنت مستی خلافت ملنی کی خبر کاہنونسی سے تہی
قولہ بہت سا مال ہمراہ لیکر گئی تہی اقول ستم ہی کہ مال ہمراہ لیکر نہین سے گئے
تہی مگر انکی سبب طمع حصول مال کی زمانۂ آیندہ مین تہی اگر یہ طمع سے نتہے تو کیونکر کہتی
تہی کہ لیجیے قرشا وسیو فنا تقطر من . بثم قولہ تو پہر اونکی ہجرت اور نصرت کا کیا
سبب تہا اقول مومنین متقین کی ہجرت و نصرت کا سبب رضای خدا سے تہے

اور منافقین کی ہجرت اور نصرت کا سبب طمع حصول دنیا نہ تھا آئندہ وہ بھی تمام
قولہ اگر تمام مہاجرین اور انصار نی اقول اگر تمام مہاجرین اور انصار نی ہجرت اور
نصرت اللہ کی تھی تو خدا کا مہاجرین اور انصار کی مذمت کرنا معاذ اللہ فضول اور
مہمل ہوا جاتا ہی اسلئے کہ جب کسی نی دنیا کی لئی ہجرت اور نصرت نہین کی
تھے تو خدا انکے شان مین تریدون عرض الدنیا فرماتا ہی اور کسکی شان مین تسرون
الیہم بالمودۃ فرماتا ہی اور کسکے شان مین فقد ضل سواء السبیل فرماتا ہی اور کسکے
شان مین من تولہم منکم فانہ منہم فاولئک ہم الظلمون فرماتا اور جب سبکی سب صحابہ مومن تھی تو
کنکی نسبت لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ و اعد لہم عذابا مہینا ارشاد
کرتا ہی اور اگر بعضونکی ہجرت اور نصرت خدا کی لیے اور بعضونکی دنیا کی لئی تہی ان کا
نشان دیجئے کہ وہ کتنے صاحب تھی جنہون نی دنیا کی لئی ہجرت اور نصرت
کی جب نام لینا شروع کروگی تو تین چار صاحب ہی تمکو ملینگے اسلئے کہ تمہاری
نزدیک صحابہ کل عدول ہین پس البتہ اقوال خدا سب مہمل اور فضول ہین معاذ اللہ
من ذلک قولہ اور تین چار کی ہجرت اور نصرت کی ثبوت سے کچھ فائدہ حاصل
نہوگا اقول بڑا فائدہ حاصل ہوگا کہ مصداق محمد جمیع خدا پیدا ہوجائینگی اور شیعون
کی زبان درازی جو کذب و افترا ہی وہ ماذہبی بی تکلف قطع ہوجائیگی پھر نہ کہہ سکین کی
کہ خدا کا تعریف کرنا فضول اور مہمل ہوا جاتا ہی ہم نہین سمجھتے کہ غرض اس شخص
کی فائدہ حاصل نہونی سی کیا ہی اگر یہ غرض ہی کہ رسول خدا کو تین چار کی ذات
سی کچھ فائدہ نملیگا تو حقیقت یہ ہی کہ جنہون نی شدہ ہجرت کی اور دین سے مدد
نصرت کی انہین کی ذات کو فائدہ دین و دنیا کا جناب رسول خدا نظر بواقعہ انکی

محتاج نہتی اور اگر نظر بظاہر احتیاج فرض کیجاوی تو ایک سیف ید اللہی واسطے
حمایت دین مبین کی کافی اور وافی تہی کہ جب سب بہگوڑی بہاگ کہڑے ہوتی
تہی تو دین خدا اونہین کی زور شمشیر سی قایم رہجاتا تہا پس وہی تنہا کافی ستہے
چہ جای اینکہ اونکی ساتہہ دیگر مومنین وقنین بہی امثال حمزہ وعبیدہ اور جعفر طیار
اور دیگر اتباع اخلاص شعار بہی شریک ہوجاوین اس کذب وافترای سے کہ بہی
کچہ انتہا ہی کہ سیکڑون شہدای بدر واحد وحنین وخیبر کو جنکی نسبت بالخیر ہونیکی شہادت
رسول خدا دیتی تہی اور اونکی مصداق قاتلو وقتلو ہونیمین کسینے آج تک
شک نہین کیا ہی ہماری حضرت مخاطب بکذب وافترای فرماتی ہین کہ شیعہ
بجز تین چار کی ان سب بزرگوار ونکو مصداق مہاجرین وانصار ممدوحین نہین
جانتی آپ ہی حضرت کیئی اس جہوٹہ پر آپکے سر پر آسمان نہ بٹ پڑے
حامیان دین مبین کا تو کچہ ذکر ہی نہین فقط دو تین منافق کی حق مین سب آیتین
کلام اللہ کی محمول کیجاتی ہین کہ وہی منافق مصداق قاتلو وقتلو اب ہے سے تہے
اور مصداق رضی اللہ عنہم بہی تہی اور وہی سابقون اور وہی اولون اور وہی
مہاجر اور انصار تہی جو کچہ تہی وہی ثلاثہ تہے باقی سب ہیچ سے نہ ہی عقل و
نہی دانش نہ ہی ہوش قولہ مہاجرین اور انصار کیطرفسی جواب دیدیا
اقول پہر آپکی ثلاثہ کو کیا ملا اب ایمان ہی اونکا بطمع دنیا تہا تو اونکی مہاجرت
اور نصرت بہی بی شبہ بطمع دنیا تہی اور ایسے لوگونکو نہ ہم مومنین مین سمجہتی ہین نہ
مہاجرین اور انصار مین بلکہ ہم اور ہمارا خدا بہی ایسے لوگونکو منافق کہتا ہے
قولہ مہاجرین اور انصار نی جو کچہ کیا میری ہی واسطے کیا اقول محض غلط

اور افتری علی اللہ ہی کسے آیت کا قرآن مین یہ مضمون نہین ہی کہ کل مہاجرین
اور انصار نی جو کچھ کیا وہ میری ہی واسطی کیا اور کیونکر عقل قبول کرتی کہ افعال
منافقین منضمون اور اگر بفرض محال ہم تسلیم ہی کرلین کہ کسے آیت کا یہ مضمون
ہو تو مراد مہاجرین اور انصار حقیقے ہین نہ وہ منافقین کہ جنکو اہلسنت نی مہاجر اور
انصار نام رکہہ لیا ہی **قولہ** مہاجرین کی نسبت فرماتا ہی کہ الذین اخرجو الخ **اقول** یہ آیہ
شان میں مومنین مقاتلین کی ہی چنانچہ ابتدای آیہ وافی ہدایہ یون ہی اذن للذین
یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم
بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ — یعنی اجازت قتال دیئے گئے
مقاتلین کو بسبب اسکی کہ وہی مقاتلین مظلوم ہین اور یہ تحقیق کہ خدا اونکی منصور
کرنی پر قادر اور توانا ہی اور وہ مقاتلین جنکو اذن جہاد ملا وہ لوگ ہین کہ نکالی گئی
اپنی گہرون سے بناحق فقط اس بات پر کہ ربنا اللہ کہتی تہی قال البیضاوی
وہی اول آیۃ نزلت فی القتال بعد مانہی عنہ یعنی یہ اول آیت ہی جو اجازت قتال
مشرکین مین نازل ہوئی بعد اسکی کہ ابتدای امر مین اوس ہی سے نہی کیگئی ستے
انتہی پس اس آیہ شریفہ مین جناب باری بیان فرماتا ہی کہ مومنین مقاتلین
فی سبیل اللہ کو اب میٔ ہی اجازت قتل و قتال مشرکین وی بسبب اسکی کہ اون پر
مشرکین نی بہت ظلم کیا اور اونکو جلای وطن کردیا فقط اتنی ہی بات پر کہ وہ ربنا
اللہ کہتی تہی یعنے ایمان بخدا لائی اور لا الہ الا اللہ کہا حاصل آیہ شریفہ یہ ہے
کہ جدال و قتال سے فی نفسہ امر مرغوب نہ تہا مگر ہمنے اونکی اجازت اسلئی دے
کہ خود کفار نی ظلم و جور مسلمانو نپر کرنا شروع کیا یہانتک کہ اونکا گہربار چہین لیا اور آوارہ

وطن کر دیا تب سزا مین اون ظلمون کی جو سہے ہنے ہی مسلمانونکو اجازت دی کہ تم
بہی کافرونکو مارو اور اونکا مال و اسباب چہین لو جیسے وہنون نی تمہارا چہین لیا
پس عوض قبیح قبیح نہین ہی بلکہ حسن ہی اور جب حاصل آیۂ شریفہ معلوم ہوا تو
جاننا چاہئے کہ یہان ذکر دو قسم کی فعل کا ہی ایک تو وہ جو کفار نی مسلمین سے
ساتہہ کیا ہے یعنے ظلم کیا اور گہرون سی نکال دیا دوسری فعل مسلمانون کا کہ اونہون
نی ربنا اللہ کہا تہا یعنے مسلمان ہوئی تہی اعم اس سی کہ بصدق دل ربنا اللہ کہا
ہو جیسے کہ مومنین موقنین یا بطمع دنیا ربنا اللہ کہا ہو جیسے کہ منافقین پس آیتی
جو فرمایا کہ دو آیتو مین اللہ جل شانہ نی اس امر کو تصدیق کر دیا کہ مہاجرین او
انصار نی جو کچہ کیا وہ میرے واسطے کیا ہے اس آیت سی تو ایک کام کا کرنا ہی
خدا کیواسطے نہ نکلا چہ جای اینکہ جو کچہ کیا وہ میری واسطے کیا الغرض ظلم کرنا اور گہر
سی باہر نکال دینا کار مشرکین تہا نہ کار مہاجرین اور ایمان لانا کار مہاجرین تہا مگر
بصدق دل کل کا ایمان لانا یا بعض کا بصدق دل اور بعض کا بطمع دنیا اس
آیۂ شریفہ کو اس پر ہرگز دلالت نہین ہی آری جسطرح گہر سی نکالنا کار مشرکین تہا
اسیطرح کہہ سکتی ہین کہ گہر سی نکلنا کار مہاجرین تہا لیکن آیت مین تو گہر سی نکلنی کا ذکر
ہی نہین ہی بلکہ کفار کی نکالنی کا ذکر ہی باقی رہا نکلنا فی نفسہ کیسا امر تہا گو اس آیت
سے اوس سی کچہ واسطہ نہین پس مومنین موقنین تو مہاجرا الی اللہ والرسول
نکلی تہی اور منافقین دنیا طلب مہاجرا الی الدنیا نکلی تہی پس اس آیۂ کو جو شان
مقاتلین مین ہے مطلب مخاطب سی کچہ واسطہ نہ ٹہرا بلکہ آگی تم کہتی تہی کے
مقاتلین مین تہی جو مصداق آیہ مین کسیطرح داخل ہو سکین اب ہم عرض کرتی ہین کہ کس

لڑائی مین تمہاری حضرات ثلاثہ مین سی وے تے کہان قتل کیا کس کافر کو مارا
ہمنے تو اونکا بجز فرار کی قرار ہی کسی معرکہ مین نہین سنا فضلاً عن القتال **قولہ** کفار
اونکی اسلام لانیسے خفا ہوگئے **اقول** سچ ہی کہ مومنین کی بھی ایمان حقیقی لانیسے
خفا ہوگئی تھی اور منافقین کی بھی ایمان ظاہری لانیسے خفا ہوگئی تھی اور دونو کو گھرون
سی نکالدیا تھا لیکن مومنین حقیقی کی تو خون کی پیاسے رہتی تھی اور منافقین سی اوتنی
عداوت نتھی مگر جب بھی اشتعال ابن ربیعہ سو بچا سن جرتی ہی لگا کی چھوڑ دیتی تھی اور یہ امر بھی
بہ نسبت انہین منافقین کی تھا جو کفار سی چندان میل ملت نرکھتے تھی لیکن وہ لوگ جو کفار سی
زیادہ لگی لپٹی رکھتے تھی اونسی اغماض بھی کرجاتی تھی چنانچہ حضرت عثمان جب وقت صلح حدیبیہ کفار
کی پاس بھیجے گئی تو اونکو کفار نی کچھ بے اذیت نہین دی اور اونکو اطمینان تمام
تھا کفار کیطرف سی پس ایسے لوگونکو البتہ کفار نی نہ نکالا ہوگا لیکن ایسی لوگ
فقط بطمع دنیا خود نکل گئی ہونگے قرین قیاس تو یہی بات ہی آگی مخاطب کو اپنی
سمجھہ کا اختیار ہی **قولہ** اونکو زیبا ہی **اقول** اور تمکو یہ زیبا ہی کہ کہو کہ منافقین نی
بھی خالص واسطے خوشی خدا ہی کی ہجرت کی تھی اسلئے کہ ظاہر مین وہ بھی تو
ربنا اللہ کہتے سنتے ادا گر تم یہ نہ کہو گی تو اپنی ثلاثہ کو کیونکر داخل مہاجرین
کرو گے اور شیعہ ایسی مہاجرین کی شان مین اگر بطمع دنیا ہجرت کرنا کہین تو
کون بری بات ہی وہ تو ایسے ایسے باتین اونکی حق مین کہتے ہین کہ اہلسنت
کا جگر جسکے سنتی ہی جل بھنکر کباب ہوجاتا ہے قل موتوا بغیظکم **قولہ** ہماری تو مونہ
سی ایسے بات نکل ہی نہین سکتے **اقول** سچ ہی کیونکر ایسے بات نکلی کہ
جس سے حضرات ثلاثہ کو ضرر پہنچے مگر جو کچھ شیعونکی مونہہ ہی خدا نکلواتا ہی اونکے

لئی کافی ہے آپکی مونہہ سی نکالنے کی کیا ضرورت ہی قولہ دوسری آیت اسمین اللہ جل شانہ انصار کی شان مین فرماتا ہے والذین تبوؤ الدار اقول یہ آیۂ وافی ہدایہ ذکر تقسیم فئی مین ہے چنانچہ پیشتر اس سی جناب باری فرماتا ہی للفقراء المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم الی ان قال والذین تبوؤ الدار والایمان من قبلہم یعنی مال سنے واسطی فقرا مہاجرین کی ہی جو اپنی گہروسنے نکالی گئی اور واسطی اون لوگوسکے ہی جنہون نی جگہ کی ہی وار ہجرت مین اور دار ایمان مین یا خالص کیا ہی ایمان کو قبل ہجرت مہاجرین کی سے علے اختلاف التفسیر قال البیضاوی تحت قولہ والذین تبوؤ الدار عطف علی المہاجرین والمراد بہم الانصار الذین ظہر صدقہم یعنے والذین عطف ہی اوپر مہاجرین کی اور مراد ساتھہ اسکے وہ انصار ہین کہ جنکا صدق ایمان ظاہر ہوگیا ہی انتہی اور کہا ہی بعض مفسرین نے کہ مراد وہی انصار ہین جو قبل از ہجرت مہاجرین ایمان لای ستے اور کہا بعض آخرنی کہ مراد اصحاب بیعت عقبہ ہین کہ وہ ستر آدمی ستے انصار مین سی کہ عقبہ منی مین جہان رمی جمرہ حج مین کیا جاتا ہی اونہون نی بیعت رسول خدا کی تہی اوپر حرب کل ابیض اور احمر کی اور وہی لوگ دوست رکہتی تہی اونکو جاونکی طرف ہجرت کرتی ستے الغرض قول بیضاوی سی خصوصیت اس آیہ کی ساتھہ فقرا انصار کی اور ساتھہ مخلصین فی الایمان سے کے جنکا صدق ایمان ظاہر ہوا تہا معلوم ہوتی ہی اور قول دیگر مفسرین سی خصوصیت اون انصار کی جو قبل ہجرت مہاجرین ایمان لائی ستے یا خصوصیت ساتھہ اہل بیعت عقبہ کی معلوم ہوتی ہے پس مطلب خوش فہم کا فرمانا

کہ اس آیت سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ کل انصار نے جو کچھ کیا وہ خدا کیواسطے کیا یہ کہان سے سمجھا گیا اب ہم اہلسنت کے مفسرین کے قول کو دیکھین کہ وہ باعلای ندا پکار رہے ہین کہ انصار مخصوص مراد ہین یا قول حضرت مخاطب کو دیکھین اور مفسرین کو جھوٹا سمجھین اور اگر بپاس خاطر مخاطب ہم یہی کرین تب بھی جب ہم غور کرتے ہین تو حضرات ثلاثہ مخاطب کو کچھ فائدہ نملیگا بلکہ اونکے حق مین بیعت ابوبکر سے نکرنا بعض انصار کا مثل قیس بن سعد و سعد عبادہ وغیرہ کا ضرر پہنچائیگا خصوصاً حضرت خلیفہ ثانی کو کہ جب نہ بیعت کرنے سعد عبادہ سے ناخوش ہوے تو فرماتے تھے اقتلوا سعداً قتلہ اللہ فانہ صاحب فتنۃ و شر جیسا کہ نہایہ ابن اثیر مین کہ بڑی معتمد کتاب اہلسنت کی ہے موجود ہے اور خود صاحب نہایہ نے اور دیگر اہل لغت نے تصریح کی ہے کہ قتلہ اللہ بمعنے لعنہ اللہ ہے پس آیہ رئیس انصار کو جنکی حق مین خدا نے بقول مخاطب فرمایا ہے کہ جو کام اونسے ہوا وہ فقط میری ہی واسطے ہوا تو بیعت بکر نکرنا اس بیچارہ کا فقط خدا ہی کیواسطے تھا ایسے کار رضامندی خداوندی پر اسقدر ناخوش ہونا کہ حکم اوسکے قتل کا دینا اور اوسکو لعنت کرنا اور ایسے نیکوکار کو صاحب شر و فساد کہنا کار دیندار نہین ہے قولہ خدا انصار کی نصرت کی کیسے تعریف کرتا ہے اقول اگر مراد انصار سے انصار حقیقی ہین تو مسلم ہے اور اگر مراد عام انصار حقیقی اور انصار ظاہری ہے کہ جسمین منافقین بھی داخل ہین جیسا کہ جناب باری فرماتا ہے ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق لا تعلمھم تو ہرگز مسلم نہین ہے کہ خدا نے کہین اونکی تعریف کی ہو قولہ پھر شیعونکی مونہہ سے یہ بات نکلی کہ اونکی ہجرت اور نصرت دنیا کیواسطے تھی اقول شیعونکی مونہہ سے البتہ یہ بات نکلتی ہے لیکن معاذ اللہ

کہ نسبت مہاجرین اور انصار حقیقی کی یہ بات نکلی بلکہ منافقین کی نسبت نکلتی
ہی آپ کیون شیعونپر افتری کرتی ہین آپنے نہین سنا ہی کہ بہت جھوٹ بولنے
سی مونہہ سی بو آتی ہے قولہ خدا کی کلام کی تصدیق کرتے ہو اقول خدا
کی کلام کی تصدیق کرتے ہین مگر تمہاری کلام کی تکذیب کرتے ہین اور تم کو
مفتری علی اللہ جانتی ہین قولہ یا اوس سی مقابلہ کرتے ہو اقول اوس سی
تو نہین مقابلہ کرتی مگر اونکی طرف سے تمسی مقابلہ کرنیکو موجود ہین کہ کیون خدا پر تہمت
کرتے ہو قولہ خدا تو کہی کہ مہاجرین اور انصار اچہی اقول ہم بہی کہتے ہین کہ
جو حقیقت مین مہاجرین اور انصار مین وہ سب اچہی اور منافقین سب بُری قولہ
وہ کہی کہ مین اونسے راضی اقول ہم بہی کہتے ہین کہ ہم بہی اونسی راضی
اور ہمارا خدا بہی راضی لیکن منافقین سے رضامندی بالکل غلط نہ خدا اونسی
راضی نہ وہ خدا سے راضی لہذا ہم بہی اسیوقت نہایت ناراض ہین اور جو اونکی حق مین کہتے
ہین آپ خوب جانتی ہین قولہ اللہ فرماوی اونہون نی ہجرت میری لئی کے
اقول جنکی حق مین اللہ فرماتا ہی اونکو ہم بہی دوست جانتے ہین لیکن تم جنکو
کہتی ہو وہ دنیا ہی کے طمع مین نکلے حرص غنیمت کی پیچہے پیغمبر کی نصرت
مین شریک ہوئی اسی باعث سی جب کہین جان پر بنی تو دم دباکی بہاگ
کہڑی ہوئی اور جن لوگونکے نصرت نہ تہی اونہون نی یا مارا یا مر گئے جان
بچاکی بہاگنا تو وہ جانتے ہی نہتی اور انہین بہاگنی والونکی حق مین نازل ہوتا تہا
فقد باء بغضب من اللہ وماواھم جہنم وبئس المصیر مگر اہلسنت خدا سے
مقابلہ کرتے ہین کہ وہ تو ماواہ جہنم فرماتا ہی یہ کہتے ہین کہ نہین وہ جنتی ہین آخر

ذرا تو غور کرو کہ کیا سکتے ہو اور کیا کرتی ہو قال المخاطب تم مقام ہدایۃ اللہ
سبل السلام چوتھی آیت لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک
تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم واثابھم فتحا قریبا
ومغانم کثیرۃ یاخذونھا وکان اللہ عزیزا حکیما وعدکم اللہ
مغانم کثیرۃ تاخذونھا فعجل لکم ھذہ وکف ایدی
الناس عنکم ولتکون ایۃ للمؤمنین ویھدیکم صراطا مستقیما واخری لم
تقدروا علیھا قد احاط اللہ بھا وکان اللہ علی کل شئ قدیرا سبب نزول آیت کا
یہ ہی کہ حضرت صلعم نی ارادہ کیا کہ عمرہ ادا کریں پس اعراب ور بادیہ نشینوں کو ہمراہی کی
لئی اس سفر میں دعوت فرمائی اسلئی کہ اندیشہ تہا کہ کفار مکہ مین لڑائی کرین اور اندر
مکہ کی نہ جانی دین لیکن اکثر اعراب نی حضرت کی دعوت کو نہ سنا اور اس سفر
مین آپکے ہمراہ نہوئی مگر وہی خالص مخلص کہ جو سراپا ایمان سی بہری ہوئے
تہی حضوری مین سے چلے جبکہ مکہ کی نزدیک پہنچی قریش مانع ہوی تب حضرت
نی حراش کو اہل مکہ کی پاس بہیجا مگر لوگ اوسکی قتل سے کے درپی ہوئے
وہ لوٹ آیا تب حضرت نی حضرت عثمان کو بہیجا کہ اہل مکہ نی حضرت عثمان کو
قید کر لیا اور اونکی قتل کی خبر مشہور ہوئی تب حضرت نی اپنی یاروں کو جو آپکی
تہی جمع کیا جنکی تعداد باختلاف روایات چار سوسی لیکر دو ہزار تین سو تک
تہے اور حضرت نی ایک درخت کی نیچے بیٹہکر ان سب سی بیعت لی کہ
قریش سے لڑین اور کسیطرح پر منہ نہ پہیرین چنانچہ اون سب نی خوشی سی بیعت کی
سوای قید ابن قیس منافق کی کہ تخلف اس بیعت سی نہین کیا

چونکہ اس سفر مین منافقونکا نفاق اور مخلصونکا اخلاص ظاہر ہوا اور بیعت مین صحابہ
کی مضبوطی اور ایمان کا حال کھل گیا اسلیئے اس بیعت کا نام بیعت الرضوان ہوا
اور اونہین بیعت کرنیوالونکی شان مین خدا نی فرمایا کہ لقد رضی اللہ عن المؤمنین
اذ یبایعونک تحت الشجرۃ کہ خدا راضی ہوا اون ایمان والونسی
کہ جنہون نی درخت کی نیچے تجھسے بیعت کی فعلم ما فی قلوبہم اور اونکی دلون
کا اخلاص اس سی ظاہر ہوگیا اگر وہ منافق ہوتی تو اس سفر مین ساتھ نہ آتے
اور کبھی ایسے وقت پر بیعت نکرتی فانزل السکینۃ علیہم اور اونکی دلون کو
طمانینت اور تسکین دیدی تا کہ بی خوف و خطر لڑائی پر مستعد ہوئی اور مرنی اور لڑنے
پر تیری ہاتھہ پر بیعت کی واثابہم فتحا قریبا اور اونکی شکستگی دور کرنیکی لیئے
بہت ہی جلد بہت سی غنیمتین دین اور آئندہ بڑی بڑی فتوحات اور غنائم
کا مثل روم اور پارس کی وعدہ کیا پس ان آیتون سی اون سب اصحاب کے
جنہون نی حضرت کی ساتھہ درخت کی نیچے بیعت کی بزرگی ثابت ہوتی ہی
اور اونکا اخلاص اور ایمان مین کامل ہونا ظاہر ہوتا ہی کوئی لفظ کوئی حرف خدا
نی ان آیتون مین ایسا ذکر نکیا جس سے کوئی موقع کوئی محل انکار کا ہو بلکہ اپنی
رضامندی کا اظہار اس طور سی کیا کہ جسکا کبھی زوال نہوا اور فتوحات کا وعدہ
کیا جسکا ظہور اونہین صحابہ کی ہاتھہ سی ہوا اب ہم شیعیان علی سی پوچھتے ہین کہ وہ
اول یہ فرماوین کہ یہ آیت قرآن مجید کی ہی یا نہین اگر ہے تو یہ اونہین لوگون کی
شان مین ہی جنہون سے پیغمبر خدا کی بیعت درخت کی نیچے کی تھے یا نہین
اگر اونہین کی شان مین ہی تو اونہین حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر وغیرہ صحابہ

کرام داخل تہی یا نہین اگر تہی تو جو کچہ خدا اون بعیت کرنیوالونکی حق مین فرماتا ہی
کہ لقد رضی اللہ یہ مین اونسے راضی ہوا تو اس رضا مین وی لوگ بہی آگئے
یا نہین اگر نہین آئی تو اونکے مستثنے ہونی پر کیا دلیل ہی اور اگر وہ بہی آگئی
تو جنسے خدا راضی ہوا اور جنکی شان مین خود لقد رضی اللہ فرماوی اونسی ناراض
ہونا اور اونکو برا جاننا انکار آیات قرآنی سی ہی یا نہین اگر یہ کہو کہ وہ منافق تہی
تو اوسکا رد بہی خدانی خود کر دیا کہ فرماتا ہی فعلم ما فی قلوبہم فانزل السکینۃ
علیہم کہ مین نی اونکے دلون کا امتحان کر لیا اور سمجہ لیا کہ یہ بڑی پکے
مسلمان اور سچی ایمان والی ہین اسی سے مینی اونپر نازل کی تسلی دی اور دی
اونکو فتح اور اگر وی لوگ منافق ہوتی تو کیون خدا اونکے ایمان پر شہادت
دیتا اور کیون اونکو فتح اور غلبہ عطا کرتا ان آیتونکو دیکہکر اگر کسی شیعہ کو یہ خطرہ
پیدا ہو کہ جب ایسی آیت صریح صحابہ کی فضیلت مین خدا کی کتاب مین موجود
ہی تو پہر کیا سبب ہی کہ ہماری مذہب کی علمانی صحابہ کی فضیلت سی انکار کیا
ضرور کوئی انکو سبب ہوگا ورنہ کیا سب عالم سب مولوی سب فاضل سب مجتہد
ہماری مذہب کی نادان تہی کہ ایسے آیت سی ایسا صریح انکار کیا اور باوجود
اسکی بہی صحابہ کو برا جانا اسلیئے ہم اونہین کی مذہب کی معتبر تفسیرون سی اپنے
دعوی کو ثابت کرتی ہین اور یہ امر کہ اونکی عالم اور مولوی نادان تہی یا دانا ایمان
والی تہی یا بی ایمان منصف تہی یا متعصب اونہین کی عقل پر چہوڑتی ہین اونکے
تفسیر ونکو دیکہکر جو کچہ وہ انصاف سی مناسب جانین ویسا سمجہین ای بہائیو سنو
کہ تمہاری بہائیکی مفسرون نی اس آیت کی تفسیر مین کیا لکہا ہی کاشانی اپنے

تفسیر مین سے لکھتے ہین کہ آنحضرت فرمودند بدوزخ نرود یک کس از ان مومنان
کہ در زیر شجرہ بیعت کردند و این را بیعت الرضوان نام نہادہ اند بجہت آنکہ حقتعالی
در حق ایشان فرمود کہ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ

یقول المتمسک بولاۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام آیہ
وافی ہدایہ یہی مثل آیات سابقہ کی مومنین و موقنین ہی کی شان مین ہے
نہ منافقین و مرتابین کی شان مین بلکہ آیات دیگر سے صریح تر ہی کہ لفظ مومنین
کی تصریح خود آیہ مین موجود ہی پس جناب باری جلّ شانہ فرماتا ہی کہ تحقیق کہ
خدا راضی ہوا مومنین سے نہ منافقین سے جس وقت کہ انہون نے نیچے شجرہ بیعت کے یا اس سبب سے
کہ انہون نے تحت شجرہ بیعت کی بلحاظ اسکے کہ اذ یا ظرفیہ ہی یا تعلیلیہ ہے اور
بدیہیات سی یہ امر ہی کہ جن مومنین سے کہ خدا راضی ہو ضروری کہ موقنین ہون
نہ وہ کہ جو قالوا آمنا بافواہہم ولم تؤمن قلوبہم کا مصداق ہون اور مکرر گذارش
خدمت شریف ہوا کہ آپکی حضرات ثلثہ کو شیعہ ہرگز ہرگز مومنین ہی نہین سمجھتے
پہر جب تک بدلیل آپ انکا ایمان نہ ثابت کرینگے تب تلک ہم حضرات ثلثہ
کا تحت اس آیہ شریفہ کی داخل ہونا مسلم نہین کر سکتے آپ خود انصاف فرماکر درمیان
خود و خدا کسی کا انتظار نہ اس بیعت کی صلح حدیبیہ واقع ہوئی پس جو لوگ کہ خود اپنی
زبان صدق ترجمان سی ارشاد فرمائین کہ مجکو ایسے صلح سی اصل نبوت ہی
مین وہ شک پڑا جو کبھی نہ پڑا تہا پس ایسونکو ہم مومنین موقنین کہین کہ شاکین
مرتابین کہین یارو کیسے بیباک ہو کہ شیعونکی سامنی بیعت حدیبیہ کا ذکر کرکے
یاد دہ نفاق عمر ہی ہوتی ہو کیا تمکو کوئی دنیا میں مومن موقن ملا جو ایسے شاکین کو اپنا

پیشوا بنایا اگرچہ بہی غیرت ہو تو چلو بہر پانی میں ڈوب مرو قولہ سبب نزول آیت اُن
کا یہہ ہی اقول سبب نزول کو کسی تفسیر معتبر کسی کتاب معتبر سے مقابل اپنی خصم کے
بیان فرمانا تہا ورنہ ایکا خصم ان قصہ کہانیونکو تو نہ مانیگا مثل ہی کہ کہا سنے سے
جہوٹی بات ایسی میٹہی لیکن سے آپنے تو بات بہی بدرشتی کڑوی کردی ہی قولہ
مگر وہی خالص مخلص اقول سے آپنے فرمایا کہ اکثر اعراب نی حضرت کی دعوت
ذہنی سے اتنے سمجہا گیا کہ بعض اعراب نی سنا پس کیون نہین جائز ہے کہ وہ بعض
اعراب وہی ہون جو اشد کفراً و نفاقاً ہون اس دعوی کو کسی دلیل سی ثابت
کرنا ضرور تہا کہ جتنے ساتہہ ہوئی تہی فقط وہ خالص مخلص ہی تہی کیون نہین جائز
ہی کہ بعض وہ منافقین بہی ساتہہ ہوئی ہون کہ جنکو کسیقدر کفار سی اطمینان ہو کہ وہ
ہمکو کچہہ ضرر نہ پہنچاینگے جیسے آپکی ثالث بالخیر کو بالکل اطمینان ہتا اور بعض
وہ لوگ بہی ساتہہ ہوئی ہون جنکو کچہہ غیرت وحمیت بتیار رکہدیتی ہین اور پشت
دینی مین سے تے اور وہ اپنی جی مین ہمیشہ ٹہانی رہتے تہی کہ اگر خدانخواستہ
بر او قت پیش آویگا تو ہم پیغمبر کو تنہا کافرونمین چہوڑکر بہاگ کہڑی ہونگی پس اگرچہ
ایسے لوگ بہی ساتہہ ہوئی ہون تو عقل اسکو تجویز کرتی ہی یا تو آپ اس احتمال کی نفی پر
کوئی دلیل قایم کرتے یا سب ہمراہیونکی خالص مخلص ہونیکا دعوی نکرتے اور
اگر کوئی دلیل عقلی نملتی تو کسی کتاب معتبر ہی کا نشان دیتی قولہ اونکی قتل کی
خبر مشہور ہوئی تب حضرت نی اقول اگر قتل کی خبر مشہور ہونیسے حضرت نی
بیعت لی تہی تو پہر حضرت عثمان کیطرف سے اپنے ہاتہہ پر کیون ہاتہہ رکہا تہا کیا
حضرت نی ہر دو ن کیطرف سے بیعت لی تہی اگر آپ بیعت عثمانی کو مسلم کرتے ہین

تو ضروری کہ قتل کی مشہور ہونیکی خبر کو محض غلط جانئے اور یہ فرمائیے کہ حضرت نی
بیعت اور کسی مصلحت سی لی ہوگی مثلاً رحب ڈالنا کفار پر **قولہ** سوای قید بن قیس
منافق کی **اقول** ابھی پانچ سطر قبل آپ نے ارشاد فرمایا ہی کہ اس سفر مین آپکے
ہمراہ نہوئی مگر وہی خالص مخلص کہ جو سراپا ایمان سی بھری ہوئی تھی اتھی اب قید بن
قیس منافق کہانسے ہمراہیومین نکل آیا حقیقت یہ ہے کہ نفاق ایک امر باطنی ہی بسا اوقات ایسا
ہوتا ہی کہ اکثر لوگونکو اوس سی خبر نہین ہوتی یہانتک کہ جناب رسولخدا بھی بعض کو نہ
پہچان سکتی تھے چنانچہ جناب باری نی خود فرمایا ہی کہ لا تعلمہم نحن نعلمہم تس اگر مخاطب
کو بعض منافقین کا حال معلوم نہو تو ہو سکتا ہی لیکن جسطرح حضرت مخاطب کو ایک
شخص کی نفاق کا حال معلوم ہوا اوسیطرح سے ہمکو بھی اور دو تین منافقونکا حال
معلوم ہوا ہی کہ وہ بھی اس سفر مین ہمراہ تھی **قولہ** چونکہ اس سفر مین منافقونکا نفاق اور
مخلصونکا اخلاص ظاہر ہوا **اقول** ایک پانچ سات سطر کی عبارت مین آپ کیا کیا
رنگ بدلتی ہین پہلے کہا کہ سب اہل سفر خالص مخلص تھے پھر کہا کہ
نہین ایک منافق بھی تھا پھر فرماتی ہین کہ اس سفر مین منافقونکا نفاق ظاہر ہوگیا کیون
حضرت اس سفر مین منافقین تو ساتھ ہی نہ تھی پھر نفاق انکا ظاہر ہوگیا اس سے
ثابت ہوگیا کہ جنکو آپنے خالص مخلص سمجھا تھا اونمین بھی منافق بھی تھی مگر آپ نی
نہ پہچانا تھا لیکن شیعہ تو پہچانتی ہین **قولہ** فی الحاشیہ یہ روایت موافق روایت شیعون
کی ہی **اقول** کیون جھوٹ بولتی ہو **قولہ** فیہا جسکا ثبوت انشاء اللہ ہمنے کیا ہی **اقول**
یہ ایک جھوٹ پر دوسرا جھوٹ ہی **قولہ** فیہا اور ترجمہ کشف الغمہ سی اسی روایت کو
نقل کیا ہی **اقول** یہ تیسرا جھوٹ ہی ایک خطا دو خطا تیسری خطا کو ہم کیا کہین جو رولیت

ترجمہ کشف الغمہ سی صفحہ ۲ مین نقل کی ہے جابر بن عبد اللہ سی اوس روایت کا فقط ایک فقرہ اس روایت سی فی الجملہ موافق ہی کہ فقط قید بن قیس نی بیعت شکنی کی کہ جسکو اس روایت مین تعبیر بتخلف از بیعت کیا ہی حالانکہ متبادر تخلف از بیعت سی بیعت نکرنا ہی نہ بیعت توڑنا بہر کیف ایک فقرہ کی باہم تقارب ہونی سے باوجود تخالف ہونی کل فقرات کی دو روایتین ایک نہین ہو جاتی ہین پس اس روایت اور اوس روایت کو ایک کہنا دروغ بیفروغ ہے اور اوس روایت مین بہی جو کلام ہی اوسکی تمام پر معلوم ہوگا **قولہ** پہلی اس بیعت کا نام **اقول** کیا خوب وجہ تسمیہ بیان کی اس تخبط کو ملاحظہ فرمایا ہے کہ بہلا مضبوطی سے اور لفظ رضوان سی کون مناسبت ہی اور کیا علاقہ ہی ہان اگر یہ کہتے کہ چونکہ خدانی بعد بیعت رضی اللہ عن المؤمنین کہا اسلئے نام اسکا بیعت رضوان ہوا تو ایک بات ٹہکانی سے ہوتی نہ یہ کہ مضبوطی اور ایمان سی رضوان نام ہو گیا **قولہ** خدا راضی ہوا اون ایمان والوں سے **اقول** نہ منافقین بیعت کرنیوالوں سے کہ ضمن آیۃ ثلثہ بہی ہین **قولہ** اور اونکی دلونکا اخلاص اس سی ظاہر ہو گیا **اقول** سو مؤمنونکی دلونکا اخلاص اور منافقونکی دلونکا عدم اخلاص دونونکو خدانی جان لیا اسطرح پر کہ یہ بیعت موجب اسکی ہوئی کہ کفار مرعوب ہوکر صلح پر راضی ہوئی پس جو لوگ اتباعاً لامر اللہ و رسولہ صلح سے راضی رہی وہ مؤمن کامل تہی اور جو لوگ اس صلح سی بیزار ہوئے اور اونکو نبوت ہی مین شک پڑا گو بعضون نے بسبب تنگ ظرفی اور سفاہت بغض کی ظاہر کر دیا اور بعضون سے نے ظاہر کیا وہ منافق تہی **قولہ** اس سفر مین ساتھ نہ آتے **اقول** کیون نہ ساتھ آتے قید بن قیس کیونکر آیا تہا

قولہ بیعت نکرتی اقول منافقین تو مومنین سی بڑھکر دنیا سازی کرتی تے اکثر
افعال منافقین جو بریاکاری ستے افعال مومنین سی ظاہر مین بڑھجاتی ستے
مثل ہی کہ جہوٹی موتیونکی چمک۔ سچے موتیونکو ماند کرتی ہی مگر جہوٹے جہوٹی ہین اور
سچی سچے ہین اسکو جوہری جانتے ہین اناڑی کب پہنچتی ہین قولہ اوراونکی
دلونکو طمانیت اقول انزل السکینۃ علیہم کی ضمیر مومنین کیطرف پہرتی ہی
نہ علق مبایعین کیطرف خواہ مومن ہون خواہ منافق قولہ لڑنی پر مستعد ہونی
اقول مومنین تو لڑنے پر مستعد ہونی اور منافقین ہمیشہ اسی پر مستعد رہے
کہ اگر خدا نخواستہ برا وقت پیش آئیگا تو پیٹہ کو تہا چہوڑ کر بہاگ کہڑے ہونگے
اور پہاڑونپر مثل روباہ ایک گہڑی ہو جاینگے اور دیکہینگی مال کار جسکی فتح
ہوگی اوسی سے ملجائینگی کفار بت ترینگی سو پچاس جوتیان مارینگی اسکے
کچہ غیرت اور پرواہ نتہے بلکہ سرسی مٹی جہاڑ ہانگی قولہ دو مرنی مارنی پر بیعت کے اقول اگر
سبہی نی مرنے مارنی پر بیعت کی تہی تو خیبر اور حنین سے پہر کیون بہاگ کہڑی
ہوئی وہان کیون نہ لڑی اور فتح نکشت مین داخل ہوئی کیا سچی قولہ فتحا قریبا اور
اونکی شکست کے دور کرنیکی لئی اقول ناعقہ ضبط و ایچاؤ بہلا اثابہم فتحا قریبا کو جس سے
مراد بالاتفاق فتح خیبر ہی فتح مکہ ہی شکست کے دور کرنیسی کیا علاقہ ہی کاش اسکو تحت
مغانم کثیرہ کی لکہتے تو کچہ مناسبت بہی ہوتی لیکن خلل دماغ کا کیا علاج ہی قولہ آئندہ
بڑی بڑی فتوحات اور غنایم کا مثل روم و فارس اقول بڑی بڑی فتوحات کا
ذکر عبارت کلام اللہ سی خارج ہی آری غنایم کا ذکر ہر مقام پر ہی لیکن بعضون نی
غنایم خیبر کہا ہی اور بعضون نی غنایم ہوازن لہا ہی جو بعد فتح حنین ہاتہ لگے

اور بعضون نے مقام اول مین اول اور مقام ثانی مین ثانی کہاہی اور بیضاوے
نے ثانی کو تحت اخری کہاہی اور بعضون نے اخری سے قریہ اخری مراد لیاہی یعنی
مکہ جیسا کہ قتادہ مفسر نے کہاہی اور بعضون سے نے غنائم اخری کہاہی اور مراد اس سے
کل غنایم الی یوم القیمہ لیاہی یہ قول مجاہد مفسر کاہی اور بعضون سے نے فارس وروم
مراد لیاہی جیسا کہ قول حسن اور جبائی کاہی بہرکیف اقوال مفسرین سنیان
شیعون پر حجت نہین ہوسکتی صحیح مسلم مین ہے عن رسول اللہ قال اذا فتحت علیکم
فارس والروم ای قوم انتم قال عبد الرحمن بن عوف نقول کما امرنا اللہ قال
رسول اللہ او غیر ذلک تتنافسون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون ثم تتباغضون او نحو
ذلک ثم تنطلقون سے فے ساکن المہاجرین فتحملون بعضہم علی رقاب بعض تو اوصاف
حمیدہ جن حضرات مخاطبین کی اس حدیث مین جناب رسول خدا نے بیان فرما
یعنی حرص اور تکالب جیفہ دنیا پر اور تحاسد اور تقاطع اور تباغض اونھون کی گردنون پر
مسلط ہونا اگر ایسے دینداروں کی لئے وعدہ فتح روم اور فارس تہا تو یہ بات کسی عاقل کی
عقل قبول نہین کرسکتے مگر یہ کہ خدا نے واسطے مومنین موقنین کی یہ فتوحات اور غنایم
عنایت فرمائے تھی جیسا کہ فرمایا زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات
من الرزق قل ہی للذین امنوا خالصۃ یوم القیامۃ پس مومنین موقنین ہی
متمتع ہوئے اور منافقین دنیا طلب بھی مثل کفار کی بلکہ ساتھ چوری اور سینہ زوری
کے دنیا سے متمتع ہوئے اور عوض مین اونکی روز آخرت نعماے الٰہی مخصوص
بمومنین موقنین ہوئی فذلک متاع الحیوۃ الدنیا وما متاع الحیوۃ الدنیا
فی الاخرۃ الا قلیل قولہ پس ان آیتون سے اون سب اصحاب کی جنہون نے

درخت کی نیچی بیعت کی بزرگی ثابت ہوتی ہی اقول سب مومنین مبایعین کی
بزرگی ثابت ہوتی ہی نہ مطلق مبایعین کی اگرچہ منافقین بھی ہوں آری اگر خدا یہ فرماتا
کہ لقد رضی اللہ عن المبایعین تحت الشجرۃ تو ظاہر یہ شبہہ ہوتا گو مراد
مومنین ہی ہوتی لیکن خدا نی تو تصریح فرما دی ہی کہ عن المؤمنین اذ یبایعونک
قولہ اور اونکا اخلاص اور ایمان مین کامل ہونا ظاہر ہوتا ہی اقول آری مومنین
مبایعین کا ایمان اور اخلاص ظاہر ہوتا ہی نہ مطلق مبایعین کا اگرچہ منافقین ہون
قولہ کوئی لفظ کوئی حرف ایسا نہ ذکر کیا کہ جس سی کوئی موقع کوئی محل انکار کا ہو
اقول المومنین ایک لفظ ہی کہ جسمین اٹھہ حرف ہین کہ اسی ہی موقع اور محل انکار کا
واسطی داخل ہونی حضرات ثلاثہ کی ملتا ہی قولہ بلکہ اپنی رضامندی کا اظہار اس طور سی
کیا کہ جسکا کبھی زوال نہوا اقول محض غلط کوئی لفظ کوئی حرف آیہ مین زوال اور
عدم زوال رضامندی کی نہین ہی بلکہ اس مقام پر نص صریح زوال رضامندی بعدم ایفا
شرط موجود ہے اسلئے کہ پیش از آیہ شریفہ جناب باری فرماتا ہی ان الذین
یبایعونک انما یبایعون اللہ الی ان قال فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ
ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما یعنی جن لوگون سے تجھسی بیعت
کی ہی اونہون نی خدا سی بیعت کی ہے یعنے عہد و پیمان کرنا تجھسے حقیقت مین خدا سی
عہد و پیمان کرنا ہی پس جس شخص نی اس بیعت کو توڑا پس نہین توڑا ہے مگر
واسطی ضرر اپنے نفس کی یعنی عہد شکنے سی کچھ ضرر خدا کو نہ پہنچیگا بلکہ ضرر خود
ذات عہد شکن کو پہنچیگا اور جس شخص نی وفا کی ساتھ عہد و پیمان خدا کی پس قریب ہے
کہ دیگا خدا اوسکو اجر عظیم انتہی پس یہ آیہ شریفہ اسی بیعت حدیبیہ مین نازل ہوا ہی

چنانچہ آگی بیضاوی صاحب فرماتی ہین والآیۃ نزلت فی بیعۃ الرضوان یعنی آیت
نازل ہوئی بیعت رضوان مین کہ وہی بیعت حدیبیہ ہی بلکہ بعضے مفسرین نے
تصریح کی ہے کہ یہ آیۃ اگرچہ ترتیب عثمانی مین مقدم ہی مگر تنزیل قرآنی مین موخر ہی
پس اس آیۂ شریفہ سی صاف صاف ثابت ہو گیا کہ بعض مبایعین بیعت شکنی کرینگی
ورنہ ذکر نکث کرنا خداوند تعالی کا محض ایک امر لغو ہوتا اور یہ بہی سمجھا گیا کہ سب مبایعین
مومنین موقنین نہتے بلکہ اس مقام پر بعض منافقین بیعت شکن بہی تہی پس کل کا
خالص مخلص اور کامل الایمان کہنا محض لغو ہو گیا اور یہ سے سمجھا گیا کہ رضامندی
دائمی عدم زوال پذیر نہتی بلکہ مشروط تہی بعدم نکث پس یہ کہنا مخاطب کا کہ اظہار
رضامندی ہر طور سی کیا کہ جسکا کبھی زوال نہو محض غلط ٹہرا اسلیے کہ زوال بہ
نکث ناکثین ہو گیا قولہ اون فتوحات کا وعدہ کیا جنکا ظہور اونہین صحابہ کی ہاتھ
سی ہوا اقول لانسلم کہ اونہین ناکثین کی ہاتہہ سی ہوا اسلیے کہ وہ منافقین تو
کبہی مدینہ سی باہر ہی نہین نکلے وعلی التنزل سلمنا کہ اونہین کی ہاتہہ سے ہوا
مگر ان اللہ یوئید ہذا الدین برجل فاجر بہی صحیح بخاری مین آیا ہی قولہ
اب ہم شیعیان علی سی پوچہتے ہین اقول شیعیان حضرت علی علیہ الصلوۃ
والسلام کہتے ہین کہ اہلسنت معاویۃ العاویہ جانین کہ یہ آیت بیشک قرآن
مجید کی ہی جسطرح آیۂ فمن نکث قرآنمجید کی آیت ہی اور یہ شان مین اون مومنین کے
ہی جنہون نے بیعت درخت کی نیچے کی تہے جسطرح آیۂ فمن نکث شان مین
اون منافقین کی ہی جنہون نے درخت کی نیچے بیعت کی تہی اور حضرت عتیق
اور اونکی بڑی رفیق سے مینے اول وثانی بلکہ ثالث ثلاثہ بہی تحت آیۂ ثانی داخل

ہین اسکے تحت ناکثین نہ تحت مومنین موقنین قولہ جو کچہ خدا اون بیعت کرنے والون کے حق مین فرماتا ہی اقول بیعت کرنے والی دو فریق ہین ایک کے حق مین تو لقد رضی اللہ فرماتا ہے یعنی مومنین اور دوسرے کی حق مین فمن نکث فرماتا ہے یعنی منافقین اور امثال ثلثہ ثانے ہین داخل ہین اقول مین قولہ تثنی ہونے پر کیا دلیل ہے اقول اولاً حاجت باستثناء نہین ہے اسلئے کہ استثناء مین مستثنے کا مستثنے منہ مین داخل ہونا شرط ہی اور لا نسلم کہ ثلثہ لقد رضی اللہ مین داخل ہین کیونکہ داخل ہونی والی مومنین ہین نہ منافقین ثانیاً معارضۃً ہم کہتی ہین کہ فمن نکث سی مستثنے ہونی پر کیا دلیل ہے باوجود فرار کے خیبر و حنین سے کما سیجئے ثالثاً اگر بے استثناء ثلثہ مخاطب کی تسکین نہو تو کسی طبیب کا گھر ڈھونڈھے کہ شاید اوسکی نشتر ہی کہ کام نکل جاوی قولہ اور اگر کہو کہ وہ منافق ستے اقول ہم تو بہت کہتے ہین مگر بہری نہین سنتے قولہ تو اوسکا رد بہے خدا نے خود کر دیا اقول محض غلط ہرگز خدانی کہین رد نہین کیا اسلئے کہ قلوبہم اور علیہم کی ضمیر طرف مومنین کی پہرتی ہے نہ طرف مطلق مبایعین کی ہان اگر خدا رضی اللہ عن المومنین نہ فرماتا بلکہ رضی اللہ عن المبایعین فرماتا تو بظاہر اسکا شبہہ ہوتا گو حقیقت مین رضائی مطلق بغیر ایمان کے نہین ہوسکتی قولہ کہ یہ بڑی پکی مسلمان اور سچے ایمان والے ہین اقول کیا بتلے ہی کہ باوجود فرض

کرسنے نفاق کی پروا نہین کوکوئی پکا مسلمان اور سچا ایمان والا سمجھے العجب خدا
تو ضمائر طرف مومنین کی پہیری اور مخاطب منافقونکو پکا مسلمان کہی قولہ اگر وہ
لوگ منافق ہوتی اقول اگر اون لوگونمین سے منافق نہوتی توکیون حسند
فمن نکث فرماتا قولہ توکیون خدا اونکی ایمان پر شہادت دیتا اقول ہذا اول
البحث لیکن بندے اللہ کی ایمان پر شہادت نہین دی بلکہ ہر جگہہ اونکی نفاق پر شہادت
موجود ہی اور اسجگہہ بہی آیہ فمن نکث ہی کہ بسبب فرار عن الزحف یوم حنین وخیبر
شہادت علی النفاق ادا ہوئی قولہ فتح اور غلبہ عطا کرتا اقول فتح اور غلبہ
کبہی لمصالحہ کفار کی بہی سبب ہوجاتا ہی وکذلک نولی بعض الظالمین بعضا قولہ
ان آیتونکو دیکہکر اگر کسی شیعہ کو یہ خطرہ ہوا ہو اقول استغفر اللہ کہ کبہی کسی شیعہ
کو اسکا وہم وخیال بہی گزری ایسے خطرات شیطانی اونہین جمقا کو پیدا ہوتی ہین کہ
جنکا گمان فاسد یہ ہوتا ہی کہ یہ آیت لاجواب ہی اور شیعہ اسکی جواب سی عاجز ہین
ایسے خطرات سوای لاندہبون کی کسیکو نہین ہوتی مخاطب سب شیعونکو اپنا
ہی سا گمان کرتا ہی آری سے کافر ہمہ را بکیش خود پندارد قولہ ایسے آیت صریح
اقول سب آیتین سے آپکے نزدیک صریح ہین تخصیص اسکی کیا ہی لیکن اب تمکو
معلوم ہوگیا ہوگا کہ صراحت فضیلت پر ہی کہ رذلیت پر ہی مگر جبکہ خدا نے چشم بینا
ہی نہین عنایت فرمائی ہی توکیا خاک معلوم ہوگا اب ہم تمہاری تقریر سی کہتے
ہین کہ جب ہم رذائل اور فضائح صحابہ منافقین کی آیات اور احادیث سی ثابت
کر دیتے ہین تو جب سنیونکو کچہہ جواب نہین سوجہتا تو کہتے ہین کہ ضرور کوئی انکو سے
سبب ہوگا کہ ہمارے علما ان فضائح سی انکار کرتی ہین ورنہ کیا سب عالم سب ہوکا

سب اولیا سب پیر سالک سب دیوانی مجذوب سب زینشائیل سنیون کے
مذہب کی نادان ستھے کہ ایسی دلائل صریح کا انکار کیا اور باوجود اسکے بہی ثلاثہ کو
اچھا سمجھا الٹی سمجھنے اونہین کی مذہب کی معتبر تفسیرون اور کتابونسی اپنا دوسے
ثابت کردیا اور یہ امر کہ اونکے عالم اور پیر اور پیران پیر احمق نادان تہی یا دانا ایمان والے
تہی یا بے ایمان منصف تہی یا ناصبی تہی اونہین کی عقل پر چہوڑا اب اپنی کتابونسے
مقابلہ کرکی بیدینون اور بے ایمانونکو جو مناسب ہین کہین ای سنیونکی بہائیو اگر سنی
ہو تو سنو کہ جو کچہ ہمنے تمہاری تفسیرونسی کل آیات کی تفسیر مین لکہا ہے وہ مطابق ہی یا نہین
ہی قولہ کاشانی اپنے تفسیر مین سے ہین **اقول** ... و غرض ہی تفسیر کاشانی
بیان موجود ہی اوسمین اس عبارت کا کہین نشان بہی نہین ہی اور اگر یہ عبارت
اوسمین ہوتی بہی تو تمکو نہین معلوم ہوتا ہی کہ مخاطب والانتقام کو کیا نفع اس سے
پہنچتا آسانی کہ اسمین تو مثل کلام اللہ کی تصریح سب مومنان کی یعنی مومنان
بیعت کنندگان دوزخ مین نجات پائینگے نہ یہ کہ منافقان بیعت کنندگا اور نہ یہ کہ مطلق
بیعت کنندگان دوزخ مین نجات پائینگے خواہ مقتضای بیعت پر باقی رہین یا نکث
عہد و پیمان کرکی فرقہ ناکثین مین داخل ہون عجب تخبط ہی کہ جو ایمان اصل مایہ نجات
ہی اوسکی اثبات کی توجہ فکر نہین ہی فقط بیعت پر پہولی نہین سماتے اور بار بار
اوسے گائی ہوئی راگ کو گاتی ہین **قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل**
السلام اگر اس روایت پہ اطمینان نہو اور حضرات شیعہ کو اپنے آنچہ کلین اور
متعصبین کی جواب سنی کا اشتیاق ہو تو اونکو بہی نہین کہ اونکی علما نے اس
آیت کو دو طرح پر رد کیا ہی بعضون نی یہ فرمایا ہی کہ اس آیت سی ثابت ہوتا ہی

کہ خداوند تعالی اِس فعل خاص سی یعنے بعیت سی رضی ہوا اس سے یہ نہین لازم آتا
کہ خدا اونکی سب کاموںسی رضی ہو ہوا اور آئندہ بہی رضی رہی اور بعض کا قول یہ
ہی کہ بعد اس بعیت کی صحابہ کبار نی وہ کام کئی جو مخالف اس بعیت کی سے تہے
یعنی لڑائیونین بہاگ گئی خلافت خلیفہ برحق کی غصب کرگئی پس وہ اس آیت
کی وعدہ سی خارج ہوگئی پس یہ نسبت امر اول کی ہم یہ جواب دیتی ہین کہ خدا کے
نسبت یہ گمان کرنا کہ وہ صحابہ کی اور کاموسنے رضی نہ تہا صرف ایک فعل
خاص بعیت سی رضی ہوا اسلئے لقد رضی اللہ عن المومنین فرمایا ایسی تہمت
ہی اکہ کوئی مسلمان اپنے دلمین اوسکا خیال بہی نہین کرسکتا کیا یہ ممکن ہے کہ اگر
خدای عز وجل اون بعیت کرنیوالونسے ہر طرح پر راضی نہوتا تو وہ لقد رضی اللہ
عن المومنین صرف اونکی دل خوش کرنیکو براہ تدلیس فرماتا اور جن باتوںسے
اونکی ناراض تہا اونکو تقیۃً ظاہر نکرتا اور یہ امر بہی غور کرنیکے لایق ہی کہ حضرات
شیعہ کو کسطرح معلوم ہوا کہ صحابہ کی اور کاموںسے خدا ناراض تہا آخر کیونکر
اونکی نارضامندی کا حال معلوم ہوا نہایت تعجب کا مقام ہی کہ خدا اونکی اوس
فعل کو جس سی راضی ہوا لقد رضی اللہ کہکر ظاہر کری اور اونکی اون افعالونکو
جنسے ناراض ہو سوای شیعیان عبداللہ بن سبا کی کسی پر اظہار نفرماوی شاید
شیعیان پاک یہ جواب دین کہ اوس قرآن مین جو امام مہدی کی پاس ہے
اصحاب کی برائیان لکہی ہوئی ہین مگر ہم جبتک کہ اوسکو اپنے آنکہ سے نہ دیکہلین
اور امام صاحب سی اوسکی تصدیق نہ کرلین اوسکو قبول نہین کرسکتے لیکن افسوس
تو یہ ہی کہ نہ امام صاحب کا کچہ نشان ملتا ہی نہ اوس قرآن کا کچہ پتا چلتا ہے

ہزار برس تو گذر گئی اور ہنوز معلوم نہین کہ ابھی سے کتنے دن امام کی ظہور مین باقی ہین سے صد شب ہجر گذشت و سہ من پیدا نیست طرفہ عمری کہ بصد سال ندیدیم بماہ ماور بہ نسبت امر دوم کی کہ صحابہ کبار اس آیت کی وعدہ سی بہ سبب نکث بیعت کی خارج ہین اوسکا جواب ہم اسطرحپر دیتے ہین کہ اس اعتراض سی یہی آتا ثابت ہوتا ہی کہ بیعت رضوان کیوقت تک صحابہ کبار اور مہاجرین وانصار سچی مسلمان اور سچّے مومن تہی نہ منافق ستہے نہ کافر اور اونکی بیعت صادقانہ تھی نہ منافقانہ چنانچہ یہ فقرہ صاحب تقلیب المکائد کا کہ این کلام معجز نظام دلالت میکند بر آنکہ سبب بعضے از اہل بیعت رضوان نکث خواہند کرد دلیل اسپر ہی کہ جب بیعت کے تہی اوسوقت تک نہ منافق تہی نہ کافر بلکہ لقد رضی اللہ عن المومنین مین داخل تہی اور شہید ثالث نوراللہ شوستری کا یہ کلمہ کہ مدلول آیہ عند التحقیق رضامی حق تعالیٰ است ازان فعل خاص کہ بیعت ست وکسی منکر این نیست کہ بعضے از افعال حسنہ مرضیہ ازایشان واقع شدہ است شاہد اسپر ہی کہ اونکا بیعت کرنا فعل حسنہ تہا پس اسے سی یہ اعتقاد کہ صحابہ کبار اول ہی سی منافق تہی باطل ہوا اور جبتک یہ آیت جسمین خدا نے اپنی رضامندی ظاہر کی نازل ہوئی اونکا مسلمان اور باایمان ہونا ثابت ہوا خیر اب آگی سچلیے اور بعد اس بیعت کی اونکی حال پر نظر کیجیے کہ کیا کام اونسے ایسے ہوئی جس سے اونکا نکث بیعت کرنا ثابت ہوا اور وہ کام کسوقت ہوئی پیغمبر صاحب کی جیتے جی یا اونکی وفات کی بعد چنانچہ اونکی نسبت شہید ثالث اور صاحب تقلیب المکائد نے جو کچہ لکہا ہی اوس سی ظاہر ہوتا ہی کہ بعد اس بیعت کی پیغمبر صاحب کی سامنے اونسے نکث بیعت ہوا یعنی وہ جنگ خیبر میں ثابت قدم

بلکہ بہاگ گئی اوسکے نسبت ہم یہ جواب دیتے ہین کہ اگرچہ قلعہ خیبر صدیق اکبر یا عمر کے
ہاتھہ سے فتح نہین ہوا لیکن فتح نہونا مستلزم فرار نہین ہی بہاگنا جنگ خیبر سے حضرات
شیعہ نے کہانسے ثابت کیا دربالفرض اگر وہ جنگ خیبر سے بہاگے او راونہون نے
نکث بیعت کیا تو جسطرح پر ہمنے اونکی بیعت کو خدا کی کلام سے ثابت کیا اور خدا کی
رضامندی کا لقد رضی اللہ عن المومنین کی آیت پیش کرکے ثبوت دیا اسی طرح پر
حضرات شیعہ کی ذمہ ہی کہ بمقابلہ اس آیت کے اونکا بہاگنا جنگ خیبر سے اور نکث بیعت
کرنا او رخدا کا اونپر ناراض ہونا کسی آیت سے ثابت کرین واذ لیس فلیس اور
ہم خوب یقین کرسکتے ہین کہ اگر صحابۂ کبار سے کوئی فعل بعد اس بیعت کی موجب
ناراضمندی خدا کا ہوتا تو ضرور وہ اوسکی بہی خبر دیتا اور جسطرح پر اونکی بیعت سے راضی
ہوکر لقد رضی اللہ فرمادیا اسی طرح پر فرار او رنکث بیعت سے ناراض ہوکر لقد غضب اللہ
علیہم ارشاد کرتا اسلئے کہ لڑائی سے بہاگنا اور بیعت کا توڑنا آخر پیغمبر صاحب ہی
کی سامنے ہوا او سوقت تک سلسلہ وحی کا جاری تہا جبرئیل کا آنا بند نہوا تہا
پہر کیا سبب ہی کہ خدا اونکی اچہے کامونکو ظاہر کرے اور برے کامونکی خبر تک
ندے اونکے افعال حسنہ کی تو شہرت دیدے اور اونکے افعال قبیحہ کی پردہ پوشی
کرے پس یا تو خدا اونسے ڈرتا تہا کہ اونکی برائی بیان نکرسکتا تہا یا درحقیقت اونسے
کوئی برائی ایسی نہوئی تہی جسکو ظاہر کرتا یا اگر کوئی لغزش ہوجاتی تہی تو اوسکو عفو
کردیتا تہا اور اونکی اور نیک کامونپر خیال کرکے اوسکو براہ ستاری چہپا دیتا تہا اور
اگر یہ کہا جائے کہ بعد وفات پیغمبر صاحب کی صحابہ کبار نے ایسے کام کیے کہ جنسے
خدا ناراض ہو مثل خلافت غصب کرنی وغیرہ کی اوسکے نسبت ہم یہ کہتے ہین کہ

اگر انسے بعد وفات پیغمبر خدا کے کوئی کام ایسا ہونیوالا تہا کہ جس سے خدا ناراض ہوتا تو
ضرور اوسکی خبر دیتا اور سب کے سب اونکی حق مین لقد رضی اللہ نہ فرماتا اور جبکہ خدا نے اس
آیت مین یہ فرمادیا کہ فعلم ما فی قلوبہم کہ مین اونکے دلونکی بات جانتا ہون اور فرمایا
کہ فانزل السکینۃ علیہم کہ مینے نازل کی اونپر تسلے تو کیونکر قیاس مین آسکتا ہے
کہ ایسے لوگ کبہی جادۂ حق سے منحرف ہوئی ہون لیکن ہم حضرات شیعہ سے
عرض کرتی ہین کہ وہ کیون سوال وجواب مین سے اپنے اوقات ضایع کرتی ہین اور
کیون علامۂ کاشانی کی تفسیر کی ان لفظونکو نہین دیکہتے کہ آنحضرت فرمود
بر دوزخ نرود یک کس ازان مومنان کہ در زیر شجرہ بیعت کردند اس مفسر نی تو کچہ قصہ
جہگڑا باقی ہی نہین رکہا تمام بشارت جنت کی اون لوگونکے حق مین جو اس بیعت
مین شریک تہی پیغمبر صاحب کی زبان سے تصدیق کردی لیکن اگر اس ایک
روایت پر اطمینان نہین ہوتا تو اوسکی تائید مین دوسری روایت سنین کہ ترجمہ
کشف الغمہ مین لکہا ہے کہ از جابر بن عبد اللہ انصاری روایت ست کہ ما دران
روز ہزار وچہار صد کس بودیم کہ دران روز من از حضرت پیغمبر خدا صلعم شنیدم
کہ آنحضرت خطاب بہ حاضران نمودہ وفرمود کہ شما بہترین اہل روی زمینید وما ہمہ دران
روز بیعت کردیم وہیچ کسے از اہل بیعت نکث ننمود مگر قید بن قیس کہ آن منافق
بیعت خود را شکست اس روایت سے چند فائدی حاصل ہوئی اول یہ ثابت
ہوا کہ بیعت کیوقت چودہ سو صحابی موجود تہی سب کے ایمان اور اسلام سے خبر خدا
دیتا ہے کہ فعلم ما فی قلوبہم اور اونکے شان مین فرماتا ہے لقد رضی اللہ عن المومنین
دوسری حضرت پیغمبر خدا نی اونکے نسبت فرمایا کہ تم بہترین اہل زمین سے ہو

تیسری بھی ثابت ہوا کہ سوا ایک منافق کی اور کسینے بیعت کو نہین توڑا پس اے
سنیان پاک اب تم انصاف سے ان روایتونکو دیکھو اور اسی شہید ثالث
اور صاحب تقلیب المکائد کی ایمان اور انصاف پر خیال کرو کہ وہ محبت اہلبیت
کی پردہ مین کیسے خدا کی آیتونکی تکذیب کرتے ہین اور کس طرح ایسے صریح
نصوص سے انکار فرماتے ہین لیکن اگر ہم صحابہ کی برائیونکو تسلیم بھی کر لین تب
بھی کچھ فائدہ شہید ثالث کی تقریر کا نظر نہین آتا اسلئے کہ جو علامہ کاشانے
نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ انحضرت فرمودند بدوزخ نزدیک کس از ان جماعت
کہ در زیر شجرہ بیعت کردند اسکا کیا جواب ہے بغیر اسکی کہ یہ کہا جائے کہ حضرت نے
تقیہ سے کہا یا ہوگا یقول المتمسک بولاتیہ علی بن ابیطالب بیشک یہ
جوابات شیعونکی ہین لیکن حقیقت مین یہ تیسری اور تنزل سے کہے ہین بایں سبب
کہ مومنین سے مومنین حقیقی نہ مراد لین بلکہ اعم اس سے اور مومنین بافواہہم ون
قلوبہم سے مراد لین پس اسصورت مین ضرور ہوگا کہ رضا کو مقید کرین ساتھہ کسی
قید کی مثلا رضا بفعل خاص اور رضا بشرط بقا بر بیعت اور اگر نقلا دلالت ان قیود
پر نہوتی تو لاریب کہ عقل اسپر دلالت کرتی اسلئے کہ بالبداہہ معلوم ہے کہ
رضا مطلقہ جناب باری مومنین بافواہہم سے فقط بیعت کرنیسے نہین حاصل ہوسکتی
جب تلک ایمان حقیقی اور وفا بر عہد بیعت اوسکی ساتھہ منضم نہو پس حال ایتہ
مثل دیگر آیات عامہ اور احادیث عامہ کی ہوگا کہ بمقتضائی ما من عام الا وقد
خص دلیل عقل اوپر تخصیص کے دلالت کرتی ہے مثل ان اللہ علی کل شئ قدیر
کہ مخصوص بمکنات سے ہے کما مر اور مثل حدیث ابوہریرہ کما فی الصحیح البخاری من

قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کہ شروط بشروط عدیدہ ہی چہ جای اینکہ خود نقل
دلالت کری اور تخصیص سے کے اور رسا ضد عقل ہوجاوی چنانچہ اس مقام پر جناب
باری نی رضی اللہ عن المؤمنین کو مخصوص کیا ہی آمدلا ساعتہ اذ یبایعونک کی
پس اذ یا ظرفیہ ہی تو سنے یہ ہونگی کہ رضا مخصوص بوقت بعیت ہی یا اذ تعلیلیہ
ہی تو معنے یہ ہونگی کہ رضا مخصوص من حیث البعیت ہی پس دونوں صورتون
مین رضا ایک امر خاص پر ہوئی جیسے حدیث مشہور مین ہی کہ الستخی حبیب اللہ
ولو کان کافرا یعنی محبوبیت سخی من حیث السخاوۃ سے ہے نہ من حیث الکفر و
النفاق وغیرہ اور ثانیا ہی رضا کو مخصوص کیا جناب باری نی بعدم نکث اور بعد
رضی اللہ کی فرمایا فمن نکث فانما ینکث   آہ کما مرانہا موخر فی التنزیل
بہر کیف احتیاج ان تخصیصات کی نہین ہے مگر اوس صورت مین کہ لفظ رضی
اللہ سی رضا ئی مطلق مراد لیجاوی بطور موضوع موجبہ کلیہ کے یہ مطلق الرضا بطور
موضوع مہملہ کی اور جو کہ ظاہر ہی کہ کوئی لفظ یہان شمول اور عموم پر دلالت نہین کرتا
ہی کہ سور موجبہ کلیہ ہوسکے تو ضرور ہوگا کہ بطور موضوع مہملہ مراد لیا جاوے اور مہملہ بالتمام
جزئیہ کا ہی کما ثبت فی المیزان پس مراد رضا سی نہوگی مگر بعض الرضا اور ظاہر ہے کہ
بعض الرضا کفار اور منافقین سے بھی باعتبار بعضے افعال حسنہ کی ہوسکتے ہی

جیسا کہ السخی حبیب اللہ ولو کان کافرا مین گذرا وہو لا یفید النجاۃ لعدم الایمان پس اس
تقریر سی ہماری ثابت ہوا کہ جوابات شیعہ مبنی بر تنزل علی التنزل ہین بایمنے
کما مر لا انا لا نسلم کہ مراد مومنین سی اعم از مومنین حقیقی وظاہری ہین کیون نہین جائز
ہی کہ مومنین سے حقیقی مراد ہون پس حضرات ثلاثہ اس سی خارج ہوجاوینگے کیونکہ انکا

مومنین سے حقیقے سمی ہونا ہمارے نزدیک نہین ثابت ہی اور ثانیاً سلمنا کہ مومنین سے
اعم مراد ہی لیکن لانسلم کہ رضا سی رضای مطلق مراد ہی کیون نہین جائز ہی کہ مطلق الرضا
مراد ہو کہ وہ ملازم جزئیہ ہی اور بقا اوسکا ثبوت بعض الرضا ہوگا اور بعض بالرضا کہ تعلق
اور منافقین سی بھی ممکن سے باعتبار بعض افعال حسنہ کی وہ لایفید شیوع حکم
بعدم الایمان ثالثاً سلمنا کہ رضا سی بھی مراد رضای مطلق ہی لیکن مابعد اوسکا مخصص
ہی مدعی تخصیص کہ دلالت کرتا ہی احد ہا پر اور ثانیاً یونک اور دلالت کرتا ہی ثانی پر
فمن نکث کما مر پس جواب ثالث کہ جتنے بروجہ تنزل ہی آپ اوسی مین بحث لاطائل
کرتی ہین اور دو جواب اونکی جواب سی اپنی دم چرایا اور یہی دستور ہی حضرات
اہلسنت کا کہ جب جوابات اصلی کا جواب نہین سوجتا تو جوابات تنزلی پر جان لڑا دیتی
ہین اور اصلے جواب کا جواب بالکل اور ملا دیتے ہین اور یہ نہین سمجھتی کہ جوابات
تنزلی ستطفلے ہوتی ہین اگر بفرض محال برعم باطل سے آپکے باطل ہی ہو جائینگے تو پھیم
آپکا بنظر جواب اصلی کی سے آگے جان نہ چھوڑیگا اور نہ بحث وجدال سی نہ چھوٹے گا
اب ہم بحث کرتی ہین آپکے جوابات ناصواب سی **قولہ** بہ نسبت امر اول کی
ہم یہ جوابدیتی ہین **اقول** یہ جواب محض پوچ اور لچر ہی اسلئے کہ بنا آپکی دو باتون پر
ہی ایک تو یہ کہ خدانی فقط رضی اللہ عن المومنین کہا دوسری یہ کہ رضی اللہ
عن المومنین سی رضای مطلق یعنی رضای کلی سمجھے جاتی ہی کہ محتمل جسکا یہ ہی
کہ ہر طرح پر راضی ہوا اور دونو باتین محض غلط ہین اسلئے کہ خدانی فقط رضی اللہ
عن المومنین نہین کہا بلکہ ساتھہ اوسکی اذ یبایعونک بھی فرمایا یعنی خدا راضی ہوا مومنین
وقت بیعت کے یا بسبب بیعت کے اور بیعت ایک فعل خاص ہی پس رضامندی کہ از فعل

خاص پر اور لا نسلم کہ رضا بفعل خاص مستلزم رضا بجمیع افعال ہو اور اسیطرح خدا نے
رضی اللہ رضا مطلقاً یا رضی اللہ من کل الوجوہ نہین فرمایا کہ مخاطب سمجھے کہ ہر
طرح یہ خدا راضی ہوا اور جب کوئی لفظ اوپر عموم شمول کی نہین دلالت کرتا ہی تو ضرور
ہی کہ رضا سی مراد رضا فی الجملہ لیجئے اور رضای فی الجملہ سے رضای کلی مراد لینا
سراسر جہالت ہی قواعد منطقیہ سی **قولہ** خدا کی نسبت یہ گمان کرنا کہ وہ صحابہ کی اور
کاموں سے راضی نہ تہا **اقول** اور کاموں مین نکث بیعت بہی ایک کام ہے
اور کون مسلمان خدا کی نسبت یہ گمان کرسکتا ہی کہ وہ جل شانہ نکث بیعت سی بہی
راضی تہا اور اگر راضی تہا تو پہر فمن نکث کیون فرمایا **قولہ** ایسی تہمت ہی کہ
کوئی مسلمان اپنے دلمین خیال ہی نہین کرسکتا **اقول** خدا تو فرماوی کہ مین بیعت
ہی کرنی پر راضی ہوا اور مخاطب کہی کہ نہین ہر طرح پر راضی ہوا کیون یاروتہمت
یہ ہے کہ وہ ہی افسوس کہ دنیا مین انصاف نہین ہی خود خدا پر تہمتین کرین اور
دوسرونکے گلی منڈہین سے چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد **قولہ** ہر
طرح پر راضی نہو تا **اقول** لقد رضی اللہ کی معنی ہر طرح پر راضی ہونا سوای کسی
کافر جاہل کی کوئی مسلمان عالم نکہی گا کلام لفظے مین تو کوئی لفظ ہر طرح پر نہین
دلالت کرتا ہی ہان کلام نفسی مین ہو تو ہو لیکن مجبوری یہ ہی کہ شیعون کو
معلوم ہی نہین کہ کلام نفسی سوای لفظ و معنی کی کس جانور کا نام ہی آیا اونٹ
ہے یا امام رازی کی بکری یا آپکے حضرت اوستاد کی گردن مروڑی گرگ ہے
جیسا کہ پرچہ تہذیب الاخلاق مین ہے **قولہ** صرف انکی دل خوش کرنیکو **اقول**
البتہ کچہ معتقد ایسے ہین کہ جو قیود اور شروط کلام خدا پر نظر نہین کرتے اور ایسے

آیات سے جنکو کسیطرح مناسبت حضرات ثلثہ سے نہین ہے اپنا دل خوش کیا کرتے
ہین لیکن صحابۂ رسول خدا تو اس آیت سے کبھی اپنا دل خوش نہین کرتے تھے
دلیل اسپر حدیث صحیح بخاری ہے کتاب المغازی مین عن العلاء بن المسیب عن ابیہ
قال لقیت البراء بن عازب فقلت طوبی لک صحبت رسول اللہ و بایعتہ تحت الشجرۃ
فقال یا ابن اخی انک لا تدری ما احدثنا بعدہ یعنی ملاقات کی مینے براء بن عازب
سے پس کہا مینے طوبی ہے تیرے واسطے کہ شرف صحبت رسول خدا پایا تو نے
اور بیعت کی تحت شجرہ پس کہا اوسنے اے برادر زادہ میرے تو نہین جانتا کہ ہم لوگون
نے بعد اوسکے کیا کیا اور کون کون بدعتین حادث کین انتہے پس اگر کل صحابہ رضامندی
خدا کو ایک فعل خاص پر منحصر سمجھتے بلکہ رضامندی من کل الوجوہ سمجھتے اور رضامندی
دائمی سمجھتے اور شروط بعدم حدوث فعل خلاف رضامندی اور شروط بہ بقا بر
مقتضای بیعت بجالانے تو انک لا تدری ما احدثنا بعدہ نہ کہتے افسوس ہے کہ حضرت
مخاطب اوسوقت موجود نہتے ورنہ براء ابن عازب سے یون عتاب و خطاب فرماتے
کہ تو یہ کیا بکتا ہے خدا نے تو رضامندی مانند تابنہ دائمہ بیان فرمائی ہے
اور شروط ساتھہ کسی شرط کی نہین کی ہے پہر ما احدثنا بعدہ کا کیون ذکر کرتا
ہے شاید تو نے مذہب اہلسنت و جماعت چہوڑ کی اس آیت مین مذہب شیعہ اختیار
کیا ہے **قولہ** براہ تدلیس فرماتا **اقول** تدلیس نظامیہ تب ہوتی کہ خداوند تعالی اس
آیت کو یون فرماتا کہ لقد رضی اللہ عن المبایعین من کل الوجوہ رضاء دائما دلو
نکث و فجر و کفر لیکن جبکہ خدا نے تخصیص رضا بمومنین کی اور قید اذ یبایعونک کی
لگائی اور مشروط لبشرط عدم نکث فرمایا تو ان قیود و شروط و تخصیصات سے

قطع نظر کرنا تدلیس حضرات اہلسنت ہی نہ تدلیس خدا و رسول **قولہ** اور جن باتون سی انکی ناراض تھا اونکو تقیہ ظاہر کرتا **اقول** جن باتوں سے ناراض تھا عدم ایمان تھا اور عدم وفا بما عاہد علیہ اللہ تھا اور نکث بیعت تھی اور زراعین الزحف تھا اور محبت مال دنیا تھی ان سب باتو نکو جو منافقین سی سرزد ہوئین خدا نی بیان فرما دیا پس محل و مصداق تقیہ کہان ہی آری اگر مومنین مین اظہار نکرتا بالخصوص اسماء حضرات ثلاثہ کو بتقیہ از شیعیان ہی تو منافقین مین اظہار نکرنا اون نامونکا بتقیہ از سنیان ہی اور اگر سبب عدم اظہار نام کرام میام لمصلحۃ ہی تو دونو مقام پر بی تقیہ کرنے یا ان دخل ہی نہ وہان مگر حضرت مخاطب کو تسخرین التقیہ دخل ہے وان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون **قولہ** غور کرنیکی لایق ہی **اقول** غور کرنیکے لایق حال رضامندی ہی کہ کن لوگوں سے ہی مومنین سی ہی یا منافقین سے اور کس بات پر ہی بیعت پر یا کل دنیا کی کامون پر اور کسوقت تک ہی تا بعدم نکث بیعت یا ابدالآباد بین **قولہ** حضرات شیعہ کو کسطرح معلوم ہوا کہ صحابہ کی اور کسی سی خدا ناراض تھا **اقول** جسطرح سی تمکو حال رضامندی معلوم ہوا کہ تمہاری زعم باطل مین فقط ایک سے رضی اللہ سی حال رضامندی ظاہر ہوا اور شیعونکو سیکڑون آیتون سے جو در بارہ منافقین ہین حال نارضامندی خدا بعض صحابہ سی ظاہر ہوا **قولہ** کیونکر اونکو اونکی نارضامندی کا حال معلوم ہوا **اقول** اسطرح معلوم ہوا کہ خدا نی فرمایا فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ اور پہر فرمایا فقد باء بغضب من اللہ وماواھم جھنم وبئس المصیر۔ اور پہر فرمایا لعنوا اللہ فی الدنیا والاخرۃ۔ پس ان آیات اور انکی امثال سی کہ سیکڑون ہین کمال نارضامندی خدا معلوم ہوتی ہے

اعداد اگر کوئی کہے کہ ان آیات مین ثلثہ کی نام کی تصریح نہین ہی تو ہم کہینگے آیۂ لقد رضی
اللہ مین بہی ثلثہ کی نام کی تصریح نہین ہے تا عجب اونسے نکث بیعت اور فرار عن الزحف
اعداد اذا ہی خدا و رسول واقع ہوئی تو خود بخود مصداق آیات غضب خدا ہوگئی **قولہ**
تعجب کا مقام ہی **اقول** تعجب کا مقام ہی کہ لقد رضی اللہ سی تو رضامندی ظاہر
ہوا اور نقض نکث سی نارضامندی نہ ظاہر ہو علاوہ اسکے لقد رضی اللہ سے تو فقط
مومنین ہی سے نارضامندی ظاہر ہوئی نہ سرگروہ منافقین سی پہر کیونکر اہل سنت
معاویۃ العاویۃ الغاویہ جو عو کرتے ہین اور نام اصحاب ثلاثہ زبان پر لاتی ہین مثل شیعیان
پاک کو تابعان سگ ناپاک سمجہا ہین اگرچہ اس قرآن مین تصریح نام ثلثہ کی نہین ہی لیکن جس قرآن کو
حضرت عثمان نے جلا دیا اسمین تصریح نام ثلثہ کی موجود تہی لیکن چونکہ آیۂ فی نکث سی وہ ملتزم
ہی ہو چکی تہی اسلئے حیاء عثمانی مقتضی اونکی جلانے کی ہوئی پہر اب اوسکا ذکر زبان پر لانا لغو
ہی اسلئے کہ اگر شیعہ اسکو دکہین گے بہی تو بسبب منسوخ التلاوۃ ہونیکے قبول نہین کر سکتی
قولہ لیکن افسوس تو یہی **اقول** الحمد للہ کہ شیعونکو امام معصوم نسبی کا عرفان
ملا ہی اور اپنی امام زمان کو پہچانا ہے تمام افسوس ہی کہ سنیون نی سب سے اپنا امام زمان کو
پہچانا اور بموت جاہلیت مری اور بقول خلیفہ زادہ عبد اللہ بن عمر کی جنہون سے
بخوف موت جاہلیت یزید کی اور حجاج بن یوسف کی پاؤنکی بیعت کی انکا کہین
ٹہکانا نہوا نہ گہر کی ہوئی اور نہ یہ گہاٹ کی **قولہ** ہزار برس ہوگئی **اقول** قریب
تیرہ سو برس کی گذری کہ اہل سنت منتظر ہین کہ امام مہدی متولد ہون تو [illegible]
اور بطریق شیعون نے حضرات ثلثہ کی گردن مین ڈالا ہی اوسکو نکلوا ڈالین کہ [illegible]
اس زمانہ سعد سود از کی سے اب تک کچہ اونکا اثر بہی نہ پیدا ہوا یہ اقبال کو انتظار ہے

فرد ای قیامت سی کم نہین یہ شعر نہایت مناسب تھا مہد پیش امام ہی صد
شب ہجر گذشت و مہ من پیدا نیست طرفہ عمری کہ بصد سال ندیدم یک ماہ آری
بجای صد سال کی تیز دو صد کہنا مناسب تہا بہر کیف دیکہنا چاہیئے کہ وہ حضرت
اوس طوق کا لنگر کچہ برباد دیتے ہین یا گلا سے دیتے ہین **قولہ** اس اعتراض سے
بہی اتنا ثابت ہوتا ہی **اقول** یہ اعتراض نہین ہی بلکہ سنیونکی استدلال کا جواب ہی
اور محصل اوسکا یہ ہی کہ بیعت حدیبیہ اوپر شرط عدم فرار کی تہی اور رضامندی خدا منوط
اوپر اسی بیعت مشروطہ بشرط عدم فرار کی تہی پس جن لوگون سے ایفا بشرط
کیا وہ داخل رضامندی خدا ہوی اور جن لوگون سے بعد اس بیعت کی وفا بشرط
نکی بلکہ بفرار از معارکات خیبر وحنین نکث بیعت کی وہ من نکث مین داخل اور لقد
رضی سی خارج ہین بنابر اسکی ناکثین ہمیشہ لقد رضی سی خارج تہے چونکہ بہی
وفا کنندہ بشرط بیعت نہ تہی پس جو رضا کہ موقوف اوپر ایفای شرط بیعت
کی تہی وہ کیونکر متحقق ہوسے واذا فات الشرط فات المشروط پس حضرت
مخاطب جو فرماتی ہین کہ اس اعتراض سی اتنا ثابت ہوتا ہی کہ بیعت رضوان کی
وقت تک صحابۂ کبار اور مہاجرین وانصار سچی مسلمان اور پکی مومن تہی محض غلط
ہی ہاہر گز ناکثین نہ سچی مسلمان تہی نہ پکی مومن تہی اگر سچی مسلمان اور پکی مومن ہوتی تو کبہی اونسی
نکث بیعت عمل مین نہ آتا اونکا نکث کرنا سچی دلیل ہی اوپر جہوٹی مسلمان ہونیکی اور کچی منافق
ہی اور پکی مومن ہونی کے **قولہ** نہ منافق تہی نہ کافر تہی اونکی بیعت صادقانہ تہی
نہ منافقانہ **اقول** اگر کافر یکہ منافق نہوتی تو پیغمبر کو تنہا کافرون مین چہوڑ کر نہ
بہاگتی اور اگر عہد وپیمان عدم فرار مین صادق ہوتے اور منافق نہوتی تو مرجاتی

اور فرار نکرتی آور ہرگز کسی عاقل کے عقل باور نہین کرتے کہ خدا کبھی ایسی منافقین
ناکثین فارین سے راضی ہوا ہو آرتے راضی ہو اونسے ہو اجنھون نے وفا بعہد پیمان
کے اور لڑی یا مری یا مارا **اقول** چنانچہ یہ فقرہ صاحب تقلیب المکائد کا **اقول** یہ
فقرہ ہرگز دلالت نہین کرتا اوپر اسکے کہ بیعت کرنیوالے مومنین منافق نہ تھی اسلئے کہ صاحب
تقلیب المکائد یہہ فرماتے ہین کہ آیہ فمن نکث اسپر دلالت کرتا ہے کہ بعض مبائعین بیعت
حدیبیہ جو موسوم بہ بیعت رضوان ہے ناکثین بیعت سے تھے اور بہت ظاہر ہی
کہ ناکثین نہ تھی مگر منافقین پس خداوند علام الغیوب اون منافقین ناکثین سے کیونکر
راضی ہوا اور وہ منافقین لقد رضی عن المومنین المومنین علیہم میں کیونکر داخل
ہوے **قولہ** اور شہید ثالث کا یہہ کلمہ **اقول** یہہ کلمہ شہید ثالث کا ہرگز اسپر دلالت
نہین کرتا کہ آپکے صحابہ کبار اول سے منافق نہ تھی اسلئے کہ بعض افعال حسنہ
کا اونسے سرزد ہونا دلیل اوپر ایمان کے نہین ہے کیونکہ بعض افعال حسنہ
کفار اور منافقین سے بھی واقع ہوتے ہین جیسا کہ سابق مین ہمنے التنجی حبیب اللہ
ولو کان کافرا سے بیان کیا بلکہ یہہ فرمانا شہید ثالث کا کہ بعض افعال حسنہ
مرضیہ الرالیشان واقعست دلیل ہے اوپر نفاق اونکی کے اسلئے کہ اگر بقول آپکے وہ پکے
مومن ہوتے تو سب افعال اونکی حسنہ ہی ہوتے اور جب فقط بعض افعال حسنہ ہوئی
تو بیشک وہ منافق تھے کہ بعضے ظاہری افعال اونکے حسن تھے اور باطنی افعال
اونکی سب کے سب قبیح تھے **قولہ** جبتک یہہ آیت جسمین خدا نے اپنی رضامندی ظاہر
کی نازل ہوئی **اقول** محض غلط آیت رضامندی کے ساتھ ہے آیت فمن نکث
نازل ہوئی کہ اونسی منافقین کو رضامندی سے خارج کردیا **قولہ** غیر آپ کے حلقہ

اقول خیر نہین ہے آپ چاہیئے آگے چلئے چاہے پیچھے چلئے انکا پیش و پس سب برابر ہے
مطلع سے مقطع تک صاف پڑا ہوا ہی ابتدا ہی حضرات ثلثہ بکفر بت پرستی تھی اور
شراب پینا اور سور کھانا تھا اور وسط اونکا نفاق اور خاتمہ اونکا با رتداد و بعض
المعانی تھا قولہ اونکی حال پر نظر کیجیئے اقول جب ہمنے اونکے حال پر نظر کی تو دیکھا
کہ ہمیشہ اونسے افعال منافقانہ ہی واقع ہوے کیا سامنے جناب رسول خدا کے کیا
بعد اونحضرت کے آرے سامنے کسیقدر ڈرتے تھے اور بعد اونحضرت کے خلیع العذار
اور بالکلیہ گُستہ مہار ہو گئے قولہ جنگ خیبر پر ثابت قدم نرہے اقول صاحب
تقلیب المکائد رحمہ اللہ نے بعد خیبر ذکر حنین بھی کیا ہے آپ نے فقط خیبر ہی کیون پکڑ لیا
مگر یہہ کہ حُنین کا فرار لاجواب تھا اسلئی کہ حُنین مین فرار صحابہ کبار مثل اُحد کے منصوص
فی القرآن والحدیث ہے اور سچی تو یہہ ہے کہ اہل تواریخ اکثر لڑائیو مین بجز فرار کی نسبت
قرار طرف ثلاثہ کے دی ہی نہین ہے قولہ لیکن فتح نہونا مستلزم فرار نہین ہے
اقول حضرات ثلاثہ کا فرار آپ کہانتک چھپائینگے اور چکنی چپڑی باتین بنائینگے کچھ کثرت
بیعت خیبر ہی سے بھاگنے پر موقوف نہین ہے بلکہ حُنین سے بھاگنا بھی اسی قسم کا ہے
کہ خود کلام اللہ مین فولّیتم مدبرین موجود ہے صحیح مسلم مین ہے کہ عباس عم رسولؐ
کہتے ہین کہ جناب رسولؐ خدا اوس روز ایک بغلہ بیضا پر سوار تھے فلما التقی
المسلمون والکفار ولی المسلمون مدبرین فطفق رسول اللہ ص
یرکض بغلتہ قبل الکفار الی ان قال فقال رسول اللہ ص اے
عباس ناد اصحاب السمرۃ فقال عباس وکان رجلا
صیتا فقلت باعلی صوتی ای اصحاب السمرۃ یعنی ہر گاہ مسلمانون نے اور

کفار نی صف جنگ مین باہم ملاقات کی مسلمان پیٹھ پہیر کر بہاگی اور جناب رسولؐ خدا
نی اوسوقت بنفس نفیس فساد کیا اور اپنی بغلہ کو باوجود تنہائی اور عدم رفقا کے کمال
شجاعت و دلیری جانب کفار کی بڑہاتی ستہے اور رجز مین فرماتی تہی انا ابن عبد المطلب
انا النبی لا اکذب جیسا کہ حدیث دیگر مین ہے پس عباس کہتی مین کہ انحضرت
نی فرمایا کہ ای عباس اصحاب سمرہ کو یعنے اصحاب بیعت رضوان کو جنہون سے
مرنی اور عدم فرار پر بیعت کی ہتی پکارو کہ کیون بہاگی جاتے ہو پس عباس کہ بہت
بلند آواز ستہے با واز بلند پکارنے لگے کہ این اصحاب الشمرۃ یعنے کہان جاتی ہو اے
بیعت کنندگان زیر درخت کیا اے بہاگنی پر بیعت کی تہے سلنے تہے مصلائے
اس حدیث سی صاف سمجھ لیا گیا کہ فارین روز حنین بہی اصحاب بیعت رضوان سے
تہی کہ نکث بیعت کرکی بہاگی جاتے تہی اور عباس سا جہوری الصوت اونکو پکارتا
تہا مگر وہ جوانمردان معرکہ وغا کو کچہ غیرت اور حیا نہ تہی اب ہم حضرت مخاطب سے
پوچہتے ہین کہ آپنے نکث بیعت کو مخصوص بفرار خیبر کیا ہی اسکے کیا وجہ ہے
کیون حضرت سوای خیبر کی کیا اور لڑائیون سے بہاگنی کی اجازت ملگئی ہتی
بہرکیف چونکہ آپکی سمجہ مین نکث بیعت خیبر سی بہاگنے پر موقوف ہی تو بہت خوب
ہم اوسکو بہی بچند وجہ ثابت کرتی ہین اول تو یہ کہ آپ فرماتی ہین کہ فتح ہونا تلازم
فرار نہین ہے البتہ مستلزم فرار نہونا جب آپ کسی کتاب سی گو جہوٹی ہی ہو سے
ہوتی اونکا قرار زیر پای حصار ثابت کرتی لیکن بالاتفاق کل کتابون سے انکا
بہرانا ثابت ہی پس ہم کہتے ہین کہ جب جناب رسولؐ خدا نی حکم فتح کرنے قلعہ
کا دیا تہا تو واجب تہا کہ پای حصار سے ہٹتی اور جبتک قلعہ فتح نہوتا لڑتی یا مرتی

جان بچا کی پہر آ نکلے کیا سنے پس بجز اسکی کہ کمال جرأت سی تاب اقامت
نہی وجہ مراجعت کیا ہوئی بیعت لڑتے مرنی پر ہوئی تہی یا بنوعی سعد کہ ہم
بہاگے پر ہم اسی عدم ثبات قدم کو جو خلاف مقتضای بیعت تہا بنکث عہد بفرار
تعبیر کرتے ہین آری اگر لاش خلیفہ صاحب کی بجای خلیفہ صاحب کی زرہ ہ
سی پہرتی تو ہم ہرگز اوسکو تعبیر بفرار نکرتے خواہ قلعہ فتح ہوتا یا نہوتا دوسری ہتوا تر
سی ہے یہ امر کہ جب دونو خلیفتین گرامی اور دونو شجاع نامی بصد خجالت بلکہ
بہ مکرامی بناکامی خائب و خاسر پہری اور مصداق خسر الدنیا والآخرہ ہوئی تو جناب
رسول رب متعال کو نہایت ملال ہوا چنانچہ امام فخر الدین رازی فرماتے ہین کہ
انہ علیہ السلام بات تلک اللیلۃ مہموماً تب اونحضرت نی فرمایا لاعطین الرایۃ
غداً رجلاً کراراً غیر فرار یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ
و رسولہ یفتح اللہ علی یدیہ چنانچہ کنز العمال اور مسند احمد بن حنبل اور صحیح نسائی اور سیرۃ
ملاعین اور روضۃ الاحباب اور روضۃ الصفا اور بہت سی کتب معتبرۂ اہل سنت
مین متقارب اللفظ و المعنے منقول ہی وعن عبداللہ بن بریدہ قال سمعت ابی
یقول حاصرنا خیبر و اخذ ابوبکر اللواء فانصرف ولم یفتح لہ ثم اخذہا عمر
من الغد فرجع ولم یفتح لہ و اصاب الناس یومئذ شدۃ و جہد فقال رسول اللہ
انی دافع الرایۃ غداً الی رجل یحب اللہ و رسولہ کراراً غیر فرار لا یرجع حتی
یفتح اللہ لہ الحدیث وفی صحیح النسائی لاعطین الرایۃ رجلاً یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ
لیس بفرار الحدیث حاصل یہ ہی کہ اونحضرت نی فرمایا کہ کل ہم عطا کرینگی رایت ایسی شخص
کو جو کرار غیر فرار ہوگا اور خدا و رسول اوسکو دوست رکہتی ہین اور وہ خدا و رسول کو

دوست رکھتا ہوگا پس اس کلام بلاغت نظام مین تصریح اس بات کی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام مخصوص باین صفات تھے اور جن حضرات کو پیشتر اس سے رایت عطا ہوا وہ صاحب ان صفات کے نہ تھے اور وہ لوگ دوست رکھنے والے خدا اور رسول کے نہ تھے بلکہ دوست رکھنے والے اپنی جانونکے تھے ہی سبب سے جان بچا کر بھاگ کھڑے ہوئے پس اگر خلفا نے فرار نہین کیا تو انحضرت نے کیون فرمایا کہ کل ایسے شخص کو رایت دونگا جو کرار غیر فرار اور لیس بفرار ہوگا یعنے بھاگنے والا نہوگا اس سے تو صاف صاف سمجھ لیا جاتا ہی کہ جسطرح سے خلفا ر بھاگ آئے وہ نہ بھاگ آویگا یہانتک کہ قلم کو فہم کرے حضرات اہلسنت اس سے بڑھکر اور کیا دلیل فرار ثلاثہ چاہتے ہین کہ قول جناب رسول خدا شاہد اونکی فرار کا ہے تیسرے اگر حضرت مخاطب کی تسکین ان دلیلون سے نہین ہوتی ہے تو نظر کرے طرف اوس تصریح صریح کے جو حدیث کنز العمال مین مذکور ہے روی عن علیؑ انہ سار رسول اللہ الی خیبر فلما اتاھا بعث عمرو معہ الناس الی مدینتھم فقاتلوھم فلم یلبثوا الا ان انھزم عمر واصحابہ فجاء یجنبھم ویجنبونہ فساء ذلک رسول اللہ ——— محصل کلام یہ ہی کہ جب جناب رسولخدا طرف خیبر کے تشریف لیگئے تب عمر کو واسطے لڑنیکے طرف شہر یہود کے بھیجا اور لوگ اونکی ساتھ ہوئے پس جب نوبت بمقابلہ پہونچی تو تھوڑی دیر گزری کہ یہود نے عمر کو اور اونکے ساتھیونکو ہزیمت دی پس آئے سب لوگ ہزیمت کھائی ہوئے درحالیکہ ہمراہیان حضرت عمر خود حضرت عمر کو نامرد اور بزدلا کہتے تھے اور حضرت عمر اونہین کو بزدلا کہتے تھے پس اس ہزیمت کھاکر پھر آنے سے جناب رسولخدا کو ملال ہوا انتہی کہو ان حضرت سے اس سی صراحت زیادہ بھاگنے پر اور کیا ہوگی ہزیمت لشکر بدون فرار بھی کہین

ہوسکتی ہو اور جو لوگ کہ ثابت قدم رہین اور فرار نکرین اونکو کوئی کہہ سکتا ہے کہ انہون نے
شکست پائی اور ہزیمت کھائی علاوہ اسکے اگر فرار نہین کیا تھا تو اونکو لوگ بزدلا
کیون کہتے تھے ثابت قدم ہونکو دنیا مین آجتک کسی نے جبان اور نامرد اور بزدلا نہین
کہا اور اگر نہین بہاگ آئے تو جناب رسول خدا کو اونسی ملال کرنیکی کیا وجہ تھی جو شخص
جانفشانیان کرے اور جان لڑاوے اوس سے عقلاً خوش ہوتی ہین کہ ناخوش
ہوتی ہین اور یہہ ناخوشی جناب رسولخدا کی البتہ موجب آنحضرت کی ایذا کے ہوئی
یہانتک کہ نوبت بات تلک اللیلۃ مهموماً کی پہونچی کما مر عن الرازی اور صحیح بخاری
مین ہے کہ من اذانی فقد اذی اللہ پس جو لوگ موذی خدا اور رسول ہین بیشک خدا اونسی
ناراض ہے یہہ ناراضی علاوہ نکث بیعت کے ہے پس ایسی لوگونکی حق مین خدا رضی اللہ فرما
عقل کسی عاقل کی قبول نکریگی اور ہرچند کتاب کنز العمال بہت معتمد کتاب اہلسنت
کی ہے مگر شاید حضرت مخاطب کو اطمینان تام نہ حاصل ہو اور کچھہ خلجان باقی رہجاوے
تو رفع خلش اپنی بڑے محدث کامل شاہ ولی اللہ دہلوی سے کرلے جنکو شاہ عبد العزیز صاحب
اپنی تحفہ مسروقہ مین آیۃ اللہ فرماتی ہین اور اپنی ملاقاتیون سی ٹہراتے ہین گو حقیقتمن
اونکی والد ماجد ہین اور اونکی والدۂ ماجدہ کی ملاقاتیو تسی ہین چنانچہ محدث مذکور بھی
حدیث تبغاوت فیسیر کتاب ازالۃ الخفا مین بخط جلی اعراب دیگر لکھتی ہین سار
رسول اللہ الی خیبر فلما اتاها بعث عمر و بعث الناس الی مدینتهم او قصرهم
فقاتلوهم فلم یلبثوا ان هزموا عمر و اصحابه فجاء یجبّنوه و یجبنهم اخرجه الحاکم
اور جب فرار اونکا جنگ خیبر سے بدلایل واضحہ ثابت ہوگیا تو مصداق فمن نکث ہونا بھی
ثابت ہوگیا اور مصداق ومن یولهم یومئذ دبره ... فقد باء بغضب من اللہ وماواه جهنم وبئس المصیر کا بھی

اوس اعتبار ایذاوہی رسول کی مصداق ہونا لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ کا سب بے ثابت ہوگیا
اور مصداق ان صفات کا ہونا تو سر بسر قدم پر اون حضرات کی لئی ثابت ہی ہم کہانتک
انکشاف کرینگی اور آپ کہانتک چھپاتی پہرینگی احد مین کہ خیبر مین کہ حنین مین کہ ماجرا ے
قرطاس مین کہ قصہ فدک مین کہ تخلف جیش اسامہ مین کہ سقیفہ بندی مین کہ غصب خلافت مین
کہ احداث بدعات مین سے زپا ہی تا بسر ہرکجا کہ می نگرم کرشمہ دامن دل میکشد
کہ جا اینجاست۔ **قولہ** بالفرض اگر جنگ سی بہاگی **اقول** کیا غباوت ہی کہ بعد فرض فرار
کی پہر مخاطب کہتا ہی کہ کلام اللہ سی ثابت کرو جس شی کو ستنے فرض ہی کر لیا پہر اوسکی
اثبات کی ہمکو کیا ضرورت ہی اقرار کی لئی اثبات کیا اور اس سی بہی ترکیا ہوگا کہ فرار
منفرد من مخاطب مستلزم نکث عہد ہی اور نکث عہد مستلزم ارتداد ہی اور ارتداد مستلزم عدم ایمان
اور عدم ایمان مستلزم عدم دخول فی رضے اللہ عن المومنین کا ہی **قولہ** اونکا بہاگنا جنگ
خیبر سے **اقول** بہاگنا جنگ خیبر سی اقرار محدثین سی اور جنگ حنین سی فولیتم مدبرین
سی اور نکث بیعت من نکث سی اور عدم رضا فقد باء بغضب من اللہ ومأواہم
جہنم وبئس المصیر سے سی اور ملعون ہونا لعنہ اللہ فے الدنیا والآخرۃ سے
ثابت ہی اپ اس سی زیادہ اور کیا چاہتے ہین **قولہ** وازیس ظلیس **اقول** واذا
جاء الاسس بطل الیس **قولہ** صحابہ کبار سی کوئی فعل بعد اس بیعت کی موجب نارضامندی
خدا کا ہونا **اقول** اگر کوئی فعل موجب نارضامندی ہونیوالا نہوتا تو من نکث سے خبر نہ دیتا بلکہ
من نکث فرمانا منسوخ ہوجاتا **قولہ** تو ضرور وہ اوس سے خبر دیتا **اقول** بعد من نکث
فرما دینے کی اب کیا ضرورت از سر نو بیان کرنیکی تہی **قولہ** لقد غضب اللہ علیہم ارشاد
کرتا **اقول** اس ارشاد کی ضرورت تو جب ہوتی کہ من نکث فاتما ینکث نفرمایا ہوتا

اور فقد باء بغضب من الله وماوٰلهم جهنم و بئس المصیر اور لعنهم الله
فی الدنیا والآخرة نہ ارشاد کیا ہوتا اور جب یہ سب فرما دیا تھا تو لقد غضب اللہ علیہم
کی کچھ ضرورت باقی نہ رہی تھی تو بلا ضرورت فرمانا ایک فعل لغو ہوتا اسلیئے لقد غضب
نہین فرمایا **قولہ** اور یہی کاموں کی خبر تک ندی **اقول** شاید مخاطب کی نزدیک
ثمن نکث اور قولتیم مدبرین بہت اچھی کاموں تھا اور اونہین افعال حسنہ ہی تھا جسکے خدا
نی شہرت دی حقیقت مین یہ غلطی حضرت عثمان کی ہی ورنہ اگر ثمن نکث اور قولتیم مدبرین
کو نکال کر مثل دیگر کلام اللہ کی جلا دیتی تو سب چپتے ہوگئی ہوتے اور ان افعال حسنہ کے
کا ہیکو شہرت ہوتی **قولہ** افعال قبیحہ کی پردہ پوشی کری **اقول** واقع مین بہت اچھی
پردہ پوشی کی ہے کہ سر تا سری لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرة کی اوپر سی زدیا بائین تک
اوڑہا دی اور اونکو پردہ گیا ان فقد باء بغضب من الله وماوٰلهم جهنم و بئس
المصیر — سی گر دیا ہی **قولہ** یا تو خدا اونسی ڈرتا تھا **اقول** البتہ کسیقدر ڈرتا تھا کہ
اونکی برائیان نہ بیان کر سکا اور بقول آپکی تعریفین بہت کین اور اونہین تعریفون سے
ثمن نکث اور قولتیم مدبرین سے بہی لیکن شیعون سی بہت ڈرتا تھا کہ اون مدحتین کی ہما
مستر کہ زبان پر نہ لا سکا ورنہ صاف صاف کہہ دیتا تھا عمر یا ابا بکر یا عثمان لقد رضی اللہ عنکم
کہ یہ جھگڑا ہی مٹ جاتا **قولہ** لغزش ہو جاتی تھی تو اسکو عفو کر دیتا تھا **اقول** شیعہ
امیدوار تر مین عفو لغزش کی اسلئی کہ جب لغزشین کفر و نفاق کی درگاہ خدا مین عفو ہو جاتی
ہین تو اگر بالفرض تیری مین ہمکو لغزش بہی ہوگئی ہوگی تو خداوند غفور عفو کریگا ورنہ خلاف
عدل لازم آئیگا کہ بڑی لغزشین تو معاف کری اور چہوٹی لغزشیا نہ معاف کری **قولہ**
اگر کہا جاوی کہ بعد وفات پیغمبر **اقول** قبل وفات بہی برے کام کئی جیسا کہ ہم بیان کر چکے

اور بعد وفات بہی کئی **قولہ** تو حضور اوسکی خبر دیتا **اقول** اوسکی خبر خدا نی فتن نکث سی
بہی دی امر فان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم و من ینقلب علی عقبیہ
لن یضر اللہ شیئاً سی بہی دی آور اوسکی پیغمبر نے بہی ماذالوم مرتدین
منہ فارقتہم اور ارتدوا علی اعقابہم القہقری سی ومن لا صحابی من لا یرانی بعد ما یفارقنی اور
ایہ یاد ما تحدثون بعدی سی اور سیعود الدین غریباً کما بدء غریباً سے
اور لترکبن سنن من قبلکم حذو النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ
سے اور اذا فتحت علیکم خزائن الروم والفارس سی دی ہی لیکن سہ
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ **قولہ** لقد رضی اللہ فرما تا **اقول** کہ ر
بیان ہوا کہ لقد رضی اللہ مومنین کی حق مین فرمایا نہ منافقین کی آور بشرط عدم نکث فرمایا
نہ بلا شرط **قولہ** فرما دیا فعلم ما فے قلوبہم کہ مین اونکی دلونکی بات جانتا ہون **اقول**
جسطرحسے کہ مومنین موقنین کی دلونکی بات کو بعزم وفا عہد جانا اوسیطرح منافقین
کی دلونکی باتکو بنکث عہد جانا **قولہ** اور فرمایا فانزل السکینۃ علیہم **اقول** تفسیر درمنثور
مین مذکور ہے اخرج ابن ابی حاتم عن ابن عباس سے قولہ فعلم ما فی قلوبہم فانزل
السکینۃ علیہم قال انما انزلت السکینۃ علی من علم منہ الوفا انتہی یعنے سکینہ نہین نازل
ہوا مگر اونہین لوگونپر جنکو خدا نے جانا کہ وفا بعہد کرینگی اور نکث عہد کرنیوالی پس
ناکثین سکینہ سی محروم اور رضی اللہ سی خارج ہین کما مر **قولہ** ایسی لوگ جادہ حق
سی منحرف ہوئی ہون **اقول** ایسی لوگ تو منحرف نہین ہوئی مگر جن نکث والی تو منحرف
ہوگئی اور آگی شیخین فارین عن الخیبر و حاسین ملل الثلثہ اونہین ناکثین مین ہین **قولہ**
لیکن ہم حضرات شیعہ سی عرض کرتے ہین **اقول** لیکن ہم بہی حضرات اہل سنت

سے عرض کرتے ہین کہ وہ کیون سوال وجواب مین اپنی اوقات ضایع کرتی ہین
پہلی کسی آیت سے کسی حدیث سے ثلاثہ کا مومنین مین ہونا ثابت کرین تب تحت
رضی اللہ عن المومنین اونکو داخل کرکی بحث ایمین کرین کہ رضا فضل خاص سے
تہی یا عام سے اور اونہون نی نکث بیعت بفرار عن الزحف کیا یا نہین **قولہ** کیون علامہ
کاشانی کی تفسیر **اقول** گا یا ہوا راگ ہی ہم جواب دیچکی ہین کہ تفسیر ملا فتح اللہ کاشانی
مین خوب تفحص کیا یہ عبارت نہین ملی اور اگر ہم فرض ہی کرلین تو مخاطب کی ثلاثہ کو
کو مفید نہین آ سکتی کہ اس عبارت مین قید مومنان کی لگی ہوئی ہی یعنی بزعم
نزدیک کس از ان مومنان الخ اور ان کی ثلاثہ کا مومنان مین ہونا اول بحث ہی جو
لوگ اونکی نفاق کے قائل ہین وہ کب اونکو مومنان مین کہین گی مگر غباوت
کا کیا جواب ہی **قولہ** بیعت مین شریک تہی **اقول** بشارت مومنین کو ہے
نہ مطلق سامعین کو فما لهؤلاء القوم لا يكادون يفقهون قولا **قولہ**
دوسری روایت سنیں کہ ترجمہ کشف الغمہ مین لکہا ہی **اقول** اصل اس روایت
کی صحیح مسلم مین اور بعض فقرات ازالۃ الخفا مین موجود ہین اور ترجمہ کشف الغمہ کو جانتے
ہین کہ ایک ایسی کتاب ہی کہ اوسکی مصنف علیہ الرحمہ نی اوسکی خطبہ مین لکہدیا ہے
کہ مینے اکثر حدیثین ایمین کتب مخالفین سے الزاما علیہم نقل کی ہین پس وہ مخالفین پر حجت
ہو سکتی ہین نہ شیعہ پر باقی رہا ترجمہ اوسکا پس ہم نہین جانتی کہ مترجم کون ہی معتبر ہے
یا غیر معتبر ہی محض ترجمہ پر اکتفا کی ہے یا اپنی طرف سے کچہ بڑہا گیا یا ہی پہلی اعتبار
اوسکا ہماری علمائی معتبر کی قول سے ثابت کرلیتی تب اوس سے استدلال کرتے
تو قابل شنیدن ہوتا **قولہ** اس روایت سے چند فائدے **اقول** خیالات فاسدہ ہے

بہت فائدے حاصل ہوتے ہین لیکن بیفائدہ ہین قولہ اس سے ثابت ہوا کہ بیعت کیوقت
چودہ سو صحابی موجود تھے اقول چار سو ہون یا چودہ سو ہون تعداد صحیح عند
مین الفریقین نہین ہی پھر اس لغوگوئی سی کیا فائدہ قولہ جنکی ایمان اور اسلام کی خبر
خدا دیتا ہی کہ فعلم ما فی قلوبہم اور انکی شان مین فرماتا ہی لقد رضی اللہ عن المومنین اقول
جنون ہی جنون والجنون فنون ہین کونسے عبارت روایت کی اس قول پر تمہاری دلالت
کرتی ہی ہرگز اس روایت مین کوئی لفظ کوئی حرف دلالت نہین کرتا کہ خدا نی چودہ سو کے
ایمان یا نفاق یا اسلام یا کفر کی خبر دی علاوہ اس دروغ پر راوی کی تنبیہ سے بھی یہ بات صحیح نہین
ہی آسانی کہ قلوبہم کی ضمیر طرف مومنین کی پھرتی ہی نہ طرف چودہ سو مبایعین کے
کہ جسمین منافقین بہی ستھے پس جسطرح جناب باری نی قلوب مومنین مین ایمان و وفا کو جانا
اوسیطرح جناب باری نی قلوب منافقین مین نفاق اور عدم الوفا کو جانا اور رضی اللہ
فقط مومنین کو فرمایا نہ چودہ سو مبایعین کو قولہ دوسری حضرت پیغمبر خدا انکی نسبت
فرمایا اقول روایت مین یہ نہین ہی کہ چودہ سو کی نسبت فرمایا بلکہ خطاب بحاضران
منقول ہی اور جائز ہے کہ حاضرین سی وہی مومنین حاضرین مراد ہون جنکی حق مین خدا نے
رضی اللہ عن المومنین فرمایا ہان اگر روایت مین لفظ کل حاضرین ہوتا تو البتہ احتمال
جاتا کہ کل چودہ سو سی خطاب واقع ہوا کو نظر رضی اللہ عن المومنین کی ضرور ہوتا کہ
خطاب مخصوص حاضرین مومنین ہی سے کیا جاوی علاوہ اسکے خود آپنی صفحہ ۲ کی حاشیہ
مین فرمایا ہی کہ خطاب کل سی ہوتا اور بعض مراد ہوتا کلام عرب مین جاری ہے پہر
کہانسی ثابت ہوا کہ حضرت نے کل مبایعین کو حتی المنافقین کو بہتر روی زمین فرمایا قولہ تیسری
ثابت ہوا کہ سوای ایک منافق کی اور کسی نے بیعت کو نہین توڑا اقول ایک

منافق کا بیعت توڑنا قول راوی ہی نہ حدیث معصومی ہی اور جائز ہی کہ راوی کو
اوسوقت تک ایک ہی منافق کی بیعت شکنی کا حال معلوم ہوا ہو کہ اوسنی عاجلاً
بیعت کو توڑا ہو اور دیگر منافقین کی نفاق کا یا بیعت شکنی کا حال اوسکو نہ معلوم
ہوا ہو پس جسطرح سے ایک منافق کی نفاق کا حال ہماری ایک راوی سی آپنی
مان لیا حالانکہ صدر کلام مین آپنے دعوی کیا تھا کہ سوای خالص مخلص ایمان والون
کی اس سفر مین کوئے منافق ہمراہ نہ تھا اوسیطرحسی دیگر رواۃ سی ہمارے اور
منافقونکا حال ہی دریافت کیجیی اور اپنی دعوای کلی سے باز آئیی اور اگر اسپر آپ
راضی ہو جئے تو جانی دیجیے آپ اہلسنت ہی کی کتابون سی اونکی بیعت کا حال
خسران مآل سن لیجیے اور یہ نہ فرمائیی کہ بیعت کنندگان کبھی جادۂ حق سے
منحرف نہوی پس از جملہ بیعت کنندگان تحت شجرہ عبدالرحمن بن عدیس البلوی
المصری ہی کہ جسکے حق مین صاحب استیعاب ابن عبدالبر کہ بڑی معتبر بن اہلسنت
سی ہین لکھتے ہین کہ کان ممن بایع تحت الشجرۃ رسول اللہ قال ابو عمر و ہو کان الامیر
علی جیش القادمین من مصر الی المدینۃ الذین حصروا عثمان وقتلوہ انتہے یعنی
عبدالرحمن بن عدیس مصری اون لوگونسے تھا کہ جنہون نی تحت شجرہ رسول خدا
سی بیعت کی تہی اور وہ سردار تھا اوس لشکر کا جو مصر سی طرف مدینہ کی آیا اور محاصرہ
کیا حضرت عثمان کو اور اونکو قتل کیا ہم حیران ہین اسبات مین کہ قاتل اور مقتول دونو
اہل بیعت شجرہ سی تہی تو ضرور ہوا کہ حضرات اہلسنت یا دونوکو جنتی کہین یا کلاہما
فی النار اور اگر احدہما کو جنتی کہینگے تو ترجیح بلا مرجح لازم آویگی علاوہ اسکی
بنابر دونو شق آخر کی کلیت نجات اہل بیعت شجرہ باطل ہو جاویگی اور از جملہ

بیعت کنندگان تحت شجرہ ابو الغادیہ ہی کہ جو قاتل عمار بن یاسر تہی چنانچہ ابن تیمیہ نے
رد منہاج الکرامۃ مین لکہا ہی کہ ان قاتل عمار بن یاسر ابو الغادیہ کان ممن بایع تحت
الشجرۃ ذکر ذلک ابن حزم وغیرہ یعنی قاتل عمار بن یاسر ابو الغادیہ اون لوگون مین
سی ہی جنہون نی تحت شجرہ بیعت کی تہی چنانچہ ابن حزم وغیرہ علماء اہلسنت نی ذکر کیا
ہی اور پہر جواب برہان ثالث امامت جناب امیر علیہ السلام مین کہتا ہی کہ ابن حزم
نی کہا ہی کہ عمار یاسر کو قتل کیا ابو الغادیہ نی وان ابو الغادیہ ہذا من السابقین الاولین
ممن بایع تحت الشجرۃ انتہی یعنی ابو الغادیہ سابقین اولین مہاجرین سے تہا اور اون
لوگون مین سی تہا جنہون نی تحت شجرہ بیعت کی تہی اور یہ حدیث کتب فریقین مین مذکور
اور مشہور ہی کہ جناب رسول خدا نی فرمایا کہ ویح عمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ اور کنز العمال
مین ہی قاتل عمار وسالبہ فی النار یعنی قاتل عمار آتش دوزخ مین ہی اور از جملہ
بیعت کنندگان تحت شجرہ صاحب الجمل الاحمر تہا چنانچہ اوسی کتاب کنز العمال مین
مذکور ہی لیدخلن الجنۃ من بایع تحت الشجرۃ الا صاحب الجمل الاحمر وایضا
فیہ عن جابر کلکم مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر یعنی بیعت کنندگان تحت
شجرہ داخل بہشت ہونگی مگر صاحب جمل احمر و از جملہ بیعت کنندگان تحت شجرہ مغیرہ بن
شعبہ زانی ہے چنانچہ صاحب مدارج النبوۃ لکہتے ہین کہ مواہب لدنیہ مین ہی کہ
روز حدیبیہ مغیرہ تلوار لیے ہوئی سر مبارک رسول خدا پر استادہ تہا اور یہی فرماتی ہین کہ در
اصابہ میگوید کہ مغیرہ اسلام آورد پیش از حدیبیہ وحاضر شد بیعت رضوان را پہر فرماتی
ہین کہ حضرت عمر نی اوسکو والی بصرہ کیا اور بعد چندی بسبب صدور زنا کا اوسکے
اوسکو معزول کیا اور گواہی دی اوسکی زناکاری پر ابوبکرہ وغیرہ نی گو شہادت بسبب

ظاہر شرح پوری نہین ہوئی اور بعد اسکی پہر والی کوفہ کیا اوسکو اور ہمیشہ والی کوفہ تہا یہانتک کہ عمر نے الگ پہر عثمان نے بہی اوسکو وسی عہدہ پر اپنی زمانہ مین مقرر کیا اور ہمیشہ اوسی حال پر رہا یہانتک کہ خلاف واقع ہوا درمیان علیؑ او معاویہ کی پس لاحق ہوا ساتہ معاویہ کی اور بیعت معاویہ کی اور معاویہ نے اوسکو والی کوفہ کیا اور وہی شخص ہی کہ جسنے تدبیر امارت یزید کی اور لوگونکو مہیا اور ارادہ کیا امارت یزید پلید کی انہی اور منقول ہی کہ پہلا معاویہ نے اوسکو کوفہ سے طلب کیا پس تاخیر سے اوسنے انمین آور معاویہ نے جب عتاب کیا تو کہلا بہیجا کہ وجہ تاخیر حضوری خدمت یہ ہی کہ مین مشغول ہون تدبیر امارت یزید مین الٰی ما قال ومن شاء التفصیل فلیرجع الی مدارج النبوۃ الغرض اصحاب بیعت شجرہ وہی وہ لوگ تہی کہ جو بانی مبانی خلافت یزید پلید فاسق و فاجر ابن مذکور الخمر کی تہی اور وہ لوگ تہی وہ بایعین یزید تہی اور جو بعد شہادت جناب سید الشہدا بہی خلع بیعت یزید کی مانع ہوتی تہی کما مر اور وہ لوگ تہی جو قاتل عمار یاسر تہی کہ جنکی شہادت سے ہمیشہ انکی جانب سے گواہی دیتی بس کیونکر کوئی کہہ سکتا ہی کہ بیعت کنندگان تحت شجرہ سے بہی خدا برطرح رضی تہا آیا خلافت یزید سے بہی خدا راضی تہا آیا قتل عمار سے بہی خدا راضی تہا پس اگر ایسے ہی رضامندی مراد ہی کہ مانع دخول نار نہین ہی تو ہم بطیب خاطر قبول کرتے ہین کہ بیشک حضرات ثلثہ سے بہی خدا نہایت راضی تہا **قولہ** لیکن اگر ہم صحابہ کی برائیونکو تسلیم بہی کرلین **اقول** بعد تسلیم کرلینی برائیونکی وہ شمار مومنین سے خارج اور منافقین مین داخل ہوجاوینگی تب شیعہ ثالث کو یہ فائدہ ملیگا کہ بعض مبایعین تحت الشجرہ کو مزہ شجرۃ الزقوم چکہاوینگی **قولہ** اسکا کیا جواب ہی **اقول** انکا یہی جواب ہی جو تمنے سنا **قولہ** حضرت نے تقیۃ کہدیا ہوگا **اقول** اگر تقیۃ نہ کہا ہوگا

تو شاید خوف منافقین تو بیگ کہدیا ہوگا فقال المخاطب لمقام

ہداہ اللہ سبیل السلام ہمارے مقام پہ یہ امر بہی لایق سکنے کی ہی کہ اگر کوئی یہ شبہہ کری

کہ حضرت عثمان رضے اللہ تعالی عنہ اس بیعت مین شریک نتہی اسلئے وہ بیعت

الرضوان سی خارج ہین اوسکا جواب یہ ہی کہ پیغمبر خدا کو حضرت عثمان سی ایسی

محبت تہی کہ باوجود نہ موجود ہونی اونکے وقت بیعت کی اونکو شریک کر لیا اور کیسا

شریک کیا کہ سب جیسے اونکو اپنا ہاتہ بنایا چنانچہ اس مقام پر جو کچہ مولانا ابوالفضل اولانا

مولوی علی بخش خانصاحب نی اپنی ایک رسالہ مین لکہا ہی اوسے کو ہم بجنسہ

نقل کرتی ہین وہو ہذہ اور واسطی حصول شرف بیعت الرضوان کی رسول صلی اللہ علیہ

وسلم نی عثمان غنی کیطرف سے بہی اپنی دونو ہاتہ سی وہ معاملہ فرمایا کہ دست حق پرست

اپنی کو عثمان کا ہاتہ قرار دیا روضۂ کلینی[1] مین حدیث وارد ہی کہ بیعت لی پیغمبر خدا

نی مسلمانون سے اور ایک ہاتہ کو اپنی دوسری ہاتہ پر مارا واسطی عثمان کی کہ وہ

لشکر مشرکون کی تہی اس حدیث سی علاوہ قطعیت مغفرت ورضوان الہی کے ایک

لطیفہ عمدہ ہاتہ آیا کہ دست نبی دست عثمان قرار پایا اور دست نبی وہ ہی کہ مجازا

دست خدا ہی یداللہ فوق ایدیہم اب دیکہیی عثمان غنی کو یداللہ پایہ لطیفے کا لقب

منصف مزاج عنایت کرتی ہین یا اوس لقب کو بہی مخصوص واسطی علی مرتضی ع

کی کہی جاتی ہین انتہی بلفظہ وللہ درہ وعلی اللہ اجرہ اور اس حدیث سی ثابت ہوتا

ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی یار کی یاری پر نہایت بہروسا تہا اور انکی

استقلال پر یقین کامل تہا اسلئے کہ جب لوگون نی کہا کہ خوشحال عثمان کا کہ

اونکو خانۂ کعبہ کا طواف نصیب ہوا تو حضرت نی فرمایا ممکن نہین ہے کہ عثمان

[1] عبارت [illegible] وضع وبایع رسول اللہ [illegible] وضرب باحدی یدیہ علی الاخری لعثمان ۱۲

بغیر ہمارے طواف کرے آخر ویسا ہی ہوا کہ بغیر حضرت ؐ کی حضرت عثمان نے طواف
نکیا چنانچہ اس حدیث کی مضمون کو حملۂ حیدری کی مؤلف نے بھی نظم کیا ہے کما قال

نظم

طلب کرد پس اشرف انبیا — ز اصحاب عثمان صاحب حیا
باو ہم چنان گفت خیر البشر — کہ زان پیشتر گفتہ بد با عمر
مبوسید عثمان زمین در زمان — بمقصد روان شد چو تیر از کمان
چو او در رفت اصحاب و زر دگر — بگفتند چندین بہ خیر البشر
خوشا حال عثمان با احترام — کہ شد قسمتش حج بیت الحرام
رسول خدا چون شنید این سخن — بپاسخ چنین گفت با انجمن
بہ عثمان نداریم ما این گمان — کہ تنہا کند طوف آن آستان

اور بعد اسکی یہ بھی مؤلف لکھتا ہے کہ جب حضرت عثمان مکہ مین پہونچے اور ابو سفیان سے
کہا کہ پیغمبر خدا طواف کی لیے آنا چاہتے ہین اوسنے کہا کہ یہ ممکن نہین ہے مگر تمہارا دل
چاہے تو طواف کرلو تب حضرت عثمان نے انکار کیا اور اسپر ابو سفیان نے اونکو قید کرلیا کما

قال

بجوشید آنکہ بدل مہر خون — بہ عثمان چنین گفت آن نرمگو
کہ گر میل داری تو طوف حرم — بکن با لعنت نیست کس این حشم
ولیکن محالست این بگزاف — کہ آید محمد برای طواف
چو بشنید عثمان ازو این سخن — چنین داد پاسخ بآن اہرمن
کہ طوف حرم بی رسول خدا — نباشد بر پیروانش روا
ازین گفتہ سفیان برآشفت بیش — بگرداند از سوی او روی خویش
نفرمود پس با دگر مشرکان — کہ عثمان این دم کسی از بیرون
نیابد رفتن بنزد رسول — اگر شاد باشید زین گر ملول
چو عثمان ازو این حکایت شنید — علاجی بجز صبر کردن ندید
مقید نمودندش اعدای دین — بیان نجاتش کنم بعد ازین

غرضکہ ہم حضرات شیعہ سے التماس کرتے ہین کہ وے ذرا انصاف فرماوین کہ اوسکے
مفسرین اور محدثین اور مورخین صحابہ کی نسبت کیا لکھتے ہین اور اونکی استقلال اور صبر و

ایمان اور اسلام کو گویا تسلیم کرتے ہین اور پہر با اینہمہ اونسے عداوت رکہتی ہین اور ایسے
لوگون کو جنکی ایمان اور اسلام پر پیغمبر صاحب کو اطمینان ہو دی اور جنکی لغزش کرنی کا
شبہہ تک حضرت کی دلنشین نہو دی اور جو باوجود صحبتون اور خلوتون کی سر مواطاعت
نبوی سی باہر نہون اور جنکی استقلال اور صبر کی خدا تعریف کری منافق اور مرتد کہتی ہین
والعیاذ باللہ من ذالک ہماری سمجہہ مین نہین آتا کہ حضرات شیعہ کسطرح ایسی سچے مسلمانون
اور پکی ایمان والونکو منافق کہتے ہین اور کیونکر ایسے صریح آیات اور سچی روایات
سی انکار کرتے ہین اسلئے کہ جب کوئی شخص ان آیتون اور حدیثون اور روایتون کو
دیکہی تو بہلا ممکن ہی کہ وہ صحابۂ کرام کی فضائل مین شبہہ کرسکی یا اونکی نسبت نفاق
وارتداد کا خطرہ بہی اوسکے دلمین گزرسکے غور کرنیکا مقام ہی کہ خدا نی اونکی حالات
بیان کرنیمین فقط کنایہ اور اشارہ پر قناعت نفرمائی بلکہ صاف صاف تصریح اور ٹہیک
ٹہیک پتہ اور نشان اونکا بتلادیا اور ایسے صریح آیتہ نکونازل کرکی منکرین کے
شبہات کو دور کردیا اگر پیغمبر صاحب کی اوپر ایمان لانیوالونکی فقط خدا تعریف اجمالی
کرتا تو منکرین کو تاویل اور شبہہ کا موقع تہا مگر جب صاف کہدیا کہ مین اون مسلمانونسے
راضی ہوا جنہون نی پیغمبر کی ہاتہہ پر بیعت کی اور جگہہ بہی بیعت کرنیکی تبلادی کہ درخت
کی نیچی ہوا اور یہ بہی کہدیا کہ یہ لوگ پیغمبر کی ہاتہہ پر بیعت نہین کرتی ہین بلکہ میری ہاتہہ
پر تو اب کون شخص ہی کہ ایسی بیعت کرنیوالونکی ایمان اور اخلاص پر شبہہ کرسکی ہان
یہ شبہہ ہو سکتا تہا کہ شاید بیعت کرنیوالی وہی معدودی چند ہون جو موافق اعتقاد
شیعونکی مرتد نہین ہوی لیکن جبکہ علماء شیعہ نی اس امر کو تسلیم کرلیا کہ صحابہ
کیا چودہ سو اس بیعت مین شریک تہی اور یہ بہی قبول فرمالیا کہ اونہین کی شان مین

اُس نیت کو خدا نے مدلل کیا اور اسکا بہی اقرار کیا کہ سوای ایک منافق کی اور کسی
نے بیعت کو نہین توڑا تو ہمکو نہایت ہی تعجب آتا ہی کہ کیونکر ایسی بیعت کرنیوالون کے
حق مین ایسا فاسد اعتقاد رکھتی ہین لیکن یہ خیال کرکی کہ حضرات تمکو نہ خدا کی کلام پر یقین ہی
نہ پیغمبر صاحب کی حدیثون پر نہ اماموں کی قول پر تو کچہ تعجب نہین ہوتا اگر اونمین سے
کسی پر عمل ہوتا تو کبہی ایسا عقیدہ نرکہتی ای بہائیو تمہاری حق مین ہم خداسی دعا
کرتی ہین کہ اللہ جلشانہ تمکو ایک ذرہ بہر ایمان عطا کرے تاکہ تم لوگ اپنی عقیدونکی
برائیونپر خود ہی اقرار کرنیلگو اور جو ہم تمکو سمجہاتی ہین تم خود ہی سمجہنے لگو ای یار ذرا اپنی
عقیدونپر غور کرو اور سوچو کہ انمین کچہ بہی اثر ایمان اور اسلام کا ہی اگر ہی تو دکہلاؤ
تائیہ عزمیت کوآہ آتشینت کہ ملاف عشقبازی چند عشق الثانیہاست یقول
المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام شبہ عدم بیعت
عثمانی ہی شیعونکو کیا واسطہ اسلئے کہ بیعت نفاقی منافقین کا ہونا او نہونا ہمارے
نزدیک دونو مساوی ہین بلکہ ایسی بیعت کا نہونا بہتر ہونیسے ہی کیونکہ بعد ہونیکی
نکث ہے نہین بجز زیادتی وبال اور نکال کی کچہ فائدہ نہین ہی ایک پہیلی سے
مثل ہی کہ خصم کیا برا کیا کرکی چہوڑ دیا اور برا کیا کبہی کسی شیعہ سی یہ اعتراض
اپنی نہ سنا ہوگا بلکہ معترضین خود حضرات اہلسنت ہین جو ثالثہ کو مومن جانتی ہین اور
اونکی دفع مین متناقض باتین بناتی ہین اور اپنا دل سمجہاتی ہین شاہ ولی اللہ صاحب
کتاب ازالۃ الخفا مین مآثر عثمانی مین فرماتی ہین کہ قدح کردند در سابقہ او وآنکہ در مشہد
بدر حاضر نشد ودر احد فرار نمود ودر بیعت رضوان غائب بود او عبد الرحمن بن عوف
کو بہی جملہ معترضین سی ٹہرایا ہی کہ اونہون نی ولید بن عقبہ برادر مادری عثمان کہ زبانی

حضرت عثمان کو پیغام دیا کہ مین شل تیری فردا حد بھاگا اور نہ یوم بدر متخلف ہوا اور نہ تارک سنت عمر ہوا الخ ما قال اور یہی عبد الرحمن بن عوف جسکی شان مین صفحہ ۲۴۰ مین فرمایا ہی کہ سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود انکی شان مین نازل ہوا ہی پس جب ایسی لوگ شتی قطعی معترض حضرت عثمان پر ہون تو بیچارے شیعون کا کیا قصور ہی پ ر اوسی تاتر عثمانی مین فرماتی ہین از انجملہ انکہ چون شد حدیبیہ پیش آمد آنحضرت او را بمکہ فرستاد بجہت رسانیدن پیغام صلح و تسلیہ مستضعفین ناگاہ آوازۂ قتل او شایع شد و سبب منعقد شدن بیعت قتال گشت آنحضرت یک دست مبارک خود را عوض دست حضرت عثمان بر داشتند کہ ہذہ یدی و ہذہ ید عثمان واین تشریف عظیم بود حضرت عثمان را و از بیعت ا ہا بیعت رضوان داخل شد انتہی بلفظہ اس تین سطر کی کلام کی اول و آخر کو ملاحظہ کرنا چاہئے کہ کیسا تناقض ہی اول مین آپ لکھتی ہین کہ شایع ہونا خبر قتل عثمان کا مہیج ہوا اون حضرت کو بیعت قتال لینی کا اگر اس خبر کو وہ حضرت جھوٹ سمجھتی تہی تو ظاہر ہی کہ خبر کاذب مہیج بیعت قتال نہین ہو سکتی مگر یہ کہ بتقریب اون حضرت نی لوگون سی بیعت قتال لی ہو اور اگر وہ حضرت سچ سمجھتے تہی تو آخر مین یہ فرمانا کہ عثمان کیطرف سی بیعت کی محض غلط ہوا جاتا ہے مردہ کیطرف سے بیعت کرنا ایک امر لغو ہی ہرگز کوئی عاقل باور نکریگا کہ ایسا فعل لغو اونحضرت نی کیا ہوگا بہر کیف اعتراض غیبت عثمان کو کچھ خصوصیت بیعت رضوان سی نہین ہی بلکہ صحیح بخاری وغیرہ سی ثابت ہوتا ہی کہ اعتراض غیبت عن کل المشاہد لوگ حضرت عثمان پر کرتے تہی چنانچہ صحیح بخاری وغیرہ مین موجود ہی کہ ایک شخص مصری نی ابن عمر سی پوچھا کہ ہل تعلم ان عثمان فر یوم احد قال نعم قال تعلم انہ

فتغیب عن بدر ولم یشہدہا قال نعم قال تعلم انہ تغیب عن بیعۃ الرضوان فلم یشہدہا
قال نعم قال اللہ اکبر یعنے تم جانتے ہو کہ عثمان بہاگے جنگ احد سے ابن عمر نے
کہا کہ ہان پہر اوسنے کہا کہ تم جانتے ہو کہ بدر مین بہی غائب تہی کہا کہ ہان پہر کہا تم جانتے
ہو کہ بیعت رضوان مین بہی غائب تہی کہا کہ ہان تعجب ہے کہ سائل نے خیبر اور حنین کو
کیون چہوڑ دیا بظاہر واضع حدیث کو چونکہ اسکا کچہ جواب نہین سوجہا اسلئے چہوڑ دیا
وکیف ماکان جو جوابات مزخرفات ان اعتراضات کی سے دیئے ہین اور اعذار
باردہ کئے ہین اہل سنت بحسن ظن اوسکو البتہ مان لینگے لیکن شیعونکو کیا غرض
ہے کہ تسلیم کرین کیونکہ مرجع اکثر کا طرف اعذار باردہ و تصنعات ناردہ کی ہے پہر
شیعونکی سامنے ایسے مباحث کا ذکر کرنا بیکار ہی ہے اسلئے کہ ظاہر ہے کہ جب
بیعت اصلی سابعین منافقین کی حق مین بکار آمد نہین ہوئی تو بیعت فرضی بفرض
صحت روایت کیا بکار آمد ہوگی بلکہ وبال و نکال نکث اس بیعت کا وبال و نکال
نکث بیعت اصلی سے بڑہ جائیگا کیونکہ اصلی بیعت فقط اپنے ہاتہ سے تہی
اور یہ بیعت بدر سابانی دست مطہر رسول خدا تہی پس مراعات اسکی اہم تہی لیکن چاہیے
عثمانی فقط ایک بات لسانی تہی کہ اونہون نے کچہ شرم و حیا خدا و رسول سے نکی اور دست
خدا و رسول کی کچہ عزت و حرمت نرکہی اور ایسی بیعت کو بہی بفرار از خیبر و حنین توڑ
ڈالا اور یہ امر عقیدۂ شیعہ مین اونکی لئے مستوجب تضاعف عذاب و نکال ہوا پس
غرض جناب رسول خدا کی بفرض تسلیم ایسے بیعت لینے سے یہی تہی کہ حضرت عثمان اپنے
اخوان سے حصول ان مدارج عالیہ عذاب و نکال مین مسبوق نرہجائین اور حجت خدا
اونپر بہی تمام ہو بلکہ اوروں سے تمام تر ہو اور نکث بفرار مین بیغضہ شمس خدا مکر ...

کہ مجھ سے عہد و پیمان عدم فرار کا نہین کیا تھا اسلئے کہ اس عذر پیش کرنیکی وقت خدا فرمائیگا
کہ گو تونی اپنے ہاتھ سے بیعت نہین کی تہی مگر ہمنے اور وسی زیادہ تر تجہپر حجت تمام کی
تہی کہ بذریعہ دست پیغمبر تجہسے بیعت لی تہی پہر تونی کیون فرار کیا **قولہ** اونکو اپنا ہاتھ
بتادیا **اقول** آپکی سوا ما اطلاعاتی تو بدو کام مین فقط عثمان کا ہاتھ جناب کا ہاتھ ٹہرایا تہا
بمقتضای ہر کرآمد بر آن مزید بود خود عثمان کو ہاتھ جناب رسول خدا کا بتادیا خردت نغمۃ علی
الطنبور اب کوئی تیسری ثالث بالخیر پیدا ہونگی اور حضرت عثمان کو رسول خدا ہی بنادینگی
قولہ فی العبارۃ المنقولۃ دست حق پرست اپنی کو عثمان کا ہاتھ قرار دیا **اقول** قرار دینا
نہین ہی مگر فرض کرلینا اور فرض کرلینے سی وجود فرضی شی کا ہوتا ہی نہ وجود حقیقی بنابر
اسکی دست مفروض کی اہلی حقیقت مین کوئی شرافت نہین ہی اور وہ دست واقع مین
دست نبی نہین ہوگیا کہ شرافت دست نبوت اوسمین آجاوی ورنہ یہ منظور ہوتا کہ بعد
بیعت نبوی کی خلیفہ اول و ثانی ثالث ہی سی بیعت کرتے اسلئی کہ دست خدا و
رسول کی موجود ہوتی دوسری سی بیعت کرنا البتہ عقلاء مین گمراہی سمجہا جاتا ہی اور اسی
سبب سی شاید اہلسنت کو جناب امیر کی دست خدا ہونیکا انکار ہی مولانائی مخاطب
چاہتے ہین کہ دست عثمان کو دست خدا بناکی ثبوت ضلالت شیخین کریں تعجب ہی
کہ علمائی اہلسنت اسپر راضی ہون پس علاوہ اسکے کہ فرض مین شرافت حقیقی نہین حاصل
ہوتی ہم کہتی ہین کہ اگر بنظر تامل دیکہا جاوی تو کوئی شرافت فرضا بہی نہین پائی جاتی
ہی اسلئے کہ یہ فرض مستلزم ایک فرض دیگر کا ہی یعنی جسوقت دست نبی کو دست عثمان فرض
کیا گیا اسوقت مین ضرور ہی کہ دست نبی شرافت نبوت سی معری فرض کیا جاوی
اسواسطیکہ ساتہ شرافت نبوت کی دست نبی بیعت لینی لائق ہے جانب خدا سی نہ بیعت

کرنیوالا ہی جانب خلق سی اور اس دست فرضی نی جانب خلق سی بیعت کی پس مزوجہ
ہی کہ اس اعتبار مین شرافت نبوت سی عاری فرض کیا جاوی لولا الاعتبارات
لبطلت الحکمۃ وعلی الفن نزل مع قطع النظر عن ہذہ او ذلک اگر خواہی نخواہی
کوئی شرافت حضرت عثمان کی لئی خصوصیت فرض مین فرض کیجاوی تو جبتک
ہی کہ مقتضای فرض پر باقی رہا مین بلکہ اس مقام مین جب بمقتضای فرض پر سبب نکث بیعت
کی خیبر اور حنین مین باقی نرہے تو حضرت عثمان کی لئی کوئی شرافت بہی باقی نہی بلکہ جس
مرتبہ مین شرافت تہی اوسے مرتبہ مین خساست اور دنائت پائی گئی قاتل قولہ
فیہا روضۂ کلینی مین حدیث وارد ہی اقول حدیث روضۂ کلینی اخبار احادی سے ہے
جو مقام اعتقادین بکار آمد نہین ہے اور دیگر روایات مطابق اسکے نہین ہین اور یہ
روایت موافق عامہ بہی ہی اور اصل اس روایت کے اہل سنت کی
کتابون مین مذکور ہے چنانچہ صحیح بخاری مین موجود ہی او ازالۃ الخفا مین شاہ
ولی اللہ نی چند مقام پر اسکا ذکر کیا ہی پس محمول علی التقیہ بہی ہو سکتی ہی اور اگر تمام تقیہ
سی حضرت مخاطب یا انکی اولا نا مولانا کی پیٹ مین درد لوٹی تو کتاب صحیح بخاری
مین التقیۃ الی یوم القیامہ کو حسب ہاضم بنا وین شاید شفا پاوین علاوہ اسکی
حدیث مین من بیث الدلالت ہی کلام ہے اسلئے کہ ضرب احدی الیدین علی الاخرے
کبہی تحسرا بہی ہوتا ہی پس مناظر کہہ سکتا ہی کہ کیون نہین جائز ہے کہ افسوس کیا ہو
واسطی کشتہ ہونی عثمان کی یا واسطے بدقسمتی عثمان کی کہ بیعت ظاہری سی بہی محروم
ہے قولہ فیہا اس حدیث سی علاوہ قطعیت مغفرت و رضوان الٰہی کی ایک لطیفہ عمدہ
ہاتہ آیا اقول کوئی لفظ اس حدیث کا قطعیت مغفرت پر دلالت کرتا ہی نہ رضوان الٰہی پر

الحاصل حدیث اسیقدر ہی کہ جناب سرورکائنات نے جب حضرت عمر کو تکلیف طرف مکہ کی جانیکی دی اونہون نی بخوف کفار انکار کیا تب اون حضرت نی عثمان کو تکلیف دی چونکہ انکو کفار سے اطمینان تام تہا انہون نی قبول کیا اور گئی پس بعد جانے عثمان کی اون حضرت نی سب سے بیعت اوپر عدم فرار اور موت کی لی اور عثمان کیواسطی اپنا ایک ہاتہ دوسری ہاتہ پر رکہا پس اسمین کہین مغفرت کا ذکر ہی فضلا عن القطعیۃ کہین رضوان الہی کا ذکر ہی اسمین خبر انکی کرنیکی کہ جو بیعت پر تہی سی مضمون آیہ لقد رضی اللہ جو خیال باطل مین سمایا ہوا تہا یاد آگیا پس اوسکو مطلب اس حدیث کا ٹہرالیا اور کوئی بات خیال مین نہین آتی ہے حالانکہ آیہ شریفہ مین بہی قطعیت مغفرت کا ذکر نہین آیا ہی ذکر رضا من المومنین ہی اور ہم بیان کرچکی کہ عثمان کا مومنین مین ہونا ہماری نزدیک نہین ثابت ہی بلکہ ہم اونکو منافقین مین جانتی ہین اور علاوہ اسکی رضا امر خاص سی ستہی نہ امر عام سی اور رضا جزئی تہی نہ رضای کلی اور مشروط بعدم نکث تہی جیسا کہ آیہ فمن نکث اوسپر دلالت کرتا ہی اور آپکی مثلاثہ تاکیدین سی تہی کہ ما حصل تفصیلا قولہ دست نبی دست عثمان قرار پایا اور دست نبی وہی کہ مجازا دست خدا ہی اقول ماشاء اللہ آپکی اولانا مولانا کی ہم بہی تعریف کرتی ہین کہ باوجودیکہ سیکڑون برس ہوچکی کہ یہ حدیث صحیح بخاری وغیرہ کتب اہلسنت مین موجود ہی مگر کسی سنی کو یہ بات نہ سوجہی جو آپکی مولانا کو سوجہی اور کسیکی بکر فکر نی یہ نتیجہ نہ پیدا کیا کہ عثمان کو بسبب بیعت فرضی کی یداللہ بناوی اور ایسا قیاس منطقی اوسپر حجت لاوی کہ دست نبی دست عثمان ہی اور دست نبی دست خدا ہی بشکل ثالث یہ نتیجہ حاصل ہوا کہ دست عثمان دست خدا ہی اور بعکس صغری طرف شکل اول بدیہی الانتاج کی پہر جائیگا یعنی دست عثمان دست نبی ہی اور دست نبی دست خدا ہی پس دست عثمان دست خدا ہی یقین ہی کہ اکثر اہلسنت ایسی استدلال کو سنکر رقص مین آوین اور جامہ مین پہولی نہ سماوینگے حقیقت حال یہ ہی کہ آپکے

مولوی صاحب نے اس مقام مین چند ٹھوکرین کہائی ہین اور بیتامل وہ باتین بنائی ہین کہ جس
سے کمال جہالت اونکی ہویدا ہی اور بعض تعلیمیں پیدا ہی اوّل یہ کہ استعمال کیا ہی قضیہ فرضیہ
وہمیہ کو مقام واقعیہ مین وقد نصّوا علی بطلانہ فی کتب المیزان آور بیان اوسکا اسطرح پر ہی
کہ دست عثمان دست نبی فرضا ہی کما تمر اور دست نبی دست مجازی خدا ہی واقع مین
اسلئے کہ حقیقت اور مجاز دونو امور واقعیہ سی ہین نہ امور فرضیہ سی مثلاً الحیوان المفترس اسم
وزید اسد ہی یعنی رجل شجاع دونو امر واقعی مین نہ مثل زید شریک الباری کی فرضی ہین
پس ترتیب قضیتین مثل اسکی ہی کہ زید شریک الباری وشریک الباری محال فزید محال مع کونہ ممکنا فی نفسہ
ہی ولا تقل مثل اسکی ہی الصورة المنقوشة علی الجدار فرس والفرس صہال فی العدو
مع کونہا غیر متحرکہ ہی یا مثل اسکی ہی حمار زید قد داس قدماہ علی رقاب الملوک فحمار زید سلطان
رقاب الملوک وہو سفسطة ثانیاً دست حقیقی عثمان دست فرضی نبی ہی اور دست حقیقی
نبی کا دست خدا ہی مجازاً پس جو دست نبی صغری مین ماخوذ ہی وہ دست فرضی ہی اور جو
دست نبی کبری مین ماخوذ ہی وہ دست حقیقی ہی پس حد اوسط مکرر نہوئی آور ثالثاً جو دست
نبی دست عثمان مفروض ہوا وہ دست بیعت کرنیوالا تہا اور جو دست نبی کہ مجازاً دست خدا
ہی وہ بیعت لینی والا ہی نہ بیعت کرنیوالا پس دونو دست نبی ایک نہوئی تو پہر اوسط
نہ مکرر ہوئی اور کوئی نہین کہہ سکتا ہی کہ ہر دست نبی بیعت کنندہ اور بیعت گیرندہ دست خدا
ہی اسلئے کہ بیعت کنندہ اگر دست خدا ہو تو ید اللہ فوق ایدیہم غلط ہو جائیگی کیونکہ دست
بیعت کنندہ تحت ہی نہ فوق رابعاً دست نبی کو دست عثمان کہا ایک امر خاص مین یعنی
فقط بیعت مفروضہ کر مین نہ مطلقاً جملہ امور مین یہانتک کہ بغرض تلذذ حضرت حمیرا
پیپاہتے والے ہین پس مطلقاً دست نبی کو دست عثمان کہنا باطل ہی اور اسیطرح دست

نبی دست خدا ہی ایک امر خاص مین سے یعنی بیعت لینی مین نہ مطلقاً جملۂ امور مین یہانتک کہ
روزی دینے مین اور پیدا کرنے مین تب مطلقاً دست نبی کو دست خدا کہنا بھی باطل ہے
پس بسبب کلیت دونو مقدمتین کی باطل ہوئے فلم ینتج الاصغر تحت الاکبر پس نتیجہ
مقدمتین کہ دست عثمان دست خدا ہی باطل ہو گیا اور مرجع اس تقریر کا طرف ارجاع
حملیات کی ہی طرف شرطیات کے وکما فی بحث العکوس والتناقض نظائرہ وتقریر آخر یہ ہی کلما صدق علیہ النبی
صدق علیہ عثمان لیس کلما صدق علیہ النبی صدق علیہ اللہ فنقول مقدمہ صادق ہین کما بینا ہا لاکن
منتج کسی نتیجہ کی نہین ہین لجزئیتہما ولشرط ایجاب الصغریٰ فی الاول والثالث وتقریر
آخر قد یکون اذا صدق علیہ النبی صدق علیہ عثمان وقد یکون اذا صدق علیہ النبی صدق علیہ
اللہ قد یکون دونو مقدمہ صادق ہین کما بیناہ لیکن منتج نہین ہین لجزئیۃ المقدمتین مع ان کلیۃ
احدی المقدمتین شرط فی الثالث وکلیۃ الکبریٰ شرط فی الاول خامساً اگر یہ تقریرین کہ مبنی
بر قواعد منطقیہ ہین آپکی اور آپکے مولا کی سمجھ مین نہ آوین تو ہم اب صاف صاف آپسے
بیان کرتی ہین جسمین سمجھئے بلکہ اگر آپکے مولا بقید حیات ہون تو اونکو بھی سنا دیجئے
اور اگر مر گئی ہون تو بھی مناسب ہی کہ اونکی قبر شریف پر بجای فاتحہ روح پر فتوح پڑھ
دیجئے کہ ایک بندہ خدا شیعیان علی بن ابیطالب سی آپکا جواب یون دیتا ہی کہ حضرت
مولانا اولانا نی بڑا دہوکا کہایا کہ دست عثمان کو ید اللہ ٹہرایا اسلئے کہ جناب رسولخدا
کی دو ہاتہ تہی ایک ہاتہ سی عثمان کیطرف سی بیعت کی اور دوسری ہاتہ سی خدا
کیطرف سے بیعت لی تو جس ہاتہ سی بیعت لی او سی ہاتہ کو خدا نی اپنا ہاتہ مجازاً
فرمایا ہی کہ اوسے کارِ رحمان کیا اور جس ہاتہ سی بیعت کی اوسے کارِ عثمان کیا تہا
وہ دست عثمان ٹہرا گیا تہا وہ دست رحمان پس آپنے دو ہاتہونکو کیونکر ایک کر کی

دست عثمان دست خدا بنا دیا یہ بڑی سخت غلطی کی کہ بیعت کنندہ کو اور بیعت گیرندہ کو اپنی
ایک کر دیا پس لازم آیا کہ خدا ہی نبی خدا کی بیعت کی ہو پس اگر آپ مذہب اہل تصوف
لیتے ہیں سے خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ و خود بر سر آن کوزہ خریدار بیامد
تو یہ ایک طور ورار طور العقول ہے عقلا اس سے بحث نہیں کرتے اور اگر آپ متکلمین
میں ہیں تو آپ اپنے غلطی کی قائل ہوجئے یا ہمارا جواب دیجئے **قولہ** فہذا ب دایہی عثمان کی
کو ید اللہ **اقول** آپکی قیاسات تو نتیجہ سے کی ہیں کہ ید عثمان ید اللہ ہو نہ یہ کہ خود عثمان نفس
الشریف ید اللہ ہوں ظاہرا خود عثمان کو ید عثمان سے آپنے بدل کیا ہے لیکن یہ
بدل الکل من البعض ہوگا اور بدل البعض من الکل کلام عرب میں شایع ہے جیسے
ضرب زید راسہ لیکن بدل الکل من البعض سب نے کبھی نہیں سنا یہ کہاں سے نکلا
مگر یہ ایک آپکی مولانا فرماتے ہیں کہ یہ ایجاد طبعزاد ہمارا ہے اگرچہ گندہ ہے مگر ایجاد بندہ ہے
قولہ فنہایا او سے لقب کو بھی مخصوص وہ اعلی علی مرتضی کی کہی جاسکتے ہیں
اقول انصاف بینی و بین اللہ یہ ہی کہ بعد غصب خلافت کی کل القاب مثل صدیق
اکبر و فاروق اعظم و امیر المومنین و سیف اللہ سب غصب ہوگئی تہی مگر ید اللہ کا لقب بچ رہا تہا
مولای بخالف کو نکل پڑی اور آتش حسد گلخن دل سے نکل پڑی اور ایک تدبیر سوجہی مگر ہیہات
بکر جاتے ہیں کہ او سکو بہی چہین لیں حضرت والا وہ ایام ظلم و جور گزر گئے کہ جسمیں کوئی بولنے
والا نہ تہا کہ حضرت ابوبکر تو امیر المومنین نہیں ہے نہیں ہم ان سے نکلیں اپنی سونہی سی
ہوجا ہی سیان مشہور ہی مگر دنیا میں کوئے بجز حیدر کرار غیر فرار قاتل کفار کی کسی ہکو بھی
کو ید اللہ کہنے کا غیرت ہے جس دست عزیز پرست سے کبھی ایک مکہی تک نہ مری
وہ کیونکر ید اللہ ہو سکتا ہے قابل بحاظ اہل انصاف یہ امر ہے کہ حضرت عثمان راس و

رئیس بنی امیہ ہین اور تفسیر نیشاپوری مین ہی عن ابن عباس الشجرۃ الملعونۃ بنو امیہ یعنی شجرۂ ملعونہ فی القرآن سے بنے امیہ ہین پس آیا عقل کسی عاقل کی باور کر سکتی ہی کہ دستہائی انجاس ملعونۂ رب الناس یداللہ ہون اور بعد جماعت اس حدیث سے کہ جو کتاب معتبر اہلسنت سی ہی دیکھین آپ ہی آپکی مولانا صاحب عثمان کو یداللہ کہی جاتے ہین یا اس لقب کو جناب امیر کی واسطے چھوڑ دیتی ہین **قولہ** اس حدیث سی ثابت ہوتا ہی اسلئے اقولہ استقلال پر یقین کامل تہا **اقول** محض غلط اس حدیث مین کہین ایمان اور استقلال کا ذکر نہین **قولہ** حضرت نی فرمایا یہ ممکن نہین **اقول** یہ فرمانا اون حضرت کا اسے راہ سی تہا کہ دنیا سازی اہل نفاق کو اکثر تجربہ فرما چکے تہی تقضائی جو فروشی اور گندم نمائی یہ تہا کہ تنہا طواف کرین اور اگر کرتے تو بطریقۂ کفار کرتی اور برہنہ ہو کر تیلی کی بیل کیطرح گرد خانہ کعبہ پہرتی تو لوگ شبہۂ ارتداد کرتی اسلئے طواف نکیا چنانچہ صاحب ازالۃ الخفا لکہتے ہین کہ جب حضرت عثمان کی ابن عم نی کہا کہ تم طواف کرو تو حضرت عثمان نی جواب دیا کہ اگر پیغمبر ہوتے تو جسطرح وہ طواف کرتے ہم بہی انکے پیچہے طواف کرتی جب وہ نہین ہین ہم کیونکر طواف کرین **قولہ** ذرا انصاف فرماوین کہ منتہیٰ اور فی قحط مین اسے مشورہ نہین کیا سے لکہتے ہین **اقول** نفاق نفاق نفاق ثلثہ کا **قولہ** اور اونکی استقلال او صبر اور ایمان اور اسلام کو کیا تسلیم کرتی ہین **اقول** محض غلط اور کذب بحت ہی اگر صبر اور استقلال ہوتا تو ثابت قدم رہتی اور فرار عن الزحف نکرتے اور اگر ایمان ہوتا تو شک نبوت مین نہ لاتی اگر اسلام حقیقی ہوتا تو جہان پیغمبر فرماتی وہان چلی جاتی عبارت حملہ مین بہی اور عبارت حدیث مین بہی جہان ذکر حضرت عمر کی جان چہپانیکا اور انکار کرنیکا مکہ مین جانی ہی ہے اوسکو ہماری حضرت نی چہوڑ دیا اطلاع کی

ذکر سی شرماتی کہ جسمیں اونکے نامردی کا پردہ رہجای تیر نہ سمجھے کہ صاحب ازالۃ الخفا
نی بہی عمر کی پردہ دری کی ہی اور ازالہ کی جگہ خفا فرمایا ہی آور عثمان کی مکہ مین جانے کا
ذکر تو تمنے کیا مگر اونکی سازش پر ساتھ کفار کی نظر نہ کی جو عین دلیل نفاق ہی بلکہ
اونکی استقلال اور ایمان کی بلا دلیل ملے ہوئی **قولہ** سر مو اطاعت نبوی سی باہر نہوتے
اقول حضرت عمر کا انکار کرنا مکہ مین جانیسے معلوم نہین کہ یہ بہی اطاعت نبوی مین سے تہے
یا اطاعت نفس امارہ یا اطاعت قوہ واہمہ یا اطاعت شیطان **قولہ** اور سب جگہ
استقلال اور صبر کی نداتعریف نہین کرتی **اقول** کسقدر باتین خلاف واقع آپ فرماتے
ہین افترائی بحث برکمر باندہی ہی اور وہ بہی خدا پر کہان خدا نے صبر و استقلال صحابہ کی
تعریف کی ہی ہمکو اس کلام اللہ مین تو کوئی آیت تعریف صبر و استقلال صحابہ کی نہین
نظر آتی بلکہ ضمن نکث عدم صبر اور عدم استقلال پر اول دلیل ہے اگر صبر اور استقلال ہوتا تو نکث
بیعت بفرار عن الزحف نکرتی اور بہ ثبات قدم قتل کرتی یا مر جاتی نعوذ باللہ کہ ایسی منافق اور
مرتد مومن ہون **قولہ** ہماری سمجہ مین نہین آتا **اقول** یہ قصور آپکی سمجہ کا ہی شیعون کا کیا
قصور ہے **قولہ** ایسے سچی مسلمانون اور پکی ایمان والونکو منافق کہتے ہین **اقول** سچا اور
پکا ہونا مسلم نہین ہی بلکہ جہوٹا اور کچا ہونا ثابت ہی **قولہ** ایسے صریح آیات اور سچے
روایات کا انکار **اقول** آیات اور روایات کا انکار نہین مگر تمہاری فہم باطل کا انکار ہی
قولہ جب کوئی شخص ان آیتون الی قولہ شبہہ کر سکی **اقول** شک و شبہہ جتنا کرتے
ہونگی شیعہ نہین سمجہ جبکہ کفر اور نفاق حضرات ثلثہ کا یقین کرتی ہین **قولہ** غور کر نیکا مقام ہے
اقول اگر غور ہی کر نیکا مقام ہی تو غور ای صراحت کرنا نہایت جہک مارنا ہی **قولہ** بلکہ صاف
صاف **اقول** اگر صاف صاف او ٹہیک ٹہیک ہی پتہ اور نشان ہوتا تو اکہون

عقلا کی سو رد تیرا ہوتی قولہ شبہات کو دور کردیا اقول شبہات حمقا کی دفع ہوسکتے
ہون تو ہوئی ہون مگر عقلا کی یقینیات تو ہرگز نہین دفع ہوسکتے بلکہ ہمارا یقین نفاق
اہل نفاق مین ان آیتون کی دیکھنے سی بڑہ گئی قولہ ایمان لانیوالونکی فقط تعریف
اجمالی اقول تعریف بہی اجمالی ہی اور مذمت بہی اجمالی ہی تفصیل آیات مین کسیکے
نام کی نہین ہی ورنہ اختلاف کیون ہوتا قولہ کہ مین اون مسلمانون سے راضی ہوا اقول
جہوٹے ہی مسلمانون سی نہین کہا ہی بلکہ رضی عن المومنین کہا ہی پس منافقین کو خارج
کردیا کہ منجملہ اونکی شیوخ ثلثہ بہی ہین قولہ کہ درخت کی نیچے اقول درخت کی نیچے
اور زمین کی اوپر ہوسکنے نفاق منافقون کا زائل نہین ہوگیا قولہ بلکہ میرے ہاتھہ پر
اقول جہان فرمایا ہی میری ہاتھہ پر وہین فرمایا فمن نکث پس ناکثین نی فقط بیعت
رسول نہین توڑی بلکہ خدا کی بیعت توڑی قولہ تو اب کون شخص ہی اقول وہ تم ہین
جو ایمان فمن نکث پر بہی لائے نہ تم کہ یومنون ببعض ویکفرون ببعض ہو لیکن شبہہ
نہین کرتی بلکہ یقین کرتے ہین قولہ کہ شاید بیعت کرنیوالی وہی معدودی چند ہون
اقول لاریب فیہ بیعت حقیقی کرنیوالی وہی معدودے چند ہی جو ثابت قدم رہے گو بیعت کئی کرنیوالے
چند در چند ہون بلکہ اضعاف اونکی قولہ اور یہ بہی قبول کرلیا کہ اونہین کی شان مین اقول
اور یہ بہی قبول کرلیا کہ اونہین کی شان مین آیہ فمن نکث بہی خدا نے نازل کیا
قولہ ہمنے یہ بہی اقرار کیا کہ سوای ایک منافق کی اقول اور اسکا بہی اقرار کیا کہ ایک وقت
اسی وقت نقض بیعت کی بعد تین سے غیر اونہین مین نقض بیعت کی قولہ ایسا فاسد
اعتقاد رکہتی ہین اقول فاسد بلکہ افسد در فاسد اعتقاد تمہارا ہے
اور ہمارا اعتقاد بطور بیعت صحیح اور درست ہی ماشاء اللہ چشم بد دور قولہ نہ خدا

کی کلام پر یقین ہی اقول ہمکو کل کلام خدا پر یقین ہے لیکن تمکو فقط ارشاد رضے اللہ عنہ
پر یقین ہی اور قسم نکث پر یقین نہین ہے قولہ کسی پر عمل ہوتا اقول ہمارا عمل
سب پر ہی تمہارا عمل کسے پر ہی کسے پر نہین ہی قولہ ای بہائیو تمہاری حق مین
اقول کہی جائی کہانتک کہی گئی تم گمراہی سے کے قسم ہی جو جب ہو ہم بھی دعا کرتے ہین
کہ خدا تمکو ایک ذرہ عقل دی تاکہ تم لوگ اپنی عقیدونکی برائیون پر خود ہی اقرار کرنی کو اور
جو ہم تمہین سمجہاتی ہین تم خود ہی سے سمجہنے لگو قولہ ای یارو ذرا اپنی عقیدون پر غور کرو
اقول معاذ اللہ حضرت تم تو دماغ کہا گئی اب تو جواب جاہلان باشد خموشی ہی جواب
دینی کو جی چاہتا ہی تم خود سوچو اور غور کرو کہ تمہاری ثلاثہ مین کچہ بھی اثر ایمان اور اسلام
کا ہی اگر کچہ بھی ہوتا تو جو کچہ اونہون نے خاندان نبوت کی ساتھ کیا ہرگز نہ کرتے بلکہ
جو اون نا مسلمانون نے کیا وہ کافر بہی نکرتا ہے ہیچ کافر نہ کند انچہ مسلمان
کردند ۰ قولہ اگر سب تو دکہلاو اقول ہمنے تو کوئی پردہ نہین رکہا تینون کا
حال اچہی طرح کہول کر دکہلا دیا اگر آپ کی تسکین باطن ہو گئی تو خیر اور نہین سمجہے
تو پہر فرمائیے گا کہ بالخصوص فلانا امر دکہاؤ تو اوسکو پہر دکہا دینگے مگر آپکی نزدیک
جب اوسمین تقصیر اور کوتاہی نظر آوے تو پہر ہم کیا کر سکتے ہین مجبوری ہی قولہ نالہ
حزینت کو اقول نالہ حزین وآہ آتشین بسینان در فراق خلیفہ نشان سزاوار است و
لاف عشقبازی را دہ صوفیان روزگری بازار عقلا عشق را قسمے از جنون و شعار
لوطیان مابون وزبون سید انتدہ و از نشانہاے آن پر بدان زیر جامہاست از ماء
الرجال کہ آن دوائی است عدیم المثال کہ حضرت خلیفہ ثانی ہمدرا استعمال بود بدا کما صرح
بہ السیوطی حیث قال کان بہ داء کان دواءہ الاسا وا الرجال ۰۰

عقلا کی صورت تبرا نہوتی **قولہ** شبہات کو دور کر دیا **اقول** شبہات حمقا کی دفع ہوسکتے
ہون تو ہوی ہون مگر عقلا کی یقینیات تو ہرگز نہین دفع ہوسکے بلکہ مدارج یقین نفاق
اہل نفاق مین ان آیتون کی دیکھنے سی بڑہ گئی **قولہ** ایمان لانیوالونکی فقط تعریف
اجمالی **اقول** تعریف بہی اجمالی ہی اور مذمت بہی اجمالی ہی تفصیل آیات مین کسیکے
نام کی نہین ہی ورنہ اختلاف کیون ہوتا **قولہ** کہ مین اون مسلمانون سے راضی ہوا **اقول**
جھوٹ ہی مسلمانون سی نہین کہا ہی بلکہ رضی عن المومنین کہا ہی پس منافقین کو خارج
کر دیا کہ منجملہ اونکی شیوخ ثلثہ بہی ہین **قولہ** کہ درخت کی نیچی **اقول** درخت کی نیچے
اور زمین کی اوپر ہونسے نفاق منافقون کا زائل نہین ہوگیا **قولہ** بلکہ میری ہاتھ پر
اقول جہان فرمایا ہی میری ہاتہ پر وہین فرمایا فمن نکث پس ناکثین نی فقط بیعت
رسول نہین توڑی بلکہ خدا کی بیعت توڑی **قولہ** تو اب کون شخص ہی **اقول** وہ تم ہین
جو ایمان فمن نکث پر بہی لائے نہ تم کہ یومنون ببعض ویکفرون ببعض ہو لیکن شبہ
نہین کرتی بلکہ یقین کرتے ہین **قولہ** کہ شاید بیعت کرنیوالی وہی معدودی چند ہون
اقول لاریب فیہ بیعت حقیقی کرنیوالی وہی معدودے چند تھی جو ثابت قدم رہے گو بیعت ظاہری کرنیوالے
خواہ دہ سو ہون بلکہ اضعاف اوسکی **قولہ** اور یہ بہی قبول کر لیا کہ اونہین کی شان **اقول**
اور یہ بہی قبول کر لیا کہ اونہین کی شان مین آیہ فمن نکث بہی خدا نے نازل کیا
قولہ اسکا بہی اقرار کیا کہ سوای ایک منافق کی **اقول** اور اسکا بہی اقرار کیا کہ ایک تو
اوسیوقت نقض بیعت کی لعنت مین سے خیبر اور حنین مین نقض بیعت کی **قولہ** ایسا فاسد
اعتقاد رکھتی ہین **اقول** فاسد بلکہ فاسد در فاسد اعتقاد تمہارا ہے
اور ہمارا اعتقاد بطاعت بیعت صحیح اور درست ہی ماشاء اللہ چشم بد دور **قولہ** نہ خدا

تہ
کی کلام پر یقین ہی **اقول** ہمکو کل کلام خدا پر یقین ہے لیکن تمکو فقط رضے اللہ
پر یقین ہی اور قرآن کث پر یقین نہین ہے **قولہ** کسی پر عمل ہوتا **اقول** ہمارا عمل
سب پر ہی تمہارا عمل کسے پر ہی کسے پر نہین ہی **قولہ** ای بہائیو تمہاری حق مین
اقول ہمکو ہی جانتے کہاں تک کہینگا تم کرم ہی کے قسم ہی جو جب ہو ہم بہی دعا کرتے ہین
کہ خدا تمکو ایک ذرہ عقل دے تا کہ تم لوگ اپنی عقیدونکی برائیون پر خود ہی اقرار کرنی کو اور
جو ہم تمہین سمجہاتی ہین تم خود ہی سمجہنے لگو **قولہ** اے یارو ذرا اپنی عقیدون پر غور کرو
اقول معاذ اللہ حضرت تم تو دماغ کہاں گئی اب تو جواب جاہلان باشد خموشی ہی جواب
دینی کو بے جاہتا ہی تم خود سوچو اور غور کرو کہ تمہاری ثلاثہ مین کچہ بہی اثر ایمان اور اسلام
کا ہی اگر کچہ بہی ہوتا تو جو کچہ اونہون نے خاندان نبوت کی ساتہہ کیا ہرگز نہ کرتے بلکہ
جو اون نا مسلمانون نے کیا وہ کافر بہی نکرتا ہے ہیچ کافر نکند انچہ مسلمان
کردند **قولہ** اگر ہے تو دکہلاؤ **اقول** ہمنے تو کوئی پردہ نہین رکہا تینون کا
حال اچہی طرح کہول کر دکہیا دیا اگر آپ کی تسکین باطن ہو گئے تو خیر اور نہین ہوئے
تو پہر فرماسیئے گا کہ بالخصوص فلانا امر دکہادو تو اوسکو پہر دکہا دینگے مگر آپکی نزدیک
جب اوسمین تقصیر اور کوتاہی نظر آوے تو پہر ہم کیا کر سکتے ہین مجبوری ہی **قولہ** نائے
حزینت کو **اقول** نالہ حزین و آہ آتشین بسنیان در فراق اہل فغان سزاوار ست و
لاف عشقبازی برادر سوفیان روزگری باز از عقلا عشق را قسمی از جنون و شعار
لوطیان با بون و زہون سیہ اللہ و از نشانہا ئے آن بیہودن زیرجامہاست از ما ر
الرجال کہ آن دوائی است عدیم المثال کہ حضرت خلیفہ ثانی ہمہ در استعمال بود کما صرح
بہ السیوطی حیث قال کان بہ داء ما کان یداوہ الا ماء الرجال ؛؛

قال المخاطب القمقام ہدانا اللہ سبل السلام پانچوین آیت لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم فیہ عذاب عظیم شان نزول اس آیت کا یہ ہے

کہ جب لڑائی بدر کی فتح ہوئی اور مشرکین قیدین آئے تب پیغمبر خدا نے صحابہ سے مشورہ کیا کہ ان قیدیونکو کیا کرنا چاہیے حضرت ابوبکر نے کہا کہ فدیہ لیکر چھوڑ دینا چاہیے حضرت عمر نے کہا کہ انکی گردنین مار دینا چاہیئے بلکہ جسکا رشتہ دار ہو وہی اپنی ہاتھ سے اوسکو قتل کرے اور خدا کی محبت کی سامنی دوسرے کی محبت کا خیال نکری لیکن حضرت نے موافق مشورہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اور صحابہ کی فدیہ لیکر چھوڑ دیا اوسپر یہ آیت نازل ہوئی اور اس روایت کو علما اور مفسرین امامیہ بھی تصدیق کرتی ہین چنانچہ تفسیر خلاصۃ المنہج کاشانی مین لکھا ہے کہ بدر کی لڑائی مین ستر آدمی قید ہوی منجملہ اونکے عباس اور عقیل بھی تھے حضرت نی انکی باب مین اپنی یارونسی مشورہ کیا ابوبکر نی کہ وہ بھی مہاجرین سے تھی کہا کہ یا رسول اللہ یہ سب چھوٹی بڑی آپکے قوم اور قبیلہ کی ہین کہ ہر ایک بقدر طاقت اور استطاعت اپنی کے کچھ فدیہ دی تو امید ہی کہ ایکدن دولت اسلام پر پہنچین اور مجمع البیان طبرسی مین لکھا ہے کہ پیغمبر خدا نے بدر کی دن قیدیونکے باب مین اپنے یارون سے کہا کہ اگر تم چاہو انکو مار ڈالو اور چاہو جانی دو حضرت عمر نی کہا کہ یا رسول اللہ انہون نے آپکو جھٹلایا اور آپکو نکالا لاہئی اونکی گردنین مارنا چاہیئی عقیل کو علی کے سپرد فرمائی کہ وہ اونکو مارین اور فلان شخص کو میرے سپرد کیجیئی کہ مین اوسکو قتل کرون اور یہ سب سردار ان کفار سے ہین اور حضرت ابوبکر نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ آپکی قوم اور رشتہ کی لوگ ہین فدیہ لیکر چھوڑ دینا چاہیئے چنانچہ اوسی طرح پر حضرت نے کیا تب یہ آیت نازل ہوئی اور پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا

آسمان سے تو نہ ای عمر اور سعد معاذ کی کوئی نجات نہ پاتا ان روایتون سی باقرار علماء امامیہ
پند فائدی حاصل ہوئی اول حضرت ابو بکر صدیق اور عمر کا مہاجرین اور اہل بدر مین سی
ہونا دوسری پیغمبر خدا کا اون سے مشورہ کرنا تیسری حضرت عمر کا کافرون پر سخت ہونا
اور خدا کی راہ مین قرابت اور برادری کا کچھ خیال نکرنا اور جو کچھ ان فائدون سے
فائدی حاصل ہوتے ہین اونکو ہم بیان کرتے ہین کہ جب حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت
عمر کا مہاجرین مین ہونا ثابت ہوا تو خوب فضیلتین اللہ جل شانہ نی مہاجرین کے بیان کی
ہین اور جنکا اوپر ہم نقل کر چکے ہین وہ سب اونکی حقمین ثابت ہوئین دوسری جو بعض علماء
امامیہ نی انکار کیا ہے کہ اصحاب ثلثہ مہاجرین مین سے نتھی وہ قول باطل ہوا چنانچہ
تقلیب المکائد کی مولف نی مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس اللہ سرہ کی تحفہ کی باب مکائد
شیعیان کی کید نود و یکم کی جواب مین صاف لکھا ہی کہ اصحاب ثلثہ از مہاجرین اولین نبودند
تیسری امامیہ کا یہ گمان کہ معاذ اللہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر ابتدا ہی سے
منافق تھے اور کبھی دل سے ایمان نہ لائی تھے اور اونکی نیت نیک نتھی فاسد ٹھہرا جیسا
کہ جناب میر صاحب قبلہ حدیقہ سلطانیہ کی باب سوم مین لکھتے ہین کہ سیرت شیخین دلالت
بر خبث سریرت آنہا دارد کہ در وقت کتمان از حضرت نبوی درخواست اظہار دعوت نمودہ
در فکر اضرار آنحضرت صلعم بر می آمدند و در وقت اعلان از نصرت دست میکشیدند فاعتبروا
یا اولی الابصار انتہی بلفظہ اگر میر صاحب قبلہ زندہ ہوتے تو مین پوچھتا کہ حضرت شیخین اگر
کی نیت نیک نہوتی اور وہ وقت اعلان کی نصرت سی ہاتھ کھینچتی ہوتے تو بدر کے
لڑائی مین کیون شریک ہوتی اور کیون خدا اونکے ہاتھ پر فتح دیتا اور کیون پیغمبر خدا اونسی
مشورہ کرتے اور کیون آپکی جد امجد کاستانی اور طرح سی مہاجرین اور اہل بدر مین

مین ہونا اونکا قبول کرتی ہی مسلمانو شیعونکی ایمان اور عقل اور حیا پر غور کرو کہ وہ شیخین کے
نسبت جو کہ تمام جان سی اپنے عاشق پیغمبر کے تھی اور تمام مال اپنا حضرت پر فدا
کر چکی تھے اور جو شب و روز اظہار دعوت کی لئے اصرار کیا کرتے تھی یہ گمان کرتی
ہین کہ اونکی نیت اس اصرار سے یہ تھی کہ پیغمبر خدا اظہار دعوت کرین اور لوگ اونکو
ستاوین اور ہلاک کر ڈالین افسوس ایسی عقیدہ پر خیر بہر حال میر صاحب قبلہ جو چاہین
فرماوین آور اونکی بد رہ بزرگوار جو لین آوی ارشاد کرین لیکن اس امر کو کہ شیخین مہاجرین
اور اصحاب بدر مین سے تھی جھٹلا نہین سکتے آور ہمارا مطلب اتنی ہی بات سے حاصل
ہوا جاتا ہی اسلئے کہ جب وی مہاجرین مین سے تھی تو اون فضیلتونکی مستحق ہین جو خدا نی
جا بجا قرآن مجید مین ہجرت کرنیوالونکی بیان کی ہین اور جب کہ وی اہل بدر سی تھے تو وہ
اوس مغفرت کی وعدہ مین شریک ہین جو اللہ جل شانہ نی اہل بدر سی کیا ہی کہ مین نی اونکو
مرفوع القلم کر دیا ہے چنانچہ اس امر کو علمای امامیہ بھی قبول کرتے ہین علامہ کاشانی نے
خلاصۃ المنہج مین تفسیر کریمہ ما کان للنبی ان یکون لہ اسری کی باین الفاظ کرتی
ہین اگر نہ حکمی و فرمانی می بود از خدائی تعالی کہ پیشتر گرفتہ شدہ اثبات آن در لوح محفوظ کہ
بی نہی صریح عقوبت نہ فرماید یا اصحاب بدر را عذاب نکند اور اسی طرح پر تفسیر مجمع البیان
طبرسی مین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لعل اللہ اطلع علی اہل بدر فغفر
لہم فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم کہ خدا نی اہل بدر کی شان مین فرما دیا ہی
کہ جو چاہو سو کرو مین تمکو بخش چکا ہون اور تفسیر خلاصۃ المنہج مین لکھا ہی کہ خدای تعالی نے
بدریان را وعدۂ مغفرت دادہ وایشان را بخطاب مستطاب اعملوا ما شئتم فقد غفرت
لکم نوازش فرمودہ پس جب پیغمبر خدا کی زبان مبارک سی تمام اہل بدر کا قطعی

جنتی ہونا اور خدا کا اونکی نسبت اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم کہنا ثابت ہوا تو پہر
اب صحابہ کبار علی الخصوص اصحاب ثلثہ کی قطعی جنتی ہونے مین کونسا شبہ رہا ای یارو
ہم ابتک نہین سمجہتے کہ حضرات شیعہ کی مذہب کا مدار کس پر ہی اگر خدا کی کلام پر ہی تو وہ صحابہ
کی فضیلتون سے بہرا ہوا ہے اگر پیغمبر کی حدیثون پر ہے تو اونمین بہی اونہین سے
صفات کا تذکرہ ہے اگر ائمہ کرام علیہم السلام کی روایتون پر ہی تو اونمین بہی اون کی
خوبیونکا بیان ہے اگر اپنی سہے تفسیرون اور کتابون پر ہی تو اونسی بہی انکی فضایل کا ثبوت
ہوتا ہے پس اب اور کیسی سند حضرات چاہتے ہین جو صحابہ کی فضایل مین ہم پیش کرین اور
کیسی دلیل چاہتے ہین جو اونکی بزرگیون سکے ثبوت مین بیان کرین اصل یہ ہی کہ اگر
ایمان اور انصاف ہو تو خدا کی کلام اور رسول کی احادیث اور ائمہ کی اقوال کو مانین
جب ایمان اور انصاف ہی نہین ہے اور پیروی عبد اللہ بن سبا کی کرنی منظور رہی
تو پہر کیونکر اپنی پیر و مرشد کے سکہلای عقیدونکو چہوڑین افسوس ہزار افسوس کبارہ سو برس
گزر گئی اور اوس ملعون یہودی کی ہڈیان خاکستر تک ہو گئین مگر جو کچہہ وہ اپنی شیعون کو
سکہلا گیا اوسکو وہ نہین بہولتے اور جس راہ پر وہ اپنے یارون کو چلا گیا اوس سی نہین
ہلتی ہزار ہزار کوی سمجہا دی لاکہ آتین اور حدیثین دکہلا وی مگر اپنی پیر و مرشد کی قول کی
روبرو ایک پر بہی نظر نہین کرتے کلام اللہ کی تاویل کردین حدیثونکو بنا ڈالین اماموںکے
قولونکو رد کردین مگر اپنے جد مجد کی بات کو نہین بہولتی جس عقیدہ کو خیال کیجیی اوسمین
اوسی ملعونکی تعلیم کا ابتک اثر ہی جس مسئلہ مین غور کیجیی ابتک اوسی کمبخت کی قول پر
عمل ہے ونعم ماقیل ؂ بہ لب نزد دل آہی کہ داشتم دارم ٭ نشستنی سر راہ کہ داشتم دارم
یقول المتمسک بولاء علی بن ابیطالب علیہ السلام العجب کل العجب کہ حضرت

مخاطب با شور وشغب مدعی بیان آیات فضایل صحابہ ہے لیکن خدائی کیسا عقل پر پردہ ڈالا
ہی کہ قلم اعجوبہ رقم سے وہ آیت نکلتی ہے جو نص صریح اوپر مذمت صحابہ یکبار رضیان سے
بی اور ریس سے بیدینی اور دنیا طلبی صحابہ کی اور اونکا سزاوار و مستحق عذاب عظیم ہونا ثابت
ہے گو خدانی اسپنے فضل کرم سی چھوڑ دیا ہو تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ خداوند باری بکمال
نارضی جناب پر عتاب صحابہ دنیا طلب سی مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ تریدون عرض الدنیا
واللہ یرید الآخرۃ ط واللہ عزیز حکیم ۰ لولا کتاب من اللہ
سبق لمستکم فیما اخذتم عذاب عظیم یعنی ای اصحاب رسول تم لوگ طالبین مال دنیا ہو
اور خدا خواہان ثواب آخرت ہے اور خدا عزیز و حکیم ہے اور اگر نوشتہ خدا پیشتر نہ گزرا ہوتا
تو ہر آئینہ پہنچتا تمکو بیچ اوس چیز کی کہ لیا تمنے عذاب عظیم غرض جناب باری عز اسمہ کی سرزنش
کرنا صحابہ کا سبب جنہوں سنے نوبت دکھا اسیران بدر سی فدیہ لینی کو بسبب اس کے نہیں
حضرت ابوبکر ہی تھی کہ تم اگر دیندار ہوتی تو طالب مال دنیای فانی نہوتی بلکہ طالب ثواب
باقی ہوتی اور خدای عزیز و قہار تم پر اس دنیا طلبی اور بیدینی پہ عذاب کرتا لیکن حکمت
اوسکی مقتضی عذاب نہین ہوی اور اگر بمقتضای اپنے حکمت کی پیشتر اس ہی یہ امر مقرر کیا
ہوتا کہ عذاب دنیا تم پر نکریگا تو فدیہ لینے کی سبب سی تمپر عذاب سخت نازل کرتا بار یار وہم
تمسی یہ نہین کہتے کہ غور و فکر کرو بلکہ تم آنکھین بند کرکے اپنی حافظونکی طرح سنو لوتب بہی اس آیت
مین حضرات صحابہ کی سلئے وہ صحابہ جنکو تم کبار کہتے ہو سوای عذاب عظیم کے کچھ بتاؤ گے
اب بتلاؤ کہ یہ آیت مذمت صحابہ کی ہے یا تعریف صحابہ کی لیکن اولیٔ سمجھ کا کیا علاج ہی
یہ تہا حال آیت فضیلت کا آب جہوتونکی روایت کا حال بہی سنیے کہ جو دو ایتین کتب اہلسنت
کی ہماری علمانی نظر پانیکہ نقل کفر کفر نباشد اپنی کتابونمین نقل کی ہین حضرت مخاطب

خوش فہم کی زعم باطل مین یہ آجاتا ہے کہ وہ مصدق بہی اوسکی ہوگئی حالانکہ یہ بہتان سی
کہ روایت اور دیکہی اور تصدیق روایت مردیگری چاہی ہانیکہ کوئی خود روایت بہی نکری بلکہ نقل روایات
اہل خلاف کرے وہ کیونکر مصدق ہوجائیگا اور علاوہ اسکی کہ کوئی دلیل اوپر تصدیق
کی قائم نہین ہے نقل اقوال مختلفہ کرنا دلیل قطعی اوپر عدم تصدیق کی ہی اسلیے
کہ کوئی آدمی مصدق اقوال مختلفہ نہین ہو سکتا ہی بلکہ اگر مصدق ہوا تو ایک ہی کا ہوگا اس
مقام پر چند روایتین اہل سنت کی ہماری علماء نی ذکر کی ہین بعضو نین ذکر اسکا ہے کہ
اونحضرت نی مشورہ لیا صحابہ ہی در باب اسارای بدر کی کہ ان قیدیونکو کیا کرنا چاہیے
قتل کرنا چاہیے یا فدیہ لیکر چہوڑ دینا چاہیے اور بعض دیگر مین اسطرح ہی کہ انحضرت نی
صحابہ کو اختیار دیا کہ تمہارا جی چاہی چہوڑ دو اور تمہارا جی چاہی قتل کرو اور خود حضرت نی کچہہ حکم نہین دیا اور بعض
مین یہ ہی کہ اونحضرت نی رای ابوبکر کو کہ جو فدیہ لیکر چہوڑ دینی کو سکتے تہی بہت پسند کیا اور
اوسی پر عمل کیا اور رای عمر کو کہ قتل چاہتے تہے ناپسند کیا اور بعض مین یہ ہی کہ رای فدیہ لینی کے
اونحضرت کو نہایت ناپسند ہوئی اور حضرت کو غصہ سے تغیر ہوا یہانتک کہ آثار کراہت چہرہ
مبارک سی سعد بن معاذ نی مشاہدہ کرکے کہا کہ یا حضرت انکی قتل سب سے کا حکم دینا میرے
رای کے بہی موافق ہے اور عمر نی بہی یہی کہا کہ میری رائے مین بہی سب سے آتا ہے
گو ہماری نزدیک حضرت عمر کا یہ فرمانا فقط خوش امدی کے راہ سی ہو نہ دل سی اب ہم
صاحبان انصاف سی پوچہتی ہین کہ آیا کوی عاقل ان سب اقوال مختلفہ کی تصدیق
کر سکتا ہی اور کہہ سکتا ہے کہ ان باتونکو حضرت نی پسند بہی کیا و پہر نہین بہی پسند کیا
یہ دونو نقیضین صحیح ہین اور مشورہ لیکر خود حکم دیا او خود ہی حکم نہین دیا بلکہ صحابہ کو اختیار
دیا یہ دونون ضدین صحیح ہین ہم سب کی مصدق ہین بس کوئی حضرت مخاطب سے

کہ تم جو مدعی تصدیق علمائے شیعہ ہو تو تصدیق اسی کا نام ہے کہ نقایض اور اضداد کو کوئے
جمع کرے اور سب کا مصدق کہلائے حضرت مخاطب سے عرض ہے کہ اگر تمہاری ایسی بڑی
سمجھ نہوتی تو تم شیعہ سے سنی اور سنی سے نصرانی نہ بنجاتے **قولہ** لیکن حضرت نے موافق
مشورۂ ابوبکر صدیق اور صحابہ کے فدیہ لیکر چھوڑ دیا **اقول** ابوبکر اور عمر سے مشورہ لینا اور
رای ابوبکر کو پسند کرنا مضمون حدیث صحیح مسلم ہے کتاب الجہاد باب امداد الملائکہ نے
غزوة البدر مین شیعہ ایسی احادیث کاذبہ کو کب تصدیق کرتے ہین عبارت اس حدیث کی
یہ ہے قال ابن عباس فلما اسروا الاساری قال رسول الله لابی بکر
وعمر ما ترون فی ہؤلاء الاساری فقال ابوبکر یا نبی الله ہم بنو العم والعشیرة
اری ان تأخذ منہم فدیة فیکون لنا قوة علی الکفار فعسی الله ان یہدیہم
الی الاسلام فقال رسول الله ما ترے یا ابن الخطاب قال قلت لا والله
یا رسول الله ما اری الذی رای ابوبکر ولکنی اری ان تمکنا فنضرب
اعناقہم فتمکن علیا من عقیل فیضرب عنقہ وتمکننی من فلان نسیبا لعمر
فاضرب عنقہ فان ہؤلاء ائمة الکفر وصنادیدہا فہوی رسول الله ما قال
ابوبکر ولم یہو ما قلت فلما کان من الغد جئت فاذا رسول الله وابوبکر قاعدین
یبکیان قلت یا رسول الله اخبرنی من ای شیء تبکی انت وصاحبک فان وجدت
بکاء بکیت وان لم اجد بکاء تباکیت لبکائکما فقال رسول الله ابکی للذی عرض
علی اصحابک من اخذہم الفداء لقد عرض علی عذابہم ادنی من ہذہ الشجرة شجرة
قریبة من رسول الله فانزل الله عز وجل الحدیث ما حاصل ترجمہ
ہر گاہ اسیران بدر کو اسیر کیا جناب رسول خدا نے شیخین سے مشورہ لیا کہ درباب

ایسران تمھاری رای کیا ہے پس کہا ابوبکر نے یہ سب تمھاری ابنای اعمام اور قوم قبیلہ ہین میری
رای مین یہ ہے کہ اسنے فدیہ لیکر چھوڑدو کہ شاید بعد ازین مسلمان ہوجاوین عمر نے کہا کہ
ہرگز یہ رای میری نہین ہے بلکہ حکم دیجئے ہمکو انکے قتل کا پس علی سے کہو کہ عقیل کو قتل
کرین اور مجھے کہئے کہ مین فلانی کو قتل کرون اسلئے کہ یہ سب سرداران اہل کفر ہین پس عمر
کہتے ہین کہ جناب رسولخدا نے ابوبکر کی رای پسند کی اور میری رای نہین پسند کی پس
دوسرے روز مین حاضر ہوا تو دیکھا کہ رسولخدا اور ابوبکر بیٹھے روتے ہین کہا مین نے کہ مجکو بھی
خبر دو کہ تم لوگ کیون روتے ہو تاکہ اگر رونا آوے تو مین بھی روؤن ورنہ بتکلف صورت
رونیوالونکی بناؤن پس فرمایا حضرت نے کہ مین اسلئے روتا ہون کہ عذاب فدیہ لینے کا جو
تیری صحاب کیواسطے مقرر کیا گیا وہ مجھپر عرض کیا گیا پس انکی عذاب کو دیکھکر مین روتا ہون
کہ عذاب انکی بسبب فدیہ لینی کی قریب تر اس درخت سی ہوگیا تھا اور اشارہ کیا طرف
ایک درخت کی جو قریب رسول خدا تھا پس اوسوقت خداوند عزوجل نے آیہ عتاب و
خطاب کو نازل کیا انتہے محصلاً حقیقت واقعی یہ ہے کہ جب بیدینان دنیا طلب پر عتاب و
خطاب تریدون عرض الدنیا نازل ہوا اور رئیس طالبین مال دنیا حضرت خلیفہ اول
تھی پس واضع حدیث نے واسطے عیب پوشی اپنی خلیفہ جی کے چاہا کہ جناب رسول خدا
کو بھی شریک عتاب و خطاب جناب باری بناوے پس حدیث ہوٹی بنائی جسکا محصل یہ
ہے کہ جناب رسول خدا نے شیخین سے مشورہ لیکر رای ابوبکر کو پسند کیا اور خود فدیہ
اساری سے لیا پس غرض راوی کذاب کی یہ ہو سکے کہ چونکہ اصل حکم دینی اور فدیہ لینی والی
جناب رسول خدا تھے اور کل قوم اونکے تابع تھے تو حقیقت مین مصداق عتاب و خطاب
لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم معاذ اللہ رسول خدا ہی تھے لیکن کوئی مسلمان یا ایمان

اس بات کو نمایئگا کہ اشرف انبیاء و مرسلین و زاہد ترین اولین و آخرین تھوڑے سے مال
دنیا کی خواہش نے کیسے اصلی راہ حق سے عدول کریں اور متاع قلیل دنیا پر گریں آور مستحق عذاب
عظیم ہو جاتا تھا حاشا و کلا اور مصدق ہماری قول کی دوسری روایت اہلسنت سے ہے جو
صاحب مجمع البیان نے کتب اہلسنت سے نقل کی ہے ان النبی ص کرہ اخذ الفداء
حتی رای سعد بن معاذ کراهیة ذالک فی وجهه یعنی جناب رسول خدا نے فدیہ لینے
کو نہایت مکروہ اور ناپسند جانا یہانتک کہ آثار کراہت چہرہ مبارک سے لوگوں نے مشاہدہ
کئے پس اگر رای ابوبکر بپسند خاطر تھے تو کراہت کی کیا وجہ تھی علاوہ اسکے خود اس
روایت کا آخر مکذب اسکی اول کا ہے بتلاتی کہ متصل آخر روایت یہی کہ جب عمر نے
سبب گریہ و بکا پوچھا تو حضرت نے فرمایا کہ عرض کیا گیا مجھپر عذاب تیرے اصحاب کا بسبب
فدیہ لینے اونکے کی قریب تر اس درخت سے پس اگر خود ہی جناب رسول خدا نے بطیب خاطر
اور پسند کر لی رای ابوبکر سے فدیہ لیا ہوتا تو بجای عذابہم کی عذابی فرماتے یعنی عذاب مجہپر
عرض کیا گیا اور لا اقل یہی کہ عُرِضَ عَلَیْنَا عَذَابُنَا یا عَذَابِی وَعَذَابُ اَصْحَابِکَ فرماتے
اور جب یہ نفرمایا بلکہ عذاب کو مخصوص اصحاب آخذین فدیہ کیا تو اس سے ظاہر ہو گیا کہ
کہ وہ حضرت شریک عتاب و خطاب نہیں تھے پس راوی کذاب نے بمقتضای انکہ دروغگو را
حافظہ نباشد جا بجا سطحی حکایت میں اول و آخر کلام کو متناقض کر دیا قولہ مفسرین امامیہ بھی
تصدیق کرتے ہیں اقول انکی تصدیق میں ہم آپکے تکذیب کرتے ہیں جب تلک کوئی
دلیل تصدیق نہ بیان کیجئے گا ہم اسکو جھوٹا سمجھے جاوینگے باری کوئی جھوٹی ہی سے
دلیل سے بیان کر دی ہوتی واتی لہذا قولہ چنانچہ تفسیر خلاصۃ المنہج اقول مضمون
اس روایت کا کہ مصدر طعنہ آور وہ اندرسی مشورہ با اصحاب میں قریب بر روایت

صحیح مسلم سے ہے جو کہ ابھی مذکور ہوئی اور قریب تر بروایت بیضاوی سے ہے کہ باین عبارت مسطور ہی اتی یوم بدر بسبعین اسیرا فیھم العباس وعقیل ابن ابیطالب فاستشار فیھم فقال ابو بکر قومک واھلک استبقھم لعل اللہ یتوب علیھم وخذ منھم فدیۃ تقوی بھا اصحابک الی اخرہ قال پس جو روایتین کہ ماخذ اوسکا کتب اہلسنت مین بغیر اثبات تصدیق علمای شیعہ شیعون پر حجت نہین ہوسکتے **قولہ** مجمع البیان طبرسی مین لکھا ہے الی قولہ چاہو مار ڈالو اور چاہو جانی فدیہ **اقول** یہ روایت تخییر بھی اصل اسکے کتب اہلسنت سی سے ہے چنانچہ صاحب مجمع البیان سے نے عبیدہ سلمانی سے کہ رواۃ اہلسنت سے ہی نقل کی ہی اور مضمون اسکا روایت بیضاوی مین بھی موجود ہے حیث قال فخیر اصحابہ فاخذ والفداء الحدیث پس یہ روایت بھی بغیر اثبات تصدیق علمای شیعہ شیعون پر حجت نہین ہوسکتی ہے اور بفرض صحت مضمون تخییر ضرور ہے کہ تخییر سی تخییر جوازی نہ مراد لی جاوی ورنہ امر جائز مین عتاب وخطاب کی اور استحقاق عذاب عظیم کی کیا معنی بلکہ مراد تخییر سے تخییر اختیاری لیجاوی یعنی واسطے امتحان اور آزمایش نیت ہای صحابہ کی دینداری اور دنیا طلبی مین انکو اختیار دیا گیا درمیان قتل اور فدیہ کے تاکہ معلوم ہو کہ بحسن اختیار دینداری کو مقدم کرتے ہین یا بسوء اختیار مال دنیا کو پسند کرتے ہین لیکن صحابہ نے خلاف مرضی خدا اور رسولؐ بسوء اختیار مال دنیا کو پسند کر کی مصداق تریدون عرض الدنیا اور مستحق عذاب عظیم ہوی اور ضرور ہے کہ بنا بر لا اتبع الا ما یوحی الی کے یہ اختیار اختیار بھی جانب پروردگار سے ہوا اور اگر فرض کیا جاوے کہ یہ اختیار اختیار نہ تھا بلکہ اختیار جائز تھا بنا بر خطای اجتہادی رسول خدا تھا تاہم شق اختیاری کو نہ اختیار کرین بلکہ شق مشورہ وپسندیدہ ابو بکر بنا بر خطای اجتہادی کی ہین جیسا کہ مزعوم اہل اہلسنت ہی تب بھی عتاب وخطاب کی کیا وجہ ہوسکتی ہی کہ

مجتہد صاحب بنا بر اتفاق عزت کی مستحق وہ ثواب کا ہی اور مجتہد مخطی مستحق ایک ثواب کا ہی
نہ مستحق عذاب عظیم مگر یہ کہین کہ یہ قاعدہ مخصوص واسطی مجتہدہ صاحبہ حضرت عائشہ اور مجتہد
صاحب حضرت معاویہ کی ہے اور جناب رسول خدا کی بارہ مین یہ قاعدہ مرعی نہین ہی
تب بہی ہم کہینگے کہ استحقاق عذاب عظیم مخصوص مجتہد صاحب ہونا چاہئے نہ مقلدین بیچارے
مقلدین کا کیا قصور تھا کہ جناب باری بصیغۂ جمع خطاب اونکی طرف کر کے فرماتے
لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم مگر یہ کہین کہ مراد جمع سے یہان واحد ہے
یعنی فقط جناب رسول خدا جیسا کہ اولو الفضل مین مراد اوسی فقط ابوبکر ہین گو آیۂ انما
ولیکم اللّٰہ الذین یؤتون الزکوٰۃ وہم راکعون سی تنہا جناب امیر کا مراد لینا جائز
نہین ہے بہرکیف بنا بر اسکی ثبوت یہ خدشہ باقی رہجاتا ہے کہ یہ جناب رسول خدا کی
نا بر حدیث ... سے ... بابی لگ رہتا ... فرمایا لقد عرض علی عذابہم یعنی
تیری ... عذاب ... لیا پس بجز تربیت کی ... کیا کہئے کہ آدمی اپنا
... شاید او وقت تک آیۂ من یکسب خطیئۃ او اثما
ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بہتانا و اثما مبینا نہین نازل ہوا
تہا الغرض ... اہلسنت کا استغاثہ پر مشتمل ... اسکے تماشا کرنی سے کہ
اس طرح باتین بناتے ہین مگر کسی پہلو ثبوت نہین پہنچا **قولہ** باقرار علمائی امامیہ چند
فائدے حاصل ہوتے **اقول** جب اقرار علمائی امامیہ ثابت نہین کیا تو ذکر فائدون کا
بیفائدہ ہے اور بنای فاسد علی الفاسد ہے اور نقل اقوال اور روایات سی اقرار
اور تصدیق نہین ثابت ہوتی ہے مشہور ہی کہ نقل کفر کفر نباشد **قولہ** اول حضرت ابوبکر
او رعمر کا مہاجرین اور اہل بدر سے ہونا **اقول** ایمان ظاہری اور مہاجرت ظاہری

[illegible]

اور بدری ظاہر ہونیکا کوئی انکار نہین کرتا کہ اکثر منافقین موصوف اِین صفات سے تھے
کلام ایمان حقیقی مین ہے کہ ہم شیخین کو مومن حقیقی نہین جانتے بلکہ یؤمنون بافواہھم
مین داخل سمجھتے ہین اور مہاجرین حقیقی نہین جانتے اسلئے کہ بنا بر تصریح بیضاوی
اور صاحب مشکوۃ مہاجرت حقیقی مین مہاجرت عن الشرک اور مہاجرت عن المعاصی
اور مہاجرت عن الاوطان للدین شرط ہے اور حضرات ثلثہ حقیقت مین نہ تارک شرک
اور نہ تارک معاصی تھے اور نہ تارک اوطان للدین تھے بلکہ بطمع دنیا تارک وطن ہوئی
تھے کما تقرر یالاًا اور اہل نفاق کا اہل بدر ہونا کس کام آتا ہے مگر یہ کہ کسی عذاب دنیا
سے بچ جانیکا شاید کچہہ فائدہ کرے **قولہ** دوسرے پیغمبر خدا کا اونسے مشورہ کرنا **اقول**
مشورہ کرنا بہی مبتلنے اوپر اونہین روایات صحیح مسلم اور بیضاوی کے ہے اور اگر مشورہ
کرنا ہم مسلم بہی کرین تو بنا بر استکشاف مافی الضمائر کے تہا تا حال اخلاص اور عدم اخلاص
اور دینداری اور دنیا طلبی معلوم ہو جاوی ورنہ عقل محال جانتے ہی کہ عقل انسان
محتاج بمشورہ حمقای چند ہو **قولہ** تیسری حضرت ... کا ... پر ... ہونا **اقول** آنحضرت
ہونی پر حدیث صحیح مسلم انت اغلظ وافظ بہی دلالت ... تی ہی اور حدیث بیضاوی حتی تکمہ شدہ
من ... بہی دلالت کرتی ہی لیکن خیال کرنیکی بات ہی کہ ایسی سخت القلب سی جو اشد
من الحجارۃ ہو کفر راسخ جبل ہا لہ کا نکلنا اور ایمان سی متاثر ہونا بہی بہت دشوار امر ہی مگر یہ کہ کہا
جاوی کہ سخت فقط زبان پر تہی اور جتنی ... تہی مین باتکی تیزی ہی ہوتے ہین مصرع شل ہی جو
گرجتے ہین وہ بادل کم برستے مین بہر کیف لانسلم کہ یہ مشورہ قتل عمر سے دیا ہی کہ
مبتنی اوپر روایات کا قول اہلسنت کی ہے سلمنا لاکن لانسلم کہ یہ مشورہ باخلاص
تہا بلکہ افعال جملہ منافقین مقبول ہر بارکا ہے ہین چونکہ جناب رسول خدا کو فدیہ لینی

پر متغیر پایا یہانتک کہ حضرت کی چہرۂ مبارک سی آثار کراہت ظاہر ہوئی تب عمر صاحب بہی
بخوشامد لہذا ظاہر مین باین کلمات متکلم ہوے اور باطن مین بحبت طمع جیفۂ دنیا الہی
انکی اور ابو بکر کی ایک ہی تہی یقولون بافواہہم ما لیس فی قلوبہم
سلمنا کہ تہ دل کہا تہا لیکن لا نسلم کہ بمقتضای داعیۂ ایمانی تہا بلکہ بقساوت قلبی و میلان
الی الیہودیت تہا ورنہ یہ تجویز کرتے کہ ہر شخص اپنے عزیز رسن بستہ کو ماری وقت قرآنی
بیان اشداء علی الکفار رفتہ رفتہ ان فائدونسی فائدی حاصل ہوتی ہین اقول
ہم بہتکلی کہ اصل فائدی بنا بر فاسد علی الفاسد تہی پس فائدونکی فائدی بنا بر فاسد علی الفاسد علی الفاسد
ہونگے قولہ جو فضیلتین اللہ جل شانہ نی مہاجرین کی بیان کی ہین اقول فضیلتین اللہ جل شانہ
نی مہاجرین حقیقی کی بیان کی ہین نہ اونکی کہ جو ظاہر مین مہاجر اور باطن مین منافق تہے
قولہ جنکو ہم اوپر نقل کر چکے ہین اقول ہم اونکی نیچے جواب بہی لکہ چکے ہین قولہ دوسری
جو علمای امامیہ نی اقول ایسی بدحواسی کیون ہے کہ دوسری کا پہلا مدار دہی ہے بہرکیف
تخصیص بعض علماء امامیہ کی لغو ہے کل علماء امامیہ ثلثہ کو مہاجرین حقیقی سے نہین
جانتے جیسا کہ مومن با ایمان حقیقی نہین جانتے آری ظاہر مین مومن بہی تہی مہاجر
بہی تہے لیکن منافق بنے تہے قولہ مکائد شیعیان سے اقول مکائد سنیان در ابطال
کید و شید مین چونکہ شاہ جی مدعی اسکے ہوئی ہین کہ ثلثہ مہاجرین اولین سے تہی
صاحب تقلیب المکائد قدس سرہ نی اوسکے رد مین منع کیا کہ ثلثہ از مہاجرین اولین نبودند
نبودند اور سند منع حدیث صحیح بخاری سے لای ہین کہ جناب رسول خدا کے فرمانی
سے ثابت ہوتا ہے کہ مہاجرین اولین وہ لوگ ہین جنہون نے طرف حبشہ کے
ہجرت کی امثال جعفر طیار وغیرہ پس جبتک شیعونکی مستند کتابون سے ہر ایک کا

صحاب ثلثہ سے مہاجر الی الجنۃ للدین ہونا نہ کوی ثابت کریگا وسوقت تک مدعی اسکا نہین
ہوسکتا کہ صحاب ثلثہ مہاجرین اولین سے تھی اس غرض کا جواب تو حضرت مخاطب کو کچہ نہ
سوجھا مگر اونکی مہاجرت پر اب دلیل لاتے ہین اپنی حدیث سی کہ جسکی شیعہ تصدیق نہین
کرتے وعلی التنزل ثبات ہوگا مگر مہاجرت ظاہری کا نہ حقیقی کا اور اسکا انکار صاحب
تقلیب المکائد نی نہین کیا بلکہ کسی نے علماء امامیہ سی نہین کیا بلکہ وہ منکر اولیت ہین خصوصًا
اور منکر مہاجرت حقیقی ہین عمومًا لیکن حضرت مخاطب کو خدا نی اسقدر فہم سہنے نہین
دیا ہے کہ اطراف وجوانب کلام اور قیود وشروط پر نظر کرے **قولہ** تیسری امامیہ کا
یہ گمان کہ حضرت ابوبکر وعمر ابتدا ہے سی منافق تھے الی قولہ فاسد ٹہرا **اقول** الحمد للہ
کہ ان احادیث سنیہ مین بہی کوسے لفظ اوپر عدم نفاق اور حسن نیت ثلثہ کی نہین
دلالت کرتا ہے پس گمان امامیہ فاسد نہ ٹہرا بلکہ بہت ٹہیک اور درست ٹہرا
اسوجہ سے کہ فساد نیت ابوبکر جو بانی مہاسنے فدیہ لینی کے تہی جیسا کہ ان روایات
مین بالتصریح موجود ہی کہ ابوبکر نے کہا کہ خذ منھم فدیۃ وارے ان تاخذ منھم فدیۃ وہر یک
بقدر طاقت واستطاعت فدائی بہ ہرخود بنص صریح آیت قرآنی تریدون عرض الدنیا
سے بخوبی ثابت ہوگیا اور فساد نیت عمر بسبب حکم بہودیت دینی کے اور بسبب
عدم قبولیت مشورت اونکی کے عند اللہ والرسول ثابت ہوگیا اب ارشاد فرمائیی کہ
خوش نیتی اور ایمان کہان سے نکلا **قولہ** جناب میر صاحب قبلہ حدیقہ سلطانیہ
اقول جو کچہ جناب علیین مآب رضوان اللہ علیہ نی حدیقہ سلطانیہ مین ثلثہ کی بدنیتی
کا حال لکھا ہے بہت درست ہی اور علاوہ دلائل قطعیہ دیگر کے یہی آیت اور روایت
بہی اوسپر دلیل بین ہے کما اوضحنا آنفا **قولہ** تو بدر کی لڑائی مین کیون شریک

اقول کیون نہ شریک ہوتے کیا طمع مال غنیمت اور حرص مال فدیہ اسارے نہتی اور قول خدا تریدون عرض الدنیا جہوٹ تہا بدر کی کیا تخصیص ہی سب ہی لڑائیون مین بطمع مال غنیمت شریک ہوتی تہے مگر جب کہین تیر برسے پڑجاتی تہے اور وقت نصرت واعانت ہوتا تہا دم دبا کر بہاگ کہڑی ہوتے تہے قولہ اور کیون خدا اونکے ہاتہہ پر فتح دیتا اقول ثبت برین بیحیای حسنہ روالا کچہہ بہی شرم و غیرت نہین آتی کہ فتح کو نام ثلثہ سے مقارن کرتے ہین جنکی تلوار کسی معرکہ مین میان سے نہ نکلی بہلا اونکو فتح سہی کیا واسطہ اس لڑائی مین باتفاق مورخین جناب امیر اور حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ علیہم السلام نے دس دس بیس بیس کافرون کو فی النار کیا کہین جہوٹی ہی تاریخ مین دکہا دو کبہی کہ حضرات ثلثہ نی ایک کافر بہی مارا ہو تب ہم شاید قایل ہوجائین کہ فتح اونہین کے ہاتہہ پر ہوئی ہم بہت حیران ہین کہ آپ استدر بی سروپا باتین کیون لکہتے ہین قولہ کیون پیغمبر خدا اونسے مشورہ کرتے اقول آیہ وانی ہدایہ شاورہم فی الامر مین علمائی تفسیر نی اختلاف کیا ہے کہ باوجود اس بات کی کہ وہ حضرت اعقل الناس تہے اور بوحی ربانی والہام یزدانی مستغنے استصواب رائی ناس سے تہی یہ کیون حکم مشاورہم ہوا پس کہا قتادہ اور ربیع اور ابن اسحاق نے کہ امر مشاورت فقط واسطی خوشی کرنی دلہای مومنین کے اور واسطی تالیف قلوب منافقین کے تہا اور واسطی قدر دینے اور عزت بخشنے صحابہ کے تہا تا کہ وہ جانین کہ حضرت اونپر نظر عنایت رکہتی ہین اور اونکے اوپر اعتماد رکہتے ہین اور اونکی رای کیطرف مراجعت کرتے ہین اور سفیان بن عیینہ نی کہا ہے کہ امر مشاورت اسلئی ہوا کہ امت رسول خدا آنحضرت کی اقتدا اور پیروی اسبارہ مین کرے اور اپنی امور مین آپس

مشورہ کیا کرے اور حسن اور ضحاک نے کہا ہے کہ حکم مشورہ نظر بعزت بخشی صحابہ ہے
اور نظر باقتدای امت ہی ساتھہ آنحضرت کی اور کہا بعض مفسرین دیگر نے کہ غرض
مشاورت سے امتحان مکنون ضمائر ناس ہے تاکہ رای صالحہ اور رای فاسدہ کاسدہ
سے ظاہر ہو جاے کہ کون خیرخواہ اور کون بدخواہ اور کون صاف باطن اور کون
صاحب غش ہے اور کون دیندار اور کون طالب جیفہ دنیای ناپایدار ہی پس اس مقام
خاص مین دنیا طلبی ابوبکر کے مشورہ سے اور قساوت یہودیت عمر کے مشورہ سے
صاف ظاہر ہو گئی اگر حضرت مخاطب نے اقوال اپنے مفسرین کے ملاحظہ فرمائی
ہوتی تو یہ نہ پوچھتی کہ کیون پیغمبر نے اونسے مشورہ لیا **قولہ** اور کیون آپکے جدامجد
کاشانی اور طبرسی مہاجرین اور اہل شوری مین ہونا قبول کرتے **اقول** آپکے باپکے
جدامجد کاشانی اور طبرسی نے اونکو کہین مہاجر حقیقی نہین کہا بلکہ اونکی تقریر سے ثلثہ کا
مہاجر منافق ہونا ثابت ہی **قولہ** ای مسلمانو شیعونکی ایمان اور عقل [illegible] پر غور کرو
اقول اے مسلمانو سنیونکے عقل اور حیا اور ایمان پر غور کرو کہ وہ شیخین کی نسبت
جو تمام جان و تن سے عاشق مال دنیا اور بندۂ زر خریدۂ مال و زر تھے اور [illegible]
مفلس اور قانع امر پیغمبر کی جوتیون کے صدقے سے مال و دولت و عزت و مرتبہ بہم
پہنچاے تھی اور باوجود اسکے شب و روز باین صحبت درپے ایذا و آزار آنحضرت
کے رہتے تھی گمان کرتے ہین کہ اونکی نیت بخیر تھی اور وہ منافق سبکے مومن سے تھے
افسوس ایسے عقیدے پر خیر بہرحال جدامجد سنیان شاہ عبدالعزیز صاحب جو چاہین
فرماوین اور اونکے پدر بزرگوار جنکو اپنا آشنا بتاتے ہین اور حقیقت مین وہ اونکی آشنا اونکی
آشنا ہین جو دلمین آوی ارشاد کرین لیکن اس امر کو کہ شیخین منافقین مہاجرین

اور دنیا طلبان اہل بدر مین سے تھی جو ٹال نہین سکتے اسلیئے کہ خود خدا نے تریدون عرض الدنیا سی اونکے نفاق پر گواہی دی ہے اور ہمارا مطلب اتنی ہی بات سی حاصل ہوا جاتا ہے اسلئے کہ جب وہ دنیا طلبان مہاجرین سے تھی تو اون فضیحتونکے مستحق ہین جو خدا نے جابجا قرآن مجید مین منافقونکے لئے بیان کی ہین یہانتک کہ فرما دیا ہے کہ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار — اور جبکہ وہ منافقین دنیا طلبان اہل بدر ستے تھے تو اوس مغفرت کی، عدہ وین جو اللہ جل شانہ سے مومنین کیواسطے کیے ہین شریک نہونگے **قولہ** کہ مین سنے اونکو مرفوع القلم کردیاہی **اقول** مضمون مرفوع القلمی سنے دلالت کی اوپر اسبات کی کہ حضرت مخاطب بھی مرفوع القلم ہین جو ایسی سنئے ٹھکانی باتین لکھتے ہین رُفِعَ الْقَلَمُ عَنِ الصَّبِیِّ وَالْمَجْنُونِ مشہور ہے نہین معلوم کہ حضرات اہلسنت اپنے پیران نابالغ کوکس قسم مین شمار کرتے ہین جو اونکو مرفوع القلم بناتے ہین **قولہ** علمای امامیہ یہی قبول کرتے ہین **اقول** استغفر اللہ کہ علمای امامیہ ایسے دیوانی باتونکو قبول کرین بلکہ دیوانونکی دیوانگی ظاہر کرنیکے لئے اونکے کتابون سے نقل کرتے ہین ونقل کفر کفر نباشد **قولہ** یہ الفاظ کرتے ہین **اقول** یہ الفاظ تفسیر لولا سبق مین نہ تفسیر ماکان للنبی پھر مخاطب نے تریدونہا ترجمہ تریدون عرض الدنیا اور ترجمہ لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم کو چھوڑ دیا تا عوام متوحش نہون اور حقیقۃ الامر پر پے نہ لیجاوین لیکن ان چوریون سے کچھہ کام نہین چلتا بہرکیف کوئی مجنون دیوانہ ان الفاظ سی مضمون مرفوع القلمی سمجھے گا ورنہ ان الفاظ سی صاف سمجہا جاتا ہے کہ جو عذاب دنیا واسطے منافقین دنیا طلب اہل بدر کے جناب رسول خدا کو قریب تر از شجرہ قریبہ دکھلایا گیا جناب باری فرماتا ہے

کہ اگر ہمارے علم مین حکمت مصلحت نہوتا تو یہ عذاب ہم ان پر دنیا مین نازل کرتے
یعنی یہ منافقین دنیا مین بہی مستحق اسکے ہین لیکن چونکہ مقتضاے مصلحت وقت نہ تھا
باین جہت کہ جہوٹ سچ نام اسلام کا لینے والی اوسوقت دنیا مین اتنی سہے لوگ
تہے پس اگر یہ بسبب افعال ناشایستہ کی یہ لوگ بہی مستاصل کردئی جاتے تو نام
ظاہرے اسلام بہی باقی نرہتا اسلئے عذاب انکا آخرت ہی پر اوٹہہ رہا ولعذاب
الاخرۃ اشد وابقی اور منجملہ چند احتمال کے جو علمائی فریقین نے تفسیر لولا کتاب
مین لکھا ہے یہ ایک احتمال ہے کہ اگر فی الواقع یہی ہو تو ایک وقت خاص مین ایک جماعت
خاص فیبوی ہی بیچ جانی پر دلالت کرتا ہی اسکو مرفوع القلم ہوجانے سی کیا علاقہ علاوہ اسکے
اگر وہ مرفوع القلم ہے تہی تو پیغمبر خدا کو عذاب کسکا دکہلایا گیا تہا اور اس دکہانی سی
کیا فائدہ تہا اور جب خدا کیطرفسے مرفوع القلم ہے تہے تو پہر عذاب کہانسے آیا تہا
اور کسلئے آیا تہا اگر عذاب کرنے سے یہ غرض تہی کہ پہر ایسا کام نکرین تو جب وہ
مرفوع القلم ہوگئے تہے تو پہر کون اونکو مانع اوس سے بدتر کام کرنے سی تہا تعجب ہے
کہ عذاب کا پہر جانا جو مصلحۃً اتفاق ہوا دلیل مرفوع القلمی ہوگیا اور عذاب کا آنا جو باعث
گریہ اونکا لوگونکا ہوا وہ دلیل تکلیف اور مواخذہ نہو **قولہ** اسیطرح پر تفسیر مجمع البیان
طبرسی مین لکہا ہے **اقول** اسطرح پر تو نہین ہے بلکہ دوسرے طرح پر ہے بیان ذکر
اوس عذاب کا ہے جو دنیا طلبان اہل بدر سے متعلق ہو گیا تہا اور یہ عبارت
لعل اللّٰہ اطّلع علی اہل بدر الی اخرہ قصۂ حاطب بن بلتعہ مین ہے کہ جس نے
سر رسول خدا کو فاش کرنے کا ارادہ کیا تہا جسوقت کہ جناب رسول خدا نے عزم
فتح مکہ کیا اس شخص نے مخفیۃً کفار مکہ کو خط لکہا تہا کہ تم سازو سامان حرب سے غافل

نہ ہو کہ پیغمبر خدا عنقریب تمہارا قصد کرتے ہین وہ خط باخبار حضرت جبرئیل پکڑا گیا
جناب رسول خدا نے سبب حاطب سے مواخذہ اسکا فرمایا اوسنے معذرت کے
اوس صاحب خلق عظیم نے آپکا عذر قبول کر کے فرمایا کہ حاطب نے جو بیان کیا وہ
سچ ہے کہ یہ حرکت ناشایستہ اوس سے بوجہ کفر و نفاق نہین ہوئی ہے حضرت عمر نے
تصدیق جناب رسول خدا کی تکذیب کی اور کمال طیش و غضب فرمایا کہ مجھے چھوڑ دیجیے
کہ مین اس منافق کے گردن مارون اونحضرت نے جواب مین فرمایا ما یدریک
لعل اللہ اطلع علی اہل بدر فغفر لھم فقال اعملوا ما شئتم یہ ہی محصل روایت
بعد اسکے صاحب مجمع البیان فرماتے ہین کہ اسیطرح پر روایت کی ہے مسلم و بخاری نے
نے اپنی اپنے صحیح مین اسکو نقل کیا ہے صاحب مجمع البیان ستے شان نزول مین
آیہ وافی ہدایہ کی ایا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی و عدوکم اولیآء
تلقون الیھم بالمودۃ الی قولہ تسرون الیھم و انا اعلم بما اخفیتم و ما اعلنتم
و من یفعلہ منکم فقد ضل سوآء السبیل یعنی نہ لو میرے دشمن
کو اور اپنے دشمن کو دوست القا کرتے ہو طرف اونہین دشمنو کے دوستی کو یا خبر کو
میرے رسول کے طرف کفار کی بسبب دوستی کے پہنچاتی ہو تا آنکہ فرماتا ہے
چھپاتے ہو دوستی کفار کو یا چھپا کر خبرین بھیجتے ہو طرف کفار کی بسبب محبت کفار
کے یعنی تمہارا زعم باطل یہ ہے کہ خدا پر یہ باتین تمہاری چھپ رہین گے حالانکہ مین
جانتا ہون یا دانا تر ہون اوس چیز کا جو تمنے دلو مین چھپالی ہے نفاق اور محبت کفار
سے اور اوس چیز کا جو تمنے ظاہر کی ہے ایمان اور دوستے خدا اور رسول خدا سے
اور جو شخص ایسا کرتا ہے بتحقیق کہ وہ گمراہ ہوا راہ راست سے یہانتک کہ فرماتا ہے

ومن یتولھم فاولئک ھم الظالمون یعنی جو لوگ کہ کفار کو دوست رکہین گے
پس وہی لوگ ظالمین ہین اب حضرت مخاطب مخاطب ہو کر جواب فقرۂ لعل اللہ اطلع علی
اہل بدر سنئے کہ اولاً جب بتصریح صریح صاحب مجمع البیان معلوم ہوا کہ یہ روایت مسلم اور
بخاری سے ہے کہ بمقتضائے آنکہ نقل کفر کفر نباشد جسکے طبرسی ناقل ہوئی ہین تو شیعہ کب اسکی
تصدیق کرینگے اور صاحب مجمع البیان کے زبان سے کون کلمہ ایسا نکلا ہی کہ جس سے
تضمناً یا التزاماً ہی تصدیق سمجھے جائے فضلاً عن المطابقۃ پس اپنی اون روایات
سے جسکو شیعہ افترائے بحت سمجھتی ہین شیعون پر استدلال کرنا نہایت خوش فہمی
مخاطب سے ہے ثانیاً آیت اور صدر روایت کو اس فقرۂ باطلہ سے کچھہ واسطہ نہین ہے
اسلیئے کہ صدر روایت اسپر دلالت کرتا ہے کہ حاطب سے ایک فعل قبیح قابل
عتاب وخطاب رب الارباب واقع ہوا اور مضمون آیت یہی کہ جناب بارے
عتاب فرماتا ہے اوس فعل قبیح کرنیوالون پر یہانتک کہ فرماتا ہے کہ جو تم مین سے ایسا
کرتے ہین وہ راہ راست سے گمراہ ہین اور وہ ظالمین مین سے ہین اور مضمون اس
فقرۂ کاذبہ کا کہ جز افترے علی اللہ والرسول کے کچھہ نہین ہے یہ ہے کہ اہل بدر
مرفوع القلم ہو چکے ہین پس جسکو اندک عقل ہے وہ یہ سمجھے گا کہ اگر مرفوع القلم ہونا
واقعی تہا تو پھر عتاب وخطاب کی کیا معنے اور اونکا ایسے کام ہونسے منع کرنے کی کیا وجہ
اور گمراہ ٹھہرانے کا کیا باعث اور پھر اونکو ظالم کہنا کس واسطے ہے مجرب تناقض
خدا کے کلام مین لازم آتا ہے کہ خود ہے تو فرماتا ہے کہ تم جو جی چاہی ... کرو یہ جایز ہے
شراب پیو جا بجا خون بہنوسے زنا کرو جاہو سور کہاؤ تم کو سب معاف ہی پھر ایک اوسنے
کام پر کہ دوستی کفار ہے یہ عتاب وخطاب ہے کہ گمراہ بتاتا ہے ظالم ہونا ہے سناتا

ہی نے ہی فرماتا ہے ہرگز سمجھ مین نہین آتا کہ یہ امر و نہی کیونکر جمع ہو سکتا ہے بجز اسکے
کہ کہا جاوی نے افعال قبیحہ سے جو کلام اللہ مین موجود ہے وقعی ہے اور امر اِعْمَلُوا
مَا شِئْتُم راوی کذاب کی بنائے ہوئی بات ہی ورنہ کلام خدا مین تناقض ممکن نہ تھا
ثانیاً قطع نظر از مخالفت آیت و روایت کی یہ فقرہ فی نفسہ بہے باطل ہے اور عین
مذہب اباحیہ ہے کہ جس سے بنائی مذہب اسلام از بیخ برکندہ ہوتی ہے اسلئے کہ
صیغۂ امر اِعْمَلُوا مَا شِئْتُم اگر وجوب اور ندب پر محمول نہوی تو لااقل اوپر اباحت اور
جواز کے محمول ہوگا پس مضمون اسکا یہ ہوگا کہ تمکو جائز اور مباح ہے کہ جو فعل چاہو
شنائع افعال اور قبائح اعمال سے بجالاؤ اور جو دل چاہے منکر اور فحشاء اور معاصی
سے عمل مین لاؤ اور اگر کوئی کہے کہ افعال قبیحہ کہانسے سمجھی گئے تو ہم کہین گے کہ فَقَدْ
غَفَرْتُ لَكُمْ سے سمجھی گئے اسلئے کہ افعال حسنہ مین غفران کے کیا حاجت ہی ضرورت
مغفرت نہین ہے مگر بہ نسبت افعال قبیحہ کے اور اغرا بقبح اور امر بافعال قبیحہ کار
شیطان ہے چنانچہ جناب باری فرماتا ہے الشیطان یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاء
پھر فرماتا ہی انما یامرکم بالسوء والفحشاء پھر فرماتا ہی قل ان اللہ لا یامر بالفحشاء پھر فرماتا ہی
ینھی عن الفحشاء والمنکر الغرض کل آیات اور روایات اوامر و نواہی کا
مدار اوپر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ہے اور بنائی دین اسلام اسی پر قائم
کی گئے پس مضمون سے اس فقرہ سے بیخ اسلام برکندہ ہوئے جاتی ہے مگر حضرات اہلسنت
کو محبت حضرات ثلثہ مین اسکا کچھ خیال نہین ہے نعم حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ حالانکہ اس
راوی کذاب نے واسطے اظہار فضیلت عمر ابن الخطاب کی بعد قصد قتل رسول اللہ کے
جو آخر قصۂ حاطب ہی عبارت فقام عمر ابن الخطاب وقال دعنی یا رسول اللہ اضرب

عنق ہذا الفاسق فقال رسول اللہ یا عمر لعل اللہ اطلع علی اہل بدر الخ بنائی
سے تاکہ لوگ جانین کہ حضرت عمر ایسے بہادر تھی اور حمایت دین مین مستعد تھی کہ
ہر وقت قتل منافقین پر تلوار کھینچی رہتے تھے شاید ایسی باتون سی عیب سراپا عار
و شنار پشت وادن بکفار کو چھپاوے بعد اسکے فقرہ اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ بڑہایا ہے تاکہ حمقا
حضرات ثلثہ کی حرکات منافقانہ سے قطع نظر کرکے اونکو بہشتی قطعی سمجھین غافل
اس سے کہ بعد تصدیق رسول خدا کی عدم نفاق حاطب پھر حاطب کو منافق کہنا تکذیب رسول اللہ
ہے اور تکذیب رسول اللہ عین کفر و الحاد ہے اور کفار کے حق مین خداوند تعالے
فرماتا ہے لایدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط یعنی نہ داخل
ہونگے بہشت مین یہانتک کہ سماجاوی اونٹ بیچ سوراخ سوزن کے بنابراسکی عمر کا
بہشتی ہونا موقوف ہوا اوپر سماجانے اونٹ کی سوراخ سوزن مین پس بہشتی قطعی
ہونا کہان سے ثابت ہوگا تعجب ہی کہ جس بزرگ کی صحابیت پر لوگون کو فخر ہے اسکی
شان مین تو جناب باری فرماوی کہ فاستقم کما امرت یعنی جسطرح پر تو حکم کیا
جاتا ہے اوسیطرح پر قایم اور ثابت قدم رہ اور فرماوی اذاً لاذقناک ضعف
الحیوۃ وضعف الممات یعنی تو اگر اوسنے میل طرف کفار کے کرتا تو ہم دونا عذاب
دنیا اور دونا عذاب آخرۃ تجکو چکہاتے اور فرماوے لان اشرکت لیحبطن عملک
یعنی اگر شرک بخدا لائے گا تو کل اعمال خیر تیرے ساقط ہو جاینگے الغرض شان
پیغمبر مین تو خداوند تعالیٰ یہ سختیان فرماوے اور صحابہ کو ایسا مطلق العنان گستہ مہا
اور خلیع العذار کرے کہ فرماوے اِعْمَلُوا مَا شِئْتُم یعنی جو کفر اور زندقہ اور شنایع اور
قبایح تمہارا جی چاہے عمل مین لاؤ تمسے کچہ مواخذہ نہین ہے تم مرفوع القلم کردیے گئے

خدا جانے کہ حضرات اہلسنت کی عقلوں پر کیسے پردے پڑے ہیں کہ کچھ نہیں سمجھتے کہ ہم کیا
کہتے ہیں اور مآل اس کلام سراپا ملام کا کیا ہے فذرہم فی سکرتہم یعمھون
اب یہ بات بھی سن لینی چاہئے کہ بعض علمائے اہلسنت کو جو کسی وقت بیہوشی اور غفلت
سے فی الجملہ افاقہ ہوا ہے اور شناعت اور قباحت اس کلام ملام پر کچھ تنبہ ہوا ہے تو وہ
اس عبارت کی تاویل کی فکر میں پڑے ہیں اور مثل غریق کے ہاتھ پاؤں مارنا شروع
کیا ہے چنانچہ طیبی شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں قولہ فقد غفرت لکم الخ ہذہ فی
الآخرۃ اما فی الدنیا فلو توجہ علی احد منہم حد او غیرہ اقیم علیہ واقام رسول اللہ
علی مسطح حد الفریۃ وکان بدریا انتہی یعنے وعدہ مغفرت عام نہیں ہے دنیا اور
آخرت سے بلکہ مخصوص بآخرت ہے پس اگر متوجہ ہو طرف کسی اہل بدر کے
کوئی حد وغیرہ یعنی تعزیر تو دنیا میں اوسپر قائم کیجائیگی جیسا کہ جناب رسولخدا نے مسطح پر حد
قذف حضرت عایشہ جاری کی حالانکہ اہل بدر سے تھا لیکن اس تاویل سے
کچھ فائدہ نہ دیا اسلئے کہ اغرا تقبیح اور امر بالفحشاء اعملوا ما شئتم کا بحال خود رہا
غایۃ الامر یہ ہے کہ اہل بدر افعال قبیحہ کو بنظر حاکم شرع سے بچا کر کریں تا دنیا کی
عذاب سے بچ جائیں اور آخرت کا تو انکو خوف ہی نہیں ہے طرفہ یہ ہے کہ بعد
اسکے خود فرماتے ہیں وفعل حاطب کان کبیرۃ قطعا لانہ یتضمن ایذاء النبی لقولہ ان
الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ ولا یجوز قتلہ لانہ لا یکفر بہ انتہی یعنے فعل حاطب
گناہ کبیرہ تھا اسلئے کہ متضمن ایذای رسول تھا اور جناب باری فرماتا ہے کہ جو لوگ
خدا اور رسول کو ایذا دیتے ہیں لعنت کی ہے خدا نے اونپر اور قتل اوسکا جائز نہ تھا
اسواسطے کہ فعل کبیرہ موجب کفر نہیں ہے الغرض شارح صاحب جب اقرار کرتے

ہین فعل حاطب کی کبیرہ ہونیکا اور مواخذہ دنیویہ کا اور سپرد عوی کی فروع انکی اہل بدر
تو باطل ہوگیا اسلئے کہ مواخذہ دنیا تو ثابت ہوا باقی رہا کلام مواخذہ آخرت مین لیس
جس دلیل سے فعل حاطب کا کبیرہ ہونا اور قابل مواخذہ دنیا ہونا ثابت کرتی ہین
اوسی دلیل سے ہم قابل مواخذہ آخرت ہونا بھی ثابت کرتے ہین اسلئے کہ موذیان خدا
ورسول فقط ملعون اور مطرود فی الدنیا نہین ہین بلکہ جناب باری فرماتا ہے ان الذین
یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ کو جو شارح مشکوۃ کہا
سکے اور اوسکی اظہار سے جی چرا گئے یہ فقط اسلئے تہا کہ ہکی جواب سے عاجز تہے کلا
یخفی اب ایک دوسرے سنی صاحب کا کلام سنئے کہ حضرت عسقلانی شارح صحیح بخاری
فرماتے ہین وقد استشکل قولہ اعملوا ما شئتم فان ظاہرہ للاباحۃ وہو خلاف عقیدۃ الشرع
یعنے اشکال واقع ہے قول اعملوا ما شئتم مین اسلئے کہ ظاہر اس قول کا دلالت
اوپر اباحت کی رکہتا ہے جو مذہب کفر و الحاد فرقہ اباحیہ ہی اور خلاف شرع سے پہر
فرماتے ہین کہ اجیب بانہ اخبار عن الماضی ای کل عمل کان لکم فہو مغفور ویدل
ویؤیدہ انہ لو کان لما یستقبلہ من العمل لم تقع بلفظ الماضی ولقال سأغفرہ لکم وتعقب
بانہ لو کان للماضی لما حسن الاستدلال بہ فی قصۃ حاطب یعنی جواب دیا گیا ہے
اشکال لزوم اباحت کا بدین وجہ کہ قد غفرت لکم اخبار ہے زمانہ ماضی سے یعنے
جو اعمال قبیحہ زمانہ گذشتہ مین تمسے ہوئی تہے وہ بخش دیئے گئے اور یہ جواب بہی
ابن جوزی کا علمائی اہلسنت سے چنانچہ دوسری مقام پر اسکی تصریح کے ہے کہا
اوسنے کہ تائید کرتی ہی ہمکو اب یہ بات کہ اگر واسطے اعمال مستقبلہ کے ہوتا تو لفظ ماضی
نہ بیان کیا جاتا اور بجاے قد غفرت لکم کے سأغفرہ لکم ہوتا پہر خود ہی فرماتے ہین

کہ اعتراض کیا گیا ہے اور پر اس جواب کی بدین وجہ کہ اگر ماضی کے واسطے ہوتا تو تحسین نہوتا استدلال لانا ساتھہ اسکے قصہ حاطب مین یعنی فعل حاطب بابتہ ماضی عن البدریین تھا بلکہ مستقبل الحدیبیین تہا پس غفرت لکم مین داخل نہین ہوسکتا بندہ کہتا ہے کہ علاوہ اس اعتراض کی اس جوابکو اباحت اعملوا ما شئتم سے بھی کچھ مناسبت نہین معلوم ہوتی ہے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ ما شئتم سے افعال قبیحہ نظر بوعدہ مغفرت مراد لیگئی تہی اور جب مغفرت مخصوص بزمانہ گذشتہ ہوئی تو اب اعملوا ما شئتم سے ضرور ہی کہ افعال حسنہ مراد لئے جاوین لیکن اس صورت مین مضمون مرفوع القلم اہل بدر بالکلیہ باطل ہوا جاتا ہے اور عرق ریزیان حضرات اہل السنت کی دربارہ ترک معنی حقیقی قد غفرت کہ حقیقۃً واسطی ماضی کے ہی اور زبردستی بلاضرورت داعیہ اوس ہی معنی مجازی استقبالی تاویل تحقق وقوع مغفرت حتمی مراد لینے مین خاک مین مل جاتی ہین بعد اسکی حضرت عسقلانی دوسرا جواب اباحت اعملوا ما شئتم سے یون دیتی ہین وقیل ان صیغۃ الامر فی قولہ (اعملوا) للتشریف والتکریم فالمراد عدم المواخذۃ بما یصدر منہم بعد ذالک وانہم خصوا بذالک لما حصلت لہم من الحالۃ العظیمۃ التی اقتضت مغفرۃ ذنوبہم السابقۃ وتاہلوا الان یغفر اللہ لہم الذنوب اللاحقۃ ان وقعت ای کلما عملتموہ بعد ہذہ الواقعۃ من ای عمل کان فہو مغفور یعنی کہا گیا ہی کہ صیغہ امر یعنی اعملوا اسکے واسطی تعظیم اور تکریم کے ہی پس مراد عدم مواخذہ ہی اوسنی اوپر اوس چیز کے جو اونسے صادر ہو بعد اسکے اور تحقیق کہ خاص کئے گئے ہین وہ لوگ ساتھہ اسکے بجہت حصول ایک حالت عظیمہ کے واسطے اونکی جو مقتضی مغفرت گناہان سابقہ ہوئے اور اہلیت بہم پہونچائی اونہون نے واسطے اسکے کہ گناہان لاحقہ بھی اونکی بخشے جاوین اگر واقع ہون یعنے کل عمل تمہاری بعد اس واقعہ کی جس قسم کے

عمل مین ہون وہ سب مغفور ہین بندہ کہتا ہے کہ یہ عجیب کلام لچر اور پوچ ہے کہ جسکا کچھ
محصل نہین معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ اگر غرض یہ ہے کہ اِعملوا ما شئتم فقط واسطے
تعظیم اور تکریم کے کہا گیا ہے لیکن جو اعمال قبیحہ اونسے سرزد ہونگے اوسپر مواخذہ کیا
جاویگا تو اسمین شک نہین کہ اباحت کا جواب ہوگیا لیکن مرفوع القلمی اہل بدر کی بالکل
باطل ہوگئی اور مایۂ فخر و مباہات حضرات اہلسنت بالکل خاک مین مل گیا اور اگر غرض یہی
کہ یہ تعظیم موجب عدم مواخذہ بر افعال قبیحہ آئندہ ہے جیسا کہ آخر کلام مین فرماتے ہین
کہ کل عمل تمہارے جس قسم کے ہون یعنے خواہ کفر و نفاق ہو خواہ شرب خمر ہو خواہ زنا با
مادر و خواہر ہو سب مغفور ہین تو پھر اباحت مین کیا باقی رہا اور مذہب اباحیہ و مذہب
اہلسنت مین اسبات مین کیا فرق ہوا اور رفع اشکال اباحت جسکو خلاف عقیدۂ شرع
فرمایا تھا کیونکر ہوا بعد اسکے جواب ثالث کی تقریر یون بیان فرماتی ہین وقیل سے
بشارۃ بعدم وقوع الذنوب منہم وفیہ نظر ظاہر کما سیاتی فی قصۃ قدامۃ بن مظعون حین
شرب الخمر فی ایام عمر فحدہ بسبب ذلک فرای عمر فی المنام من یامرہ بمصالحتہ وکان قدامۃ
بدریا یعنی جواب اشکال اباحت مین بعضون نے یون کہا ہے کہ مراد اِعملوا ما شئتم
سے بشارت دنیا ہی اسبات کی کہ بعد از واقعۂ بدر اہل بدر سے کوئی گناہ واقع ہی
نہوگا بلکہ جو فعل اونسے واقع ہوگا وہ حسن ہی واقع ہوگا پھر خود فرماتے ہین کہ اس جواب
مین اعتراض بہت ظاہر ہی جیسا کہ اویگا قصہ قدامہ بن مظعون مین کہ اونسے شراب پی
اور حضرت عمر نے اوس سی ترک ملاقات کی پس خواب مین دیکھا کسی شخص کو کہ خلیفۂ صاحب
کو حکم کرتا ہے کہ تم قدامہ سے مصالحہ کرو اور تھا قدامہ اہل بدر سے بندہ کہتا ہے کہ یہ
جواب سب سے زیادہ وہ پوچ ہی کہ جسکو من حیث اللفظ بھی قد غفرت لکم سے کچھ واسطہ

نہین اور علاوہ شراب خواری قدامہ کی افک حضرت عائشہ جس سطح سے سرزد ہوا
اور اظہار اسرار رسول اللہ جو مثل عائشہ و حفصہ کے حاطب سی ہوا کہ جسکو طیبی صاحب
نی ایذاے رسول اللہ کہا اور اونکے حق مین ایہ لعنهم الله فی الدنیا والاخرۃ
پڑہا اور خود خدا شہادت بعض اہل بدر کی دنیا طلبی پر بقول خود تریدون
عرض الدنیا دیا ہے اور لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم سی ڈراتا ہے یہ سب
افعال اہل بدر کی مجیب کی نزدیک حسن ستھے تو پہر فعل قبیح کسکا نام ہے اور حکم
بمصالحۂ شارب الخمر دینی الا سوای شیطان سکے اور کون ہوسکتا ہے اس سے
الشیطان یفر من ظل العمر کی بہی خوب تصدیق ہو جاتی ہے پہر کیف اضطراب
علمائی اہلسنت اور ہاتہ پاؤن مارنا اونکا تاویل روایت مین دیکہنا چاہئی اور پہر
اسی روایت سی جو کیسطرح بنا نے سی نہین بنتے سر فتخار تا فلک دوار پہونچانا اور
حضرات ثلثہ کا بہشتی قطعی ہونا اوس سے ثابت کرنا نہایت تعجب کا مقام ہی لازم
تہا کہ پہلے اس خبر کے جو از قسم احاد ہی قطعیت ثابت کرتے پہر قطعیت کوئی ایسے
معنونکی جو خالی از اعتراض ہون ثابت کرتے تب بحث اسمین کرتے کہ قطعیت
بہشتے ہونی ثلثہ پر اسکو دلالت ہے یا نہین اب ہم راتبعا علی التنزل و بفرض محال
کہتے ہین کہ یہ روایت سنیہ صحیح ہے لیکن خود اہلسنت اسکی تاویلات کرتے ہین
اور اپنی عموم پر باقی نہین رکھتے اور تخصیصات دوراز کار لگاتی ہین جیسا کہ ابہی
ہمنے بیان کیا کہ کوئی صاحب مخصوص بآخرت کرتے ہین اور مغفرت دنیا سی ہاتہ
اوٹہاتی ہین کوئی صاحب مخصوص بزمانۂ ماضی کرتے ہین کوئی صاحب مخصوص
بہ تشریف و تعظیم کرتے ہین کوئی صاحب مخصوص بافعال حسنہ کرتے ہین تو اگر

شیعہ بہی اس روایت کو مخصوص بحسن ایمان وحسن خاتمہ کرین توکیا قباحت ہی لیکن حضرات ثلثہ کے نہ ایمان سہے کی شیعہ قایل ہین نہ خاتمہ بالخیر ہی ہو نیکے پس اونکا بہشتی قطعی ہونا اس روایت سی ہرگز نہ ثابت ہو گا طرفہ یہ ہے کہ مثل اسکے اور بہی روایتین حضرات اہلسنت کی صحاح کی اس مقام مین موجود ہین چنانچہ اصح الکتب قبیل کتاب الباری صحیح بخاری مین بروایت ابی ہریرہ موجود ہے قال سمعت رسول اللہ قال ان عبدا اصاب ذنبا وربما قال اذنبت ذنبا فقال رب اذنبت وربما قال اصبت ذنبا فاغفرہ لی فقال ربہ اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت بعبدی ثم مکث ماشاء اللہ ثم اذنب ذنبا الی ان کرر المقال ثلثا فقال فے المرتبۃ الثالث قال اللہ غفرت لعبدی ثلثا فلیعمل ماشاء محصل یہ ہے کہ کہا ابوہریرہ سنے کہ جناب رسول خدا فرماتے تہے کہ ایک بندہ نی بندگان خدا سے ایک گناہ کیا پس کہا خداوندا گناہ کیا مینے پس بخش تو واسطی میرے پس فرمایا جناب باری سنے کہ جانا میرے بندہ نی کہ اوسکے واسطی ایک رب ہی کہ گناہ کو بخش بہی دیتا ہے اور گناہ پر مؤاخذہ بہی کرتا ہے مینی بخشا اپنے بندہ کو پہر بعد چند روز کی پہر گناہ کیا اور پہر اوسیطرح سے کہا اور خدا نی بہی اوسیطرح سے فرمایا اور بعد چندے پہر گناہ کیا اور پہر اوسیطرح سے کہا پس مرتبۂ ثالثہ مین خدا فرماتا ہے کہ مین سنے اپنے بندیکو تین مرتبہ بخشا اب اوسکو اختیار ہے کہ جو چاہے سو کرے پس اس حدیث مین فلیعمل ماشاء مثل اعملوا ماشئتم کے ہی بلکہ اوس سے بڑہکر ہی کہ وہان توصلہ ایک کار خیر مین اباحت فواحش کی گئی تہی اور یہان تو بعد چند گناہ ہاے اور چند توبہ شکنیون کے مرتبہ مرفوع القلمی ملا اس قسم کے روایتون کو تسلیم کرنا اور پہر اوپر

ظاہر کی تاویل کرنا بجز بیدینی کے کار دیندار نہین ہے اور بغیر غیر
ذوے العقول کی کوئے ذوے عقل ہر قوع العقلی کے ذی عقل کی پسند نہین کر سکتا ہی
اور اسی سبب سی عسقلانی تاویل اَہل ناشنست مین فرماتے ہین مَعنَاہ مَا دُمتَ تَذنَبُ
فَتَتُوبُ غَفَرتُ لکَ یعنی معنے اسکے یہ ہین کہ جب تک تو گناہ کرکے توبہ کریگا مین
بخشونگا تجکو نیس سب اس حدیث مین علماء اہلسنت مغفرت کو مشروط بتوبہ کرتے ہین تو کیون نہین حدیث اہل بدر مین بھی
مشروط بتوبہ کرتا کہ شمل یار نام و دہوا نہ ہوتا۔ بالجملہ چونکہ مطمح نظر اہلسنت اثبات مرتبہ اعلی
حضرات ثلثہ ہی ادستے تاویل حدیث مین کمیہ بن نہین پڑتے ورنہ تاویل اسکی کوئی
او دشوار نہین ہے اسلئے کہ غفرت کو او پر معنی سیّئہ ماضی کے محمول کرین اور اعملوا
ما شئتم کی افعال حسنہ آئندہ مراد لین یعنے خدا فرماتا ہے گناہان سابق مومنین کو
نے بخش دیا اب آئندہ چاہیئے کہ اعمال حسنہ عمل مین لاوین اور مثل سابق کی مولخذہ
اعمال قبیحہ مین اپنے تئین گرفتار نکرین اور مناسبت تاویل ہذا سبب استخراج کی ہوتی
ہے کہ جب عمر نے تکذیب رسول اللہ کرکے حاطب کو منافق کہا اور اسکی گردن مارنے
پر مستعد ہوئی تب جناب رسول خدا نے مغفوریت سابقہ حاطب کو کہ مومن تھا
یاد دلوائی اور فرمایا کہ خدا نے مومنین کے گناہان گذشتہ سی درگزرا ہے
اور آئندہ کو حکم کیا ہے کہ مراقب اپنی احوال کے رہین اور اعمال قبیحہ سے ہاتھ
اوٹھاوین ایسے لوگون کو تکذیب صریحی رسول اللہ کرکے تو کیون زبردستی منافق
بناتا ہے اور اس سے نہین لازم آتا ہے کہ جنکا نفاق اور شقاق بدلائل قطعیہ مثل
حضرات ثلثہ کے ثابت ہو جائے اونکو بھی کوئی منافق نہ کہے اور جنکا اصرار اور عدم
توبہ بپایہ ثبوت پہنچا ہو اونکو بہشتی قطعی جانے سواسکے اور بھی توجیہات ہمارے

علمائی نیغرض تنزل بیان فرماے ہین ہم کہانتک لکہین قولہ اور تفسیر خلاصۃ المنہج
مین لکہاہے کہ خدا تعالیٰ بدریان را وعدہ مغفرت داد اقول ہم آپکی تکذیب
کہانتک کرین جو جو عبارتین آپ خلاصۃ المنہج سے نقل فرماتے ہین ہم ہرگز
اسکو مطابق اصل نہین پاتے ہین ہمارے پاس دو نسخہ تفسیر خلاصۃ المنہج کی موجود
ہین ایک قلمی ایک چہاپہ ایران کہ جو ۱۲۷۳ھ مین چہپاہے کہین اس عبارت کا پتا
نہین ملتا معلوم نہین کہ آپ کس تفسیر کو خلاصۃ المنہج سمجہتے ہین کہ جس سے یہ عبارتین
نقل کیا کرتے ہین خلاصۃ المنہج مین آخر رو ایت حاطب مین یہ عبارت لکہی ہوئی
ہے پیغمبر بر الف سوم تا اورا بسجد بیرون کنند مرد مان اور امیزدند ومی انداختند
واو باز پس میگریست و برسول خدا نگاہ میکرد شاید کہ بر وے رحم کند چون بدر
مسجد رسید رسول فرمود تا اورا باز گردانید پس حضرت او را توبہ داد وحق تعالیٰ
این آیہ فرستاد یہ ہی عبارت خلاصۃ المنہج کے ہے مین نہ کہین خطاب مستطاب
ہے نہ کہین اعملوا شئتم کا باب ہی یہ ایک تحقیقی جواب ہی آیہ کی الی التنزیل اگر یہہ
عبارت خلاصۃ المنہج کے ہو تو یہ ترجمہ او ستہ حدیث صحیح مسلم اور بخاری کا ہے
جسکا جواب بتفصیل ہم آپکو ابہی دے چکے ہین قولہ پس جب پیغمبر خدا کی زبان
مبارک سی اقول پیغمبر خدا کی زبان مبارک سی تو ہمنے کچہہ نہین سنا مگر آپکے زبان
مبارک سی سنتے ہین کہ جنین لگام نہین ہے سب بے سر وپا باتین بکتے ہین سب کچہہ
کہانتک لکہئی گا ہم ہی آپکے خدمتگزاری کو بلکہ آپکے لئی ہر وقت کفش بردار سے
کو حاضر ہین قولہ خدا کا اونکی نسبت اعملوا کہنا ثابت ہوا اقول قرآن مین تو
کہین اعملوا شئتم نہین ہے اور اگر ہے تو ملحدین کے شان مین ہے

اعملوا ماشئتم انہ بما تعملون بصیر پس اگر یہی کو ثلثہ کے شان مین کہئے تو ہم بھی
تسلیم کرتے ہین اور سوائی اسکے جو اعملوا صحیح مسلم اور بخاری مین ہے گو آپ اسکو
کتاب الباری سے پڑھکر سمجھین مگر ہم زند و پازند زرتشتی بدتر جانتے ہین اسلئے اسکو
استعداد افترا آت خدا اور رسول پر تو شاید اوسمین سبب ہونگی **قولہ** کون شبہ
رہا **اقول** شک و شبہ آپ ہی کو ہوگا ہمکو تو انحضرات کی دوزخی قطعی ہونیکا یقین ہے
قولہ ای یارو ہم ابتک نہین سمجھتے **اقول** آپ مرتے دم تک نسمجھینگے جب خدا نے
سمجھ ہی نہین دی ہے تو کہان سے سمجھئی **قولہ** کہ حضرات شیعہ کی مذہب کا مدار
کس پر ہے **اقول** حضرات شیعہ کے مذہب کا مدار غاصبین خلافت اور غاصبین
فدک پر تبرا کرنے پر ہی **قولہ** تو صحابہ کی فضیلتون سے بھرا ہوا ہے **اقول** اور
منافقین صحابہ کی رذیلتون سے بھی بھرا ہوا ہے **قولہ** اونہین بھی اونہین کے
صفات کا تذکرہ ہے **اقول** اونہین بھی منافقین بدذات کا تذکرہ ہے **قولہ**
انہین سب ہے اونکی خوبیونکا بیان **اقول** انہین سے ہے منافقین کی بدذاتیون اور
نمک حرامیون کا بیان ہے **قولہ** تو اوسے بھی اونکی فضائل کا ثبوت ہوتا ہی **اقول**
غلط محض ہے بلکہ ثلثہ کے رذائل کا ثبوت ہوتا ہے **قولہ** اور کیسی سند حضرات
چاہتی ہین **اقول** سند ایسی چاہتے ہین کہ جسکو ہم مانتے ہین اور حجت جانتے
ہین نہ مزخرفات صحیح مسلم و بخاری و ترمذی و ابن ماجہ و ابن داؤد و نسائی کہ
جسکو صحاح ستہ کہتی ہین **قولہ** کیسی دلیل چاہتے ہین **اقول** ایسی دلیل
چاہتے ہین کہ جسی عقل عقلا باور کرسکے نہ ایسی دلیل پوچ کہ جسکے توجیہ مین
تمہاری علما خود غوطے کہاتے ہین اور ہاتھ پاؤن مارتے ہین مگر کچھ بن نہین

پڑہتے قولہ اصل یہی اقول حسم بد اصلون کے اصل ونسل سے خوب واقف ہوچکے اگرچہ بہی اصالت کا اثر ہوتا تو راہ انصاف نہ اختیار کیجاتی قولہ جب ایمان اور انصاف سے نہین ہے الی قولہ پر عمل ہے اقول جب حضرات اہلسنت مین ایمان اور انصاف ہی نہین ہے اور پیروی منافقین صحابہ کبار تلمذ منظور نظر ہی تو پہر کیونکر اپنے بخار اکے پیرون اور جہوٹی مرشدون کی سکہلائی ہوئے عقیدونکو چہوڑین افسوس ہزار افسوس کہ بارہ سو برس گذر گئے اور ان لعینون سنافقون کے ہڈیان سڑگل کے خاکستر تک ہوگئین مگر جو کچھ وہ اپنے سنیون کو سکہلا گئے اوسکو وہی نہین بہوستے اور جس راہ پر وہ اپنے مریدون کو چلا گئے اوس سے نہین ہٹتے ہزار ہزار کوئے سمجہائے لاکہ آیتین اور حدیثین دکہلائے مگر آپنے امثال یہودی بغدادی پیر پیران سب پیر اور دستگیر پیروان مضلان بے توقیر کے قول کے روبرو ایک پر بہی نظر نہین کرتے کلام اللہ کی تاویلین کر دین حدیثون کو ابوہریرہ کے نام بنا ڈالین اماموں کے قول کو رد کردین مگر اپنے اجداد فاسد کے باتون کو نہین بہولتے جس عقیدہ کو خیال کیجئے اوسمین اونہین لوگون کے تعلیم کا اتبک اثر ہے اور جس مسئلہ پر غور کیجئے اتبک اونہین کمبختون بیدینونکے قول پر عمل ہے ونعم ماقیل سے بلب زہر ودل آہے کہ واشتی وارے نفشستنی سر راہے کہ داشتی وارے حضرت سلامت یہ جواب ترکی بہ ترکی ہی آپ خوش نہو جیئے آپ نی اس مقام پر تہذیب اخلاق کو بالاے طاق رکہہ کر ایک ملعون یہودی کو شیعون کا جد امجد بنا یا ہے تمنے بہی طابق النعل بالنعل اوسکا

جواب دیا گیا تدین تمدان مگر قابل گزارش دو امر ہین ایک تو یہ کہ ہم شروع
کتاب رد و تمہید مین آپکی ثابت کر چکے ہین کہ شیعیان علیؑ ابن ابیطالب مذہب
اہل بیتؑ طہارت رکہتی ہین اور اسکے بڑے بڑی علما رآپکے مذہب سے
مثل تفتازانی اور ابن اثیر جزری اور شہرستانے سب مقر ہین پھر آپ
نی شیعیان علیؑ بن ابیطالب کو شیعیان عبداللہ بن سبا بدلیل و
برہان کیونکر کہا آپ ہم بالخصوص آپکے خدمت مین کچہہ گستاخی نہین کر سکتے
ہین لیکن جس نے آپ سی یکذب وافتری کہا ہے کہ اہل تشیع عبداللہ بن سبا
کو اپنا پیشوا جانتے ہین اور اوسکے عقائد باطلہ پر عمل کرتے ہین اوسی سے
ہم مخاطب ہو کر کہتے ہین کہ اے شخص کذاب اگر تو حلال زادہ ہے تو مستند
کتابون سے قطع نظر کرکے کسی غیر مستند ہی کتاب مین شیعون کی
دکہلا دے کہ کوئی لفظ کوسے ہی شیعون نے عبداللہ بن سبا سے نقل کیا
ہو یہ خلاف عقل ہے کہ کوئی شخص کسیکو اپنا پیشوا جانے اور پھر اوسکی اقوال اور
عقائد اپنے دین وایمان کے کتابون مین نقل نکرے پس یہ مفتری کذاب یا
اپنے دعوی کو کسے دلیل سے ثابت کری یا وہ گوئی اور افترا پردازے
سے باز آوے دوسری ایک نقل مشہور ہے کہ ایک روز مجلس عالمگیر بادشاہ
مین رافضیون کے باپ پر تبرا ہوتا تہا اتفاقاً کوئی شیعہ ظریف
بہی حاضر مجلس تہا اوسنے آواز بلند کہا کہ محمد بن ابی بکر رافضی بود کل
اہل مجلس نے بی غور و تامل کہا کہ بپدرش لعنت غرض نقل ہی اس
حکایت کے یہ ہے کہ آپ صدر کتاب مین اسکا اظہار کر چکے ہین

کہ ہمارے آبا اور اجداد سب شیعہ تھے پس اس صورت مین جب آپنی
ایک یہودے ملعون کو سب شیعون کا دادا بنایا تو قطع نظر اسکی کہ
وہ آپ کا بھی لکڑ دادا ہوا آپ کو اسقدر ناخلفی اور عقوق ابا اور اجداد نہ
مناسب تھا اور اگر فرمائیے کہ بکمال نارضامندی از آبا و سبھے اپنی
تئین اونکے نبوت سی خارج کرلیا ہے تو پھر شروع کتاب مین
اپنے تئین ابن سید ضامن علی غفرہ اللہ کیون کہا اور بعد از خروج
بنا بر مذہب استحلاق ابو حنیفہ کہ جس مین نطفہ منزلہ ہندوی پر چلتا
ہے آیا کسی افغان کے تحت نبوت آپ ہوگئے ہین یا نہین اگر ہوگئے ہین
تو ضرور یہی کہ ایک اشتہار دیجئے تاکہ لوگ آپ کو ابن سید ضامن سے علے
نہ کہین بلکہ ابن فلانے خان کہین اور اگر آپ نے کسیکو ابھی تک باپ نہین
بنایا تو مشکل ہے کہ قیامت تک آپ بن باپکے کہلائینگے جناب والا یہ برا مانی
کی بات نہین ہے قدیم سے یہ ہوتا چلا آیا ہی دیکھیے جب حارثہ نے
نبوت زید کا انکار کیا تو جناب رسول خدا نے اونکو اپنے نبوت مین داخل
کرلیا اور اسی طرح جب محمد بن ابی بکر نے اپنے باپ سے انکار کیا اور
قاتلین عثمان مین شریک ہوگئی تب جناب امیر علیہ السلام نے اونکو
اپنی فرزندی مین لے لیا اسیطرح آپ سے کیسیکی فرزندی مین در آئی
اور چونکہ آپ کو مذہب اہلسنت پسند آیا ہے اور بڑی گرے افغانان
توران ہین تو مناسب یہ ہے کہ اونہین کے فرزند ارجمند بنیئے ہمارے
رائے ناقص مین جو مناسب معلوم ہوا ہمنے عرض کیا آیندہ آپکو اختیار ہی

قال الخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام چہتوین آیت والذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ والذین اووا ونصروا اولئک ھم المؤمنون حقا لھم مغفرۃ ورزق کریم اس آیت کی معنی یہ ہین کہ جو لوگ ایمان لای اور جنھون نی ہجرت کی اور خدا کی راہ مین جہاد کیا اور جن لوگون نی جگہہ دی اور مدد کی وہی سچی ایمان والی ہین اونکی لیئی مغفرت اور رزق باکرامت ہی اس آیت پر ایمان لانیوالی مہاجرین اور انصار کی ایمان اور اسلام پر کچہہ شبہہ نہین کرسکتی اور اونکی مغفرت اور جنتی ہونیمین کچہہ شک نہین لاسکتے اسلئی کہ جب اللہ جل شانہ خود تصدیق فرماتا ہی کہ جن لوگون نی ہجرت کی اور اپنی گہر بار کو چہوڑا اور جنہون نی پیغمبر صاحب کو اور ہجرت کرنیوالونکو اپنی گہر ومین جگہہ دی اور اونکی مدد کی وہی سچی مسلمان اور پکی ایمان لانیوالی ہین اور مغفرت اور رزق کریم اونکی حصہ مین ہی پس خدا کی ایسی شہادت کو سنکر کونسا شخص ہوگا کہ مہاجرین اور انصار کی ایمان مین شبہہ کری اور اونکی مغفرت مین کلام کری شیعیان عبد اللہ ابن سبا کو ذرا سمجہنا چاہئی کہ جب اللہ جل شانہ مہاجرین و انصار کی ایمان کی تصدیق کرتا ہی اور اونکی حق مین شہادت اولئک ھم المؤمنون حقا کی دیتا ہی اور اونکی شان مین لھم مغفرۃ ورزق کریم فرماتا ہی پہر کیونکر اونکی دلمین ایسی پاک لوگونکی طرف سی شبہہ ہوتا ہی اور کسطرح اونکی زبان سی ایسی شخصونکی نسبت کفر و نفاق کا کلمہ نکلتا ہے کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم اگر کسی کو شک ہو کہ آیت اون مہاجرین اور انصار کی شان مین نہین ہے جنکی نسبت حضرات شیعہ نیک اعتقاد نہین رکہتی اسلئی ہم تفسیر مجمع البیان سی جو معتبر تفسیر امامیہ کی ہی تفسیر اس آیت کی لکہتے ہین جسکو شک ہو وہ صفحہ ۲۵۴ تفسیر مذکور مطبوعہ طہران ۱۲۶۸ہجری کو دیکہ لی مفسر موصوف لکہتا ہی کہ خدا نی پہر ان آیتو مین مہاجرین اور انصار کا ذکر کیا اور انکی ثنا اور صفت بیان کی پس خدا کی اس قول کا والذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی

سبیل اللہ یہ مطلب ہی کہ تصدیق کی اونہون سنے خدا کی اور رسول کی اور ہجرت کی
اپنے گہرون اور وطن سے یعنی مکہ سی مدینہ کو اور جہاد کیا اونہون سنے خدا کی دین کی
ترقی کے لئے اور والذین آووا ونصروا کی یہ معنے ہین کہ جگہہ دی مہاجرین کو اپنی گہرون
مین اور مدد کی پیغمبر کی اور اولئك هم المومنون حقا کا یہ مطلب ہی کہ وہی لوگ سچے
مسلمان ہین اسلئے کہ اونہون سنے اپنی ایمان کو ہجرت کرکی اور مدد دیکر ثابت کردیا اس
تفسیر کو دیکہہ کر اگر حضرات شیعہ مہاجرین اور انصار کی فضیلت کا اقرار نکرین تو سوای تعصب
اور ضلالت کی کیا تصور کیا جاوی کاش اگر حضرات بمقابلہ ایسی صریح آیتون اور ایسے
صاف بشارتونکی ایک دو آیت بہی قرآن سے نکالکر ہمکو دکہلاتی اور جسطرح پر ہم نی اونکے
فضائل اور درجات کو کلام اللہ سی ثابت کیا وہ قرآن ہی کی سند سی اونکی ایک ہی برائی
کا ثبوت پہنچاتی تو ہم اونکو کسیقدر معذور بہی جانتے لیکن افسوس تو ہمکو اسی بات کا ہی کہ ہم
تو مہاجرین اور انصار کی فضائل مین قرآنکی آیتونکو پیش کرستے ہین رسول کی احادیث کو
بیان کرتی ہین آماسونکی قولونکو ائمہ ین کی کتابونسی نکال کر دکہلاستے ہین اور وی ان سبکو
چہوڑکر چند مفتری کذابونکی جہوٹی باتونکو پیش کرستے ہین اور ان لوگونکی قولون پر عمل کرتی
ہین جنکو اماموں نی نکال دیا اور جن پر اپنی زبان سے لعنت کی اور جنکو جہوٹا اور مفتری
خطاب دیا جسکا ثبوت ہم آیندہ کرینگے انشاء اللہ تعالی پس انصاف کرنیوالی انصاف
کرسکتی ہین کہ خدا کی کلام پر ہم ایمان رکہتے ہین یا حضرات شیعہ اور قرآن کے آیات کی ہم
تصدیق کرستے ہین یا شیعیان عبداللہ بن سبا یقول المتمسك بولایۃ علی ابن
ابیطالب علیہ السلام ترجمۂ آیۃ تو تراجم قرآنیہ سے دیکہکر آپ نی لکہا مگر افسوس ہی
کہ اونکی تحو تفسیر مین دیکہی والی بہی کسیقدر معتبر سمجہہ لیتے ہین مگر آپ کچہ نہین سمجہتی جناب والا

سنی اور یہ بھی کہ اولئک ہم المومنون حقا خبر ہے اوس مبتدا کی جسمین چند قیدین
جناب باری سے نے لگائی ہین اول ایمان دوم مہاجرت سوم جہاد فی سبیل اللہ پس جن
لوگونمین یہ تینون باتین پائی گئی ہین اونکو خدا فرماتا ہے کہ ہم المومنون حقا اور جو لوگ
کہ مصداق ان صفات ثلثہ کی نہین وہ تحت اس آیہ کے ہرگز داخل نہین ہو سکتے اور
گستاخی معاف مکرر گزارش ہو چکا کہ آپکے حضرات ثلثہ ان صفات ثلثہ سے بالکل بیبہرہ
ہین اسواسطے کہ نہ حقیقت مین وہ ایمان بخدا و رسول لائے اور نہ مہاجرت فی سبیل اللہ اور نہ
جہاد فی سبیل اللہ کیا بلکہ ایمان اور مہاجرت اور جہاد اونکا گلہ بطمع مال دنیا تھا منکم من
یرید الدنیا و منکم من یرید الاخرۃ و تریدون عرض الدنیا و اللہ یرید الاخرۃ
اگر یہ طالبین دنیا مہاجرین اور انصار نہین ہین تو کون لوگ ہین بیان آیہ سابقہ مین گزرا
کہ راس و رئیس طالبین دنیا حضرت ابوبکر تھے جنکی رای شریف باوجود کراہت رسول اللہ کی
واسطے فدیہ لینے کے اسارای بدر سے ہوئی اور خداوند باری کیطرف سے بشارت لمسکم فیما
اخذتم عذاب عظیم اونکی شان جلالت نشان مین نازل ہوئی الغرض ایمان منافقونکا
کس شمار مین ہے جو آپ بار بار اونکو تحت الذین امنو مین داخل کرتے ہین جس خدا
منافقین صحابہ کو بدترین کفار مین شمار کرے اور فی الدرک الاسفل من النار
کہا اور آپ اونکو مومنون حقا لہم مغفرۃ و رزق کریم کہین جب خدا کا سامنا
ہوگا تب اس زخرف تقریرون کا مزا معلوم ہوگا ابھی زبان و قلم اختیار مین ہے جو چاہیے
سو کہیے ہم نے سابق مین بیضاوی اور مشکوٰۃ شریف سے لکھا ہے کہ مفہوم مہاجرت مین ہجرت
عن الشرک و ہجرت عن المعاصی اور ہجرت وطان الذین سب داخل ہے اور آپکی ثلثہ کی ہجرت
حقیقی عن الشرک و المعاصی اور ہجرت الذین غیر مسلم ہے بلکہ ہجرت اونکی بشہادت خدا تردید دن

عرض الدنیا الدنیا تھی اور شرکت جہاد اونکی بھی بطمع مال غنیمت تھی اور وقت مجاہدہ بجز
بھاگ کھڑی ہونیکی اونسے کچھ عمل مین نہین آیا اِن سب باتون کا ہم ثبوت بوجہ حسن آپ سے
کی کتابون سے کرچکی ہین اب تکرار بیکار ہی **قولہ** اس آیت پر ایمان لانیوالی مہاجرین اور
انصار کی ایمان اور اسلام پر کچھ شبہ نہین کرسکتی **اقول** اس آیت پر ایمان لانیوالی مومنین
مہاجرین کے ایمان مین کچھ شبہ نہین کرتے ہین بلکہ منافقین کی ایمان مین شبہ کیا بلکہ یقین عدم
ایمان کا کرتے ہین اور اونکی جہنمی ہونیکا شک کیا بلکہ یقین کرتے ہین **قولہ** جن لوگون کی
ہجرت کی **اقول** مراد ہجرت سی ہجرت حقیقی ہے جو للدین تھی نہ وہ ہجرت جو للدنیا تھی کما
مر مرارا **قولہ** سچی اور پکی ایمان لانیوالی **اقول** سچے اور پکی مومنین موقنین سے تھے نہ منافقین
خادعین اللہ والمومنین کہ وہ نہایت کچی تھے **قولہ** شیعیان عبد اللہ بن سبا کو سوچنا چاہئی
اقول سنیان معاویہ و یزید کو سوچنا چاہیے کہ جب اللہ جل شانہ مومنین کی تعریف کری تو ہم
منافقین بحکم کیونکر اوسمین داخل کرسکتے ہین یفترون علی اللہ الکذب ولقد لعنوا
بما قالوا **قولہ** تفسیر مجمع البیان **اقول** صاحب تفسیر مجمع البیان سے نہی مثل خدا کی مومنین
ہی کی مدح و ثنا کا ذکر کیا ہے یہ نہین فرمایا ہے کہ منافقین کی شان مین الذین اٰمنوا و
ہاجروا و جاہدوا فی سبیل اللہ نازل ہوا ہی اور یہ بھی نہین فرمایا ہی کہ شیعہ جن منافقین
مہاجرین اور انصار کو برا کہتی ہین اونہین کی شان مین یہ آیت بھی حضرت والا جاہ کہین مطلق
مومن یا مہاجر یا انصار بلا قرینہ اطلاق کیا جای گا تو اوس سے افراد کاملہ یعنی مومنین اور
مہاجرین اور انصار حقیقی ہی مراد ہونگے نہ منافقین مہاجرین و انصار کہ بظاہر مومن بھی
اور مہاجر بھی اور انصار مین سے تھے اور حقیقت مین کافر اور یہان تو قرینہ بہت ظاہر ہے کہ
مومنین حقیقی ہی بشریٰ بہشت ہین نہ منافقین کہ مبشر بالدرک الاسفل من النار ہین **قولہ**

یہ مطلب ہی کہ تصدیق کی اونہون سنے خدا کی **اقول** لفظ اونہون سی کون لوگ مراد ہین آیا
ثلثہ مراد ہین یا منافقین مراد ہین یا مومنین مراد ہین اگر مومنین مراد ہین تو ثلثہ اور منافقین کو کیا
ملا علاوہ اسکے مبتدا تو الذین ہی اور چونکہ الذین مبہم ہے تو جناب باری خود دفع ابہام فرماتا
ہی کہ وہ لوگ جنہون سنے تصدیق خدا و رسول کی یعنے بقلب نہ مثل ثلثہ کہ ایمان اونکا افواہ
تھا و لم تومن قلوبھم اور جنہون نی ہجرت کی الذین لا الخ دنیا اور جنہون نی
جہاد فی سبیل اللہ کیا نہ فی سبیل الدنیا پس جو لوگ جامع ان صفات کی ہین جناب بارے
اونکو بشارت جنت و مغفرت دیتا ہے کیون حضرت منافقین صحابہ اور ثلثہ اس تفسیر مین
داخل رہگئے یا نکل گئے آپکی خواہش اور تمنا تو دخول ثلثہ ہی کی ہوگی مگر شیعہ کب داخل
کرتے ہین **قولہ** اس تفسیر کو دیکھکر اگر حضرات شیعہ مہاجرین اور انصار کی فضیلت کا اقرار
نکرین **اقول** اس تفسیر کو ہمین صاف صاف قید تصدیق خدا و رسول موجود ہے دیکھکر اگر
حضرت اہلسنت معنی فضیلت ثلثہ ہون بالخصوص اون لوگونکی نزدیک کہ جو ثلثہ کو مصدق خدا
و رسول سمجھتے ہی نہین ہین تو سوای حماقت اور ضلالت کے کیا تصور کیا جاوے **قولہ** ایک
دو آیت بھی قرآن سی نکالکر ہمکو دکھلاتی **اقول** ہم سیکڑون مرتبہ نکال کر دکھلاتے ہین
مگر کیا کرین کہ اندھون کو سوجھتا ہے نہین حضرت سیکڑون آیات ہین مجمع
قرآن جو آپ نے سنا ہوگا کہ منافقین صحابہ کی شان مین ہی سبکے
راس و رئیس حضرات ثلاثہ ہین **قولہ** ہم آپ کو کسی قدر معذور جانین **اقول** آپ
آنکھون سے خود معذور ہین دوسرون کو معذور سمجھنی سے کیا ہوگا **قولہ** ان سبکو چھوڑکر چند
معترضین کذابونکی جھوٹی باتون کو پیش کرتی ہین **اقول** جسنی ہمارا کلام ازاول تا آخر
دیکھا وہ جانتا ہے کہ ہمنی سوا کلام اللہ کی تمہارے ابطال مذہب مین کچھ پیش نہین

کیا آزی چند مفتری کذابوں کے کلام کو بھی کہین کہین در پیش کیا ہے وہ اصحاب صحاح ستہ
وغیرہ مین نہ اس راہ سی کہ اون کذابون کی تصدیق کی ہی بلکہ اس راہ سے کہ
اونکی جھوٹی باتون سے بھی تمھاری تکذیب کی ہے **قولہ** کہ جنکو اماموں نے نکال دیا
اور جن پر اپنے زبان سی لعنت کی **اقول** جو ملاعین کہ مردود درگاہ ائمہ ہوتے اور ائمہ حق
او نہر کیا اونکی پیرون پر بھی لعنت کی وہ رُوات حضرت اہلسنت ہین اسی سبب سے
دیکھو کہ کہین صحیح بخاری مین امام جعفر صادق ملسے بزرگ سی جنکے چار ہزار راوے ہین ایک
روایت بھی نہین مذکور ہوی ہے بلکہ ذہبی ذہب اللہ بنورہ نی تو تصریح اسکی کی ہے کہ لم یحتج بہ البخاری اور تفتازانی نے فخر کیا ہے کہ ہم شل شیعون کی مرویات اہلبیت
پر عمل نہین کرتی بلکہ مرویات صحابہ پر عمل کرتے ہین وقتہ فہ سے صدر الکتاب
قولہ جسکا ثبوت ہم آیندہ کرین گی انشاء اللہ **اقول** ہم بھی اوس ثبوت کا ثبوت کذب
وافتری آیندہ کرینگے انشاء اللہ تعالے **قولہ** پس انصاف کرنیوالی **اقول** انصاف دنیا
مین کہان ہے اگر انصاف ہوتا تو تم شیعہ سے سُنی اور سُنی سے نصرانی نہ بنجاتی ہم بھی کہتے
ہین کہ اگر کوئی منصف دنیا مین پایا جائیگا تو انصاف کرے گا خدا کی کلام پر ہم ایمان
رکھتے ہین یا حضرات اہلسنت اور قرآنکی آیات کی ہم تصدیق کرتے ہین یا سفیان یزید و معاویۃ
العادیۃ الغاویۃ اسکنہ اللہ فی الھاویۃ **قال المخاطب لقمقام** ہداہ اللہ سبل السلام
اسی بابمین اگر فرض کیا جاوے کہ جو ہمارا اعتقاد نسبت صحابہ کی ہی وہ معاذ اللہ باطل ہووے اور جو عقیدہ شیعونکا نسبت
اونکے ہے وہی صحیح ہووے اور قیامت کی دن اللہ جلشانہ عدالت کی کرسی پر بیٹھکر ہمارے اعتقاد باطل
پر ہمسے بھی جواب چاہے تو ہم اوسکی نگاہ کو اوسکے سامنی کر دینگی اور نہایت ادب سی عرض کرینگے کہ الٰہ العالمین تو
عادل ہے اور موافق مذہب شیعون کے تیرا عدل اصل ایمان مین سے ہے

تو آپ تو سے انصاف کر کہ یہ کتاب تیری ہے جسکو تونے ہماری ہدایت کیواسطے اپنے پیغمبر
کی معرفت نازل کیا اور اسکا نام کتاب مبین رکھا اور اوسکی عبارت اور مضمون مین اغلاق
اور تصنع کو دخل نہ دیا ہر چیز کو صاف صاف بیان کر دیا اور خود اوسکا حافظ رہکر اوسکو تحریف
سے محفوظ رکھا پس حسب الحکم تیری ہی کتاب کو اپنی آنکھونکے سامنے رکھہ لیا اور جو
کچھ اوسمین تو نے کہدیا اور فرما دیا اوسی پر ہم نے یقین کیا تمہاجرین اور انصار کی تعد ربزرگیان
اور فضیلتین تو نے بیان کین کہ ہم اونکی نسبت نیک اعتقاد رکھنے پر مجبور ہو گئے اور تیری ہے
شہادت سے اونکے ایمان اور اسلام پر بلکہ اونکے فضائل اور درجات پر معتقد ہو گئے کہین
تو نے اونکے حق مین فرمایا الذین امنو وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم
اعظم درجۃ عند اللہ اولئک ھم الفائزون کسی مقام پر تو نے اونکی نسبت ارشاد
کیا والذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ والذین آووا ونصروا
اولئک ھم المومنون حقا کسی جگہہ اونکی شان مین تو نے فرمایا لھم مغفرۃ ورزق
کریم کسی مقام پر اونکی صفت مین تو نے کہا الیرزقنھم اللہ رزقا حسنا غرضکہ
خدایا جب ہم نے تیری کتاب کو کہولا تو کوئی ورق اور کوئی صفحہ اوسکا مہاجرین اور انصار کی
ذکر سے خالی نہ پایا کسی آیت سے اونکے برائی کا ثبوت کیسا اونکی فضیلت پر شبہہ تک نہوا
جب تیری کتاب سے اونکی نسبت شہادت چاہی تو یہی معلوم ہوا کہ اولئک ھم
المومنون جب قرآن سے اونکی واسطے فال کہولی تو یہی نکلا کہ اولئک ھم الفائزون
پس جب تو نے یا اپنے بے نیازے اونکے صفات اور فضائل سے اپنی
کتاب کو بہر دیا اور اونکی شان مین بار بار لقد رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ فرمایا
اور ہمکو اونکی اقتدا اور پیروی کے تاکید کی اور او نسے محبت رکھنے کی تحریص اور

عداوت اور کینہ رکہنی پر تہدید فرمائی تو ہم اگر اونسے محبت نرکہتے اور اونکو اچہا نہ جانتے
اور اونکی اقتدا نہ کرتی کیا کرتے آکر العالمین تو سے نہ ہمکو اون لوگون مین تو پیدا نہین کیا
تہا جنکی نسبت تونی فرمایا ہے الذین اخرجوا من دیارہم یبتغون فضلا من اللہ
و رضوانا اوس گروہ مین تو نے ہمکو شامل ہی نہ کیا تہا جنکی صفت مین تونی ارشاد کیا
ہے والذین تبوؤ الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم ہمکو تو
اون سبکے پیچہی مخلوق کیا اور ہم لوگونکی نسبت پہلی ہی سے تونی یہ لکہدیا والذین جاؤا
من بعدہم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا
تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا تو کیونکر ہم اون پیشواؤن سے محبت نہ رکہتی اور
کس طرح اونسے کینہ اور عداوت رکہتی یہ کتاب تیری موجود ہے جسکی نسبت تونی فرمادیا
تہا کہ نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور اسی وعدہ پر ہم اوسکو برابر غیر محرف
سمجہتی رہے اور اسپر ایمان رکہتی آسے اگر یہ آیتین جو مہاجرین اور انصار کی نسبت ہمنی
بیان کین تیری کتاب مین موجود ہین تو پہر خدایا ہمارا کیا قصور اور کیا گناہ ہی جنکو تمنی
اچہا کہا ہمنی اچہا جانا جنکی تو نے تعریفین کین اونسے ہمنی محبت رکہی ہان اگر ان لفظون کی
تو نے اور کچہہ معنی رکہے ہون اور اس عبارت کا مطلب اور کچہہ ہو تو ہم نہین جانتے تم وافق
تیری ارشاد کی تیری کتاب کو کہلی ہوئی روشن کتاب سمجہتی رہے اور اوسکو معما و پہیلیون کا
مجموعہ نہ جانتے تہی غرضکہ ہم نہین جانتے کہ جب ہم یہ جواب دینگے تو خداوند عادل کس جرم
مین ہمکو سزا دیگا اور کسطرح ہمکو اپنی کتاب کا تصدیق کرنیوالا نہ سمجہیگا ہمکو تو یقین ہے کہ ضرور
ایسی عقیدہ سے خدا ہماری نجات کریگا اور ہمکو اونکی مغفرت اور رزق کریم مین سی حصہ عطا
کریگا اسے یارو ہمارا جواب تو سن لیا اب کچہہ اپنی جوابدہی کے فکر کرو کہ اگر تمہارا عقیدہ

جو یہ نسبت صحابہ کی سب باطل ٹھہرا اور قیامت کے دن خدا نی تمسے مواخذہ کیا
تو تم کیا جواب دوگی ہماری نزدیک تو سوای اسکے دوسرا جواب نہین ہو سکتا
نہ! خداوندا ہمنے تیری کتاب کو اسلئی پس پشت ڈالدیا تھا کہ اوسمین اصحاب رسول
نی تحریف کردی تھے اور اوسکو کم و بیش کر دیا تھا جیسا تونی نازل کیا تھا ویسا
نہ رکھا تھا اور اصلی مصحف امام صاحب کی پاس تھا وہان ہمارا گذر بھی نہو سکتا تھا
کچہ نشان اور پتہ بھی امام صاحب کا نہ ملتا تھا پس ہم کیونکر مصحف عثمانی پر عمل
کرسکتے اور کیونکر محرف قرآن کی تصدیق کرسکتے ہم تو اسکو کبھی دیکھتے بھی نہ تھے حفظ
یاد کرنیکا کیا ذکر ہے کبھی اسکو پڑہتی سبھی نہ تھی بلکہ ہمیشہ امام صاحب کی خروج
کی دعا کیا کرتی تھے اور انکی ساتھ جو اصلی قرآن تھا اوسکے دیکھنی پر جان دیتی
تھے مگر خداوندا ہمارا کیا قصور ہے اسلئی کہ تونے اونکو ایسا چھپایا کہ کبھی اونکا جمال
بھی نہ دکھلائی دیا ہزارون عرضیان بھیجین ایک کا بھی امام نے جواب نہ دیا۔
مسند یا بر خود تین خضر و الیاسؑ کے ذریعہ سے براہ دریا ارسال کین کسی پر کچھ
حکم نہ آیا بڑی بڑے مجتہدون سے پوچھا اونہون سے بھی فرمایا کہ ابھی انتظار مین
رہو اور خروج اور ظہور کی دعا کیا کرو ہنوز وقت نہین آیا لیکن ہمنی بہت انتظار کیا
مگر ہماری سب جیتے جی ظہور کسکا خروج کیسا کچھ خبر تک امام کی نہ آئی سے

شام تک تو آمد جانان کا کھینچا انتظار   وہ نہ آیا وعدہ اپنا پایان برابر ہو گیا

ن ہی امام کی غیبت سر آنکھ ہنی جبر تک لیکن دیکھنا کسکا ملنا کیسا صورت تو امام
کی نظر ہی نہ پڑی پس بغیر امام کی ہم کیا کرتے اور کیونکر راہ حق پہ چلتے ہان امام
کے دیکھنی والون سے جو کچھ سنے کہدیا اوسپر ہم ایمان لے آئی اور اوسکو حق

جانتی رہے اور کبھی اوس سے نہ پھرسے پس اگر خدا یہ جواب سنکر فرما وے کہ لمے
کمبختون جبکہ مین اپنے کلام کا حافظ تہا اور خود کہہ چکا تہا کہ نحن نزلنا الذکر وانا
لہ لحافظون تو کسکی مجال تھی کہ وہ تحریف کرتا اور کون تہا کہ اوسکو بدل دیتا
کسنی تمسے کہا کہ میری کتاب مین تحریف ہوئی تھے تب تم شاید یہی جواب دوگی
کہ ہمنے زرارہ سے سنا تھا ہمسے شیطان الطاق سے کہدیا تھا تب اوسوقت اگر خدا
یہ فرماوے کہ بدبختو مین سچا تہا یا زرارہ میرا رسول صادق تھا یا شیطان الطاق
تو معلوم نہین کہ کیا جواب دوگے ہماری نزدیک تو سوای اقرار جرم کی اور کچھ
جواب ندیسکوگے اوسوقت سوای اسکے کہ فاعترفوا بذنبهم
فسحقا لاصحاب السعیر و کچھ حکم نہوگا یقول المتمسک بولایة علی ابن ابیطالب
علیہ السلام لقد حق القول کل حزب بما لدیهم فرحون مثل مشہور ہے کہ
کی کفار بت پرست بہی اپنے جی مین بہت مزخرفات اور لغویات سوچکر اپنا دل
خوش کر لیا کرتے ہین لیکن یہ اوسی وقت تک ہی جب تک کسی مخاصم کا سامنا
نہین ہوا یہی مثل ہے کہ جبتک اونٹ پہاڑ کی نیچے نہین جاتا ہے جانتا ہے کہ
مین سب سے اونچا ہون سامنا خداوند جبار و قہار کا تو ایک امر عظیم ہے کہ
جس سے انبیا کی بدنون پر لرزہ ہے اگر آپکو کسی ادنی مخاصم کا سامنا پڑے
تو دیکھیے کہ کسطرح آپکے مزعومات باطلہ کی دھجیان اوڑا دیتا ہی آپکے بڑے
بڑی گرو گھنٹا دیکھی کتابون کے مثل شاہ عبد العزیز اور مولوی حیدر علی کی جیتھیری
اوڑادیے گئی تو آپکی واہیات تقریرون کے کیا حقیقت ہی محصل آپکی اس تقریر
بے سروپا کا یہی ہے کہ جب خدا پوچھیگا کہ ثلثہ کو اسے سینوں نے اپنا پیر کیون بنایا

تو ہم جتنی آیات صحابہ کی تعریف مین اور مہاجرین اور انصار کی تعریف مین ہین پیش
کرینگے تب خدا لاجواب ہوجاویگا سبحان ربی وبحمدہ جناب من یہ ہمکو نہین معلوم کہ
خداوند تعالیٰ آپکے اس جواب باطل کو کس تقریر سے باطل کریگا مگر شیعہ اپنی حسن ادا
کے طفیل سے چند وجہ جواب دے سکتے ہین ایک یہ کہ جناب باری فرماوے کہ ہم بالخصوص
ثلثہ سے سوال کرتے ہین تو مطلق صحابہ کا ذکر جواب مین کیون کرتا ہے کیا مطلق کا
وجود فرد دیگر مین ہوکر پایا جانا ممکن نہین ہے دوسری ہمنے مومنین صحابہ کی تعریف کی
ہے یا منافقین صحابہ کی تعریف کی ہے تیسری ہمنے کہان کہا ہے کہ ثلثہ مومنین
مہاجرین سے ہین اگر آپ جواب مین فرمائینگے کہ ہمنے بی بی عائشہ حفصہ اور حضرت
ابوہریرہ وغیرہ سے سنا کہ سب صحابہ اور سب مہاجر اور سب انصار مومنین مخلصین
سے تھے تو جناب باری فرمایگا کہ اے کمبختو ای بد نوای ومن اصدق
من اللہ قیلا تم ان کذابونکو خدا سے بہی صادق ترسمجھے مینے خود صحابہ کے
شان مین کہا تہا کہ منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاخرۃ اور بعض
مہاجرین اور انصار کی شان مین کہا تہا تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرۃ
اور انہین کے شان مین کہا تہا بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا والاخرۃ خیر وابقی
اور انہین کی شان مین کہا تہا ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا
والاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا اور انہین کے شان مین کہا تہا
یقولون بافواہہم ما لیس فی قلوبہم اور قالوا انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ
واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون اور ولا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر من الذین
قالوا امنا بافواہہم ولم تؤمن قلوبہم اور یخادعون اللہ والذین امنوا وما یخادعون الا انفسہم

الغرض اس قسم کی سیکڑوں آیتیں اور حدیثیں ہیں جو مطلق صحابہ کی کفر و نفاق پر دلالت کرتے ہیں بلکہ بالخصوص ثلثہ کی کفر و نفاق پر دلالت کرتے ہیں او خدا نے اتمام الحجۃ علم مسلم اور بخاری وغیرہ سی لاعن شعور لکھوا دی ہین مثل حدیث قرطاس و حدیث حوض و حدیث فدک و حدیث جیش اسامہ الی غیر ذلک پس جب بمقتضای للہ الحجۃ البالغۃ و حجتہم داحضۃ عند ربھم حجت خدا غالب آوینگے تو معلوم نہین کہ حضرات اہلسنت کیا جواب دینگے ہماری نزدیک تو سوا ئے اقرار جرم کے کچھ جواب نہ دی سکینگے اور اسوقت سوای ادخلوا ابواب جہنم خالدین فیھا فبئس مثوی المتکبرین کی کچھ حکم ہوگا قولہ عدالت کی کرسی پر بیٹھکر ہمارے اعتقاد باطل پر ہمسے جواب چاہی اقول جب تم اپنے اعتقاد کو باطل سے فرض کرتے ہو تو باطل کو کلام اللہ سی کیونکر ثابت کر سکتے ہو حالانکہ خود جناب باری فرماتا ہے کہ لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ یہ فرض تو فرض متناقضین سے ابھی تو تمہاری بدحواسی کا حال یہی پس جب خدا عدالت کی کرسی پر اجلاس فرماوی گا اور منبر باری اور رفتار سے پہ جلوہ فرما ہوگا اور کار پردازان قضا تمکو سامنے بلاوینگا تب تم سے مجرموں کے مونہہ سے کیونکر ایسی مختل اور متناقض تقریرین بدحواسی کے نہ نکلیں گے دنیا مین تو یہ اختلال حواس ہے اب آخرت کا خدا حافظ خدا کا کرسی پر بیٹھنا کہ یاد دہ عرش کے چرچرانی کا ہے اور ہنستی ہنستے اولٹ جانی کا ہے جیسا کہ صحیح بخاری مین ہے ضحک اللہ حتی استلقی یعنے خدا ہنسا یہانتک کہ اولٹا گر ا یہ صفت تو ہنسی کی ہے اور رونے سی تو طوفان نوح آجاتا ہے نہین معلوم کہ ان طوفانونکا جواب

حضرات اہلسنت خدا کو کیا دیںگے **قولہ** موافق مذہب شیعون کے تیرا عدل اصول ایمان مین سے ہے **اقول** اور موافق مذہب سنیون کے تیرا ظلم اصول ایمان مین سے ہی تف بر این ایمان کہ جسمین خدا ظالم ہو حضرات اہلسنت کو کچہہ بہی غیرت نہین ہے کہ تخصیص عدالت خدا فقط ساتہہ شیعون کے کرتی ہین حالانکہ خود جناب باری فرماتا ہے قائم بالقسط ولیس بظلام للعبید **قولہ** ہماری ہدایت کی واسطے **اقول** بیشک ہدایت کی واسطے بہیجا تہا مگر ہدایت مومنین نے پائی لیکن جو لوگ کہ مثل روز حدیبیہ شاکین سے فی البروۃ تہے وہ گمراہ ہوئے یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفاسقین **قولہ** اسکا نام کتاب مبین رکہا **اقول** مبین ہونا اصلی اختلاف تفسیر یا باعتبار ظہور وجوہ مجازکی ہی یا باعتبار ظہور عربیت کے ہی اسکی الفاظ غیر مانوسہ متنفرہ جو مخل فصاحت ہین مثل مالکم تکاکاتم علی لتکاکوم علی ذی جنتہ افرنقعوا اسمین مستعمل نہین ہوئے یا باعتبار تبیین حلال وحرام خدا کی ہے کما فی البیضاوی وغیرہ بہرکیف اگر غرض آپکے ذکر مبین سے اس مقام پر یہی کہ جب کل قرآن مبین ہے تو جو آیات ہم فضائل صحابہ مین بیان کرتے ہین یہ سب مبین ہین پس من حیث الدلالہ قابل انکار شیعہ نہین ہوسکتے تو شیعہ بہی بعینہ مثل اس کلام کے کہہ سکتی ہین کہ جو آیات ہمنی رد اہل سماء مین چند سطر پیشتر اس سے ذکر کرے اور اسیطرح جو نصوص خلافت جناب امیر کے ہین کہ جس سے خلافت ثلثہ باطل ہوتی ہے مثل آیہ وانی ہدایہ انما ولیکم اللہ اور مثل آیت مباہلہ اور مثل آیت تطہیر اور مثل آیت وذی القربیٰ اور مثل آیت مودت قربیٰ وامثالہا یہ سب مبین ہین [illegible] انکار اہلسنت نہین مین ورنہ کتاب کا غیر مبین ہونا لازم

آودیگا فاہوجوابکم فہوجوابنا **قولہ** اغلاق اور تصنع کو دخل نہ دیا **اقول** تصنع تو بظاہر اوس
جاہل کو کہتے ہین جو بصورت حق ظاہر کیا جاوے اور باتفاق امت کلام اللہ مین
ایسا نہین ہے باقی رہا اغلاق پس نصوص اور محکمات قرآنی بہے جای کلام
نہین ہین لیکن متشابہات آیات کہ جنکی تاویل مین علمای اہلسنت ٹہوکرین کہاتی
ہین اور علمای شیعہ علم اوسکا منحصر راسخین فی العلم اور اہل ذکر علیہم السلام مین جانتے
ہین خصوصًا مقطعات قرآنی پس اونکا عدم اغلاق کا قایل ہونا جای بحث وکلام
ہے ومن اوتی فعلیہ البیان **قولہ** ہر چیز کو صاف صاف بیان کر دیا **اقول** اگر
ہر چیز کو صاف صاف بیان کر دیا ہے تو کوئی آیت ابوبکر کی خلیفہ ہونے کی اور
کوئی آیت عمر کی خلیفہ ہونیکی اور کوئی آیت عثمان کے خلیفہ ہونیکی دکہلاؤ اور کس آیت
قرآنی سے حکم دیا کہ ای عمر تو ابوبکر سے بیعت کر اسواسطے کہ جسوقت حضرت عمر نے
ہاتہہ واسطی بیعت ابوبکر کے بڑہایا تہا اوسوقت تک تو اجماع بہی نہین ہوا تہا اور
خود باقرار حضرت عمر جناب رسول خدا نے خلیفہ ہی نہین کیا تہا چنانچہ صحیح بخاری وغیرہ
مین ہے کہ حضرت عمر فرماتے تہے ان لم استخلف فما استخلف من ہو خیر منی رسول اللہ
یعنی اگر مین نہ کسی کو بجای خود خلیفہ کر دون تو جو شخص کہ بہتر مجہسے ہی ہے یعنے رسول اللہ
اونہون نے بہی کسیکو خلیفہ نہین کیا تہا اور اختیار کو بہی خدا نے بقول خود ما
کان لہم الخیرۃ جاہل سے کر دیا تہا پس جب خدا حضرت عمر سی پوچہے گا کہ ای عمر
تو نے کیون ابوبکر سی بیعت کی تو جو آیت حضرت عمر کتاب مبین کی خدا کی سامنے
پیش کرینگے شیعہ بہی کان ذرا اشتاق اوس آیت کی سن لینے کی ہین اور یہ
پوشیدہ کہ جس مصحف قرآن کو حضرت عثمان نے جلا دیا اوس مین یہ آیت تہی قابل سماعت نہین ہی

الہی کی بزعم اہلسنت خلاف انا لہ لحافظون کی نسبت ہے اور یہ عذر کہ صحیح بخاری مین
اور ترجمہ مشکوۃ شریف مین شیخ عبد الحق دہلوی نے لکھا ہی کہ حضرت عثمان نی جلا دیا
پیش رفت نخواہد ... الہی کہ خدا فرمائیگا کہ ای بیجوتہان شیخ جاہل کی راہی مین سچا تھا کہ
صحیح بخاری اور ترجمہ مشکوۃ والا اوسوقت مین بجز اعتراف بنبھو کے
کچھ جواب نہو سکیگا الغرض مضمون ہر چیز کی صاف صاف بیان ہونیکا بہی طرفہ
مضمون ہے کہ دنیا مین بجز مخاطب کی شاید کوئی عاقل اسکا قایل نہوگا اگر یہی تھا
تو حضرت ابو حنیفہ نی قیاسات خرسیہ مین ناحق اپنے اوقات شریف کو ضایع کر کے
انوت علینی اول من قاس سکے اختیار کی جناب والا کوئی آیت تراویح کوئی آیت
مسح علی الخفین کوئی آیت دست بستہ مثل یہود بوسکے نماز پڑہنی کے صاف صاف
نہہی بی صاف صاف ہی ہمکو دکھا دیجیی ورنہ ایسی دعویہای بی سر وپاسی باز آئیی
قولہ خود اسکا حافظ رہا اقول اگر دعوائی حفظ باعتبار انا لہ لحافظون کی ہے تو
مرجع ضمیر لہ پر کوئی دلیل قطعی قایم کی ہوتی آخر تمہاری ہی علما سے وہ لوگ ہین جو فرماتے
ہین کہ ضمیر لہ طرف رسول خدا کے پھرتی ہی قال البیضاوی وقیل الضمیر فی لہ للنبی
پس ضرور تھا کہ ان اپنی علما کو تحت من فسر القرآن برایہ داخل کر کے انکی بیدینی
اور بی ایمانی ثابت کر لیتی تب آگی کچھ گفتگو کرتے قولہ تحریف سی محفوظ رکھا اقول
مدخول ہے بچند وجہ اولی اگر ہر قسم کی تحریف خواہ بزیادتی خواہ بکمی خواہ بتغیر خواہ
بتبدل خواہ باسقاط سبعۃ احرف وابقای حرف واحد سب سی محفوظ رکھنی کا وعدہ
خدا نی فرمایا تھا تو اسصورت مین اول کافر بہ حضرت عثمان تھی جو رکھلنی خود کی بہت
اوپر ترتیب اور جمع کرنیکی اور اپنی جمع کردہ کے رکھنی کی اور وہ سرونکی جمع کردہ کے

جلانیکی باندہی ہے اگر حفظ خدا پر ایمان رکہتے تھی اور یقین اسپر تہا کہ باطل اسکی تضییع کو
اسمین دخل نہین ہو سکتا تو آنحضرت کو دخل در معقولات کی کیا حاجت تہی دوسری وعدہ
حفظ یا متعلق بکلام لفظی تہا جسکو آپکی علما کلام حقیقی نہین سمجہتے یا متعلق بکلام حقیقی نفسی تہا
کہ متکلم ہونا خدا کا نزدیک اہلسنت کی اوسی پر موقوف ہی یا متعلق بحفظ نقوش ما بین الدفتین
تہا پس اول جب وہ نزدیک اہلسنت کی حقیقت مین کلام خدا ہی نہین ہے
یہانتک کہ مطابق بواقع ہونا اوسکا آپکی علما واجب نہین جانتی اور حقیقت مین مذاق
اشاعرہ خدا پر کوئی بات واجب ہی نہین ہے تو حفظ اوسکا کیون واجب ہوگا بلکہ
ایفا بوعدہ حفظ ہی کب واجب ہی اور محفوظ رہنا اوسکا تغیر اور تبدل اور تحریف سی
کیا ضرور ہی اور عذر جری عادت غیر مسموع ہے اسلئی کہ جری عادت کو کسنی واجب
کیا امر ثانی پس ہر چند فی نفسہ نفوس عقلا مین کلام نفسی کلام مہمل ہی جسکا ابہی تک
کوئی محصل نہین معلوم ہوا مگر اوسکی عدم تحریف کو تحریف کلام لفظی سے کیا علاقہ ہے امر
ثالث پس اوس سے بہی البطلان زیادہ کون امر ہوگا اسلئی مشاہدہ بالعین ہے کہ
نسلخ بہت تحریفین کرتی ہین اور صفحات اور نقوش کرم خوردہ بہی ہو جاتی ہین اور سب
سے بڑہکر یہی کہ حضرت عثمان نی صدہا نسخے جلا ہی دیی اگر وعدہ الہی کے حفظ کا ہوتا
تو ضرور تہا کہ آسمانسی آگ نازل ہوتی اور حضرت عثمان کو بعوض جلانی مصاحف کے
جلا دیتی تیسری تشخیص محل حفظ بہی ضرور ہی کہ آیا محل اوسکا سفینہ یا صحف عثمانی سب تہا تو
البتہ قبل اسکے حفظ معدوم تہا کہ حضرت عثمان کو مجال احراق ملی لیکن کیا وجہ ہسکی کہ آیۂ
حفظ تو شاید پیشتر ہی نازل ہوا ہوگا یا محل حفظ قلب مطہر جناب رسولخدا تہا تو نزول بعد ارتحال

الامین علی قلبک لتکون من المنذرین فانہ نزلہ علی قلبک ولا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ تہا اور بعد وفات آنحضرت

اوصیاء طاہرین مین اونکے محفوظ تہا یا محل حفظ صدور مومنین متقین تہا بل ھو آیات

بینات فی صدور الذین اوتوا العلم یا محل حفظ لوح محفوظ تہا بل ھو قرآن

مجید فی لوح محفوظ پہر کیف تحریف! ور تبدل اور نقص اور اختلال نظم پر

سیکڑون احادیث صحاح اہلسنت دلالت کرتی ہین چنانچہ زہدا و استقصا مین

اوسکی پتہ اور نشان مذکور ہین پس جو مخلص اہلسنت اپنی واسطے تجویز کرین وہی شیعونکی

واسطے سمجہ لین اور تحقیق اس امر کی کہ کس قسم کی تحریف ممکن الوقوع ہی اور کس قسم کی

غیر ممکن الوقوع ہماری علما نی اپنی کتب کلامیہ مین کی ہے ولیس ہذا محل البحث عنہ

قولہ پس خداوندا ہمنے تیری کتاب کو اپنی آنکہون کے سامنی رکہہ لیا اقول حضرت

وہان تو تہا پیش قاضی روی رضی اللہ ہوگا بلکہ ضرور ہی کہ شیعیان علی ابن ابیطالب

بہی وہان حاضر ہون پس کوئی شیعہ اوٹہہ کہڑا ہوگا اور کہی گا کہ خداوندا تو علام الغیوب

خوب جانتا ہی کہ یہ لوگ جہوٹے دغاباز ہین حسبنا کتاب اللہ بمکر و فریب کہا زبان ہی

سے کہتے ہین کہ ہمنی کتاب خدا کو سامنی رکہا اور حقیقت مین پس پشت پہینکا نبذوہ وراء

ظہورہم تیری نصوص کی خلاف کیا تونی ات ذا القربی حقہ فرمایا انہون

نی حق ذوالقربی کا غصب کیا تونی مودۃ اولی القربی کو اجر رسالت فرمایا انہون

نی اون لوگون سے بیعت کرکے اپنا پیشوا بنایا جنہون نی خدمت رسول کو قتل کیا

تونی موذیان خدا و رسول پر لعنت کی انہون نے اون موذیون کو خلیفہ رسول اللہ

بنایا الغرض اصول تا فروع تیری کتاب کی خلاف کیا قولہ مہاجرا و رانصار کی اسقدر

بزرگیان اور فضیلتین تونی بیان کی ہین اقول شیعہ علی ابن ابیطالب عرض کرسے گا

کہ خداوندا جو مومنین مہاجرین و انصار کی تونی فضیلتین بیان کین ہم بصبر وچشم اوسکے
قائل ہین مگر چند منافقین سو فیان خدا و رسول سے تھے جو نکہ تونی اونکی حق مین لعنت
کی تھی اسلئی ہمنی بھی اونپر لعنت کی قولہ نیک اعتقاد کہنی پر مجبور رہو گئی اقول
شیعہ کہی گا خداوندا اشاعرہ نی اپنی تئین کل افعال قبیحہ مین مجبور سمجھا اور تجکو ظالم ٹھرایا
باوجود اقرار کرنی کی کہ الحق انہ کفو الجبر کما فی مسلم الثبوت پھر بھی ابو الحسن اشعری کی
اطاعت نہ چھوڑی اور اوسکو باوجود فرمانی تیرے نبی کے مجوس ہذہ الامۃ بنا تا قولہ
اونکی حقمین فرمایا الذین آمنو ا اقول شیعہ کہی گا خداوندا ثلثہ کو ہمنی متصف بصفات
ایک صفت کی بھی ان صفات مین سے نہ پایا نہ اونکا ایمان درست تھا نہ ہجرت
اونکی نہ جہاد اونکا فی سبیل اللہ تھا بلکہ تیری ہی فرمانی سے ہمنے جانا کہ طالبین جیفۂ دنیا تھی
اس سبب سی تونی اونکو مخاطب بخطاب سراپا عتاب تریدون عرض الدنیا کیا
اور اسی وجہ سی ہم اونکو مصداق اولئک ہم الفائزون اور اولئک ہم المومنون
نسمجھے بلکہ اولئک ہم المنافقون سمجھی اور بجاے لہم مغفرۃ ورزق
کریم کی واسطی منافقین کے فی الدرک الاسفل من النار خود تونی فرمایا اور
بجائی لہم رزق حسنا کی شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمہل یغلی
فی البطون کغلی الحمیم تونی ارشاد کیا ہے غرضکہ خدایا جب ہمنی تیری کتاب
کو کھولا تو کوئی ورق کوئی صفحہ اوسکا خالی اس سے نپایا کہ جہان کہین تونی مومنین
کیواسطی ذکر ثواب کیا اوسکی ساتھ ہی کفار اور منافقین کی واسطی ذکر عذاب بھی کیا
ہے کسی آیت سی اون منافقون کے لئی کہ جو مطیعین بظاہر ہی کے نیکی کا ثبوت کیا شبہ
تک نہوا جب تیری کتاب سی اونکی نسبت شہادت چاہی تو یہی معلوم ہوا کہ

اولئک ھم الظالمون جب قرآن سے اونکی واسطی فال کہولی تو یہی نکلا کہ
اولئک ھم الفاسقون تب تونی باین ستاری وغفاری اونکی فضایح اعمال اور شنایع
افعال سے اپنی کتاب کو بہر دیا اور اونکی شان مین بار بار فقد باء بغضب من اللہ
وماواہ جھنم وبئس المصیر اور لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرہ فرمایا اور
اتقدا اور پیروی کے کیا معنی اونکی میلان سے طرف اونکی بقول خود ولا ترکنوا
الی الذین ظلموا فتمسکم النار منع فرمایا اور اونکی عداوت پر تحریص فرمائی
اور اونکی محبت پر تہدید و وعید نار فرمائی چنانچہ فرمایا یا ایھا الذین امنوا لا تتولوا
قوما غضب اللہ علیھم قد یئسوا من الاخرۃ کما یئس الکفار من اصحاب القبور
اور پہر فرمایا لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ
ورسولہ خداوندا تو ہم اگر انسے عداوت نکرتے اور انکو برا نجانتے اور انسے بیزاری نکرتے تو پہر کیا کرتے
آلہ العالمین تونی ہمکو اوس زمانہ مین نہین پیدا کیا جب فرمایا تھا یا ایھا النبی جاھد
الکفار والمنافقین واغلظ علیھم وماواھم جھنم وبئس المصیر تاکہ تیری
نبی برحق اور وصی مطلق کے ساتھ ہوکر کفار بیدین اور منافقین ملعونین سے اور
سرکردہ ہای جمل وصفین جہاد کرتے افسوس ہی کہ ہمکو تونی اون مجاہدین کی بعد مخلوق
کیا ناچار جب جہاد سیف وسنان سی مجبور رہی تو فقط جہاد لسانی پر ہمنی اکتفا کی اور بنظر
اسکے کہ یلعنھم اللہ ویلعنھم اللاعنون تونی پہلے ہی بدبختونکی حق مین لکہہ دیا تہا
ہمنے اپنی تئین زمرۂ لاعنین منافقین سی ٹہرایا اور اگر ہم بھی مثل اہلسنت کی اونپر لعنت
نکرتی تو تیرا قول یلعنھم اللاعنون معاذ اللہ کاذب ہو جاتا اور جب ہمنی بموجب
تیری حکم کی اونسے اپنی بیزاری ظاہر کی تو کمونکر ہم اون پیشوایان اہلسنت سی محبت

رکہتی اور کسطرح اونسی کینہ اور عداوت نرکہتی خداوندا یہ کتاب تیری ہے جبکی حفاظت
ترنی صدور مومنین موقنین مین فرمایی عثمان نے اوسکو جلایا اور جو اوسکی
جلانی سی ہماری ہاتہہ مین بچ رہا وہ بہی ابہی تک اہلبیت طاہرین کی مدح وثنا سے
بہرا ہوا ہی بس وہی اہلبیت جنکی شانین تونی بلا تصنع اور زاغلاق یطہرکم تطہیرا
فرمایا جن منافقونسی مرتی دم تک غضبناک رہین پہر اگرہم بہی اونسی غضبناک ہون تو
ہمارا کیا قصور ہی اور کیا گناہ ہی جنکو تونی اچہا کہا ہمنی بہی اونکو اچہا کہا جسپر تونی
اپنا غضب اور لعنت ظاہر کی ہمنے بہی اوسپر لعنت کی اور مصداق فیؤمنون ببعض
الکتاب ویکفرون ببعض مثل اہلسنت کی نہین ہوی جن عبارتو نمین تونی اپنے
ظالموںپر اور موذیون پر لعنت کی اور فارین عن الزحف پر غضب ظاہر کیا اور ماویٰ
جہنم وبئس المصیر کہا اور جن لوگونکی تونی مذمتین بطلب جیفہ دنیا کین ہمنے
اون کو کلاب دنیا جانا اور اونسی بلند فی اللہ عداوت رکہی ہان ان لفظونکی اگر تونی
کچہہ اور معنی رکہی ہون اور ان عبارتون کا مطلب اور کچہہ ہو تو ہم نہین جانتے ہم تو
موافق تیری ارشاد کی تیری نصوص اور محکمات آیات کو متشابہات اور پہیلیون کا مجموعہ
نسمجہے اور موافق ارشاد تیری نبی کی کہ اونہون نی بحدیث متفق علیہ ثقلین اپنی
اہلبیت کو تالی کتاب خدا فرمایا تہا تفسیر آیات کو اہلبیت طہارت سی پوچہہ لیا
اونہون نی بہی یہی فرمایا کہ مصداق ان آیات کی وہی منافقین ہین جنکی افسر
حضرات ثلثہ ہین چنانچہ خطبہ شقشقیہ کہ باعتراف معتبرین علمائی اہلسنت مثل
فیروزآبادی وابن اثیر جزری کلام جناب امیر علیہ السلام ہی اسپر دلالت کرتا ہی بلکہ اپنی
صحیح مین مسلم وبخاری بہی حدیث کا ذبین غادرین آثمین خائنین مین اسکی

تامل ہین ہم نہین جانتے کہ جب ہم یہ جواب دینگی تو خداوند عادل کہ جسکا عدل
ہمارے اصول ایمان سے ہی اور خدا ہر مسلمان کو ایسے ایمان کی ہدایت دے ہی
ہمکو کس گناہ پہ سزا دیگا اور کسطرح ہمکو اپنی کتاب کا تصدیق کرنیوالا سمجھیگا ہمکو تو
کرور درکرور مرتبہ یقین بلکہ علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین ہی کہ ضرور ایسی
عقیدی سے خدا ہماری نجات بلکہ ہماری غلامونکی سبہے نجات کریگا اور ہمکو
مومنین موقنین کی مغفرت اور رزق کریم سے حصہ کامل اور بہرہ وافر عطا فرمائیگا
قولہ ای یارو ہمارا جواب سن لیا **اقول** ای یارو تمہاری جواب کی ہمنی دہجیان
اوڑاکر خاک مین ملادیا اور مثل شبہات زنادقہ وملاحدہ کی از سر باطل اور مثل
ہفوات ابن کمونہ وابوالبرکات یہودی بغدادوی کے سراپا مہمل کردیا فصار کرماد
اصابہ برق خاطف اوکرماد اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف
اب کوئی دوسری جواب کی فکر کرو اور ہماری نزدیک سوا اسکی دوسرا جواب نہین
ہوسکتا کہ خداوندا گو ہم الفاظ قرآنی کے حامل کمثل الحمار یحمل اسفارا ہوئی
اور وسطی پڑہا نے تراویح مبتدعہ کی مثل نبی بے ہیچ زبان پر جاری کیا مگر اوسکے
معانی لفظی کو بہی ہم کیا ہماری پیشوا اون تک نی کلالہ تک وانا تک نسمجہا مضمون کا
کیا ذکر ہے اور جن مصاحف مین کسیقدر تفصیل احوال منافقین اور مومنین تہی انکو
حضرت عثمان محرق القرآن نے جلاہی دیا اور جناب امیر علیہ السلام نے
علی ترتیب النزول اپنا جمع کیا ہوا قرآن جسمین ناسخ اور منسوخ کی تمیز ہو جاتی سے تہے
بخوف جلادینی عثمانیونکی مخصوص اپنی اولاد کی ساتہہ رکہا کہ وہ اپنی شیعونکو اوس سے
مستفید کرتی رہی اور بسبب اسکی کہ ہماری جد فاسد حسبنا کتاب اللہ کہکر گری تہے

ہمنی اہلبیت طاہرین سے کینہ پوچھا پہر خداوندا ہمکو نیک و بد کی تمیز کیونکر ہوتی
تب خدای جل شانہ فرمائیگا کہ ای کمبختہ مینی فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون
نہین کہا تہا اور ائمہ اہلبیت نی نہین کہا تہا کہ ذکر سی مراد رسول ہین جیسا کہ انا ارسلنا الیکم
ذکرا رسولا اسپر دلالت کرتا ہے اور ہم اہل الذکر ہین ہمسے پوچھو اور کیا ہماری پیغمبر نے حکم بہ تمسک
بہ اہلبیت نہین دیا تہا اے بدبختو تم نے ہم کو اور ہمارے پیغمبر کو اور اماموں
کو جہوٹا سمجہا اور قول حبد فاسد اپنی کو سچا سمجہا تو کہو یاروکہ اوسوقت خدا کو کیا
جواب دوگی پہر جب خدا تمہاری سزا مین فرماویگا ادخلوا النار جہنم خالدین
فیہا تو دنیا نہین ہے کہ کچھ چون و چرا کا موقع ملے بلکہ جب خطاب اخسئوا فیہا
و لا تکلمون پہونچیگا تو جہک مار کی چپ رہنا پڑیگا قولہ خدا نی تمسے مؤاخذہ
کیا اقول استغفر اللہ ممکن نہین ہے کہ خدا ہمسے مواخذہ کری ہمکو اپنی صحت
ایمان پر یقین کامل ہے جیسا کہ خدا کی ذات پر یقین ہے آری پیروان شیاکین
سقیفہ النبوۃ کو اپنی ایمان مین شک ہی تو اونکو ایسی احتمالات ہونا بیجا نہین ہے
قولہ تم کیا جواب دوگی اقول جو ہمارا جی چاہے گا جواب دیوینگے تم
اپنی فکر کرو کہ جو جواب تمنی سوچا تہا وہ باطل ہوگیا اب کیا کہوگی قولہ ہماری
نزدیک تو سوای اسکے دوسرا جواب نہین ہے اقول ہم آپ سے کب
پوچہتی ہین آپ کیون زبردستی دو کلمہ از مادر عروس ہم بشنو اپنی عندیات زبان
پر لاتی ہین توجیہ و عندیہ تو جہ آپ کس کہیت کی مولی ہین کس گنتی شمار مین ہین
جو اس بیوقوفی سے کے جوابونکو کوئی آپ سی سنے ہمارا جواب وہی ہی کہ جب تم
آیات فضائل صحابہ در پیش کروگے تو ہم آیات نفاق صحابہ منافقین در پیش

کرینگی تب ہماری تمہاری درمیان مین احکم الحاکمین حکم فرماویگا قولہ خدا کو خدا سے نے
تیری کتاب کو سلائی پس پشت ڈالا اقول اپنی محبیہ عثمانی نقشلی تو بہت بڑا دی
مگر بسیار دہ لوحی قلبی معلوم نہین کہ کس مفتری کذاب علیہ اللعنۃ والعذاب کی باتکی مصدق
ہوی مین سبجنسے چند خطائین اہتمام پر کی ہین اور ایک خطا دو خطا تیسری خطا
سی اپنی طیب ولادت ظاہر کی ہے یہ پہلی خطا ہی کہ شیعون تی کتاب خدا کو پس
پشت ڈالا ہی اگر ایسا ہوتا تو شیعہ نفاق منافقین صحابہ خصوصًا نفاق ثلثہ آیات
کتاب خدا سی کیونکر ثابت کرتی آری ستمنے کتاب خدا کو پس پشت ڈالا ہی کہ آیات
فضائح منافقین صحابہ کی تصدیق ہی نہین کرتی ہوا اور سب صحابہ کو عدول سمجھی ہو
برخلاف شیعہ کی کہ اصحاب فضائل کو قابل رحمت اور اصحاب نفاق کو سزاوار
لعنت سمجھتی ہین علاوہ اسکے تا ہی کتاب خدا یعنی اہلبیت رسول خدا کو تمنی بالکلیہ
پس پست ڈالا ہے اور حدیث ثقلین کو نسیاً منسیا کرڈالا ہی طرفہ یہ کہ اسکا اقرار بھی
کرتی ہین چنانچہ کلام علامہ تفتازانی مین گزرا فاعترفوا بذنبھم فسحقا لاصحاب الشعیر
قولہ اور راوسکو بھی کم وبیش کردیا اقول یہ دوسری خطا ہی بلکہ کمال کذب وافتری
ہی جو شخص کہ اتنی لمبی ڈاڑھی بڑہا کی اتنا جھوٹ بولی اوسکی ڈاڑھی کی لیے کیا تجویز
کیا جاوی دیکھو یار وغضب خدا کا ہی کہ شیعہ بیچاری از اولین تا آخرین تصریحات
تمام بر سر بام ندا کرتی ہین کہ مجمع علیہ کل امامیہ کا خلفاً عن سلف یہ ہی کہ کلام اللہ مین
تحریف بہ بیشی نہین ہوی ہر چند بحث وفحص ہے یہ نسبت کمی کی ہے یہ خدا ناترس
بکذب وافتری کہتا ہے کہ شیعہ بیشی کے قایل ہین پس بجز لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی
ہم کیا جواب دین آری سنیان با صفا اسکی قایل ہین کہ کلام اللہ مین تحریف بیشی

هوئی ہیا تنک کہ دعا ہای قنوت اللّٰھم نستعین ایک مصحف ابن مسعود مین بڑہائی گئے کہ ابن مسعود سی بضرب بشت و لکد وہ کلام اللہ چہین سکے حضرت عثمان محرق القرآن نی جلایا اور اسی طرح کل مصاحف کو عثمان نی جلایا سب مین بیشی یا نقصان تغیر ہوئی تہی چنانچہ اس مضمون سی صحاح اور غیر صحاح تو مملو ہین **قولہ** جیسا تو نی نازل کیا تھا ویسا نہ کہا تہا **اقول** خود تمہاری علما اقرار اسکا کرتی ہین کہ مصحف عثمانی بہ ترتیب نزول نہین ہے اور مصحف جناب امیر علیہ السلام البتہ بر ترتیب نزول تہا **قولہ** اصلی مصحف امام صاحب کی پاس تہا **اقول** یہہ بہی ایک تیسری خطا ہے کہ تخصیص صاحب الزمان علیہ وعلی آبائہ آلاف التحیۃ والسلام من الملک العلام و عجل اللہ ظہورہ علی رغم اناف اللیام کی نہین ہے بلکہ ہمیشہ دوازدہ امام علیہم السلام کی پاس تہا اور شیعیان اہلبیت بارشاد اونکی اوس سے ستفید ہی گو ہمکو بہ نسبت تلاوت کی اور استدلال آیات کی بہانی ایدی الناس ہی سے حکم فرمایا وذلک لمصالح لا یعلمہ الا اللہ والراسخون فی العلم **قولہ** کچہہ نشان اور پتہ بہی امام صاحب کا نملا **اقول** یہہ بہی ایک خطا ہی اگر شیعون کو امام صاحب کا پتہ و نشان نہین ملا تو اونکی امامت کی کیونکر قایل ہوئی آپ ہی سنیونکو کچہہ نشان اور پتہ ابتک نہین ملا اسی سبب سی وہ موت جاہلیت بموجب ارشاد اپنی خلیفہ زادی ابن عمر کے مرتے ہین اور اونھون نی یزید اور عبد الملک کی اسی سبب سی بیعت کی اور ایک شب بی بیعت کی نرہ سکی کہ مبادا بموت جاہلیت مرین اور شب کو پای حجاج بن یوسف سی بیعت کی وقد مر من البخاری والمسلم وشرح نہج البلاغۃ لابن ابی الحدید طرفہ یہ ہی کہ شاہ عبد العزیز اپنی کید صد و ششم مین فرماتی ہین کہ حضرت امام محمد بن الحسن المہدی

صلوات اللہ علیہا پیدا ہوئی اور سن طفولیت مین انتقال فرمایا شیعیان علی ابن ابیطالب
پیدا ہونا تمہاری اقراری مسلم رکہتی ہین اور انتقال فرمانے پر طالب دلیل ہین واتی
لہم ذلک قولہ ہم اسکو کبہی دیکہتے بہی نہ تہے اقول یہ بہی جہوٹ اگر ندیکہتے
تو خلافت جناب امیرؑ اور نفاق ثلثہ کہان سے ثابت کرتے قولہ حفظ یاد کرنیکا
کیا ذکر ہے اقول یہ بہی جہوٹ ہی اگر حفظ نکرتے تو نماز دین تلاوت کس چیز
کی کرتے او کل کی حافظ تو تمہاری ثلثہ بہی نہ تہی ہماری مذہب کی تو سیکڑون
حافظ موجود ہین آری انہی حافظ واسطی تراویح پڑہانے کی نہوتے تہے
قولہ کبہی اوسکو پڑہتی بہی نہ تہی اقول آری تراویح مین نہ پڑہتے تہی جس کو
حضرت عمر خود اَلبِدعَۃُ نعم البدعۃ کہتی تہے بسبب اسکی کہ قول رسولؐ اللہ
کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ سبیلہا الی النار یاد رکہتی تہے قولہ ہمیشہ امام صاحب
کی خروج کی دعا کرتے تہی اقول آری منتظر ظہور ہین اللہم عجل ظہورہ جیسی تم منتظر
قیامت ہو اور جیسی تم منتظر خروج اپنی پیشوا دجال کے ہو اور جیسی تم منتظر نزول
عیسی مسیح کے ہو اور انکی ظہور وانی السرور کی دعا بہی کرتے ہو جیسا کہ تم
انکی پیدایش کی منتظر ہو اور دعا کرتی ہو اور اگر نہین منتظر ہو اور نہین دعا کرتی
ہو تو مصدق وعدہ خدا و رسولؐ نہین ہو اور فقط یہی ایک امر تمہاری ثبوت کفر
والحاد و بیدینی کی لئے کافی اور وافی اور دلیل شافی ہے اور ادعای دینداری
تمہارا محض لافی اور گزافی ہے کما ہو علی اہل الدین لیس ما نخافی ولا نخفی
علی شلک الجلف الجافی والخرف الجافی واللہ ہو العافی وللمومنین المعافی قولہ
اونکی دیکہنے پر جان دیتی تہے اقول یہ بہی غلط ہی ہمکو کیا غرض ہے جو انکو دیکہنے

پر جان وین ہمکو بدلیل لن یفترقا حتی یردا علی الحوض یقین کامل ہے کہ
اہلبیتؑ قرآن حقیقی سے جدا نہین اور جو حکم اونکا ہی وہی عین حکم قرآن ہے اور
جب اونھون نے ہم سے فرمادیا ہے کہ تمہاری ثلثہ مصداق آیات
نفاق ہین اور اس کلام اللہ مین جو عثمان کے جلانی سی بچ گیا ہے خدانی سبہے
شہادت اونکی طالبین دنیا ہونیکی بقول خود تریدون عرض الدنیا دی
ہے تو ائمہ کا فرمانا اور کلام خدا مین اوسکی تصدیق کا پایا جانا ہماری صدق ایمان
کی لئے کافی ہی آری جب وہ قران بھی ملجائیگا تو مدارج یقین سو سی ہزار اور ہزار
سی لاکھ اور لاکھ سی کرور درجہ بڑہ جاینگی قولہ تونی اونکو ایسا چھپایا کہ کبین اونکا نشا
بہی نہ دکہلای دیا اقول خدانی باعتبار مصالح کی بری بہلون سکو چھپایا جیسا
خدانی تمہاری پیر و مرشد دجال کو چھپایا اور شیطان کو چھپایا اور عیسیٰ مسیح کو چھپایا اور
خضر والیاسؑ کو چھپایا ویسا ہی صاحب الزمانؑ کو نظر اہل عدوان سے
چھپایا قولہ ہزارون عرضیان بھیجین ایک کا بہی جواب نہ دیا درخواستین الی قولہ کچھ
حکم نہ آیا اقول لا حول و لا قوۃ الا باللہ تمہین اتنی بہی عقل نہین ہی کہ اگر جواب
نہ ملتا اور حکم نہ آتا تو ہزارون عرضیان کیون لکہتی درخواستین کیون گذرانتی آری تم ایسی
مردودین درگاہ کا جواب نہین ملتا شیعہ بخدای لایزال کہ ہمیشہ اپنی عرایض سی کامیاب
اور اپنی درخواستون سی بہرہ مند ہوتی چلے آئی مسائل غامضہ مین توقیعات رفیعہ پر
عامل اور احکام شریفہ منیعہ سی خوشدل ہین اگرچہ نالائق مثل ابوجہل وابولہب کی
زمرۂ مکذبین الضالین سے ہون ہوا کرین کہ اونکی لئے انشاء اللہ تعالی عنقریب نزل
من حمیم وتصلیۃ جحیم طیار ہی حضرت مخاطب کی خدمت مین عرض ہی کہ آپ

کیون ہلاتش نشک وحسد سی قبل از آخرت دنیا ہی مین جلی جاتی ہین کو حضرات ثلثہ دنیا
مین نہین ہین مگر اونکی خلیفہ حضرت دجال تو دنیا مین موجود ہین اگر آپ نہی عرضیان
لکہنی یا ادرہ درخواستین بذریعۂ دخانی اوسکے جزیرہ تک بہیجی کہ شیخ علی ابن ابیطالب
نی بہت سر اوٹہا یا ہی آپ جلد قدم رنجہ فرمائی تو ہمکو یقین ز وہ سبے اپنے
ہواخواہون کو جواب سی محروم نہ رکہین اور بعید نہین ہے کہ آپ کی ایسی ممدد معاون
پاکی جلد آوین اوسوقت مین اگر شیعہ اپنی صاحب الزمان کو نہ بلا وین تو پہر جو چاہی
سو کہی قولہ ہمنی بہت انتظار کیا مگر ہماری سبہ جیتے جی نہ ظہور کسکا خروج کیا کچہہ خبر امام کی
نہ آئی اقول بعد اسکے کہ آپ عرضیان خدمت دجال مین روانہ کیجئی اگر آپ کے
جیتے جی خبر اوس ملعون شقی سکے خروج کی آجاوی ورامام علیہ السلام کا اوسوقت مین
ظہور اور خروج نہو تو جو آپ فرمائی آپکا کہنا بسر وچشم قبول ہوگا اور اگر آپ کے
جیتی جی خبر اوس ستمگر کی نہ آوی تو مرتی وقت یہی شعر لب پر حسرت و یاس ورد زبان
کذب ولغو اساس فرمائیگا ؎ شام تک تو آمد یار ایسا کہی تہا انتظار
وہ نہ آیا وعدہ اپنا یان برابر ہوگیا قولہ ہندسی امام کی غیبت سرا تک الی
تو صورت تو امام کی نظر ہی نہ پڑی اقول تم بہی ہندسی جزیرۂ دجال تک پہنچو دیکہو
صورت اوس شقی کی تمکو نظر پڑتی ہے کہ نہین اگر نظر پڑی تو شیعونکی بہی تصدیق اپنی
امام کی خدمتمین مشرف ہونی کی کر لینا اور اگر نہ دیکہنا تو وجود دجال کا بہی مثل وجود امام
کے انکار کری اسلام ظاہری کو چہوڑ کر کہلے خزانہ بی پردہ و بیحجاب اور بی مقنع و بی نقاب
نصرانی بن جانا ضرور ہی کہ اس کام کو بہت جلد انجام کرو قبل اسکے کہ جان کو جواب ملک
کرو قولہ بغیر امام سکے ہم کیا کرسکتے اقول بغیر امام کے ہم سب کچہہ کرتی ہین ادراہ حق اور

صدق پر چلتی ہین مگر افسوس اسیقدر ہی کہ بغیر امامؑ کے کفار اور زنا و قہ جو شکل تمہاری
بیہودہ گوئی کرتے ہین اونکو سزا نہین دیسکتی **قولہ** ہان امامؑ کی دیکھنے والون نی جو
کچھ کہدیا **اقول** جسطرحسی ہمتے ثلثہ کی دیکھنی والون نی اور اونکو خلیفہ بنانی والون
نی جو کچھ کہدیا تم اوسپر ایمان لائی یہ نہ سمجھی کہ یہ کذابین و وضاعین ابناء الشیاطین جیفۂ
دنیا کی کلاب طالبین ہین از سرتا پا محض بدین ہین اونہین کی سکنے کو جو خلاف عقل
ونقل تہا حق جانتے رہی اور کبہی اوس سی نہ پہری ہرچند ہادیان راہ دین لاکہہ
سمجہاتی رہے مگر یزید و معاویہ کا ساتھہ نچہوڑا اور اون بدینونکی رفاقت سی مونہہ
نہ موڑا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون **قولہ** ای کمبختو **اقول**
جواب کمبختی کمبختونکو بخوبی دیا گیا **قولہ** تو کسکی مجال تہی کہ وہ تحریف کرتا **اقول** تقدم
جوابہ ایضاً **قولہ** کسنے تم سی کہا کہ میری کتاب مین تحریف ہوئی تہی **اقول** صحاح ستہ
والون سنے کہا جامع الاصول والے سنے کہا جمع بین الصحیحین والی سنے کہا احادیث
تحریف قرآن ان کتابونمین اس کثرت سی ہین کہ اگر جمع کیجائین تو ایک کتاب
مبسوط ہو چنانچہ کسیقدر صوارم اور نزہۃ اور استقصاء اور دیگر کتب کلامیہ مین منقول
ہوئی ہین اور حاجت نقل کیا ہی جب اصل سب موجود ہی **قولہ** جواب دوسگے کہ
ہمنی زرارہ سی سنا تہا شیطان الطاق سنے کہا تہا **اقول** نقل روایات تحریف
نہ زرارہ نی سکے نہ مومن الطاق سنے کی بلکہ شیاطین صحاح ستہ نی سکے جب ان
شیاطین کو روایات تحریف قرآن مین تم کاذب سمجہی تو جب سنی جناب باری سے
پوچہیگا کہ روایات فضائل ثلثہ مین کیون نہ کاذب سمجہی تو معاذ ہنین کیا جواب
دوسگے ہماری نزدیک تو سوای اقرار جرم کے اور کچہ جواب نہ سوگی اوسوقت

سوا اسکے کر فاعترفوا بذنبهم فسحقا لاصحاب السعير اور کچھ حکم نہوگا والحمد للہ رب العالمین قال المخاطب لقمقام بهراه الله سبل السلام

ساتوین آیت یا ایها الذین امنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل الله اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوة الدنیا من الاخرة فما متاع الحیوة الدنیا فی الاخرة الا قلیل الا تنفروا یعذبکم الله عذابا الیما و یستبدل قوما غیرکم و لا تضروه شیئا و الله علی کل شیء قدیر الا تنصروه فقد نصره الله اذ اخرجه الذین کفروا ثانی اثنین اذ هما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا فانزل الله سکینته علیه و ایده بجنود لم تروها و جعل کلمة الذین کفروا السفلی و کلمة الله هی العلیا و الله عزیز حکیم جو آیتین ہنے اب تک لکہین اونسے عام مہاجرین اور انصار کی فضیلتین ثابت ہوئین آب ہم اس آیہ کو لکہکر خاص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ثابت کرتی ہین جاننا چاہیئے کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف اور حنین سے مراجعت فرمائی اور تہوڑے دن مدینہ مین قیام فرماکر قصد جہاد روم کا کیا تو بعض لوگون پر نہایت گران گزرا اسلئے کہ گرمی کی دن ستے سفر دور دراز تہا خرمونکی پکنے کی فصل تہی اور روم کا خوف بہی غالب تہا تب اللہ جل شانہ نے واسطی ترغیب جہاد کی ان آیتون کو نازل کیا اور کئی طرح سے لوگون کو سمجہایا چنانچہ اول آیت مین فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض کہ اے مومنین تمہین کیا ہوگیا ہے کہ جب تمسے جہاد کے لئے کہا تب تم اپنے گہرون سے نکلنا

۵۷ یہ خطاب اونہین بعض سے ہی جو کہ جہاد پر جانی مین تساہل کرتی تہی نہ کل مہاجرین و انصار سے خطاب کل سے کرنا مراد بعض ہو نا کلام عرب مین جاری ہی ورنہ حضرت اور بنی ہاشم خطاب مین شامل ہو جاتی ۱۲ منہ عفا عنہ

نہین چاہتی کیا تم دنیا کی زندگی کو بمقابلہ آخرت کی اچھا سمجھکر اوسپر راضی
ہو ما لانکہ دنیا کا فائدہ آخرت مین بہت ہی تہوڑا ہی اس آیت مین اللہ جلشانہ
نی دنیا کی حقارت بیان کرکے جہاد پر ترغیب دی بعد دوسری آیت الا تنفروا
یعذبکم اللہ عذابا الیما و یستبدل قوما غیرکم و لا تضروہ شیئا واللہ
علی کل شئی قدیر مین فرمایا کہ اگر تم سستی کروگی اور جہاد پر مستعد نہوگی تو خدا تم کو دنیا
و آخرت مین عذاب دیگا اور تمہاری بدلی اور غیر قوم کو پیدا کریگا اور تمہاری مدد
نہ کرنیسی خدا یا اوسکے رسول کا کچھ نقصان نہین ہی اسلئے کہ خدا کو کچھ پروا نہین
ہی اور رسول کا وہ خود حافظ ہی چنانچہ اپنی بے نیازی اور اپنی رسول کے
بی پروائی کو ان لفظون سے بیان کیا کہ الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اگر تم لوگ
پیغمبر کے مدد نہ کروگی تو اوسکو تمہاری مدد کی حاجت نہین سے ہے یانی کہ خدا اوسکا مددگار
ہی اور اپنی مددگاری اللہ جل شانہ اسطرحسے ثابت کرتا ہی اذ اخرجہ الذین
کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار کہ جب کفار نی پیغمبر کو مکہ سے نکالا اوسوقت کس نے
اوسکی مدد کی اور اوسوقت کونسا لشکر اور گروہ اوسکا مددگار رہا اور سوای ایک
یار کے دوسرا کون اوسکی ساتہہ غار مین گیا اور جب کفار در غار پر آپہونچی اور درمیان
پیغمبر کی اور اونکی کچھ فاصلہ نرہا اوسوقت اوسکا یار غار بھی گہبرا گیا اور خیال
کرنے لگا کہ ایسا نہو کہ کفار غار مین چھپے ہونیسے آگاہ ہوجاوین اور مبادا پیغمبر کو صدمہ
پہنچاوین وہ غم کرنیلگا اوس اضطراب اور اضطرار کی حال مین بھی کہ بڑی بڑے
شجاع اور جوانمرد گھبرا جاتی ہین میری پیغمبر کو کچھ اضطراب نہوا اور اپنی یار کو لا تحزن
ان اللہ معنا کہکر مطمئن کیا اور مینی اپنے پیغمبر کے کہنی سے اوس یار پر تسلی نازل

کی کہ اوسکا خوف اور اضطراب جو پیغمبر پر صدمہ پہنچنے کے خیال سی تھا جاتا رہا فانزل السکینۃ علیہ اور بعد گذر جانی اوس مصیبت کیوقت کی جب بدر کی لڑائی ہوئی تب مین نے ایسے لشکر سی مدد کی کہ جسکو تم دیکھہ نہین سکتے تہی وایدہ بجنود لم تروہا آخر کار کفار کی بات کو پست کر کے اپنی بات کو بلند کیا وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلی وکلمۃ اللہ ھی العلیا تمام مفسرین کیا شیعہ اور کیا سنی اسپر متفق ہین کہ اذ اخرجہ الذین کفروا مین جس زمانہ کا ذکر ہے اوس سی ہجرت کا وقت مراد ہی اور اذ یقول لصاحبہ مین جو لفظ صاحب کا مذکور ہی اوس سے حضرت ابو بکر صدیق مراد ہین اور سبکی سب قائل ہین کہ ہجرت کا وقت بڑا نازک اور نہایت مصیبت اور تنہائی اور رنج کا تہا جو اوسوقت صدق دل سے شریک ہوا اوسکا رتبہ بہی سب سی بڑا ہی اور اس سے بہی کیسیکو انکار نہین ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق اوسوقت سی کہ جب پیغمبر صاحب اپنی گہر سی برآمد ہوئی اور جب تک غار مین رہے اور جب تک مدینہ مین پہنچے برابر ہمراہ ہی لیکن باہم ہماری اور شیعون سکے یہ اختلاف ہی کہ ہم حضرت ابو بکر صدیق کی رفاقت کو اونکی اخلاص اور نیک نیتی پر محمول کر کے اونکو افضل مہاجرین جانتے ہین اور حضرات شیعہ اونکی ہمراہی کو بد نیتی پہ ونعوذ باللہ من ذلک محمول کر کے اونکو منافقین مین سے سمجھتے ہین اسلئے ہم ایسی آیت سی حضرت صدیق اکبر کی فضائل ثابت کرتے ہین اور حضرات شیعہ کی شبہات بیان کر کے اونکا رد کرتی ہین بقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام حضرت مخاطب نی ابتک عام آیتون کی لکھنے مین ناحق اپنی اوقات شریف ضائع کی اور قضیہ مسلم الثبوت لا دلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلث کو پیش نظر نہ رکھا شیعہ کب مطلق کے منکر ہین جسکے اثبات کی کسیکو احتیاج

ہو آپکی بیفائدہ تحصیل حاصل اور تطویل بلاطائل کرکے ہماری بھی اوقات کی اضاعت
ہے کہ آپنی اوس راہ کج کو چھوڑا مگر کیا حاصل کہ دوسری راہ کج پر تشریف لائے ہین اور
چونکہ چھوڑنا یہ تنبیہ علی الخطا نہین ہی بلکہ بخیال خام اسکی سبب ہے کہ آپ نہایت کلام کر چکے
پس ہر چند بندہ بھی بوجوہ بے اکتفای انتقام کر چکا ہی مگر پھر بھی آپکا پیچھا نہین چھوڑتا ہون
اور چاہتا ہون کہ چلتی چلاتے آپکی پچھلے راہ اسطرح بند کرون کہ جسمین وہ راہ بالکل ماری
پڑی تب آپکی اگلی راہ بھی مدخول اور راہ آمد و شد نفس مسدود کرون صورت اوسکے
بہ نرمی و ملائمت بدون سختی واذیت یہ ہی کہ آپ ابتدای کتاب سی مدعی اسکے ہوتے
چلی آئی ہین کہ صحابہ کلہم عدول ہین اور حقیقۃً یہی مذہب اہلسنت وجماعت ہی اور
خود آپ صفحہ ... مین مقر ہوے ہین کہ مسلمان سبکے سب کامل الایمان تھے پس ہر چند ہم دلائل
کثیرہ اس عقیدۂ فاسدہ کے ابطال پر قایم کر چکے ہین مگر اسمقام پر تین آیتین آپ نی لکھی
ہین یہ تینون آپکے ابطال دعوی کے لئی کافی ہین لیکن آیہ اولی جو آپنے لکھا ہے
پس اگر یہ سب مسلمان کامل الایمان تھے تو مصداق اثاقلتم الی الارض ارضیتم
بالحیوۃ الدنیا من الاخرۃ کون لوگ تھی کیا کامل الایمانونکا یہی کام ہی کہ جب خدا و رسول
بالخصوص انکو کسی کام کیلیے حکم فرماوین تو وہ گھر کے چولہونکی سینے اور اوسکے
بجا آوری سے سرتابی کرین اور زندگانی دنیا کو آخرت پر اختیار کرین اور اگر کسی
جاہل کو یہ خیال ہو کہ مضمون آیہ بطور استفہام کے ہی نہ بطور تثبیت اور تقریر کی تو جواب
یہ ہی کہ اثاقلتم الی الارض تو استفہام نہین ہے باقی رہا ارضیتم گو بظاہر استفہام
ہے مگر محاورات مین اسطرحکا استفہام الموبخ التعجب والتقریر ہوتا ہی جسطرح سے مثلاً کہا
جاوے کہ تجھکو کیا ہو گیا ہے آیا تو احمق ہی آیا تو مجنون و دیوانہ ہے جو کل صحابہ کو

عدول کتاب سنت پس غرض قائل کی اس کلام سی حقیقت مین متنفا بتیین ہی بلکہ بثبوت
و تقریر حماقت ہی اور یہ جو آپنے اس مقام کی حاشیہ مین افادہ فرمایا ہے کہ خطاب
طرف کل کے ہی مگر مراد بعض ہین یہ مثبت ہماری مدعا کا ہے کہ بعض اچھی ستھے
اور بعض بری تھے لیکن یہ قاعدہ آپنی مخصوص اسی مقام کیواسطی کیون کیا جاآیات
عام فضائل صحابہ کی آپنے لکھین مین مثل کنتم خیر امۃ وغیرہا کی اوسمین سنے
یہی قاعدہ جاری سیجئے کہ خطاب طرف کل کے ہو اور مراد بعض ہون پس اثبات
فضیلت ثلثہ اور تعدیل الکل آپکے ہاتھہ سی نکل سکے اور افادہ اس قاعدہ کا اور
ذکر اس آیہ کا اسمقام پر مصداق یخربون بیوتھم بایدیھم کا ہوا و کفی اللہ
المومنین القتال ولنعم ما قیل ~ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد
خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ ست۔ آمدم بر آیۂ ثانی جو وعید عذاب دنیا
اور آخرت ہی پس یہ بھی مبطل آپکی مزعوم باطل کا ہے سلئی کہ کہان دعوای کامل الایمانی
کل اور عدالت کل اور قطعیت جنت اور رجحان زوال فی سبیل اللہ صرف کرنا اور
راہ اطاعت خدا و رسول پر قدم بقدم چلنا اور کجا وعید یعذبکم عذابا الیما
یہانتک کہ یستبدل قوما غیرکم کا فرمانا پس اگر سب کی سب کامل الایمان ہی
تھی تو آیا کامل الایمانی مقتضی وعید عذاب الیم ہی یا عدالت ہی یا موجب عدم تعمیل حکم
خدا و رسول سے تھے اور جب یہ امر خلاف عقل ہے تو البتہ بعض اچھے تھی اور بعض
بری تھی اور کل کامل الایمان اور عادل نتھی وھو المطلوب باقی رہی آیت ثالث جو
ملقب بہ آیہ غار ہی اور سنیونکا مایۂ افتخار ہے اور شیعونکی نزدیک یار غار کے لئی موجب
ہزاران ھذا عار و شنار ہی اور اگر نظر بہ سلیقہ تقریر سنیان لفظ غار کو مہمل کی کی

کرے لقب اسکا آیہ غار کرے تو بیجا نہیں ہے بجز کیف یہ آیہ شریف بھی بتوضیح لایق
بوضوح تمام اسی پر دلالت رکھتا ہی کہ کل صحابہ کامل الایمان نہ تھے ورنہ کیا ضرورت اس
عتاب وخطاب کی ہوتی کہ اگر تم لوگ نہ نصرت اور مدد کروگے تو خدا اور رسول کی مدد خدا
تمہاری نصرت کا محتاج نہیں ہے پس دعوی کامل الایمانی کل بحمد اللہ ان تینون
آیتون سے بخوبی باطل ہوا اور جس بنا پر حضرت مخاطب نے ابتدای کتاب سے بالو
کی دیوار اوٹھای تھے وہ ازبیخ برکندہ ہو گئی یہ سب گفتگو بہ نسبت آپکی پہلی راہ
کی تھے اب ہم آپکی اگلی راہ پہ نظر کرتے ہین کہ آپ بالخصوص فضیلت ابوبکر
آیہ غار سے ثابت کیا چاہتے ہین پس یہ آیہ مشتمل اوپر چند لفظون کے ہی کہ آپکی
نزدیک اوس سے فضیلت نکلتی ہے اور شیعون کی نزدیک اونہین الفاظ سے
سراسر کفر ونفاق نکلتا ہے لہذا احباب والا سے یہ استفسار کیا جاتا ہی کہ اگر اثبات
فضیلت مطابق تفسیر اہلسنت آپ کیا چاہتے ہین تو آپکو بخوبی معلوم ہے کہ شیعہ
اوسکو نہین مانتے اور اگر بنا بر تفسیر شیعہ کی اثبات فضیلت کیا چاہتے ہین تو ترجمہ آپنے
کس تفسیر شیعہ سے کیا ہے اور کس کتاب شیعہ سے لکھا ہی اوسکا پتہ ونشان دیجیے
ودونہ خرط القتاد حق یہ ہے کہ ترجمہ لفظی پر بھی آپ نے اکتفا نکی بلکہ توجیہات لیکر
مذاق اہلسنت پر کہی پس اگر کوئی شخص بمذاق شیعہ بھی کچھ توجیہات کرے تو آپکے
ایسے کچھ جای کلام نہین ہے اسلئے کہ ہر شخص کو اپنی اپنی سمجھ کا اختیار ہے مثل اسکی
کہ جناب باری عز اسمہ فرماتا ہی الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ یعنی اسے بظاہر
ایمان لانیوالو اگر تم لوگ ہمارے پیغمبر کی مدد نکروگے تو خدا اوسکی مدد کریگا جسطرح سے
پیشتر اس سے عالم تنہائی مین کوئی یار اور مددگار اوسکا نہ تھا اور درمیان دشمنان ظاہری

وباطنی کے گرفتار تھا خدا نی اوسکی مدد کی تھے اذا خرجه الذین کفروا ثانی اثنین جسوقت مین کہ نکالا تھا اوسکو گھر سے کفار نی کہ وہ دشمن ظاہری تھے درحالیکہ ثانی اثنین تھا یعنی ایک اون دو کا تھا کہ جسکا دوسرا دشمن باطنی تھا معنے ثانی اثنین اور ثالث ثلثہ کی باتفاق اہل لغت واہل تفسیر احد اثنین اور واحد ثلثہ کی ہین یعنے ایک دو کا اور ایک تین کا پس جسطرح ثالث ثلثہ مین ایک خدای برحق اور دو خدایان باطل تھے اسیطرح ثانی اثنین مین ایک حق اور دوسرا باطل تہا اذ ہما فی الغار جسوقت وہ دونو حق و باطل ایک غار مین جمع ہوگئی تھا اور اس باطل نے اوس حق کو ناحق غار تیرہ و تار مین مثل مار تین ایذا دینی شروع کی اور قلق اور اضطراب اور جزع و فزع خواہ حقیقةً از راہ بزدلی اور عدم ایمان بصدق وعدہ خدا و رسول خواہ بمکر و خدع و عدم ایمان بخدا و رسول شروع کیا اذ یقول لصاحبه جسوقت ہماری پیغمبر نے اوس اپنی ساتھی سے جو موذی تھا کہا اور اوسکو ایک فعل قبیح سے بقوله لا تحزن ان اللہ معنا منع اور نہی فرمائی یعنے ای سنلے ایمان بصدق خدا و رسول کیون فتنا ہی اور کیون ڈرتا ہے یا کیون باظہار حزن ہمسی مکر و خدع کرتا ہے خدا ہماری ساتھ ہے ہمکو ہر طرح سے محفوظ رکھیگا ہماری صدقہ سی تیری بھی جان بچی گی اور خدا تیری مکر و خدع سے بھی ہمکو بچائیگا فانزل اللہ سکینته علیه پس ایسی وقت نازک مین کہ باہر سے کفار نکلہ قتل سید ابرار مین تھے اور درمیان مین مار تین نیش زنی کر رہا تھا خدا نی اپنے پیغمبر پر سکینہ نازل کیا کہ اوسکو کسیطرح سے باوجود دشمنان بیرونی و اندرونی کے بھی قلق اور اضطراب نہوا بخلاف اوس دشمن خانگی کے کہ مظہر قلق اور اضطراب ہوا اگر اوسپر سکینہ نازل ہوا ہوتا تو کیون اظہار اضطراب کرتا اور

اگر اوسوقت مین داخلاً و خارجاً کوئی مومن پیغمبرؐ کے ساتھہ ہوتا تو خدا ضرور اوس
سکینہ مین جو اسنے پیغمبرؐ پر نازل کیا تھا اوسکو بھی شریک کرلیتا جیسے حنین مقام پر
پیغمبرؐ کے ساتھہ مومنین تھے جب پیغمبرؐ پر سکینہ نازل ہوا تو مومنین کو بھی شریک کرلیا
اور فرمایا فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین مگر چونکہ اسمقام پر
سوای ایک کافر کے کوئی مومن ساتھہ تھا اسلئی سکینہ مخصوص بہ پیغمبرؐ کیا وایدہ
بجنود لم تروھا اور مدد کی اپنے پیغمبرؐ کی ساتھہ ایسے لشکر ملائکہ کی کہ مخاطبین سنے
اوسکو نہین دیکھا پس اون ملائکہ نے کفار کی آنکھون پر پردہ ڈال دیا اور اوس
رفیق بی توفیق کا گلا گھونٹا کہ جزع و فزع پھر نکرسکا یہی توجیہ وجیہ آیت کی مطابق
مذاق شیعہ کی ہے جو توجیہ غیر موجہ مخاطب نے کے باقی رہی گفتگو رد توجیہات رکیکہ
مخاطب مین پس بعد اسکے مطاوی رد کلام آیندہ مین آویگے انشاء اللہ تعالے

قولہ تمام مفسرین کیا شیعہ اور کیا سنے اسپر متفق ہین **اقول** دعویہای بیدلیل
کرنا کار مخاطب والا مقام ہی اور غیر مسلمات کو تحت مسلمات داخل کردینا مکاری و
خداعی کا کام ہی آرے مفسرین متفق ہین کہ اذ اخرجہ سی مراد زمانہ ہجرت ہی اور
صاحب الغار بمقتضای نص الصاحب الحار حضرت ابوبکر تھی لیکن کس مفسر شیعہ نے
لکھا ہی کہ جو شخص کہ شریک ہجرت بعیت خلاف مرضی خدا و رسول ہوا اوسکا بھی
رتبہ سب سی بڑا ہی اگر مصلحت خدا مقتضی اپنے پیغمبرؐ کی تنہا سفر کرنیکی نہوتی تو جان
نثاران اونحضرت کی مثل جناب امیرؑ و حمزہ علیہ و ابوذر و عمار یاسر و مقداد
جنہون نے کسی معرکہ مرد آزما اور کسی شدت و رخا مین اونحضرت کی قدم سی مفارقت
نکی اور وقت اشتعال نوائر کارزار بہ برق سیوف صاعقہ کردار سے کبھی اونکی

ہلاک تک نہ جہیکی اور مثل حضرات ثلثہ کے کبھی پیغمبر کو نرغہ کفار مین تنہا چھوڑ کر اپنے
جان بچاکر نہ بھاگی پس ایسے لوگ اوس شب تار مین کہ جستہ استتار بھی مقام غار
مین کہ مامن حفظ و حراست ایزد کردگار تھا اور محروس بلائکہ اخضا و نجبار تھا کب
اونحضرت کا ساتھ چھوڑسکتے آخری رتبہ اوسکا سب سی بڑا ہی جسنے بمقتضای یشری
نفسہ ابتغاء مرضات اللہ اپنی جان بیچکر سیکڑون شمشیر ہای برہنہ مین اپنی
بتین فرش رسول خدا پر سلایا چنانچہ علمای فریقین متفق ہین اسپر کہ وہ جناب امیر
علیہ السلام تہے اور یہ آیہ اونہین کی شان مین نازل ہوا جیسا کہ ازالۃ الخفا مین مآثر
مین انحضرت کی مذکور ہے اور بی اجازت خدا و رسول ساتھ دینا ابوبکر کا نہ للہ و نہ للرسول
تھا بلکہ حامیان دین مبین اور صحاب رر دین اور ہی لوگ تھی کہ امتثالاً لامر اللہ
والرسول متخلف ہوی اور ابوبکر بطمع دنیا کا ہنونسی سنا تہا کہ انحضرت کو مدینہ مین
رفعت و ترقی ہوگی ساتھ ہوئی قولہ اور اس سے بھی کسیکو انکار نہین ہی اقول شیعونکو
انکار ہی مگر افسوس ہی کہ آپکو دروغگوئی سے کسیوقت انکار نہین ہی قولہ جب سے
پیغمبر صاحب اپنی گھر سی برآمد ہوئی اقول بعد اسکے خود ہی شیعون سی ناقل ہوسکے کہ
ابوبکر سی اثنای راہ مین بعد تھوڑی راہ طی کرنیکے ملاقات ہوئی بیان فرماتی ہین کہ جب گھر سی نکلی آے دروغگو
را حافظہ نباشد قولہ ہماری اور شیعونکی یہ اختلاف ہی اقول یہی اختلاف نہین ہی بلکہ
بہت سا اختلاف ہی منجملہ اوسکی یہ بہی ہی کہ شیعونکی نزدیک چونکہ عنداللہ یہ سفر تنہائی
قرین مصلحت تہا پس قطع نظر از بدنیتی بہ نیک نیتی بہے مشارکت اس سفر مین خلاف
حکم خدا و رسول جائز نہ تھی اس سبب سی کوئی شخص نیک نیتون سی شریک اس سفر کی
نہوا قولہ بدنیتی پر و نعوذ باللہ من ذلک محمول کرسکے اقول کچہ تخصیص ابوبکر نہین ہے

بلکہ کل منافقین سے کے اعمال بدنیتی پر محمول کرتے ہین اور کچہ تخصیص اس فعل خاص
کی بہی نہین ہے بلکہ کل افعال ابوبکر کو نعوذ باللہ منہ ومن افعالہ نیک نیتی پر محمول
نہین کرتے چنانچہ بدنیتی اور رزایل اونکے بہت سی آیات سی مثل مریدون
عرض الدنیا اور بہت سی احادیث سے مثل غصب فدک وغیرہ ثابت ہین اور بالخصوص
اس آیت سی بہی ثابت کرکے شبہات اہلسنت کو رد کرتی ہین قال المخاطب
المقام ہمراہ اللہ سبل السلام بیان صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
فضائل کا جو اس آیت سی ثابت ہوتی ہین۔ اس آیت سی بہت سی فضیلتین حضرت
ابوبکر صدیق کے ثابت ہوتی ہین اول یہ کہ جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
قتل پر کفار مکہ نے اتفاق کیا اور اللہ جل شانہ نی اونکے ارادہ سی حضرت کو آگاہ
فرمایا اور اجازت ہجرت کی دی تب پیغمبر خدا نے بحکم الٰہی حضرت ابوبکر صدیق کو
اپنے ہمراہ لیا پس اگر خدای جل شانہ کی نزدیک ابوبکر صدیق ایمان مین سچے اور اسلام
مین پکے نہوتی اور پیغمبر صاحب پر جان و دل سے عاشق نہوتی تو ہرگز وہ ایسی وقت
مین اونکو ساتھ لینی کے اجازت نہ دیتا اور خود پیغمبر صاحب کو اگر اونکی محبت اور
عشق پر یقین کامل نہوتا تو کبہی ابوبکر صدیق کو اس سفر مین اپنے ہمراہ نہ لیتی دوسری
اگر ابوبکر صدیق اپنے جان و مال کو حضرت پر نثار کرنیسی راضی نہوتے تو وہ ایسی
مصیبت کیوقت مین خود شریک نہوتی اور اپنی آپکو معرض ہلاکت مین نہ ڈالتے بلکہ
حیلہ حوالہ کرکے اپنی آپکو ایسی مصیبت کیوقت مین شریک ہونیسی بچا لیتی تیسری گہر مین
سے نکلنی کیوقت سی مدینہ منورہ مین پہونچنے تک جو باتین صدیق اکبر سے لئے کین
اور جسطرح پر پیغمبر خدا کی حفاظت کی اور جسطور پر حق رفاقت کا ادا کیا اون سب کو ...

ظاہر ہوتا ہے کہ ابوبکر صدیق کو پیغمبر خدا کے ساتھ عشق کا مرتبہ تھا اور پیغمبر صاحب
کے بچانے کی لئے اپنی جان اور آبرو کا کچھ خیال نہ تھا چوتھی جتنی اور صحاب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے تھی اونمین سے کوئی اس رتبہ کا نتھا کہ جسکو پیغمبر خدا اپنے ہمراہ
لیتے اور جسکو اپنا یار غار بناتی سوای ابوبکر صدیق کے کہ اونہین کو ایسی وقت مین
اپنا رفیق بنایا اس سے ابوبکر صدیق کی فضیلت اور صحابو پر ثابت ہوتی ہے
پانچوین اللہ جلشانہ کو یہ خدمت صدیق اکبر کی ایسے پسند آئی کہ اونکی صدیقیت اور
رفاقت کو اور لوگونکی تحریص اور ترغیب کیوسطی اس آیت مین بیان کیا تا کہ انکو
سنکر لوگونکو غیرت آوی اور پیغمبر صاحب کی رفاقت پر مستعد ہوجاوین پس اگر ابوبکر صدیق
کی صدیقیت خدا کی نزدیک مقبول نہوتی اور اونکی خدمت اور رفاقت اعلی درجہ کی نہوتی
تو اونکی مثال کیون دیجاتی اور اونکے یاری اور مددگاری اور اونکی دل بڑہانی کے
لئے بیان کیجاتے چھٹوین اللہ جل شانہ نی ثانی اثنین کا لفظ فرما کر ظاہر کیا کہ بعد
پیغمبر خدا کے دوسرا شخص ادای مناصب دینی کیوسطی ابوبکر ہے ساتوین اللہ جلشانہ
نی صاحبہ کا لفظ ابوبکر صدیق کی نسبت فرما کر اونکی صحابیت کو ثابت کیا کہ یہ رتبہ
کسی دوسرے کو نہین نصیب ہوا اسلئی ابوبکر صدیق کی صحابیت کا انکار درحقیقت نص
قرآنی کا انکار ہے آٹھوین اس آیت مین لا تحزن ان اللہ معنا سی ثابت
ہوتا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابوبکر صدیق کو تسلی دی اور خدا کی حفاظت
اور نصرت سے اونکو اپنا ساتھی فرمایا جس سی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ جسطرح پر حافظ اور ناصر
اپنے پیغمبر کا تہا اوسیطرح پر اپنے پیغمبر کے یار غار کا حامی و مددگار رہتا اور جبکہ اس آیت سے
یہ ثابت ہوا کہ اللہ ابوبکر کے ساتھ تہا تو اسی سے ابوبکر کا متقی اور محسن ہونا ثابت ہوا

اسلئے کہ دوسری آیت مین اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے کہ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون کہ خدا اونہین لوگونکے ساتھ ہوتا ہی جو کہ متقی اور نیک ہوتی ہین تو حق اللہ جل شانہ نے اپنی تسلے ابوبکر صدیق پر نازل کی اور خدا اپنی تسلے نازل نہین کرتا مگر اونہین لوگون پر جو کہ ایمان مین سچے اور اسلام مین مضبوط ہوتے ہین اور جن پر خدا اپنا فضل کرتا ہی اور تسلے نازل کرنیکا ثبوت فانزل السکینة علیہ سے ہوتا ہی وشہ ونہین ان آیتون پر غور کرنیسے بڑی فضیلت صدیق اکبر کے ثابت ہوتی ہی اسلئے کہ یہ آیتین صرف واسطے ترغیب اور تہدید اون لوگون کی نازل ہوی ہین جو کہ جہاد پر جانیسے سستی کرتے تھے اور ان آیتونمین خدا نے اون سستے کرنیوالونکو سمجہایا اور ڈرایا اور اپنی بے نیازی کو ظاہر کیا چنانچہ اول دنیا کی حقارت کرکے اونکو سمجہایا پہر اونکو عذاب نازل کرنیسے اور اونکی بدلی دوسری قوم کو پیدا کرنیسے ڈرایا آخرکار اپنی بے نیازی اور رسول کی بے پرواہی کو بیان فرمایا اور پھر اوس بے نیازی اور بے پروائی کی بیانمین صدیق اکبر کی تمثیل دی اور اونکی رفاقت اور صحبت کا تذکرہ کیا پس اسی سے ابوبکر صدیق کی صدیقیت اور اونکی صاحبیت کی مرتبہ کو قیاس کرنا چاہیے کہ اللہ اور اللہ کی رسول کے نزدیک اونکی نصرت اور یاری کے کیسی کچہ وقعت تہی کہ منجملہ اور امور ترغیب و تہدید کے اونکی نصرت اور رفاقت کو بھی بیان کیا غرضکہ فضائل ابوبکر صدیق جو ان آیتوںسے ثابت ہوتی ہین اجمالاً ہم بیان کرچکے اب اون شبہات کو جو حضرات شیعہ کرتے ہین بیان کرکے اوسکا رد کرتے ہین اور چونکہ شبہات اونکے ایسے پوچ اور رکیک ہین کہ اونکے تردید کرنا ایسا ہے جیسا کہ روز روشن مین آفتاب کی طلوع

سے انکار کرنیوالی کے مقابلہ مین ولائل اور براہین بیان کرتا لیکن بمجبوری موافق قول خاتم المحدثین کے چون بنا رکلام بر اصول گروہی نہادہ است ناچار زمام اختیار بدست آنہا دادہ ہر جا کہ کشیدہ بر ند میرود و بہر رنگ کہ رنگین کنند مے شود مگر منصف مزاجون سے امید ہی کہ اون اعتراضات کو ذرا انصاف سی دیکھین اور علما و مجتہدین امامیہ کی تعصب اور عناد پر خیال کرین کہ عداوت نبی اونکی ولونپر کیسا پردہ اور دشمنی سے اونکی عقلون پر کیسا حجاب ڈال دیا ہی کہ ایسے نص صریح سے انکار کرستے ہین اور فضل اصحابہ کی فضیلت کی انکار کے لئی کیسی پوچ تاویلین بیان کرتی ہین وہا انا اشرع سفے بیان ہفواتہم لقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام یہ فضیلتین جو آپ ثابت کرتی ہین یا اپنی عقائد باطلہ کی راہ سی بتصدیق روایات کاذبہ ہین یا بنا بر روایات شیعہ و عقائد شیعہ کرہین اگر بنا بر عقائد و روایات اہلسنت کی ہین تو شیعہ اوسکو جاہل اور کاذب جانتی ہین اور اگر بنا بر مذہب شیعہ کی ہین تو آپکو اونکی کتابون سے سند دیکر بیان کرنا تہا تا کہ معلوم ہوتا کہ بنا بر عقیدۂ شیعہ کی یہ فضیلتین ہین تو اسصورتمین البتہ شیعونکو قبول کرنا ضرور ہوتا واذلیس فلیس **قولہ** اول یہ الی قولہ اجازت ہجرت کی دی **اقول** اس کلام کو فضیلت ابوبکر سی کچہ واسطہ نہین ہے **قولہ** تب پیغمبرؐ خدا نی بحکم آلٰہے حضرت ابوبکر صدیق کو اپنی ہمراہ لیا **اقول** تحریر تقریر فضیلت بطریق قیاس یہ ہی کہ ابوبکر کو پیغمبرؐ خدا نی بحکم خدا وقت ہجرت کے ہمراہ لیا یہ پہلا قضیہ ہی دوسرا یہ کہ جو شخص کہ ایسا ہو ضرور ہے کہ سچے ایمان والا اور پکا مسلمان ہو نتیجہ مقدمتین یہ ہی کہ ابوبکر سچا ایمان والا اور پکا مسلمان تہا قبل اسکی کہ صحت مقدمتین مین گفتگو کیجاوی ہم کہتے ہین کہ اس آیت سی ان دونو قضیونکو کچہ واسطہ نہین

سے اسلئے کہ آیت کا مفہوم اسیقدر ہی کہ ہمنے اپنی پیغمبرؐ کی اوسوقت مدد کی کہ وہ ایک تھا دو شخصونکا
اور اوسوقت اپنے ساتھی سے کہتا تھا کہ لاتحزن آہ اس عبارت سی یہ نہین نکلا کہ ہمنی حکم ابوبکر کی ساتھ
لینی کا دیا تھا اور ساتھی اوسکا پکا مسلمان تھا ہان اگر مضمون آیت یہ ہوتا کہ ہمنے اوسوقت مدد کی
کہ جسوقت حکم کیا تھا کہ ایک پکی مسلمان کو ساتھ لو اور پیغمبرؐ نے ابوبکر کو ساتھ لیا تو مقدمتین کو آیت سے
کچھ واسطہ ہوتا و اذ لیس فلیس اور جب مقدمتین کو آیت سے واسطہ نہوا تو ہم کہتے ہین کہ دونو غیر مسلم ہین
کیون نہین جائز ہے کہ ابوبکر بی حکم خدا و رسولؐ گھر سے باہر نکلے ہون جیسا کہ شیعہ کہتی ہین کہ باوجود
ممانعت رسولؐ خدا گھر سے نکلے پس بمجبوری بخوف افشای راز حضرت نے اوس
وقت بحکم خدا اپنے ساتھ لیا پس بنا براسکے ابتدا بحکم خدا نہ ثابت ہوا اور جو شخص
کہ بمجبوری ساتھ لیا جاوی اوسکا پکا مسلمان ہونا بدیہی البطلان ہی یہ گفتگو بہ نسبت
مقدمہ اولی کے ہی لیکن مقدمہ ثانیہ کہ جو شخص بحکم خدا رسولؐ وقت ہجرت کی پیغمبرؐ
کی ساتھ ہو وہ ضرور ہی کہ پکا مسلمان ہو یہ بھی غیر مسلم ہی کیون نہین جائز ہے کہ
رسولؐ خدا بحکم خدا المصلحۃ پکی مسلمان کو ساتھ نہ لین بلکہ ایک کچی مسلمان کو ساتھ لین
جیسی کہ ایک کافر کو کہ دلیل رسول اللہ تھا ساتھ لیا تھا باقی رہی وہ مصلحت کہ جس سے
پکی مسلمان کو ساتھ نہ لیا اور کچی مسلمان کو ساتھ لیا ہمین ہمکو غور و فکر کی کچھ ضرورت
نہین ہے جایز ہی کہ کچی مسلمان سی ایک وقت خاص مین ایک کام ایسا نکلے
کہ پکی سے نہ نکل سکی اور جائز ہی کہ یہ کچا سب پکون سی بدتر ہو اور تاب تحمل کفار کی
ایذا کو نکی نہ لا سکے اور فوراً پھر جائی اور شریک کفار ہو جائی اور اوس سی کوئی
مفسدہ عظیم پیدا ہو اسلی اسکو ہمراہ لینا ضرور پڑا باقی رہا خیال اوس فساد کا جو
اوس سے اثنا راہ مین پیدا ہو پس جب خدا اپنی حفظ کا وعدہ کر چکا ہو تو پھر کیا

خیال کرنا کچھ ضرور نہین ہے پس اس تقریر سی ہماری ثابت ہوا کہ اگر ظاہر سی حدیث
سنکے ابوبکر کا بحکم خدا ساتھہ لیجانا ثابت بہی ہو تو اس سے نکو ئی فضیلت ابوبکر کے
نکلی سگے نہ اونکا پکا مسلمان ہونا ثابت ہوگا قولہ پس اگر خدائی جل شانہ کی نزدیک
ابوبکر ایمان مین سچے اور اسلام مین پکے ہوتی الی قولہ اس سفر مین اپنے ہمراہ نہ لیتی
اقول بخوف افشائی راز ساتھہ لینا دلیل اوپر کچی ہونی اسلام اور سچی ہونی ایمان
کے ہی اگر خدا اور رسول انکو محب صادق اور مومن کامل جانتی تو مثل جناب امیر
علیہ السلام کی انکو بہی کفار مین چہوڑجانے سی کچہ پروا نکرتی پس یہ ہمراہ ہے عین
دلیل کذب ایمان اور صدق نفاق خلیفہ صاحب ہی اور شیعونکی نزدیک عاشقے و
معشوقی درمیان افلح اور حضرت عمر کی مسلم ہی لیکن اسمقام سے اوسکو کچہ علاقہ نہین
ہے یہان اسکا ذکر بہی کہ اگر بوبکر عند اللہ والرسول معتمد علیہ فی الایمان والایقان
ہوتی تو مثل جناب امیر علیہ السلام کی اونکو اپنا خلیفہ اور جانشین کرتی اور اپنی فرش
خواب پر سلاتی قولہ دوسری اگر ابوبکر صدیق اپنے جان و مال کو حضرت پر نثار
کرنیسی راضی نہوتے اقول جناب والا وقت جان نثاری روز روشن احد و خیبر و حنین
تہا جسمین خلیفہ صاحب نی پشت بہ کفار دیگر راہ فرار کو اختیار کیا نہ مقام اوسکا شب
تار حال استتار فی الغار تہا اور مفلس قلاش اباً عن جدٍ نی کہان مال پایا جو نثار کرتا اور
اوس شب تار مین کیا محل مال نثار کرنیکا تہا اور کسکو دیا اور کیونکر نثار کیا شیعوں کے
کتاب سی تو کہان کہین سنیون ہی کی کتاب سی بیان فرمایئے قولہ تو وہ ایسے
مصیبت کیوقت مین خود شریک نہوتی اقول اگر پیشتر سے کفار مین گہرجانی کا
حال معلوم ہوتا تو شاید مثل احد و خیبر کے کنارہ کش نہ ہوجاتے خیال سبارک

مین تو یہ تہا کہ شب تارین عالم غفلت کفار مین نکل جاینگے اور وہان جا کر مال دنیا پر
ہاتہہ لگاینگی سفر کو وسیلۂ انتظار جانتے بی اجازت خدا و رسول گہر سے باہر نکلی یہ سفر تو
دس ہی منزل کا تہا طلب دنیا مین کلاب جیفۂ دنیا تا بہ چین و روس جاتے ہین اور
کیسی کیسے تکلیفین اور مصیبتین سفر بحر و بر کی اوٹھاتے ہین آپ اپنی اشغال اور اون
سے قیاس کر لیجیئ دنیا مقام اعتبار ہی فاعتبروا یا اولی الابصار قولہ تیسری گہر
مین سی نکلنے کیوقت سی مدینۂ منورہ مین پہنچنی تک جو باتین صدیق اکبر کی کین اقول
ہمارے خیال مین تو یہی آتا ہے کہ جو باتین کین سب تدبیر حصول دنیا مین کین اگر
کفش برداری اور خدمتگذاری کی تو بہ حصول دنیا کی اگر عذر او خیانت کی راہ پر قدم
مارا تو وہ بہی برائی حصول دنیا تہا جب در غار پر اپنی برادران کفار پر نظر پڑی تو خیال
شریف مین یہ آیا کہ جناب رسول خدا سی جس دنیا کی حصول کی طمع ہی وہ ابہی بعید
ہی اور اگر اپنی برادران کفار کو کسی حیلہ سے متنبہ کر کی انحضرت کو گرفتار کروا دیجیئ
تو اسکے مین انہین کفار سی کچہ مال دنیا عاجلاً ہاتہہ لگ جائیگا اس خیال خام سے
بہت جزع و فزع کرنا شروع کیا اور گریدگی مارکا حیلہ کیا مگر چونکہ ملائکہ نی گوش و چشم
کفار پر پردہ ڈالدیا تہا یہ انسون کچہ کارگر نہوا الا جرم پہر وہی جوتیان سیدہی کرنے
کی راہ پر چلی یہانتک کہ مدینہ مین پہنچی قولہ اور جسطرح پیغمبر خدا کی حفاظت کی اقول حافظ
اونکا خود ایزد کردگار اور ملائکہ خداوندگار تہی وا بوبکر چون کس چہ خفتہ وچہ بیدار جو
شخص کہ خود اپنی حفاظت نکر سکی اور مقابلہ کفار مین با وجود اعوان و انصار سے کے
بہاگ کہڑا ہو وہ تنہا حفاظت دوسرونکی کیا کریگا قولہ اور جسطرح اونہون نے حق رفاقت کا
ادا کیا اقول ادای حق رفاقت جزع و فزع کرنے سی اور قلق اور اضطراب کے

رونسبی ظاہری آری جب یہ مکروخدع پیش رفت نہوا تو بجز خوش آمدکی اور کفش
برداری ظاہری سے حصول دنیا کی لئی اور کون صورت تھی لاجرم مثل دیگر منافقین
کی ابنا وصدق نا کرسے تہی قولہ اپنی جان وآبرو کا کچہہ خیال نکیا اقول جان کا
خیال نکرنا تو لڑائیون سے جان بچاکر بہاگنی سے ظاہری آری آبرو کا خیال
البتہ نکیا ہوگا کہ امثال ابن ربیعہ کی پرانی جوتیونکے صدقہ سی بہر حال ہوجاسینگے
قولہ جتنی اور صحابہ پیغمبر خدا کی تہ اونمین سی کوئی اس رتبہ کا تہا جسکو پیغمبر خدا
اپنی ہمراہ لیتی الخ اقول جتنی اصحاب نفاق تہی کسیکو ایسی طمع دنیا غالب نہ تہے
کہ خلاف حکم رسولؐ گھر سے باہر نکلی بجز خلیفہ صاحب کی اس راہ سی ہم بہی انکا رتبہ سب
سی بڑہکر جانتی ہین مگر بے اعتمادی مین انکا رتبہ سب سی بڑہکر جب ہم جانتی کہ اور
اصحاب نفاق بہی گھر سے باہر نکلی ہوتی اور اوسوقت مین وہ حضرت سکو چہوڑ جاتی
اور انکو ہمراہ لیجاتی تو ہم کہہ سکتے تہی کہ انکا رتبہ خوف افشای راز مین سب سی بڑہا
ہوا تہا لیکن جب بجز انکی کوئی باہر نہ نکلا اور واقف راز نہوا لاجرم انہین کو بخیال
اسکے کہ ایک مرتبہ جوتیان کفار کی کہاچکے ہین مبادا اب تاب تحمل نہ لاکی افشار راز
کرین یا بطمع دنیا بیاغار مین افشای راز کیا چاہتے تہی یہان سبے کرین ہمراہ لیا
اس بات سی جاننا کہ کل صحابہ پر فضیلت ثابت ہو قولہ پانچوین اللہ جل شانہ کو یہہ
خدمت صدیق اکبر کی ایسے پسند آئی کہ اونکی صدیقیت اور رفاقت کو الخ اقول آیہ
کتاب خدا بالفاظ معدودہ ہی کسی لفظ کو تضمناً اور التزاماً بہی کسی اوامی مذمت پر دلالت
بینن ہے فضلاً عن المطابقہ آری التزاماً دلالت اوس حرکت ناشایستہ پر ہی کہ جس سے
صاحب خلق عظیم سے بلفظ لیتن لا تحزن نہی فرمائی اور اگر بجاے اونحضرت سے کے

کوئی افظ و اغلظ مثل حضرت عمر کی کما فی الصحیح البخاری ہوتا تو اسکت ایھا الشقی غرّاتا
اور اسیطرح آیۂ شریفہ مین نہ ذکر صدیقیت اور ادای حق رفاقت ہی اور نہ ذکر یاری
و مددگاری سے آری یہ سب مفہومات بمقتضای المعنی فی بطن الشاعر حضرت مطلب
کی پیٹ مین ہین اور خداوند تعالی سے ذکر رفیق بی توفیق مثل سارق ابریق اسلئے
فرمایا تاکہ معلوم ہو کہ ہمارا پیغمبر اوسوقت دشمنان ظاہری اور باطنی دونون مین
گرفتار تہا اور ہمنی ایسی وقت مین اپنی قدرت کاملہ سی اوسکی نصرت اور مدد کی کہ
کوئی مددگار نتھا نہ یہ کہ جب ابوبکر مددگار تہی تب ہمنی مدد کی قولہ چنانچہ اللہ جلشانہ
نے ثانی اثنین کا لفظ فرما کر ظاہر کیا کہ بعد پیغمبر خدا کی دوسرا شخص اوا سے
مناصب دینی کیواسطی ابوبکر ہے اقول پیشتر اس سی بیان ہوا کہ اہل لغت و تفسیر
متفق ہین اسپر کہ معنی ثانی اثنین او ثالث ثلثہ کی احد الاثنین اور احد الثلثہ کی ہین یعنی
ایک دوکا اور ایک تین کا اور اذ ہما فی الغار جو بعد اسکی ہے دلالت کرتاہی
کہ احد الاثنین ہونا فی الغار تہا جسطرح سے کہ احد الاثنین ہونا اونحضرت کا وقت
خلوت حضرت عائشہ کی مثلاً فی الدار تہا تو اگر کیا راحد الاثنین فی الغار ہونا موجب
خلافت ہی تو صدبار احد الاثنین فی الدار ہونا البتہ صدبار موجب خلافت ہوگا پس
حضرت عائشہ صدبار مستحق تر بخلافت اپنی پدر بزرگوار سی ہونگی شاید اسی سبب سے
یعنی اونٹ پر چڑھکر چاہا تھا کہ خلافت جناب امیر علیہ السلام سی چھین لین مگر شکر
خدا کہ شکست فاش پائی اور جنگ جمل کی ندامت الی یوم القیامت سینونکی ہاتھہ
آئی اور اگر کوئی کہی کہ بنسبت غار کی ثانی اثنین خدا سے فرمایا ہی اور بہ نسبت دار کے
نہین فرمایا تو ہم کہین گے کہ گو خدا نی نہین فرمایا مگر واقع مین تو ایکوقت خاص مین

ساتھہ اونکی تنا سنے اثنین ہوتی تھے یا سنیونکی نزدیک اوسوقت خاص مین کوئی
ثالث بانچیر بہی موجود ہوتا تہا اور ترتب احکام اوپر امور واقعیہ کی ہوتا ہے خواہ خدا
بہی اوسکا ذکر کری خواہ نکری بہرکیف ثانی اثنین سے شیعونکی نزدیک غرض سیقدر
ہی کہ مثل حضرت عائشہ کی ایک خانگی دشمن اوسوقت مین بہی موجود تہا اس بات کو
ادای مناصب دنیا و دین سے کیا علاقہ آری اگر اتحاد بین الاثنین مفاد آیہ ہوتا
جسطرح انفسنا وانفسکم مین سے ہے تو البتہ اگر کوئی شخص اتحاد منصب کا قایل ہوتا تو بیجا
نہ تہا لیکن اس مقام مین تو ہرگز مفہوم احد الاثنین مین اتحاد اثنین صنفاً ونوعاً وجنساً صرور
نہین ہے فضلاً عن اتحاد الذات والصفات ایک آقا اور ایک غلام ملا کر اثنین
ہوتی ہین اور آقا احد الاثنین کہلائیگا اور اسیطرح ایک ملک پاک اور ایک سگ
ناپاک اور ایک ایزد اور ایک بت آذر اور ایک خدائی برحق اور ایک باطل مطلق
ملکر اثنین اور احد الاثنین پایا جاتا ہی انسی ایک دوسری مماثلت اور مشابہت فی الذات
والصفات نہین لازم آتی ہے اور اگر حضرات اہلسنت کو لفظ ثانی سے دہوکا ہوا
ہے کہ کبہی مشابہت اور مماثلت مین مستعمل ہوتا ہے جیسی کہتی ہین کہ زید ثانی اسد
ہی تو ہمنے بیان کیا کہ اس مقام پر ثانی بمعنی احد ہی نہ بمعنی مشابہ بلکہ معنی مشابہت
وقت اضافت باثنین کہنا فی نفسہ سخن مہمل ہے ورنہ برقیاس ثانی اسد معنی اسکی
مشابہ باثنین کے ہونگی وہو لغو بحت علاوہ اسکی جناب باریسنے ثانی اس مقام
پر جناب رسول خدا کو فرمایا ہے نہ ابوبکر کو پس اگر معنی مشابہت مراد ہون تو لازم
آتا ہی کہ جناب رسول خدا مشابہ ابوبکر ہون اور چونکہ قاعدہ کلیہ ہی کہ مشبہ با قوی
مشبہ سے ہوتا ہی پس لازم آویگا کہ ابوبکر العیاذ باللہ افضل جناب رسول خدا سے ہو

وہو باطل بالاجماع من کل اہل الاسلام ولفرض محال اگر خداوند تعالی ثانی ابوبکر کو
فرماتا اور معنی مشابہت ہی مراد ہوتی تو تشبیہ کی سئے مشارکت فی بعض الامور کافی
ہے نہ مشارکت فی کل الامور رہا تناک کہ زید کالاسد مین زید کی سئے دم بھی ضرور ہو
پس تشبیہ کی سئے مشارکت فی الاستتار فی الغار کافی ہے اور ای مناسب دینی کہانسے
ثابت ہو سکتا ہے اگر ابوبکر کو لیاقت اداے مناصب دینی ہوتی تو تبلیغ آیات سورۂ
برات کہ ادنی مناصب دینی سی تھا حضرت ابوبکر اوس سی بی لیاقت نہ کہی جاتی
اور حضرت نفرماتی یودی عنی رجل من اہلبیتی ولا یودی عنی الا اہلبیتی
کمافی البیضاوی وفی ازالۃ الخفا پس اداے مناصب دینی کی لیاقت بعد او حضرت کی اہلبیت
کو تہی نہ اوسکو کہ جسی لیاقت ادنی منصب کی اداکرنیکی نہ تھی لیکن جب خدا نے
مثل کفار غار کی آنکھون اور کانون پر پردی ڈالی ہون تو بجز راہ ضلالت سے راہ
ہدایت کب دکہائی دیتی ہے فاعتبروا یا اولی الابصار قولہ ساتوین اللہ جلشانہ
فی صاحبہ کا لفظ ابوبکر صدیق کی نسبت فرماکر اونکی صحابیت کو ثابت کیا اقول
شیعونکو ہرگز صحابیت ابوبکر کا مثل صحابت جملہ منافقین سے انکار نہین ہے لیکن اس
صحابت لغوی کو یا صحابت ظاہری کو موجب شرف وفخار نہین جانتی اسلئے
کہ یہ صحابتین بین المومن والکافر وبین المومن والمنافق اطلاقات قرآن وحدیث
سی ثابت ہین کما سیجی آری شرف اوس صحابت مین البتہ ہے جسمین قید
ایمان حقیقی سے اور ما تو اہل الایمان الحقیقی کی سے لگے ہوئی ہی اور شیعون کی نزدیک
بہ نسبت صدیق سنیان کے دونو مسلم نہین ہین بلکہ عدم ایمان اور موجبات الکفر ثابت
ہے قولہ آٹھوین اس آیت مین الفاظ لاتحزن ان اللہ معنا سی ثابت ہوتا ہے

که پیغمبر خدا نی ابوبکر صدیق کو تسلی دی اقول ابہی تو آپ ابوبکر کی یاری اور مددگاری
اور جان نثاری اور خدمتگزاری کو گہر سی نکلنے سی مدینه مین پہنچنے تک سراہتی تہی
اب کیا ہوگیا که خود ابوبکر قابل تسلے و تشفی دادن ہوگئی که خود جناب رسول خدا
کو انکی مددگاری اور خدمتگزاری کرنے پڑی حال جان نثاری بخوبی معلوم ہوگیا
که فقط کفار کی دیکہنے سی جان نکل گئی اور قبل از مرگ واویلا کرنے لگی یہانتک که پیغمبر
کو تسلی دینی پڑی احیاناً اگر کفار تلوارین کہینچکر آہی پڑتے تو یقین تہا که بی مارے
مرجاتی سبحان الله کیا اچہی حفاظت اور کیا اچہی خدمت اور رفاقت تہی اور بعد
اسکے معلوم ہوگا که لا تحزن صیغه نہی ہے اور حقیقت نہی واسطی حرمت کے ہی
اور دلالت کرتی ہے اوپر منع کرنیکی ایک فعل قبیح سے مگر یه که کوئی قرینه اوسکی
خلافت پر قایم ہو جیسا که شان کل مجازات ہی یہ سب قوله اور خدا کی حفاظت اور
نصرت مین اونکو اپنا ساتہی بنایا اقول بنا اس کلام کی اسپر ہی که ان الله معنا
مین مراد معیت سی معیت من حیث التائید والنصرة ہی نه من حیث العلم والقدرة
اور ضمیر جمع متکلم کا استعمال واحد پر نہین ہو سکتا اور یه دونو امر خیز منع مین ہین و
علی التنزل کوئی فضیلت کبری پر دلالت نہین ہی بلکه رذیلت پر دلالت ہو سکتی
ہی تفصیل اسکی یه ہی که اگر معیت سی جو لفظ معنا مین ہی مقصود اصلی ابوبکر ہوتے تو
ان الله معک بجای معنا ہوتا اور اگر جناب رسول خدا اور ابوبکر دونو مقصود
اصلی ہوتی تو معی و معک ہونا ضرور تہا اور جب یہ نہوا تو ہم کہتی ہین که اس مقام
مین معنا سی فقط جناب رسولخدا مقصود ہین اس دلیل سے که مراد معیت سی
معیت من حیث العلم والقدرة بنا بر فہم مخاطب کی نہین ہی ہرچند شیعونکی سے لئے اسکی

گنجایش ہے کہ کہین کہ جناب رسولخدا نی معنا اس راہ سی فرمایا کہ اسے ابوبکر
جناب باری میری اور تیری حال سے خوب واقف ہی اور تیری بدنیتی اور میری
نیک طینتی کی جزا دینے پر قادر ہی تو کیون جزع و فزع کرکے مجکو ایذا دیتا ہی جیسا
کہ آپ معنی وہم شیعہ مین بعد اسکی لکہین گی لیکن یہ بات چونکہ آپکی طبع نازک پر
اسقدر ناگوار ہی کہ اسکے سننی سے حالت جنون طاری ہوتے ہی لہذا پاس خاطر
آپکی ہم اس سے درگذر کرکی کہتی ہین کہ جیسا آپ نی فرمایا کہ مراد معیت سی ہیئت
تائید و نصرت ہی ہی سہے لیکن یہ تائید و نصرت بقول خداوند تعالی وایدہ بجنود
لم تروھا مخصوص بجناب رسولؐ خدا ہی اور حضرت ابوبکر اوس سی بی بہرہ ہین
پس بنا بر اسکے ضرور ہی کہ صیغہ جمع سے اسمقام مین معنی مفرد کی مراد ہون ہرچند
اہلسنت نی آیۂ انما ولیکم اللہ مین جو بروایات فریقین مخصوص بجناب امیر
علیہ السلام ہی اسکا انکار کیا ہی اور اطلاق جمع علی الواحد جائز نہین جانا ہے مگر
محاورات فصحا و بلغا مین بکثرت ہی بلکہ خود کلام خدا مین انّا اور نحن واسطے
ذات واحدہ اپنی کی بہت آیا ہی اور اسیطرح رب ارجعون اور یاایہا النبی اذا طلقتم
و رنا تیتھم ولنخرجنھم یاایھا النبی اذا طلقتم قصہ حضرت سلیمانؑ مین مذکور ہی بلکہ خود حضرات اہلسنت نی بنا بر رد
کاذبہ کی جو شان نزول آیۂ ولایاتل اولوالفضل مین بنایا ہی حضرت ابوبکر کو
مصداق اُنہو ٹھرایا ہی الغرض اسیطرح اس مقام مین بہی کیون نہین جانتے ہی کہ معنا
سی فقط ذات واحدہ جناب رسول خدا مراد ہو لیکن اگر آپ کچہ نکتے اسکو نہ مانئی
اور فرمائی کہ ہم کو اطلاق جمع علی الواحد پسند نہین ہے بلکہ ضرور ہی کہ اس مقام پہ
دو شخص شریک کئی جائین تو ہم کہین گے کہ شخص دیگر جناب امیر علیہ السلام ہین

جیسا کہ آپ یعنی اول شیعہ مین بیان کر چکے یعنی جب جناب رسول خدا نی پوچھا کہ تم
بکی یعنے ای ابوبکر تو کیون روتا ہے کما فی ازالۃ الخفا ابوبکر نے از راہ زور و مکر
کہا کہ مین سے اپنے واسطی نہین روتا ہون بلکہ علی کیواسطی کہ وہ مار ڈالی گئی ہونگے اور
آپکی واسطی روتا ہون کہ عنقریب شہید ہو جای گا تب حضرت نبی فرمایا کہ اِنّ اللہ معنا
یعنی ہمارا اور علی کا ناصر و معین خدا ہے اور اگر یہ بات بہی آپکو نہین پسند ہے تو
بپاس خاطر عاطر ہم اس سے بہی در گزر کرتے ہین اور کہتی ہین کہ بہت خوب جیسا
آپ فرماتی ہین کہ ابوبکر ہی معنا مین شریک ہین وہ ہے سہی لیکن ہمین کچہ شک
نہین ہی کہ جب وہ تو مقصود اصلی نہین ہین جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا تو لازم ہے کہ ایک
بالاصالۃ اور دوسرا بالتبعیت ہی اور ظن غالب ہی کہ اتنی سنئے انصاف تو آپ
نکر سکینگی کہ مقصود اصلی ابوبکر کو ٹہراوین ورنہ تفضیل ابوبکر جناب رسولخدا پر لازم آویگی
ہر چند آپکی علما کو اس سے کچہ باک نہین ہی ابوبکر کیا عمر کو تفضیل رسولخدا پر دیجاتی ہے
جیسا کہ مصافحہ خدا اول عمر سے بیان ہوتا ہی اور قصہ اساری بدر مین ناجی الا عمر
ہی کہا جاتا ہی اور بے عائشہ کی ناچ دیکہلانی کیوقت شیطان حضرت عمر ہی سے
بہاگتا ہے بہر کیف آپ مسلم کرین یا نکرین مقتضاے ادب یہی ہے کہ کہا جاوی
کہ مقصود اصلی معیت رسول خدا ہی اور معیت ابوبکر بالتبعیت ہی چونکہ اونحضرت کی
ساتہہ تہی لیکن ہر چند ہم غور کرتے ہین مگر ہمکو کوئی شرافت و فضیلت اور رفعت اس
تبعیت مین حضرت ابوبکر کی سلئے نہین ثابت ہوتی ہے اگر فرض کیجیے کہ دعوت
مین ایک بادشاہ عالیجاہ کی کچہ انعام بہی بہرہ یاب ہو جاوین تو ادن انعام کی کیا
شرافت ہی اور اگر ظل سطوت مین ایک شاہباز کی ایک کہوسٹ کی جان بچ جاوی

تو کھوسٹ کی لیے کیا فضیلت ہی اور اگر فسکا ثہ شیر شرزہ کی طلب خندہ سے لومڑی ہی سیر
ہو گئی تو لومڑی کو کیا فرت حاصل ہوئی **قولہ** ابو بکر کا محسن او متقی ہونا ثابت ہوا **اقول** احسان
اور اتقا بعد از ایمان ہے اِنَّ اللہَ مَعَنَا کہ تو دلالت اوپر عدم ایمان ابو بکر کے ہے
بہائی کہ علم فصاحت و بلاغت مین ثابت ہو اہے کہ تاسیس اولی اور اقدم تاکید ہی
ہے پس اگر حضرت ابو بکر کو تصدیق و اذعان و ایمان و ایقان تبائید و نصرت خداوند
منان لشیۃ الانس والجان ہوتا تو وہ حضرت اِنَّ اللہَ مَعَنَا ابو بکر سے کیون فرماتے
خصوصاً تاکید لفظ اِنَّ کہ حقیقۃً مخصوص واسطے منکرین کی ہی کما ثبت فی علم البیان
اور نہ ایمان رکھنے والی تبائید و نصرت خدا و رسول وہ منافقین تھے جنکی شان مین
خطاب باری ہوتا ہی الظّانين باللہ ظنّ السّوء عليهم دائرۃ السّوء وغضب اللہ
عليهم ولعنهم واعدّ لهم جهنّم وساءت مصيرا تعجب ہی کہ جو
لوگ مصداق غضب خدا اور لعنت خدا ہون اور جہنم کا مصیر ہو وہ محسن و متقی
کیونکر ہو سکتے ہین **قولہ** نوین اللہ جل شانہ نی اپنی تسلی ابو بکر پر نازل کی **اقول**
لا نسلم کہ ضمیر علیہ کی طرف ابو بکر کی پھرتی ہے کیون نہین جائز ہی کہ جسکے
طرف کل ضمیرین ماقبل و مابعد کی پھرتی ہون اوسیکی طرف ضمیر علیہ کی بھی پھرتی ہو و اِذا جاء
الاحتمال بطل الاستدلال چہ جای انکہ کرنا درجۂ فصاحت و بلاغت سے
اوس کلام کا جو حد اعجاز مین ہے دلیل بطلان احتمال اور متعین ہوجانی احتمال
ثانی کا ہو کما سیجیئ عنقریب یہ کلام متعلق بہ نقل ہے لیکن دلیل عقلی اوپر تعین احتمال
ثانی کے پس قول مخاطب ہی وجہ نہ اور خدا اپنی تسلی نازل نہین کرتا مگر اونہین
لوگون پر جو کہ ایمان مین پکے اور اسلام مین مضبوط ہوتے ہین **اقول** اسبات مین

ہم آپکی سرمو مخالفت نہین کرتے اور بمقتضای الکذب قد یصدق بمقام پاکو سچا جانتے ہین اور ہم بہی کہتے ہین کہ بی ایمان کے لئے خدا تسلی نہین نازل کرتا لیکن چونکہ بی ایمانی ابوبکر کی بعدم تصدیق وعدۂ خدا و رسول اور قلق اور اضطراب و جزع اور فزع اور ظن السوء باللہ سے ثابت ہی پس جو شخص کہ مورد غضب و لعنت خدا ہو وہ مورد تسلی خدا کیونکر ہو سکتا ہے یہی سبب دلیل عقلی اوپر اسبات کی کہ ضمیر علیہ کی جناب رسول خدا کیطرف پہرتی ہے نہ ابوبکر کی کیطرف اور جب بدلیل عقل و نقل ثابت ہوا کہ ضمیر طرف رسول خدا کے پہرتی ہے تو تخصیص نزول سکینہ علی رسول اللہ بمقام پر دلیل ہے اوپر اسبات کی کہ اس جگہہ پر مع الرسول کوئی مومن نتھا ورنہ انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ و علی المؤمن ہوتا ولا اقل علیہما ہوتا اسلئے کہ جہان جہان جناب رسول خدا کی ساتھ مومنین ہوی تو تخصیص سکینہ برسول نہین کی گئی بلکہ خدا نے انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ و علی المؤمنین فرمایا ہی اور جب تنہوا تو یہ ایک دلیل دیگر ہی اوپر کفر حضرت صدیق عتیق کے پس علاوہ فضیلت ہشتم کی فضیلت نہم بہی دلیل اوپر کفر کے ہوی اور مثل مشہور یک نشد دو شد کی صادق آئی بلکہ یہان تو باعتبار اسکی کہ ہر فضیلت سی ایک کفر ہی نکلتا ہے ایک نشد دو شد کہنا چاہیے قولہ دسوین ان آیتون پر غور کرنیسی بڑی فضیلت صدیق اکبر کے ثابت ہوتی ہے اقول صاحبان بصیرت اگر فضیلت دہم اور نہم پر غور کرینگی تو بجز تکرار بی سود کی کچہ حاصل نہ نظر آویگا فرق ہا سیقدر ہی کہ اسمین حاصل مضامین آیات سابقہ پڑہا دیئے ہین اور حقیقت یہ ہی کہ وہ تین سخن وا ہی ہین کہ جنکو رنگ برنگ کی تقریرون سے دس کی گنتی گنا ئے ہی اور اسے سبب ہی احراض فضیلت

وہم کو مثل چہارم و پنجم و ششم کی کہا گیا ہی اور عوام فریبی کیو اسطی حاشیہ پر لکھہ یا ہی کہ ہمنی ضمناً ذکر کیا ہے حالانکہ دس کی گنتے تہی عقلاً سمجہتی ہین کہ محض فریب عوام ہی بہر کیف جواب وہم وہی ہی جو پنجم مین مذکور ہوا یعنی خداوند تعالی نے اس آیت مین کہین صدیقیت صدیق کا ذکر نہین فرمایا اور نہ کوئی تمثیل دی اور نہ کوئی ادائی خدمت اور ادای حق رفاقت کا ذکر کیا اور نہ کہین یاری اور مددگاری پر کوئی لفظ دلالت کرتا ہی بجز اسکی کہ رفیق بے توفیق ایسا تہا کہ خود پیغمبرؐ کو اوسکی قلق اور اضطراب کی استمالت کرنی پڑی اور اوس دشمن خانگی سے بہی مثل دشمنان بیرونی کے ایذا اوٹہانی پڑی اور ایسے وقت مین ہمنی اپنے پیغمبر کی مدد کی کہ درمیان دو قسم کی دشمنونکی وہ گرفتار رہتا اور کوئی حقیقۃ مین اوسکا دوست تہا پس وقت تنہائی وقت مددگاری ہے نہ یہ کہ ایک مددگار کی موجود ہونی کیوقت وقت مددگاری ہو طرفہ یہ ہے کہ خود حضرت مخاطب بیان فرماتی ہین کہ خداوند تعالی اسپنے بی نیازی اور بے پروائی کو بیان فرماتا ہی پس ایسے وقت مین ذکر یاری و مددگاری غیر کا کیا موقع ہے جو خداوند تعالی یاری اور مددگاری ابوبکر کا ذکر فرماوی اور اپنی بی نیازی اور بی پروائی کو باحتیاج مددگاری و نصرت ابوبکر باطل کری اور کون لفظ اس آیہ مین اوپر مددگاری اور نصرت ابوبکر کی دلالت کرتا ہی مقام حیرت ہی کہ خداوند تعالی تو فقد نصرہ اللّٰہ سی نص صریح اوپر اپنی نصرت کی فرماتا ہے اور مخاطب نے بردستی نصرت اور مددگاری ابوبکر کا غل مچاتا ہی عقل سے عاقل کی تجویز نہین کرسکتے ہی کہ اگر مقام نصرت و یاری غیر خدا ہوتا تو وہ حضرت کسی شخص کو شجاعان اور ابطال سے ساتہہ

نہ لیتی بلکہ ایک بیان کمن سال مخنث خصال کہ جسکا خود قلق و اضطراب سے برا
حال ہو ہمراہ لیتی اور جب وہ خود ہی ایسا حواس باختہ ہو کہ خود پیغمبرؐ کو اسکی تسکین
دینی پڑی تو کیا مدد اور نصرت اوس سے ہو گی قولہ غرضکہ فضائل ابو بکر اقول
اس کلام مختل الانتظام مین بجای لفظ فضایل کے رذائل اور بجای حضرات شیعہ
کی حضرات سنیہ اور بجای محدثین بالتشدید کی بالتخفیف و بجای افضل الصحابہ کے
اکفر اہل النفاق کر کے اس تقریر کو ہم منقلب کرتے ہین کہ کالائی بد بریش خداوند
اولی است و ہا انا اشرع سفی رد ہفوا تہ الآخر قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ
سبل السلام بیان شیعیان عبد اللہ ابن سبا کی اعتراض کا اس آیت پر ہم
اعتراضات کو اوسی ترتیب سی بیان کرتی ہین جس ترتیب سی ہمنے فضیلتین بیان کین
ہین تا کہ دیکھنی والونکو ہر فضیلت کی مقابلہ مین اعتراضات اور شبہات شیعونکی معلوم
ہو جاوین پہلا اعتراض پہلی فضیلت پر جو کہ ہمنے پہلی فضیلت مین بیان کیا ہے کہ
اللہ جلشانہ کی حکم سے پیغمبرؐ خدا نی صدیق اکبر کو اپنی ہمراہ لیا اوسکو امامیہ اسطرح پر رد
کرتے ہین کہ نہ خدا نے پیغمبرؐ خدا کو ابو بکر کی ہمراہ لینے کی اجازت دی نہ پیغمبر صاحب
نے اپنی خوشی سے اونکو اپنے ساتھ لیا بلکہ بلا مرضی اور بغیر اجازت حضرت
کے ابو بکر ہمراہ ہو گئی چنانچہ اسبات مین جو کچھ علماء شیعہ نے لکھا ہی اوسکو ہم بیان
کرتے ہین بڑی مجتہد صاحب یعنی شیعونکی قبلہ و کعبہ ذوالفقار مین لکھتے ہین کہ
کہ احتجاج باین آیت موقوفست کہ بہ ثبوت رسد کہ ہجرت ابو بکر باجازت حضرت
نبوی واقع شدہ و شیعہ این را قبول ندارند اور قاضی نور اللہ شوستری نے
مجالس المومنین مین اور اپنے اور رسالون مین بھی یہی لکھا ہی کما فی منتہی الکلام

کہ قاضی نوراللہ شوستری در مجالس المومنین و بعضی از رسائل دیگر ذکر میکنند کہ ابوبکر از
منافقین بود و بر خلاف امر اقدس نبوی در اثنا راہ ایستاد و حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بعد زجر شدید اورا ہمراہ گرفت تا کفار را دلالت نہ کند اور ایک رسالہ مین جو منسوب
بہ حسینیہ ہی ایک بڑی سیر صاحب اسطرح پر لکھتے ہین کہ چون پارہ راہ برفت دید
کہ شخصی در برابر آنحضرت می آید حضرت توقف نمود چون نزدیک رسید بشناخت کہ
ابوبکر ست فرمود کہ ای ابوبکر نہ من امر خدا بشما رساندم و گفتم کہ از خانہ خود ہا بیرون
نیائید تو چرا مخالفت امر الٰہی کردی گفت یا رسول اللہ دلم از ہجر تو خائف بود و بیرون
بودم نخواستم کہ در خانہ قرار گیرم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم متحیر ماند بواسطہ آنکہ حکم
الٰہی نبود کہ کسے در ہمراہی خود برد در ساعت حضرت جبرئیل باز رسید و گفت یا
رسول اللہ بخدا سوگند کہ اگر این را بگذاری و ہمراہ نہ گیری کفار را گرفتہ از عقب
تو بیاید و ترا بقتل رساند پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آن وقت بضرورت با او را با خود
برد و در غار داخل شد غرض کہ اس اعتراض سی ثابت ہوا کہ ابوبکر صدیق بقصد
گرفتار کرانے پیغمبر صاحب کی گھر سی نکلی اور راہ روک کر کھڑی ہو گئی اور باوجودیکہ
حضرت نی گھر سی نکلنی کو منع کر دیا تھا وہ عدول حکمی کر کے بارادہ ایذا رسانی پیغمبر صاحب
کے سد راہ ہوئی آخر کار پیغمبر صاحب مجبور ہوئی اور بصلاح جبرئیل علیہ السلام کی اونکو
اپنی ساتھ لی لیا اگر ہمراہ نہ لیتی تو ضرور ابوبکر کفار کو لی آتے اور پیغمبر کو گرفتار کرا دیتے
اگرچہ اہل انصاف غور کر سکتی ہین تو یہ تو ایسی بدیہی امر مین غور کی کیا حاجت ہی
ویسی ہی سمجھ سکتی ہین کہ یہ اعتراض بالکل پوچ اور واہی ہی اعداد اوسکی رکاکت اوسکی
الفاظ و معنی سی ظاہر ہے لیکن ہم چند باتین اس اعتراض کی ابطال پر لکھتے ہین

اور سفاہت اس دعوی کی کہ ابوبکر صدیق بقصد گرفتاری و ایذای پیغمبر صاحب کی
نکلی تہی ثابت کرتی ہین اول سوچنا چاہی کہ ابوبکر صدیق اسوقت پیغمبر صاحب کی دوست
تہے یا دشمن اگر دوست تہے تو قصد گرفتاری اور نیت ایذا دہی کی کیا معنے اگر دشمن تہی تو کسطرح پر
ابوجہل وغیرہ اور دشمن حضرت کی قتل کی نیت سی آپکے گہر پر گئی تہی اوسیطرح پر ابوبکر
اونکی ساتہہ کیون نہ گئی اونسی علحدہ کیون ہوی دوسری ابوبکر کو حال ہجرت کا اور
وقت مولتسرا ہی برآمد ہونیکا اور غار مین تشریف لیجانیکا پیغمبر صاحب نی بتلایا تہا
یا نہین اگر نہین بتلایا تو ٹہیک وقت پر عین اوسی راہ پر جس طرفسی حضرت جاتے
تہی ابوبکر کسطرح راہ روک کر کہڑی ہوگئی اگر پیغمبر صاحب نی پہلی سے بتلادیا تہا تو
حضرت کو ابوبکر کا ہمراہ لیجانا منظور تہا یا نہین اگر منظور نہ تہا تو راز فاش کرنی سے
کیا حاصل تہا اور ایسی پوشیدہ بات کو دشمن پر ظاہر کرنیسی سوای اندیشہ ضرر کے
کیا فائدہ تہا اگر ساتہہ لیجانا منظور تہا تو پہر اعتراض ہی باطل ہوا تیسری اگر فرض بہی
کیا جاوی کہ ابوبکر صدّیق بہ نیت قتل پیغمبر خدا راہ روک کر کہڑی ہوگئی اور اپنی
بدنیتی مین ایسی مضبوط تہی کہ حضرت جبرئیل اونکی نیت سی خوف کر کی فوراً آہی سدرہ سے
اوتری اور پیغمبر صاحب سی کہنی لگی کہ اگر این را میگذاری و ہمراہ نہ گیری کفار را از
عقب تو گرفتہ باید و ترا بقتل رساند لیکن یہ بات معلوم نہین ہوتی کہ اوسوقت ابوبکر
تنہا تہی یا اور کوئی کافر بہی اونکی ساتہہ تہا اور ہتیاربند تہی یا خالی ہاتہہ اگر یہ کہا جاوی
کہ اور کافر بہی موجود تہی تو کوئی شیعہ بہی اسکا قائل نہین اور اگر کوئی اور کافر ہمراہ
ابوبکر کی نہ تہا تو تعجب آتا ہی کہ ابوبکر باوجود جاننی شجاعت اور قوت پیغمبر صاحب
کی تنہا حضرت کی گرفتاری اور قتل کو بغیر ہتیار کی چل دیئی اور دو چار رفیقونکو بہی

اپنی ہمراہ نہ لیا اور اگر یہ کہا جاوی کہ وہ فقط خبر لینی کی سلئے کھڑی ہو گئی تھی چنانچہ جبرئیل علیہ السلام کی اس ارشاد سی کہ کفار را از عقب تو گرفتہ بیا پیداثابت ہوتا ہی تو یہ امر معلوم نہین ہوتا کہ کفار اسجگہہ سی جہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کو ملی ایسی نزدیک تھی کہ آواز پہنچ سکتی تھی یا اتنی دور تھی کہ اونکے بلانی سکے لئی جانا پڑتا اگر نزدیک تھی تو تعجب ہی کہ ابوبکر سے اونکو آواز دیکر کیون نہ بلا لیا اور چپ چاپ کیون کھڑی رہی اور اگر دور تھی تو معلوم نہین کہ کیون پیغمبر خدا کو دیکھتی سے ابوجہل وغیرہ سی خبر کرنیکو نہ دوڑی کس امر کی انتظار مین کھڑی رہی اور تعجب تو اس امر پر ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نی یہ صلاح تو پیغمبر صاحب کو دی کہ اس دشمن کو اپنی ساتھ لی لو اور یہ مشورہ نہ دیا کہ ذرا ٹھہر و جب یہ تمہاری دشمنون کو خبر کرنی اور بلانی کو جاوی تب چل دینا اور جب تک وہ لوٹی تب تک جای مقصود پر پہنچ جانا خدا جانی جبرئیل کی عقل کو معاذ اللہ کیا ہو گیا تھا کہ ایسی اضطرار کیوقت مین پیغمبر صاحب کو ایسی دشمن کی ہمراہ لینی سکے صلاح دی اور جو حکمت اوسّی بچنی کی تھی وہ نہ بتلائی جو تھی تعجب ہی کہ جب ابوبکر کو پیغمبر صاحب کا گرفتار کرانا ہی منظور تھا تو پیغمبر صاحب کی ساتھ کیون چل دئیی اور کیون غار مین جاکر حضرت کی ساتھہ چپ چاپ بیٹھہ رہی اور کس لئی کوئی تدبیر گرفتار کرانی کی نکی اہل انصاف غور کرین کہ جسطرح پر اوسوقت ابوبکر صدیق نی حضرت کو راہ مین پایا تھا اور اونکا قصد قتل کا تھا اگر اوسطرح پر ابوجہل یا اور کوئی کافر قریشی حضرت کو دیکھہ لیتا تو کیا کرتا اور حضرت اوس سی کیا کر سکتے اگر کسی کی ذہن مین یہ بات آوی کہ وہ حضرت کو چھوڑ دیتا یا حضرت اوسکو اپنی ہمراہ نی لیتی تو ہم ابوبکر کی نسبت بھی شیعون کی خیال کو درست کہہ سکتی ہین ہم تہا

تعجب کرتی ہین کہ شیعونکی عقل پر کیسا پردہ پڑگیا ہی کہ آنا نہین سمجہتی کہ ہجرت کا
وقت وہ تھا کہ تمام کفار مکہ کی پیغمبر صاحب کی قتل کے درپی تہی اور در دولت پر
مجمع کرکی سے اپنے ارادہ کی پورا کرنیکی سے لیے پہنچ گئی تہی اور کسیکو خبر تک نہ تہی کہ پیغمبر صاحب
اس گہر سی نکل سے گئے بلکہ سب جانتی تھی کہ اپنی جگہ پر آرام کر رہی ہین اوسوقت مین جو
رفیق حضرت کا ہوا اوسکی نسبت دشمنی کا گمان کرتے ہین اگر وہ رفیق بحکم اور برضی
پیغمبر صاحب کی رفاقت کی سے لیئے آمادہ نہوتا تو وہ اوس گروہ مین شامل ہوتا جو در دولت
پر واسطی قتل سے کے گیا تھا یا بلا اطلاع بلا خبر راہ روک کر کہڑا ہو جاتا **یقول المستمسک**
بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام بیان سنیان یزید و معاویۃ العاویۃ کا
کہ اعتراض شیعہ اس آیت پر ہی محض کذب اور دروغ بیفروغ ہے بلکہ جب بزعم باطل
اپنی اہلسنت معاویہ مدعی ثبوت فضائل ابوبکر اس آیت سی ہونی مین تو شیعہ
بعدم تسلیم دعویہای بے دلیل اوسکی مجیب ہوتی ہین ان جوابون کا نام اعتراض
آیت پر رکہنا کمال حماقت اور بی عقلی پر دلیل ہے کجا اعتراض بر آیت اور کجا جواب
استدلالات اہل بدعت و مجاعت **قولہ** ہم اعتراضات کو اوسی ترتیب سی بیان
کرتی ہین **اقول** ہذا وعدہ کمذوب وعدہ تو یہ کیا کہ ہر فضیلت کی مقابلہ مین اعتراضات
بیان کرینگی لیکن انجام کو نہ پہونچا اور بحیلہ بیان ضمنی جان چرا کر ادم دبا کی نکل گئی
مگر الحمد للہ کہ شیعونکی پوری پڑی کہ ہر فضیلت کو باطل کرکے بیدینی حضرت ابوبکر
ہمنی ثابت کر دی اب جو ٹوٹی پہوٹی جوابات اہلسنت نی دی ہین کہ مصداق اس
گنواری مثل کی ہین کھسیانی بلی کہمبا نوچی اسکو بہی بعون اللہ باطل اور بیتر بنا یا مضمحل
کئی دیتی ہین **قولہ** پہلا اعتراض پہلی فضیلت پر **اقول** چونکہ یہ فضیلت مبنی ہے آپ

کہ ابتدا ہی حکم خدا سی پیغمبرؐ ابوبکر کو ساتھ لی گئے شیعہ اس دعوئی بلا دلیل پر تالم
کھتی ہین اور چونکہ منع ایک مقدمہ خاص کی ہے احتیاج بسند منع نہین ہی کما تقرر
فی علم المناظرۃ ومع ذلک تبرعًا واحسانًا سند منع ہم کتب اہلسنت سی ثابت کرتے
ہین کہ ابوبکر کو جناب رسولخدا نی ابتدا سے ساتھ نہین لیا تھا کما سیجی من ازالۃ الخفا
وغیرہ اب اہلسنت کو لازم ہی کہ اثبات اپنی دعوی کا کسے دلیل عقلی سے کرین
یا کسی ایسی دلیل نقلے سی کرین کہ شیعونکو جسکی انکار کی گنجایش نہو وو نخرط القتاد
پس بفرض محال اگر کسی خبر سی جو اخبار احادسی ہو کوئی سنی اثبات اپنی دعوے
کا کری تو شیعہ کب وسی مسلم کرینگی باآنکہ بحمد اللہ کسی خبر واحد کو بھی اسپر دلالت
نہین سہے کما ستعلم عنقریب قولہ بڑی مجتہد صاحب اقول بڑی مجتہد صاحب
اور چھوٹی مجتہد صاحب مثل مجتہدہ سنیان نواب خورد محل صاحبہ کی ایسے نادان
نہین ہین کہ امثال طلحہ وزبیر کی فریب مین آوین اور جھوٹی گواہیان اہلسنت کے
مثل شہادت روزبا جرائی کلاب حوابؓ کی مان لین اسے سبب سی طالب دلیل
ہین قولہ ذوالفقار مین لکھتی ہین کہ احتجاج باین آیت موقوفست اقول منع سہے
مقدمہ اولی کی مقدمتین دلیل سے اور جسطرح سی اثبات فضیلت اوپر اثبات ...
کی موقوف ہی اسیطرح احتجاج موقوف ہی اوپر اثبات مقدمۂ ثانیہ کی بھی یعنے
جسکو پیغمبرؐ بحکم خدا ساتھ لین وہ ضرور ہی کہ پکا مسلمان ہو اسپر ہی ہم لانسلم کہتے ہین
کیون نہین جائز ہے کہ ایک منافق کو بھی مثل ایک کافر کی جو دلیل رسول اللہ
تہا ساتھ لین کما مر مشروحًا فلا تغفل قولہ کما ذکر فی منتہی الکلام اقول صاحب منتہی
سنے انتہے کی صادق اور حضرت مخاطب اونکی خلف الصدق ہین قولہ ایک بڑی

میر صاحب اقول بڑے میر صاحب نے بڑے شیخ صاحب کی طرف نسبت قتل کی نہیں دی ہے
بلکہ کفار کی طرف دی ہے آپ تو اسی ایک کاذب کی ناحق تبلائی کذب فضیح جتے ہیں رسالہ حسینیہ
کوئی کتاب نایاب نہیں ہے لڑکوں میں متداول ہے عبارت اوسکی یہ ہے در ساعت جبرئیل در رسید و
گفت یا رسول اللہ بخدا کہ اگر او را بگذاری کفار او را گرفتہ از عقب تو بیایند و ترا
بقتل رسانند الخ ما قال جناب والا اس تغییر اور تبدیل عبارت بکذب و افترا سے
بجز خسر الدنیا والاخرۃ کی کچھ کام نہیں نکلتا غرض اس کلام سے یہ ہے کہ اگر آپ
ابوبکر کو چھوڑ جائینگے تو یہ گرفتار دست کفار ہو جائینگے اور کفار مار مار کے اسنے
سمت تشریف بری کا پتہ اور نشان پوچھینگے تو یہ بسبب خبث سریرت کے حسب
اعتقاد شیعہ اور بسبب حسن سیرت کے باعتبار اعتقاد اہلسنت کے اہلیٰ کہ صدیق
تھے ضرور بھی بیچ بتا دینگے ورنہ کذبیت کہ منافی وصف صدیقیت ہے لازم آئیگی
بہر کیف خواہ بخوشی خاطر خواہ بجبر و اکراہ بخوف کہنہ نعال ابن ربیعہ گمراہ جب مظہر
سر رسول اللہ ہونگے تو البتہ سبب قتل آنحضرت کے ہو جاوینگے اور نسبت قتل طرف
سبب قتل کی دنیا مجازات شائعہ سے ہے پس اگر صاحب رسالہ حسینیہ نے
نسبت قتل طرف ابوبکر دی ہوتی تو ہو سکتا تھا لیکن جب اونہوں نے نسبت
[illegible] ہے تو آپ ناحق بنائے جواب اوپر ایک امر مکذوب کی ٹھہراتے
ہیں قولہ غرضکہ اس [illegible] سے ہی ثابت ہوا کہ ابوبکر صدیق بقصد گرفتار کرانے
پیغمبر صاحب کی گھر سے نکلے اقول [illegible] بنائے جواب شیعہ اوپر قصد ابوبکر کے
نہیں ہے بلکہ ابھی توضیح تمام بیان [illegible] بنائے جواب اوپر عدم تسلیم اوس
مقدمتین کی ہے جسکا مقدمہ اولیٰ [illegible] خدا بحکم خدا ابتدا سے ابوبکر کو ساتھ لیکے

گہرسی نکلے چنانچہ جو عبارتین بخاری آپ نے نقل کین بعض صریح اسی بات پر دلالت کرتی ہین باتفے رہا یہ امر کہ ابوبکر گہر سے کس قصد پر نکلے آیا گرفتار کرنیکے قصد پر نکلے یا کہ انکی قصد پر نکلے یا خود قتل کرنیکی قصد پر نکلے یا کفار سے کروانیکی قصد پر نکلے یا بطمع دنیا ہی عاجل سے نکلے کہ کفار سی ہاتہہ آوی یا بطمع آجل نکلے کہ بعد مدینہ پہنچنے کی جب اسباب مکنت و حشمت بہم پہنچین تب مال و دنیا حاصل ہو وا ان کان کسی لفظ کو ان عبارتون مین دلالت اوپر قصد ابوبکر کی نہین ہے **قولہ** راہ روک کر کہڑے ہوئی **اقول** در اثنا ی راہ ایستادن دلالت اوپر راہ روکنی کے نہین ہے اوپن کہڑا ہونا واسطے انتظار کے بہی ہوتا ہی اور واسطے واقف ہونے اوپر اسرار کے بہی ہوتا ہے راہ روکنی پر منحصر نہین ہے حضرت مخاطب نے راہ کا روکنا کہان سے نکالا **قولہ** عدول حکمی کرکے بارادہ ایذارسانی پیغمبر صاحب کی سدراہ ہوئی **اقول** عدول حکمی کرنا مسلم ہے لیکن بارادہ ایذارسانی یا بارادہ دیگر اسکا ذکر ان عبارتون مین نہین ہے اور کوئی لفظ ان عبارتون کا ارادہ ابوبکر پر نہین دلالت کرتا ہے اور اسی طرح سدراہ ہونی پر بہی دلالت نہین کرتا **قولہ** تو ابوبکر ضرور کفار کو ہمراہ لی آتی **اقول** ابوبکر کفار کو ہمراہ لاتی یا نہ لاتی اسکا ذکر نہین ہی بلکہ اسکا ذکر ہے کہ کفار ابوبکر کو بضرب خنجر واسطی نشان دہے کی ہمراہ لاتی **قولہ** یہ اعتراض بالکل لچر اور واہی ہے **اقول** تم خود لوچ اور واہی ہو اور تمہاری اعتراضات بہی از سر تا سر لچر اور واہی ہین جنکی رکاکت انکی الفاظ و معانی سی ظاہر ہے **قولہ** اور سفاہت اس دعوی کی **اقول** تم خود سفیہ ہو اور یہ دعوی تمہاری سفاہت کا نتیجہ ہو اہی شیعہ اس مقام پر ہرگز مدعی کسی امر کی نہین بلکہ تمہاری اس دعوی کو کہ پیغمبر خدا نے بحکم خدا ابتدا سے ابوبکر کو ساتہہ لیا مسلم نہین رکہتے ہین او کہتی ہین

کہ کیون نہین جائز ہی کہ جیسا شیعہ روایت کرتی ہین کہ ابوبکر کا گہر سی نکلنا بلا مرضی
خدا و رسول واقع ہوا ہی سچ ہو لیکن ابوبکر کس قصد سی نکلی با غوای شیطانی یا بقصد
تحصیل دنیای فانی یا بقصد ایذا رسانی اسکا ذکر ان عبارتون نہین ہی پس اپنی طرف سی
ایک دعوی تراشنا اور نکرا اوسکی ابطال کی کرنا نہایت سفاہت پر دلیل ہی **قولہ** صدیق
اوسوقت پیغمبر کی دوست تہی یا دشمن **اقول** افسوس ہی کہ باینہمہ دعوای تحقیق اسے
تک حضرت مخاطب کو یہ نہ معلوم ہوا کہ شیعونکا عقیدہ اسباب مین کیا ہی خیر اگر نہین
معلوم ہی تو اب سنئی کہ حضرات شیعہ حضرت ابوبکر کو منافق کہتے ہین یعنے بظاہر
دوست و بباطن دشمن نہ مومن محض اور نہ کافر محض بلکہ لا الی ہولاء و لا الی ہولاء یہ لوگ
ایک قسم کی کافر علاوہ کفار بت پرست کی تہی حقیقت مین یہ لوگ بندۂ زر تہی نہ دوست
پیغمبر تہے نہ دوست کفار تہی بلکہ دوست کامل ہیئۂ دنیای بی اعتبار تہی **قولہ** اگر دوست
تہی تو قصد گرفتاری اور نیت ایذا دہی کی کیا سنے **اقول** در واقع اگر دوست ہوتی
تو کبہی اونکی ساتہہ اور اونکے اولاد کی ساتہہ بلکہ اونکی غلامونکی ساتہہ ایسا نکرتی
جیسا کہ کیا لیکن جب دوست کامل دنیا کی تہے پس جس جس جگہہ احتمال حصول دنیا گرفتاری
و ایذا دہی ہوتا تو حتی المقدور کیون اوس سی باز رہتے او حقیقت یہ ہی کہ حتی المقدور باز
نہین رہی مگر جسوقت تک سے و تدبیر نی مساعدت نکی مجبوری خدمتگار رہے
اور کفش برداری مین حاضر رہی اور جب قابو چیون سے قابو پایا گہر تک جلا یا چنانچہ خود
شاہ عبدالعزیز تحفہ مین آگ لیجانی واسطے جلانے گہر اہلبیت رسالت کا مقر ہین وسیعلم
الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون **قولہ** اگر دشمن تہی تو مثل ابوجہل وغیرہ اور
دشمن حضرت کی قتل کی نیت سے **اقول** واعجباہ حضرت مخاطب کی لیے یہ نفسی تو نہ جانے پیچ

ہی مگر بیچ کی سے باتین کرتی ہین ابوجہل وغیرہ کی دشمنی اور عداوت ظاہر بظاہر تہے
وہ منافق سے تہے اور ابوبکر منافق تہی باطن کی دشمن اور ظاہر کی دوست تہی پس اگر ظاہر
کی دوست بہی کفار کی پاس جاتی تو وہ کچھ مرتا تہی اسلئے کہ کفار علم باطن نہ رکہتی تہے کہ
درمیان دوست ظاہری اور باطنی کی تمیز کرتی آری کچھ منافقین ایسے بہی تہی کہ کفار سے
بہی کسیقدر رسم و راہ رکہتے تہی اونکو کفار ایسا نستاتی تہے جیسا مومنین کو ستاتی تہی
جیسے حضرت عثمان جب کفار مکہ مین تشریف لیگئی تو اونکو کسینے مارنہین ڈالا بلکہ باعزاز
واکرام پیش آئی بہرکیف حضرات شیخین چونکہ ظاہرین ربقہ اسلام مین در آئی تہے
گو یہ درآنا طمع دنیا ہی تہا مگر اب شرکاء کفار سی ہونا اونکا نہین ہو سکتا تہا بہ نیت شرکت
ابوجہل ممکن سے تہے اور اگر شرکت ابوجہل مین کچہ نفع دنیا دیکہتی تو پیشتر ہی سے اوسکا ساتہ
چہوڑ کر بظاہر مسلمان کیون ہوتی آرے اگر پیغمبر کو گرفتار کرا دیتے تو البتہ اون تک رسائی
ہوجاتی بلکہ کچہ خلعت اور جائزہ اور انعام ہی سے ملنے کی امید تہی اور ممکن ہی کہ خلیفہ صاحب نے
اسی طمع پر غار مین غل مچایا ہو لیکن چونکہ بقدرت کاملہ پروردگار وہ تمام سعی و کوشش
بیکار ہوئی لاجرم بحیلہ و حوالہ گزیدگی مار پہر اپنا اعتبار جمایا ونعم ماقیل ؎ میرن آن
امام کہ در عہد گشت مار بہمن این امام مار گزیدہ کجایم + قولہ دوسری ابوبکر کو حال ہجرت
کا اور وقت و مقصد سے برآمد ہونیکا الخ اقول نہ پیغمبر خدا نی ابوبکر کو حال ہجرت کا بتایا تہا نہ
ہمراہ لیجانا منظور تہا بلکہ گہر سے نکلنی کو منع فرمایا تہا مگر ابوبکر اس منع کرنیسے سوچی کہ کوئی
امر مہم درپیش ہی اور قرائن حال سی معلوم کیا کہ پیغمبر خدا کو گہر سی نکل جانا منظور ہی پس
ایک ابن ربیعہ کی جوتیونکا خوف دوسری طمع دنیا جسکا ذکر ہم سابق مین کر چکی دونو امر باعث
اسکی ہوئی کہ خلاف حکم خدا و رسول گہر سی باہر نکلی اور اتفاقات ملاقات بہی ہو گئی اسکے

لئے ٹھیک وقت جاننے کی کیا ضرورت ہے علاوہ اسکی اگر ٹھیک وقت نہ معلوم ہو تو آدمی
دو چار گھڑی وقت مظنون سے پیشتر نکل کر سر راہ مشترک منتظر کھڑا ہو سکتا ہے کہ عین
خواہی نخواہی ملاقات ہو خصوصاً وہ شخص جو ہمسایہ مین کسی شخص کی ہو اوسکو زیادہ تر
آہٹ جاگنے کی اور اوٹھنے کی ہمسایہ کی مل سکتی ہے بہرکیف ایسی استبعادات لیچ
ولچر سے اثبات کسی دعوی کا نہین ہو سکتا ہے جب تک کوئی دلیل یا برہان قطعی
سے اسکا اثبات نکیجئے کہ پیغمبر خدا صلعم ابتدائً ابوبکر کو ساتھ لیگئے واذ لیس فلیس **قولہ** تیسری
اگر فرض ہی کیا جاوے کہ ابوبکر صدیق بہ نیت قتل پیغمبر کی راہ روک کر کھڑے ہو گئے
اقول سابق مین بیان ہوا کہ جو عبارتین آپنے نقل کین اونمین کوئی لفظ اوپر نیت اور
قصد اور ارادہ کسیکے نہین دلالت کرتا ہے کہ قتل کرنیکے قصد سے کوئی نکلا یا کروانیکے
قصد سے نکلا یا بلا حکم خدا آتش قہر خدا سے اپنا مونہ جلانیکی قصد سے نکلا یا دنیا کی نیکی قصد سے
نکلا یا ابن سعید کے جوتیون سے جان بچانیکی قصد سے نکلا یا پیغمبر کا راہ روکنا ہے ان عبارتون سے نہین نکلتا
جس عبارت مین آپنے بکذب وضع تبدیل اور تغیر کر دی ہے اوس سے بھی بجز بہ نیت
قتل کی مباشرت قتل کا ثبوت نہین ہے اپنے جو تفریعات اوپر اسکی کئی ہین وہ سب بنائی
فاسد علی الفاسد ہین ایسے واہی تقریرون خود ساختہ کا جواب دینا ناحق اوقات عزیز کو
ضایع کرنا ہے **قولہ** حضرت جبرئیل انکی نیت سے عرض کرکے فوراً ہی سدرہ سے اوتر آئے **اقول**
ہمکو معلوم نہین کہ مخاطب کی نزدیک حضرت جبرئیل کا نازل ہونا بے حکم خدا برخلاف
یفعلون ما یؤمرون اور برخلاف نزلہ علی قلبك باذن اللہ + سمجھتا تھا
یا بحکم خدا ہوتا تھا اول کا قائل ہونا تو عین یہودیت ہے اور بنابر ثانی کی کہنا چاہیئے کہ خدا ہی
جبرئیل خود ہی منافقین سے ایسا خائف اور ترسان تھا کہ ہمیشہ منافقین کی سکابیون اور [illegible]

سی اپنے پیغمبر کو خبر دیتا رہتا تہا اور بی بی عائشہ و حفصہ کی شر سی بچانی کی لئے بالمخصوص
بذات اقدس متوجہ ہوتا تہا پہر بہی جبرئیل اور صالح المومنین کو فقط کمک فرماتا تہا اور پہر
بہی اکتفا نکر کے بمقتضای والملائکۃ بعد ذالک ظہیرا اور فرشتونکو بہی
مددگاری کیواسطے بلاتا تہا پس جب خدائی جبرئیل مکرم ایک زن ضعیفہ کی ایسا خائف
ہو تو اگر خود جبرئیل مکرم ضعیفہ سی خائف ہو کر سدرہ سی اوتر آئی تو کون مقام شکایت ہی
قولہ کہنی لگے کہ اگر این را میگذاری و ہمراہ نگیری کفار را از عقب تو گرفتہ باید اقول
لعن اللہ الکاذبین المحرفین الکلم عن مواضعہا قولہ لیکن یہ بات نہین
معلوم ہوتی کہ اوسوقت ابوبکر تنہا تہے یا کوئی اور کافر بہی ساتہہ تہا اقول ایک کافر
جو کان من الکافرین تہا وہ تو بیشک تہا اور ہمکو بہی نہین معلوم قولہ ہتیار بند تہی یا خالی
ہاتہہ تہی الی قولہ اپنی ہمراہ نہ لیا اقول اس بحث و فحص اور وقت نظر پر روح حضرت عمر
کی سو جلسہ اپ پر قربان اور روح ابوبکر و عثمان کی بلا گردان اگر آپ ایسے ہی موشگافیان
کرینگے تو پہر بیچاری شیعونکا کہان ٹہکانا ہے آری سہ خلہا در شونگا سے کار
ملا زادہ است لیکن ہمتو ایک بہونڈی سی بات یہ جانتی ہین کہ شیعہ ہرگز اسکی
قایل نہین ہین کہ حضرت ابوبکر اس نیت سی نکلی کہ بنفس نفیس مباشر قتل ہوان اسلئے کہ
بیام نیت ونیا طلبی کی خلافت تہا غایۃ الامر یہ ہے کہ اگر گرفتار دست کفار ہو جاتے
تو وہ مار مار کی ستکشف اسرار ہوتی اور حضرت سے اپنے چلین اور بدینی ہی کا شغل اسکا
ہو کر سبب قتل نبی مختار ہو سکتے آری اگر شیعہ کہتی کہ خود بدست عزیز پر مست
قتل کرنیکو نکلے تہی تو بیشک آپ یہ فرماتی تہی کہ ایک جیبان کو قصد قتل اشجع شجعان عالم
امکان کرنا ایک انتہا کی حماقت ہی اور باوجود عدم قصد مطابقت کی یہ پ بجنا بکچہ جو

گہر سی نکلنا ایک دوسری پہلی سے بہی بڑی حماقت ہی اور عقل کسی عاقل کی قبول نہین
کرتی کہ حضرت ابوبکر ایسے بیخبر ہون کہ اسطرح کی دو دو حماقتین اونسی عمل مین آوین اور یہہ
تقریر آپکی بہت درست ہوتی اور اگر شیعہ اسکی جواب مین کہتی کہ جو شخص دنیا کو آخرت
پر دیدہ و دانستہ اختیار کری اوس سے زیادہ احمق ہن حقیقۃ کون ہوگا تو یہ بات کسیقدر
غور و فکر طلب ہوتی مگر الحمد للہ کہ شیعون نی باوجود دشمنی کی خلیفہ صاحب کی جان
بچادی اور ایسا کوئی دعوی نہین کیا کہ جس سی حماقت حضرت ابوبکر کی لازم آوے مگر
حیف ہی اہلسنت سی کہ باوجود دعوای دوستی انتہا مرتبہ کی حماقت خلیفہ صاحب کی
لئی ثابت کرتی ہین آری سے دشمن دانا کہ بی جان بود بہتر ازان دوست کہ نادان
بود ہاں ای یارو حضرات اہلسنت کی لئی یہ مقام رونی اور خاک اوڑانی اور صف ماتم بچھانی
کا ہی بگوش دل متوجہ ہوکر سنو راویان اخبار فضائل ابوبکر و مخفی کنندگان آثار غدر و مکر
کہ انہین مین سی حضرت مخاطب بہی ہین یون روایت کرتی ہین کہ حضرت ابوبکر بخلوص
نیت اور بکمال صدیقیت جانبازی اور جان نثاری پر مستعد ہوکر واسطے یاری اور
مددگاری پیغمبر کے تن تنہا ہزارون کفار مین بی یار و مددگار اور بی ہتیار گہر سی باہر نکلے
چنانچہ راوی عذار فضیلت چارم و پنجم مین اسکا تذکار کرتا ہی اور تنہائی اور بی ہتیار ہونی کا
اسمقام مین اقرار ہی سے یارو اس روایت سی چند حماقتین ابوبکر کی ثابت ہوئین پہلی یہ
باوجود جاننی شجاعت اور قوت اور کثرت کفار کی ایک بیزور قوت کو قصد اونکی مقابلہ کا کرنا عین
حماقت تہی دوسری حماقت یہ تہی کہ تنہا نکلی دو چار اور رفیقونکو ساتھ نہ لیا تیسری حماقت
یہ تہی کہ بی ہتیار پکڑی ہوئی نکلے کاش ہاری جاسے جان بچنی کی لئی ایک سپر ہی ہاتہ مین
لے ہوتے تا وقت قتل و بر سرین مبارک پیکر سنے پڑتے شیعہ اسمقام پر ایک فقرہ

جگر سوز اور بھی بیان کرتے ہین کہ جب احد اور خیبر اور حنین مین با وجود ہتیار پکڑنے کی حضرت
خلیفہ صاحب سی کچہ یاری اور مددگاری نہو سکی تو اس سی نتیجہ نکلتا ہی کہ جو یاری اور مددگاری
ہوئی ہوگی وہ بخوبی معلوم ہی و نعم ما قیل سے ورقہ اگند مرد را بدبو وجہ بر مخنث صلاح جنگ
چہ سود قولہ چپ چاپ کیون کہڑی ہے اقول حضرت سلامت آپ ہوتی تو
اوس مقام پر کچہ کام کر جاتی مگر خلیفہ صاحب سی تو کچہ بہی نہ بن پڑی اسوجہ سی کہ ایک طرف تو
ابن ربیعہ کی جوتیون کا خوف تہا اور دوسری طرف سے کہ نقض اسلامی کا بہی ڈر لگا تہا پہر
بیمار چپ چاپ نہ رہتا تو کیا کرتا قولہ اس دشمن کو اپنی ساتہ لیلیو اقول اس سے تو
ظاہری اور دشمن باطنے کو اپنی قابو ہی مین رکہنا اوسوقت مناسب تہا تا افشای راز
نہونی پائی قولہ یہ مشورہ نہ یا کہ ذرا ٹہر وا قول اگر آپ نشاور ہوتی تو یہی مشورہ دیتی کہ
ٹہرو کہ جسمین کفار اگر گرفتار کرلین بلکین قتل کل جو بقول تالق کل تشریف لائی وہ ایسا
مشورہ کیونکر دے قولہ خدا جانی جبرئیل کی عقل اقول خدا جانی کہ تمہاری عقل
پر کیا پتہر پڑی ہی کہ حکم کفار اور منافقین ایک ہی کئی دیتی ہو قولہ جو تہی تعجب ہی کہ جب ابو بکر کو
پیغمبر صاحب کا گرفتار کرانا منظور تہا اقول جب ہم اوسکی قائل نہین ہین کہ بقصد
گرفتاری اور بقصد قتل ہی سے نکلے بلکہ ہم کہتی ہین کہ بقصد دنیا طلبی نکلی جسطرح سی حاصل ہو توجہ
توفیعات اس تقریر مین بہی اپنی بنا بر خصوص قصد گرفتاری و قتل سے کئے ہین سب بنای فاسد
علی الفاسد ہی فلا حاجۃ لنا الی جوابہ قولہ وہ پیغمبر صاحب کی ساتہ کیون چل دینی اقول
ساتہ چلدینی کی وجہ تو بہت ظاہر ہی کہ بعد از ملاقات سے تابی اور نافرمانی حکم رسول مختار
حیز اختیار سی باہر تہی ورنہ زمرہ اہل نفاق سی نکل کر داخل زمرہ بعض کفار ہو جاتے
اوسوقت مین جناب رسول خدا اونکی ساتہ اس طرح پیش آتی جسطرح اگر کوئی کافر ملجاتا تو

اوسکی ساتھہ پیش آئی **قولہ** غار مین جاکر چپ چاپ بیٹھہ رہی **اقول** اگر چپ چاپ
ہی بیٹھہ رہتی تو شیعہ کسیقدر اونکی شکرگزار ہوتی لیکن سنیونکی کتابونسے رونا اور
پیٹنا اور قلق اور اضطراب اونکا ثابت ہی **قولہ** اور کس لیی کوئی تدبیر گرفتار کرانیکی نکی
اقول اونھون نی تو گرفتار کرانیکی بہت تدبیر کی مگر کچھہ چل نہ سکی اگر جناب ابوبکر کی کوئی
اپنکا ایسا دانشمند ہوتا تو ہم بھی کہتی کہ شاید کچہہ کام کرلیتا مگر اوس بڑے بے عقل سی کچہہ کام
نہ نکلا یقین سے ہے کہ آپکو نہایت افسوس اسکا رہتا ہوگا مگر جب خدا نی کفار کی آنکھون اور
کانون پر پردی ہی ڈالی تہی تو آپ ایسے اگر ہزار بھی ہوتے تو کچہہ نہ بنا سکتے **قولہ**
جسطرحپر اوسوقت ابوبکر نی حضرت کو راہ مین پایا تہا الی قولہ اوس سی کیا کرتی **اقول**
ہم نہین سمجہتے کہ حضرت مخاطب کیا فرماتی ہین دو قسم کی کافرونکا کفر ایک قسم کا کیون
بناتی ہین یہ بات تو بہت ظاہر ہی کہ اگر ابوبکر ابوجہل ہوتے تو بیشک پیغمبر پر وار کرتی
اور وہ حضرت بہی اونکو فی النار کرتے لیکن کفر ابوجہل کفر جحودی تہا جو مانع قتل وقتال نہ تہا
اور کفر ابوبکر کفر نفاقی تہا جو مانع قتل وقتال ظاہری جانبین سی تہا اسلیی کہ ایمان ظاہری
منافقین کا مقتضا یہ تہا کہ ظاہر بظاہر پیغمبر پر ہاتھہ نہ اوٹھاوین گو دلمین ہو کہ کسی تدبیر سے
قتل کرین مگر ظاہر مین تاامکان رسول اللہ بملاطفت کرتی تہی گو خدا بہی شہادت اونکی کذب
خدع کی دیتا ہی جیسا کہ سورۂ منافقین اسپر شہادت دیتا ہی اور آنحضرت کو بہی حکم خدا نہ تہا
کہ منافقین کو قتل کرین چنانچہ جلد ثانی صحیح مسلم مین صفحہ ۳۲۲ نسخۂ مطبوعہ مین ہی درباب اوس
منافق کی کہ حضرت عمر نی اجازت اوسکی قتل کی جناب رسولخدا سے چاہتے پس آنحضرت نی
فرمایا دعه لا یتحدث الناس ان محمدا یقتل اصحابه یعنی اسی عمر اسکو چہوڑدو
تاکہ لوگ نہ کہین کہ محمد اپنی اصحاب کو قتل کرتے ہین شارح نووی فرماتی ہین کہ اس حدیث مین

دلالت ہی حضرت کی حلم پر اور اسپر کہ وہ بعض امور پسندیدہ کو بخوف تنفر ترتب مفسدہ ترک کرتے تھے اور
بعض امور فاسدہ کو اختیار کرتے تھے بخوف اسکی کہ کوئی مفسدہ عظیم تر اوس سے نہ لازم آوے اور تالیف قلوب
ناس کیا کرتے تھے اور جفا ہاے اعراب اور منافقین پر صبر کرتی تھی تاکہ شوکت مسلمین قوی ہو اور دعوت اسلام
تمام ہو اور ایمان دلونمین مؤلفۃ القلوب کی جگہہ پکڑے اور غیر انکی طرف اسلام کی رغبت
کرین اور اسیوجہ سے وہ حضرت منافقین کو اموال جزیلہ عنایت فرماتی تھی اور اونکو اسیوجہ سے
قتل نہین کرتے تھی اور اسلئے کہ منافقین ظاہر مین اظہار اسلام کرتی تھی اور وہ حضرت
جانب خدا سے مامور تھی کہ حکم بظاہر کرین اور خدا اسکو تولی سرائر قلوب ہی ولانہم کانوا معدودین
فی اصحابہ یعنی وہ لوگ بظاہر حضرت کی اصحاب مین شمار ہوتی تھی اور جہاد کرتی تھی اونحضرت
کی ساتھہ یا حمیت یا بطلب دنیا یا بسبب تعصب کی واسطی اون لوگون کی جو اون حضرت
کی ساتھہ تھی عشائر اور قبائل انکی سے انتہے الترجمہ بلفظہ اس حدیث اور شرح حدیث مین
فوائد کثیرہ ہین کہ انشاء اللہ مقامات مناسبہ مین اونکی طرف اشارہ کیا جائیگا **قولہ** وہ حضرت
کو چھوڑ دیتا یا حضرت اوسکو ہمراہ نہ لیتی **اقول** یہ بات آپکی ٹھیک ہی کہ نہ ابوجہل آنحضرت
کو چھوڑتا اور نہ حضرت اوسکو بغیر فی الغار بہی چھوڑتے مگر ابوبکر نی اونحضرت کو علامہ نامردی
کی بوجہ نفاق چھوڑ دیا اور اون حضرت نی بہی اونکو بوجہ انکی نفاق ہی کی ہمراہ لیا اور اگر
مومن ہوتی تو مثل جناب امیر علیہ السلام کی فرش خواب رسالت پر سوتی نہ یہ کہ حضرت حسنین
غار مین بانطہا مگر زمین مار ڈار ہین مار کر روتی **قولہ** شیعون کی خیال کو درست کہہ سکتے
اقول شیعونکا خیال درست ہی آپکا خیال محض باطل ہی کہ حضرت ابوبکر کو محسن
کا خضراتی ہین اور ثانی ابوجہل بناتے ہین حالانکہ ان دونو کافرون سے ایک واجب القتل
اور دوسرا واجب الترک تہا جیساکہ حدیث صحیح مسلم اور شرح نووی سے ہمنی ثابت کر دیا **قولہ**

شیعوں کی عقل پر کیسا پردہ پڑگیا ہی ا قول خدایا شیعوں کی عقل پر کیسا پردہ پڑگیا ہی کہ ابوبکر
منافق کو حکم ابوجہل کافر دیتے ہین قولہ اور کسیکو خبر تک نہتی کہ پیغمبر صاحب اس گہر سی نکل گئی
اقول جسطرح سی کافرونکو خبر نہتی اسیطرح حضرت ابوبکر کو بہی خبر نتہی اسلیے حسب خلاف
حکم خدا ورسول ص تفحص جناب رسول خدا مین آئی تو جناب امیر علیہ السلام کو فرش حضرت
پر سوتا پاکر رسول خدا جانکر سینے اشقیا سے تا للہ بیکار نکلی چنانچہ بعد اسکی اسباب کو ہم حدیث
ازالۃ الخفا سی ثابت کرینگی قولہ اسوقت مین جو رفیق حضرت کا ہوا اوسکی نسبت دشمنی
کا گمان کرسکتے ہین ا قول اگر رفاقت کا بحکم خدا ورسول ص ہونیکا ثبوت ہوتا تو فی الجملہ
گمان دوستی کوئی کرسکتا تہا ہرچند ثبوت دوستی جب بہی نہین ہوسکتا ہی اسلئے کہ جائز
ہی کہ مصلحۃ للوقت حکم ایک منافق کی بہی ساتہ لینی کا ہوا ہو جیسی کہ ایک کافر جو دلیل
رسول اللہ تہا اوسکی ساتہ لینی کا حکم ہوا تہا چنانچہ پیشتر اس سی طبقات اور جذب القلوب
اور صحیح بخاری سی ہمنے نقل کیا کہ عبد اللہ بن اریقطہ یسوملی یا دیلی کہ ایک کافر تہا وقت
ہجرت دلیل رسول اللہ تہا اور شل ابوبکر تا مدینہ ہمراہ تہا پس جسطرح ایک کافر ظاہری
ہمراہ تہا اسیطرح اگر ایک کافر باطنی بہی ہمراہ ہو تو اسمین کیا استبعاد ہی قولہ تو وہ اوس گروہ
مین شامل ہوتا جو در دولت پر واسطے قتل کی گیا تہا اقول یہ دعوی بہی محض غلط ہی
اگر منافقین ہمیشہ شریک کفار ہوا کرتے تو ابوبکر بہی شریک کفار اور شامل قاتلین رسول ص
کردگار ہوجاتی حالانکہ ابہی ترجمہ عبارت نووی ہم نقل کرچکی کہ منافقین کی حال مین کہتے
ہین انہم کانوا معدودین فی الصحابۃ و یجاہدون معہ اما حمیۃ و اما لطلب الدنیا او عصبیۃ
لمن معہ من عشائرہم پس اگر منافقین شریک کفار ہوجایا کرتے تو پہر حضرت کی ساتہ
مجاہدین لطلب الدنیا اور مجاہد بحسب جاہلیت اور مجاہد بعصبیت عزیز و اقارب کون لوگ تہی

مقام تھا اسلئے کہ جب امام کی قول سے حضرت ابوبکر صدیق کا بوجہ آئے حضرت کی ساتھ
ہجرت کرنا اور پیغمبر خدا کا ابوبکر صدیق کو سمع و بصر سے تشبیہ دینا ثابت ہوا تو پھر بطلان
عقائد امامیہ مین کونسا شبہ باقی رہا اور منشی سبحان علی خان صاحب نے اس روایت
کو دیکھکر جو خط مولوی نورالدین صاحب شہید ثالث کی نورالعین کی نام لکھا ہے اور جو رسالتہ
المکاتیب فی رویتہ الثعالیب والغرابیب مطبوعہ ۱۲۷۱ ہجری کی صفحہ ۱۰۹ مین بلفظہ نقل ہے
قابل ملاحظہ کی ہے ہم بھی شائقین کی دیکھنے کیلئے اوس عبارت کو بلفظہ نقل کرتے ہین
وہو ہذا لیکن اشکال ہمین است کہ ناصب احادیث طریقہ امامیہ التقاط کردہ بالفعل پنج جزو
از کتاب ابرام بعبارۃ معین یا چہ نام دارد فرستادہ دران حدیث بسوط از تفسیر منسوب بہ
حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام قصہ ہجرت در مدح ابی بکر نقل کردہ پس اگر تالیفش و تالیف
بندہ مدبست کسی از شما ہمین بمذہب غیر اسلام افتد واستادہ واسفاہ یعنی معاذ اللہ حکم تعارضا
وتساقطا کنند مدبر عالم جلت قدرتہ زمان ظہور صاحب الامر والزمان نزدیک برساند تا این اختلاف
از میان برخیزد غرضکہ منشی صاحب ہزار واسفاہ و واویلاہ مچاوین اور ہر چند امام صاحب
الامر علیہ السلام کی ظہور کی دعا کرین مگر امام حسن عسکری کی تکذیب نہین کر سکتے اور جو فضائل
ابوبکر صدیق کی امام کی قول سے ثابت ہوئے اوسکو باطل نہین کر سکتے ای بھائیو ذرا سوچو
کہ جب امام صاحب یہ فرماوین کہ بوجہ آئے ابوبکر کو پیغمبر خدا نے اپنی ہمراہ لیا اور پھر ملا نوراللہ
شوستری وغیرہ سنا دین یہ کہین کہ ابوبکر راہ روک کر کھڑے ہو گئے تھے تو اب ہم
امام کی قول سے تصدیق کرین یا ملا نوراللہ شوستری کی بات سنین حقیقت تو یہ ہے کہ ملا نوراللہ
شوستری نے ظاہر مین تو دعوی محبت ائمہ کا کیا لیکن باطن مین اونکو جھوٹھا بنایا اور
تشیع کی پردہ مین ایمان اور اسلام کو داغ لگایا سے دامن فشان گذشت ما و ارا بہانہ

ساخت خاکم بباد داد و صبا را بہانہ ساخت **یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام** بہمقام پر وہی مثل صادق ہی کہ دروغ گویم بر روے تو آپنی جواب شیعہ کو اعتراض بر آیت نام رکہا اور فرمایا کہ چند باتین اس اعتراض کی بطلان پر لکہتے ہین اب فرماتی ہین کہ جو کچہ لکہا بہ تسلیم روایات شیعہ لکہا اگر شیعون کی روایات تسلیم ہی کی تو بطلان کسکا کیا شیعون کا کلام اسمقام پر اسیقدر تہا کہ مخاطب نی اثبات فضیلت اولی مین دو دعوی کئی تہا ایک تو یہ کہ جناب رسول خدا بحکم خدا ابوبکر کو ساتہ لیگئی شیعون نی لکہا کہ لا نسلم کیون نہین جائز ہی کہ بلا حکم خدا و رسول ساتہ آ گئی ہون جیسا کہ شیعہ روایت کرتی ہین کہ باوجود منع رسول خدا کی ابوبکر گہر سی نکلے اور اثنای راہ مین ملاقات ہوئی تب حکم خدا بخوف افشای راز کہ سبب قتل پیغمبر ہوتا انکی ساتہ لینی کا ہوا دوسرا دعوی مخاطب کا یہ تہا کہ جو شخص پیغمبر کی ساتہ بحکم خدا جاوی وہ ضرور ہی کہ سچا مسلمان اور سچا ایمان والا ہو اس دعوی پر بہی شیعہ لا نسلم کہتی ہین اور کہتے ہین کہ کیون نہین جائز ہی کہ ایک منافق مثل یا ایک کافر کی جو دلیل رسول اللہ تہا ساتہ ہو وی آپنے اپنی دونو دعوون سے ابتک کسیکا اثبات نکیا بلکہ ایک امر آخر کی ابطال پر چار دلیلین بیہودہ اور لچر بیان کین یعنے ابوبکر کا بقصد قتل اون حضرت کی گہر سی نکلنا باطل ہے حالانکہ ہرگز شیعون نی قصد ابوبکر کی بحث ہی نہین کی تہی کہ بقصد قتل نکلے تہی یا بقصد طلب دنیا نکلی تہی یا بقصد گمنی کی نکلے تہی یا موتی کی سے نکلے تہی بہرکیف اس قول خارج از بحث کو اگر ہم باطل ہی سمجہین تو اس سی اثبات آپکی دونو دعوون کا نہین ہوتا کچہ سمجہہ ہی نہین آتا کہ آپ کس خبط مین گرفتار ہین **قولہ** تفسیر خلاصۃ الخ مین تحریر فرماتی ہین **اقول** البتہ یہ عبارت دلیل قطعی آپکے بعض دعوی اول پر ہو سکتی ہی مبد شرط

ایک تصحیح نقل دوسری اعتبار روایت نہ آپکی دعوی ثانی پر اور اثبات فضیلت ابوبکر موقوف ہو بر اثبات دونو

دونو منکی ہے نہ ایک پر کامر لیکن یہ الکلام تصحیح نقل مین ہی پس ہمکو شرم آتی ہے کہ حضرت مخاطب کے تکذیب

کنا منک کرین جن عبارتین آپ خلاصۃ المنہج سے نقل کرتے ہین ہم اوس سے مطابق نہین پاتے معلوم نہین کہ یہ کذب

عمدًا ہی یا کسے تفسیر اہلسنت کو آپ خلاصۃ المنہج سمجتے ہین ہم تو آپکی خدمت مین بپاس ادب

کچہ گستاخی نکرینگے مگر شیعیان مشتاق تو لا اقل فورًا لعنۃ اللہ علی الکاذبین زبان پر جاری کر دینگے

بہر کیف عبارت مفسر مذکور کی نسخہ مطبوعہ ۱۲۸۴ھ چھاپہ طہران مین جو ہر جگہ موجود ہی یہ ہی در شہر

مکہ امیر المومنین را در جای خود خوابانید و خود برفاقت ابوبکر بیرون آمدہ در میان شب بدان

غار متوجہ شد انتہی پس اس عبارت مین نہ کہین وحی کے آنے کا ذکر ہی نہ کہین مرضی

رسالت پناہی کا ذکر ہے جسکی آپ مدعی ہین اور نہ کہین از خانہ ابوبکر برفاقت اوکا لفظ

ہی آپنے برفاقت ابوبکر کو از خانہ ابوبکر بنایا اور اوس سے ابتدای رفاقت نکالا اور وحی

کے آنے اور مرضی رسالت پناہی کا اوپر سے حاشیہ چڑہایا ان حیلہ سازیوں اور بیہودہ

بازیوں سے کچہ کام نہین نکلتا ہی اس عبارت مین اوپر ذکر شہر مکہ موجود ہی کہ اقتضا اوس سے

صاف ظاہر ہی کہ ذکر شہر مکہ سے نکلنے کا ہی یعنی جسوقت حضرت شہر مکہ سے نکلے اوسوقت

ابوبکر ساتہ تہی لیکن یہ ساتہ ہونا ابتدا سے تہا یا بعد خروج از خانہ تہا اور وحی الہی اور

رضای رسالت پناہی بخوشی خاطر تہی یا بمجبوری یا بمقتضای مصلحت وقت بعد از

ملاقات تہی اس عبارت کو کسیطرح سے اسپر دلالت نہین ہی پس مخالفت مولانا ے

شوستری کی قول سے آپ کا خیال خام ہی الحمد للہ کہ مولانا ی شوستری اور صاحب

خلاصۃ المنہج دونو سچے اور آپ ہی جہوٹے نکلے ثانیًا گفتگو اعتبار روایت مین ہے پس

بفرض تسلیم اسکی کہ کسی نسخہ مین کسے خدا نا ترس سنی نے عبارت کو تصحیف کیا ہو اور حسب نیت

آپ ناقل ہین اوسیطرح عبارت ہو تو یہ روایت شیعونکی نزدیک قابل اعتبار نہین
ہی بچند وجہ ایک احتمال تصحیف کہ نسخہ معتبرہ کی خلاف ہی دوسری سیاق و سباق اوپر
عدم اعتبار کی دلالت کرتا ہی یعنی داخل ہونا اسکا تحت قولہ نقل است کہ در سال نہم از
ہجرت الخ اور مابعد اسکے روایات مفسرین اہل سنت کا مثل مجاہد و قتادہ کی ذکر ہونا دلالت
کرتا ہی اسپر کہ یہ روایات بطور اہل سنت کی ہین تیسری مخالف ہونا اس روایت کا
روایات مقبولہ شیعہ سی جیسا کہ خود مخاطب رسالہ حسینیہ اور ذوالفقار اور مجالس
سی ناقل ہوا پس جو روایت مخالف روایات مقبولہ شیعہ ہو شیعہ اوسکو کب معتبر
کہین گی ہزارون روایتین سنیونکی کتب امامیہ مین موجود ہین کہ بسبب مخالفت خاصہ
اور موافقت عامہ کی محمول بر تقیہ ہین پس مخاطب کو واجب ہی کہ پہلی مقبولیت روایت
ثابت کری تب اوس سے استدلال کری ورنہ خرط القتاد قولہ تفسیر امام حسن عسکری
علیہ السلام مین لکہا ہی اقول قبل اسکی کہ اس حدیث مین سنداً و متناً و دلالۃً بحث و فحص
کیجاوی ہم جواب مین یہ عرض کرتے ہین کہ علی التنزل اگر ہم فرض بہی کرلین کہ حدیث صحیح
ہی اور مضمون بہی اسکا یہی ہے کہ حضرت ابی بکر بحکم خدا ساتھ گئی تو اس سی آپکا دعوای
فضیلت ابی بکر نہ ثابت ہوگا آپ سی کہ مکرر گذارش ہوا کہ کیون نہین جائز ہی کہ حکم خدا
لمصلحۃ ایک منافق کی بہی ساتھ لینی کا ہوا ہو جیسے کہ ایک کافر جو دلیل رسول اللہ تہا
وقت ہجرت ہمراہ تہا کما مر مراراً ثانیاً و ثالثاً جواب مین ہم کہتے ہین کہ جو تفسیر منسوب بہ امام
حسن عسکری علیہ السلام ہی گو اکثر روات احادیث اوسکی عند الشیعہ ممدوح ہون مگر اون
احادیث کو ہم قطعی الصدور نہین جانتی اور جب احادیث کتب اربعہ کو کہ وہ مدار مذہب
شیعہ اوسی پر ہی سوای متواترات کی شیعہ قطعی الصدور نہین جانتی فما ظنک بغیرہا

من الکتب اور حال شیعون کا اس بارہ مین شل حضرات اہلسنت کی نہین ہی کہ احادیث صحیحین کو قطعی الصدور سمجھتی ہین اور دعوی اجماع امت او رصحت صحیحین کی کرتی ہین چنانچہ شارح نووی شرح صحیح مسلم مین ص ۱۴ نسخہ کتاب مطبوع مین فرماتی ہین اتفق العلماء رحمۃ اللہ تعالی علیہم علی ان اصح الکتب بعد القران العزیز الصحیحان المسلم والبخاری انتہی یہانتک کہ علمای اہلسنت اسکا اقرار کرتی ہین کہ اگر کوئی شخص نے طلاق زوجہ کو معلق بصحت مافی الصحیحین کیا ہی تو طلاق واقع ہوجائیگی اور شیعہ جب اپنی کتب کی نسبت ایسا اعتقاد نہین رکہتی پس جو احادیث مقبول و معمول بہا اپنی اصحاب کی نہین ہین یا اونکو ماول یا محمول علی التقیہ یا مطروح جانتی ہین پس یہ روایت بہی جو آپنے تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام سی لکہی ہی اگر فرض کیا جاوی کہ اسکا یہی مطلب ہی جو آپ سمجہی ہین تو چونکہ روایات مقبولہ علما کی خلاف ہی ضرور ہی کہ مطروح ہوسے پس اولاً مقبولیت روایت ثابت کیجیئی بعد اسکی معرض استدلال مین لاسیئے ورنہ ضرط القتاد ثانیاً اس روایت کی اول اور آخر اور وسط کو خلاف مقصود اپنا پاکر یا قلم ہی حذف و اسقاط کیا اور فقرات بی سروپا کا التقاط کیا ورنہ کل روایت نص صریح ہی اوپر نفاق بکری کی گویا لاتقربوا الصلوۃ لیا اور انتم سکاری چہوڑ دیا مثل آپکی ہر کافر جامد کہہ سکتا ہی کہ خدانی قرآن مین خمر اور میسر کے تعریف کی ہی اور فرمایا ہی کہ ادمین منافع للناس ہی باسقے رہا ابتدا مین جو فیہما اثم کبیر ہی اور بعد اسکے جو اثمہا اکبر من نفعہا ہے تو یہ مسلمانوںکی موافق مطلب ہی اسکو منکرین اسلام مسلم نہین رکہتے پس جو کچہ اہلسنت جواب کفار مین کہینگے وہی شیعون کیطرف سی جواب حذف فقرات دالہ علی النفاق کا ہوگا ثالثاً زعم باطل حضرت مخاطب یہ ان فقرات ملتقطہ سی کو سے فقرہ اونکی دعوای بی دلیل پر صریح تر اس فقرہ سے نہین ہوگا کہ

امر کسان قستعصب ابا بکر یعنی حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ اے پیغمبرؐ حکم کیا ہی خدا نی تمکو کہ
ساتھ لو ابوبکر کو لیکن ہم نہین سمجھتے ہین کہ اس فقرہ مین کون لفظ اسپر دلالت کرتا ہی
کہ حکم ساتھ لینی کا برضامندی خدا و رسولؐ تھا اور شیعونکو اسی قسم کی ساتھ لینے
سی انکار ہی چنانچہ خود آپنے تقریر شیعہ مین بیان کیا ہی کہ پیغمبر صاحب نی اپنی
خوشی سی اونکو ہمراہ لیا ہی انتہی ورنہ مطلق بحکم خدا ہمراہ لینی کا شیعہ انکار نہین کرتی
بلکہ صاحب حسنیہ خود اسکی تصریح کرتے ہین کہ حضرت جبرئیلؑ نازل ہوی اور فرمایا کہ ابوبکر
کو ساتھ لو کلام اسمین ہے کہ آیا یہ حکم ابتدائی تھا جسکو آپ اوپر خوشنودی اور رضامندی
خدا و رسولؐ کی دلیل ٹھراتی ہین گو خاے از فیہ ما فیہ نہین ہی اسلئے کہ یہ دلیل رضا از
حکم ہی نہ دلیل رضا از محکوم جیسا کہ ہمنے منع کبری مین کہا ہی کہ کیون نہین جائز ہی کہ کسے
منافق کو اور کسی کافر کو کدلیل رسولؐ اللہ لغرض و مصلحۃ بجو ستے خود و خدا پیغمبرؐ خدا اسنے
ساتھ لیا ہو کما قرر یا حکم غیر ابتدای بضرورت مصلحت وقت ہاں نارضامندی تھا شیعہ کہتی
ہین کہ کیون نہین جائز ہی کہ ابتداءً فقط حکم خدا اون حضرت کو تنہا بغیر اسکی کہ خبر کسے
دوست و دشمن کو ہو ہجرت کرنیکا ہوا ہو اور اسیوجہ سی اون حضرت نی صحابہ کو گھر سے
نکلنی سی منع فرمایا ہو لیکن ابوبکر کسے غرض سی خلاف حکم خدا و رسولؐ گھر سی باہر نکلی پس
جب وہ حضرتؐ گھر سی نکلی اور ملاقات ابوبکر سی ہوئی تو متحیر ہوے کہ کیا کرین کہ ایک شخص
کو خبر از کار پوشیدہ پہنچی تب حضرت جبرئیلؑ بحکم رب جلیل نازل ہوئی اور فرمایا کہ قریش
عنقریب بقصد قتل آپکی آیا چاہتے ہین پس خداوند تعالی فرماتا ہی کہ علیؑ کو اپنی فرش خواب
پر سلاؤ تا کفار جانین کہ ابھی آپ سوتی ہین ورنہ فوراً تعاقب کرینگی اور نوبت آپکے گرفتار
ہو جانیکی آوے گی اور یہی فرمایا کہ ابوبکر کو اپنے ساتھ لو اسلئے کہ اگر اسکو چھوڑ جاؤگی تو

یہ کفار کو خواہ بطمع دنیا خواہ بخوف جان خواہ بخوف کہنہ نعال امثال ابن ربیعہ آپکی طرف دلالت
کریگا اور موجب آپکی قتل کا ہوگا اور بسبب اسکی کہ آنحضرت نے زجر و توبیخ ابوبکر کی سے تہے
احتمال اسکا تہا کہ بشکستہ خاطری فرمانبرداری سے سرتابی کرے یا کفار سے جا ملے لہذا تالیفاً
جیسا کہ جمیع مؤلفۃ القلوب کی ساتہہ کیا جاتا تہا یہہ بھی حکم ہوا کہ فانہ ان انسک وساعدک
ووازرک وثبت علی تعاهدک وتعاقدک کان فی الجنۃ من رفقائک
وفی غرفاتہا من خلصائک یعنی اگر ابوبکر اس سفر مین تمہارا ساتہہ
دیگا اور موانست اور مساعدت اور موازرت تمہاری ساتہہ کریگا اور بعد اسکی عہد و پیمان
ایمان پر باقی رہجائیگا اور عقد بیعت ایمانی کو نہ توڑیگا تو درجات بہشت مین تمہاری رفقا
سے اور غرفات جنت مین تمہاری خلصا سے ہوگا اور یہ ایک قضیہ شرطیہ ہے کہ جس مین
دلالت ہوتی ہے اوپر انتفای مشروط کی بسبب انتفای شرط کی اور شیعہ جب خلیفہ صاحب
کی ایمان ہی کو نہین مانتے تو وفا بشروط ایمانی کو کب مانین گی واذا فات الشرط
فات المشروط اور اول عہد شکنی اور عدم موانست اونسے اوسی مقام غار مین عمل مین
آئی کہ مظہر قلق و اضطراب ہوئی اور معلوم نہین کہ کس غرض سے رونا پیٹنا شروع کیا مواسات
انکی طرف موجب وحشت خاطر عاطر ہوئی یہانتک کہ اون حضرت کو خود ہی سمجہانا پڑا
باقی اسکے جواب مین جو ابوبکر نے اظہار لسانی اخلاص جانی کا کیا پس کل منافقین
لساناً ایسا ہی کرتی ستے بلکہ حضرت ابوبکر نے تو کوئی قسم بھی نہین کہائی اور لوگ تو قسمین
کہا کہا کر ایسے باتونکا اظہار کرتی ستے یحلفون لکم لترضوا عنهم فان ترضوا
عنهم فان الله لا یرضی عن القوم الفاسقین قولہ زبان سے
یہہ بات کیونکر نکلے گی کہ بلا اجازت پیغمبر خدا کی ابوبکر راہ روک کر اول راہ رو کئے

کا مضمون تو آپ کا تراشیدہ ہی مگر کسی نقل کرنا ثابت ہونی کی نفی عبارتسی حدیث کی کسی
لفظ سی نہین نکلتی **قولہ** خود امام حسن عسکری تصدیق کرستے ہین **اقول** شیعہ بھی اسکے
تصدیق کرتی ہین کہ رسول خدا نی ابوبکر کو کام سے آئے کیونکہ جبرئیل ساتھہ لیا تھا چنانچہ صاحب حبنسیہ
تصریح کرتی ہین کہ جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ ابوبکر کو ساتھہ لو ورنہ کفار کو دلالت کریگا
قولہ اور جو کچھہ ابوبکر نی پیغمبر خدا سی کہا **اقول** منافقین قسمین کہا کہا کرا سی سے بہ بڑہ
بڑہ کر کہا کرتی ستے لیکن دل ساتھہ زبان کی موافق نہتا یقولون بافواہہم مالیس فی قلوبہم
اسی سبب سی جناب رسولخدا نی تصدیق صدیق نکی اور فرمایا ان اطلع اللہ علی قلبک ووجد
مافیہ موافقا لما جری علی لسانک یعنی اگر خدا تیری راست گفتاری سی مطلع ہوگا ان اطلع کی
شرط پر غور کرنا چاہیے کہ خود مصدق صدیق نہوی بلکہ اونکی تصدیق کو حوالہ علم خدا کیا اس
کلام سی صاف صاف سمجھہ لیا گیا کہ مقصود آنحضرت کا یہ ہی کہ مین نہین جانتا کہ تو سچا ہی کہ
جہوٹا ہی لیکن اگر خدا تجھکو سچا جانے گا تو تجھکو یہ رتبہ دیگا **قولہ** اپنی سمع و بصر اور جان اور
دل سی تشبیہ دیتی تہی **اقول** آپنی تشبیہ دینا سمع و بصر سی تو دیکھہ لیا اور سن لیا مگر قیود و
اور شروط پر کچھہ نظر نکی ادراک مفاد اونکی سی آنکھون اور کانون پر پردی کیون پڑگئی بالجملہ قیود و
شروط سی ہی وفا بعہد و پیمان ایمان اور نکث نکرنا اور تغیر نکرنا اور تبدل نکرنا اور حسد نکرنا اور
حضرت ابوبکر کا عامل قیود و شروط ہونا شیعونکی نزدیک غیر مسلم ہی بلکہ اگر خود جناب
رسولخدا کو ابوبکر کیطرف سے اطمینان ہوتا تو وہ حضرت ہرگز بمنزلہ سمع و بصر ہونیکو موقوف ان
شروط پر نفرماتی بلکہ جسطرح سے جناب امیر علیہ السلام کو بغیر کسی شرط کی اپنا سمع و بصر و جان و
دل فرما دیا بقولہ کعلی من الذی ہو حق کذلک یعنی مثل سے علی کی کہ وہ بہ نسبت میری ایسی ہین جیسی
بمنزلہ سمع و بصر و جان و دل ہین و علی ہو حق ذلک بلکہ اس سی سے بہ بڑہ کر ہین اوسیطرح ابوبکر

کو ہی عز نادیتی اور کسے شرط پر موقوف نکرتی لیکن جب ایسا نکیا بلکہ تین سطر کی عبارت مین تین
ہی مرتبہ حروف شرط لائی پہلے توان انسک اور اوسکی تحت مین چند قیدین ذکر کین دوسری
ان طلع اللہ علی قلبک اور اوسکی تحت مین شرط موافقت لسان بجنان ذکر فرمائی تیسری
من عاہد اللہ اور اوسکی تحت مین عدم نکث عہد اور عدم تغیر اور عدم تبدل اور عدم حسد کو ذکر
فرمایا تو اس سی صاف سمجھا جاتا ہی کہ ابوبکر کو عامل ان شروط کا نہ جانتی تھی اور ہرگز اونپر
اطمینان نتہا کہ ان شروط پر عامل ہونگی بلکہ حدیث ترحم شہداء احد مین تو تصریح اوپر عدم
اطمینان کی بالخصوص بہ نسبت حضرت ابی بکر کی کردی ہی جیسا کہ فرمایا ہی لا ادری
ما تحدثون بعدی کما مر عن جذب القلوب پس حضرت صدیق اگر بصدق نیت موصوف
اور نفاق سی بری ہوتی تو حضرت نہ اپنی بی اطمینانی اسنے فرماتی نہ انکی حسن مآل مین قیود
اور شروط لگاتی الغرض جو تقریر آپنے اور آپکی ایمانی کی کاریگر مولوی حیدر علی صاحب
منتہی الکلام فی فضیلت ابوبکر مین کاٹ چھانٹ کر شل نری اہتر کی خوشنمائی و وہ انکی
قد و قامت زیبا پر درست نآئی آلات اور ادوات شرط کا ہرگز کچھ خیال و لحاظ ہی نہین فرمایا
نہ سمجھے کہ یہ فرمانا جناب رسول خدا کا بعینہ ویسا ہی کہ حضرت موسیٰ نبی فرعون سے کہا
تہا کہ اگر تو ایمان لاویگا تو یہ سلطنت تیری ابد الاباد رہیگی اور یہ یہ مدارج دنیا اور آخرت
مین تجھے ملین گی اور جناب سید الشہداء علیہ وعلی آبائہ و ابنائہ الاف التحیۃ والثنا نی عمر
سعد لعین سے فرمایا تہا کہ اگر تو مجھی قتل نکریگا اور میری مساعدت کریگا تو دنیا اور آخرت
مین تجھے یہ درجات ملین گی لیکن جب اون اشقیانی اون شرطون پر عمل نکیا تو مستحق
اون درجات کی بہی نہین ہوئی فرق اسیقدر ہی کہ اون اشقیانی ظاہر نظاہر سرتابی
کی اور منافقین نی لساناً اقرار کیا اور جنانا انکار اسی سبب سی جناب رسول خدا نے

رسول خدا نے ان اطلع اللہ علی قلبک و وجد ما فیہ موافقاً لما جری علی لسانک
فرمایا اور بعد اسکے شروط الم تکیث ولم تغیر ولم تبدل ولم تحسد کی لگائی اگر یہ شرطین بجا لاتے تو
بیشک وہی مرتبہ پاتے جو حضرت نے فرمایا لکن اذا فات الشرط فات المشروط اور نکث
عہود خلیفہ صاحب سے بمرات وکرات عمل مین آئے چنانچہ ابتدا اسیوقت تمام خارین
باظہار قلق واضطرار ایذا دہ رسول کردگار ہوئے اور اگر خدا چشم وگوش کفار پر پردہ نہ
ڈالتا اور ملائکہ حافظ نہوتے تو خلیفہ صاحب نے کشف اسرار مین اپنی رونے پیٹنے سے کوتاہی
نہین کی تہی پہر نکث بیعت علم فرار عدین خیبر مین حنین مین کی پہر نکث بیعت غدیری
جسمین حضرات نے بخ بخ کہا تہا بروز سقیفہ عمل مین لائے اور حکم خدا ورسول مین بخواہش
دنیای فانی تغیر کیا او خلیفہ حق کو ساتہہ خلیفہ باطل سے بدل دیا اور جناب امیر علیہ السلام سے
حسد کیا جیسا کہ آخر فقرۂ حدیث مین جو آپنے ملتقط کیا ہی آپ خود ہی قائل ہین ولم تحسد من قد
ابانہ اللہ بالتفضیل یعنی نہ حسد کریگا اوس شخص کا کہ خداوند تعالی نے جسکے فضل کو ظاہر کیا ہے
آیات قرآنی مین مثل آیۂ انما ولیکم اللہ اور آیہ مباہلہ اور آیہ تطہیر اور آیہ قربی اور مثل اسکے
بہت سی آیات مین قولہ مولوی حیدر علی صاحب نے جواب مین سبحان علی خانصاحب
کے لکہا تو خان صاحب کی ہوش وحواس جاتی رہی اقول قائل اسکے حضرت مخاطب
کاذب عن کاذب ہین شیعہ اسکو نہین مانتے بلکہ محض کذب وافترا جانتے ہین وکیف لا
حالانکہ اونہی شیعہ کی تہوڑی توجہ نے فیض آبادی کی سجی بنائی جوتیکی ٹانکے توڑی اور
جانب روہی فرسودگان نعال کہنہ ابن ربیعہ کے ہو رہی فرجع بخفی حنین متواترا عن الکاذبین
الغادرین کافی ہے صحیح المسلم الغرض تسلیم ایسی روایتونکی باعث ہوشش وحواس جانے ہوا خواہان
خلیفہ صاحب ہی کہ نسبت نفاق ہی نہ ہوش ... شیعہ ... کہ اونکی عقید ... کو

عین نفاق ہی **قولہ** اور حقیقت مین ہوش وحواس جانیکا مقام **اقول** حقیقت مین تعلم
ہوشش وحواس جانیکا یہ ہی کہ ایسا مدعی تبحر اور مدعی فہم وفراست ایسی حدیث کو جو سراسر
اوپر نفاق صدیقی کی دلالت کرتی ہی سند فضیلت اونکی ٹہراوی ہی اور قیود اور شروط کلام سی
بالکلیہ چشم پوشی کرکی کلام ناقص کو معرض استدلال مین لاوی یہ بات ایسی ہی کہ عقول عقلا
کو ولوی تحیر مین سے بہیجتی ہی الٹی کہ اس حدیث مین کوی لفظ خلاف دعوای شیعہ نہین ہے
بلکہ نفاق بکری کا حسب دعوای شیعہ ثبوت ہی کمامر **قولہ** امام کی قول سی حضرت ابوبکر
صدیق کا بوجی سا آپنے حضرت کی ساتھہ ہجرت کرنا **اقول** شیعہ بہی یہی کہتے ہین کہ بفرمودۂ جبرئیل ع
بحکم رب جلیل ابوبکر کو بکمال نارضامندی حضرتؐ نی ساتھہ لیا اور اس حدیث کا کوئے لفظ
اوپر بخوشی ورضامندی ساتھہ لینی کی نہین دلالت کرتا کمامر **قولہ** ابوبکر صدیق کو سمع وبصر
سی تشبیہ دینا **اقول** قد مر انہ کان مشروطا بشروط واذا فات الشرط فات المشروط
قولہ تو ہیر بطلان عقائد امامیہ مین کو نسا شک۔ رہا **اقول** عین عقیدۂ امامیہ کو سبطل عقائد
امامیہ سمجہنا نہایت مرتبہ کی دانشمندی ہی **قولہ** رسالۃ المکاتیب فی رویۃ الثعالیب و
الغرابیب **اقول** آپ کن لوگون کی روباہ بازی مین پڑی ہین اور کس غراب البین نی
آپکو حیران وادئی غربت اور سرگردان تیہ ضلالت کیا ہی رسالہ مکاتیب کہ در حقیقت
اکاذیب الثعالیب ہی ظاہر امصنف اوسکا وہی کاریگر انبیای کاذبہ یا کوئی اتباع انکی
سی ہی کہ جسکی غرابت طریقۂ علمی سے بے تحقیق غرابی لفظ غرابیب سی ظاہر ہی کہ بظاہر جمع
غراب سمجہا ہی وہذا سنہ عجاب اصلی غرابیب صفت سود ہی جیسا کہ کلام خدا مین غرابیب سود
ہی افسوس کہ دعوای اسا نے تو حفظ قرآنی :: قرآن دانی کی ہی اور حد یہ نظین کہ کلام اللہ
مین موجود ہین اوسکی معنے سے لفظی ہی نہین سمجہتی سے مقصود کیا سمجہین گی الفاظ قرآنے

مثل طوطی مینا کی ازبر کرلیئی سنون ہی کچہ واسطہ نہین جو احادیث مسلم اور بخاری مین ہی
کہ بہت لوگون کی کلام اللہ سونہ مین رہیگا اور گلی سے نیچی نہ اوتریگا مصداق اوسکے
اہلسنت ہین جو غرابیب سود کی سے معنے سیاہ کوی کی سمجھتے ہین حالانکہ معنی غرابیب سود کی
سخت سیاہ کی ہین استعمال پروہی مثل ٹہیک ہی کہ سیانی کوی گوہ کہاتی ہین بالجملہ ایسے
جہالت شعارونکی تصدیق بجز آپکی امثال کی کون کرسکتا ہی اور کیونکر عقل باور کرے کہ
جس حدیث مین از سرتاسر شواہد نفاق ابو بکری بہری ہوئی ہین اوسکو کوئی شیعہ محمول مدح
ابو بکر پر کری آپ ہی محبان ابو بکر ایسا کرسکتے ہین لان حب الشئ یعمی ویصم وعلی التنزل
عبارت اذ اقتدار ضالتنا قطعا دلالت کرتی ہی اوپر تنادی سوال وجواب کی تاہم بحمد اللہ
شیعہ ہی ورری لان الجرح مقدم علی التعدیل کما ثبت فی الاصول **قولہ** امام حسن
عسکری کی تکذیب نہین کرسکتی **اقول** شیعہ کلام امام کی تصدیق کرتی ہین کما مر اور
مکذب کو کافر جانتے ہین آپ ہی تکذیب وہ لوگ کرتی ہین جو اون رذائل کذیب کو کہ
قول امام سے ثابت ہوی مبدل بفضائل کرتی ہین **قولہ** ای بہائیو ذرا سوچو **اقول**
ای سنی بہائیو ذرا سوچو کہ امام صاحب تو نفاق ابو بکر ثابت کرین اور حیدر علی مفتری وغیرہ
معاندین اہلبیت یہ کہین کہ ابو بکر کے فضائل بیان کرتی ہین تو اب ہم امام کی قول کی
تصدیق کرین یا اوس مفتری کی باتکو سنین حقیقت تو یہی کہ امثال حیدر علی نی ظاہر مین
تو دعوای استدلال بقول ائمہ کیا لیکن باطن مین اونکو جہوٹا بنایا اور سنن کی پیروی مین اپنے
ایمان اور اسلام کو داغ لگایا ہی سے دامن فشان گذشت وادارہا نساخت
خاکش بباد داد وصبا را بہانہ ساخت **قال المخاطب المقام** ہداہ
اللہ سبل السلام اس تفسیر کی روایت سی یہی اگر سیری نہو وی اور فارسے اردو

پڑہنے والی کو اس تفسیر کا ملنا دشوار ہو تو ایسے کتاب کی بد روایتین جہر جگہہ مل سکتی ہی اور جسکا مولف بڑا غالی شیعی مشہور ہی اوسیکو دیکہکر ذرا عبرت پکڑین کہ پیغمبر کی یار غار کے صدیقیت باوجود ایسے تعصب وعناد کی انہین کی مجتہدین وعلماء کی اقرار سی ثابت ہوتی ہی اور اونکی مغض کی بیماری کی دوا اونہین کی نسخون سے نکل آتی ہی اسپر بہی دوا نکرین اور اپنا ہلاک ہونا چاہین تو اختیار ہی اب اوس روایت کو سنا چاہئی جو حملۂ حیدریہ مین مذکور ہی

نظم

ز نزدیک آن قوم بر بکر رفت
کہ سابق رسولش خبر دادہ بود
چو بوبکر زان حال آگاہ شد
نبی کند نعلین از پای خویش
چو رفتند چندی بدامان دشت
وی زین چہ حیث سنت جا نگفت
برفتند القصہ چندے دگر
کہ خوانند عرب غار ثورش لقب
بہر جا کہ سوراخ یا رخنہ دید
یکی رخنہ نگرفتہ ماند از قضا
نیابد جز او این شگرف از کسی
مدینا ... بسر طاقت از رفت ...

چنین گفت راوی کہ سالار دین
بسوی سرای ابوبکر رفت
نبی بر در خانہ اش چون رسید
ز خانہ برون رفت و ہمراہ شد
بسی پر بنحرہ راہ رفتن گرفت
قدوم فلک سای مجروح گشت
کہ در کس بپایان قوت آمد پدید
چو گردید پیدا نشان سحر
گرفتند در جوف آن غار جائی
قبا را بدرید و آن رخنہ چید
بران رخنہ ماندہ آن یار غار
کہ او را ز خسرو ہمی نماید بسے
در آمد رسول خدا ہم ابا یار

چو سالم بحفظ جہان آفرین
پی ہجرت او نیز آمادہ بود
بگوشش ندای سفر در کشید
گرفتند پس راہ یثرب بہ پیش
پی خود ز دشمن نہفتن گرفت
ابوبکر آنگہ بدوشش گرفت
کہ بار نبوت توانا کشید
بدیدند غاری دران تیرہ شب
وی پیش بنہاد بوبکر پائی
بدینگونہ تا شد تمام آن قبا
کف پای خود را نمود استوار
نیاید چنین کار از غیر او
نشستند یکجا بہم ہر دو یار

اس روایت سی ثابت ہوا ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خود ابوبکر کی گہر گئے اور اوسکو

ہمراہ لیا اور جو کچھہ ابو بکر صدیق سے خدمتین کین یعنی پیغمبر خدا کو دوش پر چڑہانا اور غار مین اول جانا اور اوسکو صاف کرنا اور قبا کو چاک کر کی سوراخون کا بند کرنا اور باقی ماندہ سوراخ کو اپنی کف پا سے مسدود کرنا وہ عشق محبت پر دلالت کرتی ہین نہ کہ نفاق و عداوت پر اگر یہ خدمتین جو ابو بکر صدیق نی شب ہجرت مین کین نفاق کی نشانیان ہین تو معلوم نہین کہ محبت اور عشق کی علامتین کیا ہین یہ بات بہی لایق لکہنی کی ہی کہ جو بعض شیعون نی دعوی کیا ہی کہ پیغمبر خدا نی سب صحابہ کو منع کیا تہا کہ اپنی گہرون سے نہ نکلنا اور ابو بکر نی خلاف حکم پیغمبر کی کیا وہ بالکل غلط ہی اسلئے کہ خود مورخین انکی اقرار کرتے ہین کہ پیغمبر خدا نی سب اصحاب کو اول ہی سے روانہ کر دیا تہا اور صرف دو شخصون کو رکہہ لیا تہا یعنے حضرت علی کو کہ انکو اپنی جگہہ پر سولایا اور ابو بکر صدیق کو کہ انکو اپنے ساتہہ لیا پس کونسا اصحاب باقی رہگیا تہا جسکو پیغمبر خدا نی شب ہجرت مین باہر نکلنی سی منع کیا ہو اور انکی نسبت یہ ارشاد کیا ہو کہ نا امر خدا نشمار رسانم کہ از خانۂ خود باہیرون میائید تو پہر مخالفت امر اسکے کر دی اور یہ امر کہ سب اصحاب پہلی ہی ہجرت کر گئی تے اور صرف حضرت علی اور ابو بکر صدیق رہگئے تہی باقرار مورخین شیعہ ثابت ہی چنانچہ حملۂ حیدریہ مین لکہا ہی کہ ~

چنین داد فرمان ز لطف و کرم	حبیب خدا چون بدید آن ستم
نہان یک یک از چشم اعداء روند	کہ اصحاب ہجرت بہ یثرب کنند
بر فتند پنہان بدنبال ہم	نہادند یاران بفرمان قدم
علی ماند و بوبکر خیر الانام	بدین گونہ رفتند یاران تمام
	غرضکہ باقرار علماء شیعہ ثابت

ہوا کہ پیغمبر خدا نی باجازت اور بحکم آپ کے ابو بکر کو ہمراہ لیا اور ابو بکر نی حق رفاقت اچہی

طرح پر ادا کیا بقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام احادیث
ائمہ کرام اور اقوال علمائی اعلام سی جب حضرت مخاطب کا کچھ کام نہ نکلا۔ اور اپنی دلیلون سی یکی
کہ ہماری الغو بیانی بالکلیہ شیعون کی نزدیک ثابت ہو جائیگی تو ناچار ہو کر اپنی دعوی کو
قول شعرا سی ثابت کرنا شروع کیا بیخبر اس سی کہ قول علمار کی سامنی قول شعرا کس گنتی
شمار مین ہی آپ استدلال کرتی ہین کتاب حملۂ حیدری سی کہ ایک کتاب تاریخ ہی اور
مصنف اوسکا نہ شمار علما مین ہی نہ مجتہدین مین بلکہ شعرائی دوسری ایک شاعر شیعی المذہب
ہی اکثر کتب تذکرۂ شعرا سی اور بالخصوص کتاب مآثر الامرا سی ظاہر ہوتا ہی کہ مصنف
حملہ عہد بادشاہ متعصب عالمگیر مین کلید دار قلعہ گوالیار تھا۔ بانی اونکی صوبہ دار گجرات
تہی اوسی زمانہ مین کہ تعصب بادشاہ وقت سی انتہا کا تقیہ ہندوستان مین شیعون
کی لئی تہا نظم محاربات جناب امیر علیہ السلام شروع کیا۔ وہ کتاب مدارج النبوت وغیرہ
تواریخ اہلسنت کو تقیۃً پیش نظر رکہا اور بحوالہ رواۃ اپنی دامن کو لوث کذب سی بری
کرتی ہتی چنانچہ خود کہتی ہین کہ ؎ من از گفت راوی بیان می کنم ؎ جو ابشر برو
گفتہ گر بیش و کم ۔ بااینہمہ بشوخ طبعی جہان کہین کچہ موقع ملجاتا ہی تو تعریضات بہی
کرتی ہین اور بوجہ لطیف روایت کی تضعیف بہی کرتی ہین چنانچہ اسی روایت مین
دو جگہہ تعریض اور تضعیف کی ہی ایک جگہہ فرماتی ہین ؎ ولی زین حدیث
ست جائی شگفت ۔ دوسری جگہہ فرماتی ہین ؎ کہ دور از خرد مینماید بسی جیسا
کہ آپ خود ہی ناقل ہوئی ہین اسی سی سمجہہ لیا گیا کہ یہ روایت اہل سنت کی مذہب
کی ہے اور اگر اپنی مذہب کی روایت جانتی تو اگر تقویت نکرتی تو لا اقل تضعیف بہی
نکرتی بلکہ اگر مخالف مجمع علیہ ہوتی تو مثل آیات قرآنی تاویل کرتی اس سی واضح تر

کوئی دلیل اسپر نہوگی کہ یہ روایت شیعہ نہین ہی بلکہ تقیۃً روایت سنیہ کو نظم کیا ہی
اور جبتک وہ بادشاہ متعصب زندہ تہا تب تک کی نظم تو اسی طریقہ پر ہی اور جب
وہ اپنی مقر کو سدہارا او بمقتضای جاء الحق وزہق الباطل بہادر شاہ بادشاہ رحمہ اللہ شیعہ
ہوا تو صاحب حملہ بہی صندوق تقیہ سی نکل کر کہل پڑی اور آخر حملہ مین ماجرای غدیر اور سقیفہ بندی
منافقان بی سیر پر ملا بلا تقیہ بیان فرمایا اور وہان کہہ دیا ہی ــــ گفتار راوی آل رسول
نہ از گفت ہر سفلۂ بو الفضول ، ایسی روایت سنیہ سی جو تواریخ اہل سنت مین موجود ہی
استدلال شیعونکا کرنا نہایت دانشمندی حضرت مخاطب ہی **قولہ** اس روایت
سی ثابت ہوتا ہی **اقول** جو کچہ اس روایت سی ثابت ہوتا ہی چونکہ روایت سنیہ ہی
معرض اعتبار مین نہین ہے اور جبکہ خود مصنف کتاب اوس روایت کی تضعیف کرتا ہی
تو اور لوگ اوسکا اعتبار کیونکر کرسکتے ہین اہلسنت مین اس روایت کا موجود ہونا
اور کتب شیعہ مین نہ پایا جانا اول دلیل ہی اوپر اسکی کہ مصنف نی تقیۃً روایت سنیہ
کو نظم کیا ہی الغرض پیغمبر خدا کا ابوبکر کی گہر جانا اور اونکو ہمراہ لی آنا ہرگز ہماری کتب معتبرہ
سی ثابت نہین ہی بلکہ خلاف اسکا ثابت ہی بلکہ خلاف اسکا کتب معتبرۂ اہلسنت سی بہی
ثابت ہی اور چونکہ ہماری اس بات کو جاہل باور نکرینگی اور کہین گی کہ حضرت مخاطب جس
بات کا باین شد و مد مدعی ہی اور اوسکو اول دلائل اور سر سبد فضائل حضرت ابی بکر
سی قرار دیتا ہی کیونکر ہوسکتا ہی کہ اوسکا خلاف کتب اہل سنت مین پایا جاوی اسلئی ہمکو ضرور
ہوا کہ واسطے تسکین خاطر نابلدان کوچہ تحقیق کی کچہ پتہ اور نشان بتا دین پس محمد بن جریر طبری اپنے
تاریخ کی جزو ثالث مین علی ما نقل یون روایت کرتے ہین کہ آئی حضرت ابی بکر نزدیک
علی کی پس سوال کیا کہ کہان ہین جناب رسول خدا کہا علی نے کہ گئی طرف غار ثور کی

اور کہا علی نے کہ اگر تجھے کچھ حاجت ہو تو جا پس ابوبکر باہر آئی اور راہ مین قریب رسول خدا
پہنچے چنانچہ گوش جناب نبوی مین آواز جرس ابوبکر پہونچے تاریک شب مین پس
گمان کیا پیغمبر خدا نے کہ کوئی شخص مشرکون سے ہے پس جلدی کی اون حضرت نے چلنے مین
تا اینکہ بند نعل مبارک ٹوٹ گیا پس اون حضرت کو ٹھوکر لگی کہ انگوٹھے سے اونکے خون
جاری ہوا بعد اوسکے ابوبکر سے ملاقات ہوئی انتہی ترجمہ بموضع الحاجۃ کیون حضرت اس
روایت سے تم نے کہا ابوبکر کی جانا ہی ثابت ہے نہ ساتھ لی آنا ہی ثابت ہوتا ہی بلکہ اسکے
شامت سے پای رسول خدا کا فگار ہونا ثابت ہوتا ہی اور اگر حضرت مخاطب کو اس روایت
پر اطمینان نہو تاریخ طبری میسر نہ آوی یا کوئی متعصب اوسکو نامعتبر ٹھہراوی تو حضرت
اہلسنت کے کتاب کا ہم نشان دین کہ جو کثیر الوجود ہی اور چھپ جانی سی ہر کس و ناکس
کے دست فرسود ہی اور جسکی موثوق اور معتبر مومنین سے کسیکے مجال نہین ہی کہ دم زنی
کتاب ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ پدر شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ کی اوسکی مجلد ... صفحہ ۲
مین ملاحظہ فرمائیے کہ لکھی ہین قال ابن عباس وشری علی نفسہ فلبس ثوب النبی ... ثم
نام مکانہ قال ابن عباس وکان المشرکون یرون رسول اللہ صلعم فجاء ابوبکر وعلی
نائم قال وابوبکر یحسب انہ رسول اللہ صلعم قال فقال یا نبی اللہ فقال لہ علی ان
نبی اللہ قد انطلق نحو بیر میمون فادرکہ قال فانطلق ابوبکر فدخل معہ الغار انتہی ...
کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنی جان کو راہ خدا مین بیچا یہ اشارہ طرف آیہ یشری نفسہ ابتغاء
مرضات اللہ کی ہے کہ مع جناب امیر علیہ السلام مین نازل ہوا پس پہنا جناب امیر علیہ
السلام نے لباس رسول اللہ کو اور سوئی فرش پر اون حضرت کی اور مشرکین گمان
رکھتی کہ رسول اللہ سوتی مین تھے پھینکتی ستے اونکی طرف پس آئی ابوبکر جس حال مین کہ

علی سوتی تہی اور گمان کیا ابوبکر نی کہ رسول اللہ سوتی ہین پس پکاری حضرت کو یا
نبی اللہ کہکر پس کہا جناب امیر علیہ السلام نی کہ نبی اللہ تشریف لیگئی طرف چاہ میمون کی
پس جا تو پس چلی ابوبکر یہانتک کہ رسول خدا سی ملاقات ہوئی پس ساتہ اون
حضرت کی داخل غار ہوے انتہی حضرت سلامت ذرا اس حدیث کو ملاحظہ فرمائیے
اور سر خجالت اور ندامت نیچی جہکائیے آپ دعوی کرتی ہین کہ جناب رسول خدا
ابوبکر کی گہر آئی اور ابوبکر کو اپنی ساتہ لائی لیکن آپکے جد فاسد شاہ ولی اللہ تصدیق
اس بات کی کرتی ہین کہ جناب رسول خدا بلانی نہین آئے اور ابوبکر خود ہی بلائی
ہوئے پیغمبر کی گہر مین گئی اور پیغمبر اونکو ساتہ لیکر گہر سی نہین نکلی بلکہ راہ مین ساتہ ہو گئے
اب فرمائیے کہ آپکے جد امجد مولانای شوستری کی تصدیق کرتے ہین کہ اونکی الحمد للہ
کہ شیعونکا دعوی ثابت اور آپکا دعوی آپ ہی کی کتاب ہی کاذب ہوا افسوس ہی
کہ شاہ صاحب زندہ نہین ہین نہین تو بندہ اونکی خدمت بابرکت مین حاضر ہو کر عرض کرتا
کہ گو بات آپنی سچی کہی مگر اپنی پیری کی جڑ کہود دی اگر ایسی ہی راست گوئی آپ اختیار
کرینگی تو مرید کافور ہو جائین گے اور بازار پیری مریدی سرد ہو جائیگا **قولہ** پیغمبر خدا کو وہ شخص
پہنچ ہا یا **اقول** یہ بہی روایت سنیہ ہی جسکے تصنیف خود صاحب حملہ کرتی ہین جیسا کہ
فرمایا ہے و لی زین حدیث ست جای شگفت، کہ در کس عیان قوت آمد پدید، کہ بار
نبوت تواند کشید، اور مکذب اس روایت کی روایت نقش قدم شناس ہی جسکا نام
ابو کرز خزاعی تہا اور قریش اوسکو ساتہ لیگئی تہی کہ وہ نشان پای مبارک پہچانتا ہوا تا
در غار پہنچا چنانچہ عبارت روایت یہ ہے فما زال یقفوا اثر رسول اللہ حتی وقف بہم
باب الغار فقال ہذہ قدم محمد یعنے برابر نقش پای رسول خدا کو پہچانتا ہوا تا در غار پہنچا

اور کہا کہ یہ نقش قدم محمدؐ ہی یہانتک وہ حضرتؐ جنگیک آئی ہین بعد اسکی نہین معلوم کہ آسمان
پر گیئی یا زمین مین سما گئی اور مصدق اس روایت کی کتب تواریخ مثل روضۃ الصفا وغیرہ
کی بہی ہین پس اگر وہ حضرتؐ ابوبکر پر سوار ہوتی تو پی شناس قدم امون حضرتؐ کا کیونکر پہچانتا و علی
التنزل اگر ہم فرض بہی کرین متحمل ہونا ابوبکر کا دلالت کریگا اوپر غیر مجانست فیما بین سکے
اسلئے کہ اگر مثل جناب امیر علیہ السلام کی من نور واحد مین شجر واحد ہوتی اور آپسمین علاقہ
اصل و فرع نبوت اور امامت ہوتا تو فرع متحمل اصل کی نہو سکتی جیسا کہ ازالۃ الخفا مین مذکور
ہی کہ وقت کسر اصنام کعبہ جناب رسولخدا نی جناب امیر علیہ السلام سی فرمایا کہ ای علیؑ تم
متحمل بار نبوت نہین ہو سکتی ہو آخر بمقتضای الامر فوق الادب جناب امیر علیہ السلام نی
دوش مبارک پر قدم رکھی فرفعہ فکسر الاصنام ولنعم ما قیل ؎ زہی نقش پای کہ بر
دوش احمد ز مہر نبوت مقدم نشیند ٭ بہرکیف اگر روایت ہماری رسولؐ ایشیخ
ہوتو ابوبکر متحمل نہونگی مگر بار جسمی کی نہ بار نبوت کی لیکن بار جسمی پس ناقہ و خر رسول اللہ
بار وہ مین فضل ابوبکر سی تہا کہ ہنر بون متحمل بار جسمی اون حضرتؐ کا ہوتا تہا اور ابوبکر تو شاید ایک
میل کی ہی نہ باربردار ہوئی ہونگے اور گویا بعض مصالح ہم ہی ہی او حضرتؐ کی بعد اسکی
کہ ملاقات ہوگئی ایک یہ بہی مصلحت ہو سکتی ہی ؎ بیچارہ خر اجیری حضرت بچون
بارہمی بر دو عزیزست ٭ قولہ اور غار مین اول جانا اقول یہ بہی مستغنے اوپر اوسی روایت
کمزور کی ہی اور علی التنزل اول جانا ظاہر مین سبقت بر خورش آمد و در باطن مین اوسکے
اسکی ہو سکتا ہی کہ پہلے اپنی ہی تئین چشم کفار اشرار سی چہپائی اور مامن حفظ و استتار
مین پہنچ جائے اور کل افعال نفاق ایسی ہی ہوتی تہی کہ ظاہر مین کچہ اور باطن مین
کچہ اور تہی قولہ اور قبا کو چاک کر کی سوراخون کا بند کرنا اقول یہ بہی روایت سنیہ

ہی بلکہ صاحب ازالۃ الخفا انس بن مالک سے باین لطافت روایت لی ہی پہلے کیا آدمی
حجرا نال ثوبہ فشقہ ثم القمہ الحجر ثم فعل ذلک بثوبہ حتی بقی حجر فوضع علیہ عقبہ ثم قال
ادخل فلما اصبح قال لہ النبی فاین ثوبک یا ابا بکر فاخبرہ بالذی صنع الحدیث محصل یہہ
ہی کہ ابو بکر نے کل سوراخونکو اپنا کپڑا پھاڑ پھاڑ کر بند کیا یہانتک کہ کپڑا تمام ہو گیا اور ایک
سوراخ باقی رہگیا پس جب صبح ہوئی تو جناب رسول خدا نے پوچھا کہ ای ابو بکر تمہارا
کپڑا کیا ہوا کہا کہ رات کو سوراخونکی بندکرنے میں خرچ ہو گیا پس اسے صنع بدیع اور فعل شگرف
پر صاحب حملہ تعریض کرتی ہین کہ ؎ نیاید جزا وین شگرف از کسی ٭ کہ دور
از خرد مینماید بسے ٭ اس مقام کی بعض اشعار تماشی سارق القرآن مخاطب نبی جلالی
وہی ہذا ؎ بغار اندرون در شب تیرہ فام ٭ چسان دید سوراخہا را تمام ٭ دران تیرہ شب
یک بیک چون شمرد ٭ یکی کم از افزون برو یافشرد ٭ نیاید چنین کار از غیر او ٭ الحق سب جای
تعجب ہی کہ اوس شب تیرہ و تار مین تاریکی غار مین یار غار کو سوراخہای کثرت دم وار کیونکر
دکھائی دیئے کہ قبا کو پھاڑ پھاڑ کر بند کئی اور اگر فرمائیے کہ شل نابینا کی ٹٹولا تو اتنی سوراخہای
کثیرہ کہ جسکے بند کرنے میں ساری قبا صرف ہو جائی کل ٹٹولنی سی ملجائیں اور بند ہو جائیں اور بجز سوراخ
جو انکی نیچے تہا اور وہ سوراخ مار تہا کوئی باقی نرہی خالی از استغراب نہین ہی اور شگرف
تر یہ ہی کہ قبای مبارک تنزیب و ململ کی نہوگی کہ در دیدہ ہو نیمین صدا اوسکی مثل صدای منبر
عمری علی المنبر ظاہر نہوتی اور بوقت حاجت باظہار پڑتی بلکہ ظاہر یہی ہی کہ قبای خلیفہ صاحب
پشم شتر وغیرہ کی ہوگی پس لا اقل اوس ہی وقت دریدگی صدای گوز شتر مثل صدای
ضرطۂ معاویہ علی المنبر کی شان مین حاضرین مجلس نبی علی منبر رسول اللہ بدعت کہا تہا
نکلی ہوگی اور اسمین بہی شک نہین ہی کہ بنسبت سوراخہای متعددہ کی یہ صدائین بہی متعدد

نکلی ہونگی پس تعجب ہی کہ جناب رسول خدا باینہمہ قرب کوئی آواز نہ سنین یہان تک کہ
جب دن ہوئے تو حال تھا پوچھین عب صدیق بصدق وراستے بیان فرماوین کہ شب
کو بخوف کژدم ومار بالکل پیٹ گئی بہر کیف علی التنزل یہ بھی ایک فعل نفاقی تھا کہ اہل نفاق
سے محال اوسکا بجز خوشش آمد کی کسی امر پر نہین ہوسکتا ہی و نعم قیل ؎ دست بیچارہ
چون بجان نرسد بچارہ جز قبا دریدن نیست **قولہ** موخین اونکی اقرار کرتی ہین کہ پیغمبر خدا
نی سب اصحاب کو اول ہی روانہ کر دیا **اقول** غلط محض ہی کوئی مورخ نہین اقرار
کرتا اور صاحب حملہ نی جو روایت سنیہ تقیۃ نظم کی ہی جیسا کہ ہمنی ابھی بیان کیا شیعہ پر
حجت نہین ہوسکتی یا عجب کہ شیعونکی واسطے روایات علما حجت نہون اور قول ایک شاعر
کا کہ وہ بھی تقیۃ ناقل روایت سنیہ ہو اور خود اوسکی تضعیف بھی کری حجت ہو بائی آب ہم
کہتی ہین کہ روایت سنیہ فی نفسہ باطل ہی اور خلاف اون نصوص قرآنی کی ہی کہ جسمین صحابہ
کو تاکیدین واسطے ہجرت کی کیگئی ہین مثل قولہ تعالی قالوا کنا مستضعفین
فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا وقولہ
تعالے ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ
وقولہ تعالی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ
الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ پس اگر صحابہ بھی کوئی باقی نہ تھا تو یہ تاکیدین کن
لوگونکو واسطے ہجرت کی ہوتی تہین اسی سبب سی محققین اہل سنت نی اس روایت باطلہ
کی تاویل کی ہی چنانچہ محدث شاہ عبد الحق دہلوی نی کتاب جذب القلوب مین روایت
نہ باقی رہنی کسی شخص کی صحابہ سی تاویل کی ہی وہذا عبارتہ وتا صحابہ غیر از ابوبکر صدیق و
علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہما با آنحضرت در مکہ نماندہ بودند تا گمراد باین کلام آنست

کہ از اعیان صحابہ و اکابر ایشان غیر از صدیق اکبر رضی اللہ عنہ با وکسی نماند و الا در روایت آمدہ کہ بعد از برآمدن سرور انبیا صلے اللہ علیہ و آلہ بسبب رفتہ بو سفیان و بعض مشرکان ضعفای صحابہ را کہ با نحضرت نتوانستند برآمد آوردند بز جالس دانواع عقوبات گرفتار میکردند انتہی موضع الحاجۃ اب کوئی صاحب انصاف فرمادیں کہ کسکا قول صحیح ہوا اور کسکا غلط ہوا **قولہ** کونسا صحابہ باقی رہگیا تھا **اقول** بقول آپکی ابو بکر سا صحابہ تو باقی رہگیا تھا تو اگر اوسی سے حضرت نے فرمایا ہو کہ من امر خدا بشما رسانم تو کیا قباحت ہے آپ خود اقرار کرچکے ہین صفحہ ۳ مین کہ خلاف طرف کل کی ہوتا ہی اور مراد بعض ہوسکتے ہین یہ بات تنزلی ہی ورنہ صحابہ کا موجود ہونا بھی ہم ثابت کرچکے ہین اور اطلاق لفظ صحابہ کی بھی استقامت مین سے آپکے کلام مین بجز تاویل حضا عیر کوئی بات خیال مین نہین آتی **قولہ** پھر باقرار علمای شیعہ ثابت ہوا **اقول** غرضکہ باقرار علمای اہلسنت ثابت ہوا کہ ابو بکر ابتداً باجازت خدا و رسول صلعم ہمراہ نہین گئے تھے بلکہ خود ہی گئے تھے اور حضرت گھر سے اونکو ہمراہ نہین لیگئے تھے بلکہ راہ مین ملگئے تھے اور ادای حق رفاقت مین بتعلق اضطرار جنسی جیسے امساختہ تصنعے کوتاہی کی اور اگر کوئی خدمت بھی کی تو بخواہش آمد و ریاکاری و دنیا خواہی کی کما مر وستجی **فقال المخاطب المقام ہدانا اللہ سبل السلام** دوسرا اعتراض دوسری فضیلت پر دوسری فضیلت مین ہمنے بیان کیا ہی کہ اگر ابو بکر صدیق پیغمبر خدا پر عاشق نہوتی اور اپنی جان و مال کو حضرت پر نثار کرنی پر راضی نہوتی تو ایسے مصیبت کی سفر مین کبھی شریک نہوتی اوسپر علمای شیعہ یہ اعتراض کرتی ہین کہ ابو بکر کی نیت ہجرت مین اچھی نتھی چنانچہ مجتہد صاحب ذوالفقار حیدری مین لکھتی ہین کہ بتمیز اتفاق فریقین شرط ترتب ثواب بر ہجرت صحت نیت ست الی قولہ پس بادا سکہ

اما علم بصحت نیت ابی بکر بثبوت نرسید و دخول او در مدلول این آیہ متیقن نشود و تا متیقن نشود
احتجاج باین آیہ بر علو مرتبۂ او نمی تواند شد اور قاضی صاحب احقاق الحق مین فرماتے
ہین کہ و قد ظہر من جزعہ و بکائہ ما یکون من مثلہ نساء والجہال فی الاختفاء الی قولہ فافضیلۃ فاتی
فضیلۃ فی الغار یفتخر بہا لابی بکر لولا المکابرۃ واللداد یعنی ابوبکر صدیق کی جزع اور بکا سے
ثابت ہوا کہ اونکا حال اچھا نہ تھا اور نیت اونکی درست نہ تھی اس اعتراض کا جواب خود
امام حسن عسکری ع کی تفسیر سے اوپر مذکور ہو چکا ہی کہ جب پیغمبر خدا نے پوچھا کہ ارضیت ان تکون
معی یا ابا بکر تطلب کما اطلب الی قولہ قال ابوبکر یا رسول اللہ انا انا لو عشت عمر الدنیا
اعذب جمیعا اشد عذاب الخ یعنی ابوبکر تو میرے ساتھ چلنے پر اس شرط پر راضی ہی
کہ تو عذاب اور تکلیف مین گرفتار ہووے تو ابوبکر نے یہی جواب دیا کہ اگر آپکی رفاقت مین
اگر قیامت تک بھی عذاب ہووے تو منظور ہے و لیکن آپکا ساتھ چھوڑنا منظور نہین ہے
پس اس جواب سے کیا ثابت ہوتا ہی نیک نیت ہونا ابوبکر کا یا بد نیت ہونا اور چونکہ
نیت کا حال افعال اور اعمال سے ظاہر ہوتا ہی اور حرکات جوارح سے دلکی کیفیت معلوم
ہوتی ہی پس جو کام ابوبکر صدیق نے شب ہجرت کو کیئے وہ اونکی نیک نیتی پر شاہد ہین یا او
بد نیتی پر

بحث نیت

بقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

دعوائے جان نثاری لڑائیون مین جان بچا کر بھاگنے سے ہم باطل کر چکے
دعوائے مال نثاری سے ہم دعوائے بے دلیل ٹھرا چکے اور شب تاریک
مین کون محل مال نثاری کا تھا مصیبت سفر کا سب حال ہم کہہ چکے
کہ کلاب جیفۂ دنیا جو سفرہاے چین و دو دست کش ہوتی ہین اونکی تکلیفین بحر و بر
کی کہین تکالیف حضرت ابوبکر سے بڑھی ہوئی ہوتی ہین قولہ ابوبکر کی نیت ہجرت مین اچھی تھی

اقول سنیونکی نزدیک نیت ابوبکر کی بھی کیسے کام مین اچھی ستھناؤنکی بھیتنے کا
تریدون عرض الدنیا سی ثبوت ہی تخلف جیش اسامہ سی سقیفہ بندی ہی غضب فاطمہ
کی الغرض سیکڑون دلیلون سے ثبوت ہی اور بالخصوص اہتمام پر بدنیتی سے بے حکم خدا
ورسول کی گہر سے نکلنی ہی غار مین رونی پیٹنے سی قلق واضطراب ظاہر کرنے ایذای
رسول اللہ اور قصہ افشای راز رسول اللہ سی ثابت ہی اور بعد ثبوت بدنیتی کی جن افعال کو
اونکی طرف اہلسنت بکذب ودروغ منسوب کرتی ہین بشرط ثبوت محمول بریاکاری ہین کا
ہو شان اعمال المنافقین لا یؤمن الذین یراؤن الناس **قولہ** صاحب ذوالفقار لکہتے
ہین **اقول** صاحب ذوالفقار اور صاحب احقاق الحق جو لکہتی ہین وہ نہایت بجا اور درست
ہی اسلئے کہ ثبوت نفاق اور بدنیتی فقط ایک فعل دال بر نفاق سی ہوجاتا ہے جیسا کہ
صاحب ازالۃ الغین ناقل ہین کنا نعرف المنافقین ببغض علی ابن ابیطالب علیہ السلام پس اگرچہ
کل افعال کسی شخص کی حسن ہون مگر صحابہ فقط ایک اسی فعل سی یعنے بغض علی ابن ابیطالب
سی اثبات نفاق کر لیتی تہی اسیطرح سے جب ہمکو غصب خلافت اور غصب فدک اور منع
قرطاس اور تخلف از جیش اسامہ اور امثال اسکی سی کہ اونکی ہر عدم ایمان بوفائی وعدۂ خدا اور
اظہار قلق واضطراب اور جزع وبکا اہتمام پر نفاق اور بدنیتی خلیفہ صاحب کی ثابت ہوگئی تو
اگر آپ ہزار اونکی حسنتین اور محنتین اور مشقتین بیان کرینگے ہم سبکو محمول ریاکاری پر کرینگے
اور یہ بات بعد فرض ثبوت ہی وانی لہ الثبوت **قولہ** جواب خود امام حسن عسکریؑ کی تفسیر
سی اوپر مذکور ہوچکا ہے **اقول** جواب الجواب بہی توضیح اوسی کی نیچے لکہ چکا ہی **قولہ**
جب پیغمبر خدا نی پوچھا الی قولہ اس جواب سی کیا ثابت ہوتا ہی **اقول** اس جواب سے
خدا ترسی او ر بیکاری اور ریاکاری ثابت ہوتی ہی کہ دلمین کچہ تہا اور زبان پر کچہ تہا جیسا کہ سہنے

بیان کیا کہ اسیوجہ سے جناب رسول خدا نے تصدیق صدیق کی اور یہ نفرمایا کہ اے ابوبکر تو سچ کہتا
ہے بلکہ فرمایا ان اطلع اللہ علی قلبک آہ کہ مفاد جسکا بجز اسکے نہیں ہے کہ ان ابا بکر خیر ابنا بخ از تو بیم
کہتا ہے کہ جھوٹ مکہتا ہے رسول خدا کا تصدیق نکرنا اول دلیل اوپر کذب صدیق کی ہے سبب
تعجب ہے خوش سمجھے مخاطب سے کہ اظہار لسانی کو دلیل تصدیق جنانی سمجھتا ہے شاید یقولون بافواہہم
مالیس فی قلوبہم سے خبر ہی نہین ہے قولہ و چونکہ نسبت کمال افعال او ر اعمال سے معلوم ہوتا ہے
اقول سچ ہے کہ افعال اور اعمال ہی سے معلوم ہوتا ہے نہ اقوال لسانی سے کیونکہ حضرت
قلق اور اضطراب اور جزع اور بکا کیا افعال اعمال سے نہیں ہے اب فرمائیے کہ یہ حرکات خوش نیتی کی
ہین یا بدنیتی کی **قال المخاطب المقام ہراہ اللہ بسبل السلام** تیسرا
اعتراض تیسری فضیلت پر تیسری فضیلت مین ہمنے بیان کیا ہے کہ گھر سے نکلنے کے وقت سے
مدینہ مین پہونچنے تک جو باتین صدیق اکبر کی مین وہ اونکی عشق اور محبت پر ساتھہ رسول خدا
کی دلالت کرتی ہین حضرات شیعہ اوس سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ابوبکر صدیق
کی حرکتین اونکی نفاق اور عداوت پر دلالت کرتی ہین اسلئے ہم اونکی خدمتونکو جو شب ہجرت
اونہون نے کین بیان کرتے ہین تاکہ معلوم ہو جائے کہ جو کام ابوبکر صدیق نے کئے وہ سوائے
عاشق صادق کے کسی دوسرے سے نہین ہو سکتی اول جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ
ابوبکر صدیق چلے تب راہ مین ادہر ادہر نظر کرتے جاتے تھے حضرت نے پوچھا اے ابوبکر یہ کیا تیرا
حال ہے تب ابوبکر صدیق نے عرض کی یا رسول اللہ میرا مطلب صرف آپکی حفاظت ہے
چنانچہ صاحب منتہی الکلام ریاض النضرہ سے اسکا خلاصہ ان لفظون سے لکھتے ہین کہ چون
صدیق ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارشاد شریف متوجہ غار شدگاہے پیش میرفت
وگاہے در عقب میرفت گاہے بجانب راست توجہ میکرد و ساعتی بطرف چپ قطع راہ میفرمود

حضرت پرسیکہ ای ابو بکر گاہی ترا چنین نمی دیدم بود وجہ آن چیست کہ در رفتن براہ اختلاف میکنی عرض کرد کہ مقصود من نگاہبانی حضرت از شر دشمنان است مبادا کہ از جہات در رسند و حضرت را آزار رسانند تا آنجا بر دوش برد دوسری جب پیغمبر خدا کی پای مبارک کی کہال پر ابو بکر صدیق کو اطلاع ہوئی تو بغیر اسکی کہ حضرت نے کچہ کہا ہو ابو بکر صدیق نے حضرت کو اپنی دوش پر چڑہایا اور غار تک پہونچایا پس نہی نصیب ابو بکر کہ اونکی دوش پر شاہ نبوت نے قدم رکہا چنانچہ اس امر کو ہم اوپر حملہ حیدریہ سی ثابت کر آئی ہین تیسری جب غار کی کنارے پر پہونچی تب اوّل ابو بکر صدیق غار مین گئی اور اوسکو صاف کیا اور سوراخون کو بند کیا تب پیغمبر خدا کو بلایا اور اپنی زانو پر سلایا اسکو بہی ہم ثابت کر آئی ہین اور قاضی نور اللہ شوشتری بہی ابو بکر صدیق کی اوّل غار مین جانیکو تصدیق کرتی ہین چوتہی ابو بکر صدیق کی اوس پاؤن مین جو بند کرنیکے لئے سوراخ پر رکہا تہا سانپ نے کاٹا اور حضرت نے اوسکو تسلی دی پانچوین جبتک غار مین رہی تب تک ابو بکر صدیق کی گہر سی اونکا لڑکا کہانا پہنچاتا رہا اور پیغمبر صاحب کو کہلاتا رہا چہٹوین دو اونٹنیان پیغمبر خدا نے ابو بکر صدیق کی بیٹی سی منگائین اور اوسی حاضر کردین ایک پر آپ سوار ہوئی اور اپنی ساتہ ابو بکر کو سوار کیا اور دوسری پر عامر جو کہ شبان بیت الحرام تہا اور شتربان سوار ہوا چنانچہ اس سب باتونکو جسطرح پر صاحب حملہ حیدریہ نے بیان کیا ہے اوسکو ہم لکھتے ہین۔ بیت

در بیان امر چہارم کی ـــہ

رسیدند کعبہ ... براں		چو شد کار پرداختہ اینچنان
رسید شتر ... زندان ... گزند	برانده کف پای آن پیر غار	کہ بر روی سوراخ بود استوار
رسیدند ... راز ... کاشش	وزان بعد افعان او شد بلند	پیمبر با و گفت آہستہ باش
... میں امر ... کی	مخور غم مگر جان حصار البلند	کہ از زحمت افعی نیابی گزند
	بنالاند روز تا بہ روز و شب	بسر برد آن شب بغار ...

ــہ کو اقال ان تو لتعلیٰ تلک ... [illegible] ... ۱۲

شدی پور بوبکر ہنگام شام
حبیب خدای جہان را خبر
کرانی چون مہر اہل صدق وصفا
برفت از برش پور بوبکر زود
برو کرد راز نبی آشکار
تہی شد از ان قوم انگور و دشت
دو جمازہ آوردہ بد جملہ دار
برآمد بران دیگری جملہ دار

ببردی دران غار آب و طعام
ثبوت میں امر ششم کی [illegible]
دو جمازہ باید کنون راہوار
مہیا کاری کہ فرمودہ بود
از و جملہ دار این سخن چون شنود
رسول خدا عازم راہ گشت
نشست از بریک شتر شاہ دین
بہمراہ او گشت عامر سوار

نمودی ہم از حال اصحاب شر
نبی گفت پس پور بوبکر را
کہ مارا رساند بہ یثرب دیار
ہم از اہل دین مہ یکی جملہ دار
دو جمازہ در دم مہیا نمود
بصبح چہارم برآمد ز غار
ابوبکر را کرد با خود قرین

بس نہایت تعجب کی بات ہی کہ باوجودیکہ مورخین شیعہ بھی ان خدمتوں کا اقرار کرتے ہیں اور پھر سب ابوبکر صدیق کی صدیقیت کا اقرار نہیں کرتے۔ **یقول المتمسک بولائیہ علی بن ابیطالب علیہ السلام** جواب تیسری فضیلت کا ہم بخوبی بیان کر آئے بالاجمال جو حسن خدمات آپ بیان کرتے ہیں وہ سب دعاوی بلا دلیل ہیں یا بروایات اہلسنت ہیں شیعہ کیوں نہ انکا انکار کریں کہ صدق روات اہلسنت انکی نزدیک نہیں ثابت ہی بلکہ کذب ثابت ہی وعلی التنزل محمول بریاکاری ہیں جیسا کہ کل افعال منافقین خدا میں ایسے ہی ہیں کہ افعال کفریہ کی چھپاتی تھے اور اعمال حسنہ کاذبہ کی ظاہر کرتے تھے حسن ایمان انکا نہیں ثابت ہوسکتا کل منافقین کی اکثر اعمال ظاہری ایسی ہوتی تھی بلکہ معنی نفاق یہی ہیں کہ ظاہر اچھا اور باطن برا پس اگر مخاطب ہزار فعل ظاہری اچھی ثابت کری حالانکہ ایک کا ثبوت بھی محل کلام ہی لیکن رفع نفاق اور ثبوت ایمان اوس سی نہ ہوگا ناحق اوقات عمر عزیز کو اونکی گنتے میں مخاطب خوش فہم ضایع کرتا ہی۔ **قولہ** صاحب

منتہی الکلام ریاض النضرہ سے یوں لکھتے ہیں **اقول** یہ استشہاد اشطب بدنبہ ہی لو مڑکے
اپنی دم کو گواہ کرے صاحب ریاض النضرہ یعنی محب طبری وہ سنی ہی کہ صاحب ازالۃ الخفا اور
صاحب جذب القلوب جسکو اپنا پیشوا جانتے ہیں بھلا شیعہ اوسکے روایت کو کب
مانتے ہیں خصوصا اوس وقت میں کہ صاحب منتہی الکلام سے ایذائی کی کاریگر اوسکو کاٹ
چھانٹ کر نہیں اور زیادہ میں تڑپ پھڑپھڑ کی اور زرد وزری کی دین جب بھی خدا کے
عنایت سے آپکی تقریر مطابق النعل بالنعل منطبق نہیں ہے اسلئے کہ آپ فقط ادہر اودہر
کا دیکھنا بیان کرتے ہیں اور کاریگر صاحب پیش و پس اور راست و چپ چلنا بیان کرتے
ہیں بھلا پیچھے چلنے میں تو خبرگیری حال پس سر کی ہو سکتی ہی ہر چند معجزات آنحضرت سے تھا
کہ پیش سر اور پس سر یکساں دیکھتے تھے باقی آگے اور داہنے اور بائیں تو جناب رسول خدا
خود ہی نظر فرماتے ہونگے اور نظر بڈہے کی جوان سے تیز تر بھی نہیں ہو سکتی ہی پھر انکے آگے
چلنے سے کس طرح سے حفظ و حراست مد نظر ہو سکتی ہی اور یہ بھی کچھ خیال میں نہیں آتا ہی کہ
ایک پیر فرتوت بے ہتھیار سیکڑوں کفار اشرار نابکار سے کیونکر حفظ و حراست کر لیتا پس بجز
اسکے کوئی امر ذہن نشین نہیں ہوتا کہ مقصود اصلی اس بیداری و ہوشیاری اور پختہ کاری
اور خبرداری سے یہ تھا کہ اگر کسی طرف سے سایہ کفار نظر آوے تو آنحضرت کو بشکل روز احد
دشمنوں سپرد کفار کرکے دوسری طرف سے رو بفرار لاویں اور اپنے جان بچاویں ای یار دم کو
ابوبکر ہی کی قسم ہی سچ کہو کہ ابوبکر کو اگر مد نظر حفظ و حراست اور یاری اور مددگاری ہی رسول خدا
کی ستے تو ہتیار لیکر گھر سے کیوں نہ نکلے اگر کوئی کلہیانہ ملتے تھی تو گھر کی کابینٹ ہی ہاتھ
میں تھام لیا ہوتا **قولہ** زہی نصیب ابوبکر کی کہ جنکی دوش پر شاہ نبوت نے قدم رکھا
اقول سابق میں گزرا کہ یہ روایت سنیہ ہی جسکے صاحب حلبی نے بھی تصنیف کی ہی

اور علاوہ اسکی ابو بکر سبھی بڑہکر نصیب اون حضرت کی حمار کی تہے جسکا نام یعفور تہا کہ بار شاہ
نبوت منزلون اوٹہاتا تہا آری سر نے بے نصیب اوس شاہ ولایت کی سبب جسنے قدم دوش
شاہ نبوت پر رکہا کما مرمن ازالۃ الخفا و نعم ماقیل سے علی بر دوش احمد چشم بد دور
عیان شد یعنی نور علی نور **قولہ** اول ابو بکر صدیق غار مین گئی **اقول** وہی روایت سنیہ
ہی کما مر **قولہ** قاضی نور اللہ ششتری ہی **اقول** انکو کچہ تبرّا بات سمجہنی کی نہین ہی
جب فخر رازی مدعی اسکا ہوا کہ ثانی اثنین کی معنے یہ ہین کہ ابو بکر مثل جناب رسول خدا
ہین تب مولانای ششتری علیہ الرحمہ اوسکی ابطال مین فرماتی ہین کہ اہتمام پر معنی
مماثلت لفظ ثانی سی مراد لینا بنا بر قول موخین اہلسنت کی بہی باطل ہی اسواسطیکہ انہون
نی ابو بکر کو ثانی نہین کہا بلکہ جناب رسول خدا کا ثانی ہونا اس راہ سی کہا ہی کہ اول غار
مین گہسنے والی ابو بکر ستہے اور ثانی جناب رسول خدا تہی پس معنے ثانی بنا بر قول
اونکی بہی مثل کی نہ ٹہری بلکہ دوسری سے کے ہوئی یہ مطلب نہین ہی کہ مولانای ششتری
خود سکی قائل ہین ورنہ حوالہ بسیر سنیہ کیون کرتی جیسا کہ انکی عبارت سی ظاہر ہی اور مسم
ابطال اسکا کہ ثانی سے معنے مثل نہین ہی ابطال فضیلت ششم مین بخوبی ازچلی نتذکر **قولہ**
سوراخ پر رکہا تہا سانپ نی کاٹا **اقول** تب جناب رسول خدا نی ابو بکر کی لعاب ہن لگا دیا تو یہ
روایت کسی آدمی کیون سے لکہتے ہین شیعہ اس روایت سنیہ مین اسیقدر قبول کرتی ہین
کہ اس بہانہ سی ابو بکر بروئی او رقصد افشائی راز رسول اللہ کیا چنانچہ جن اشعار حملہ کی آپ
مصدق ہین اونمین یہ مضمون بصراحت مندرج ہی سے پیمبر با گفت آہستہ باش
رسید ندا عدا مکن راز فاش بمخمور غم گردان صدا را بلند کہ از زخم سا فعے نیاید گزند
قولہ ابو بکر صدیق کی گہر سے انکا لڑکا کہانا پہنچاتا رہا **اقول** اونکا لڑکا یا اونکی لڑکی

جیساکہ آپکی بعض روایات مین ہی اگر اپنی باپ کیواسطے کہانا لائی تو ابوبکر کی کیا خدمتگزاری
ہوئی بلکہ اونکی لڑکی نی اپنے باپ کی خدمت کی اسلئے کہ مثل اسکے بچے وہ بانخلف
نہین ستے شاہ عبدالحق دہلوی جذب القلوب مین مواہب لدنیہ سی ناقل ہین کہ
اسماءبنت ابی بکر ہر روز طعام برای آنحضرتؐ بالای کوہ می برد و محمد ابن ابی بکر اخبار کفار
می رسانید انتہے یا للعجب پیدایش محمد بن ابی بکر کی عام الحج مین ہی کہ کتنے سال متاخر
از ہجرت ہی پس کیونکر محمد بن ابی بکر قبل از پیدایش اپنی اخبار کفار جناب رسول خداؐ
کو پہونچاتی ستے اور اگر کوئی عذر وہم راوی کری تو حضرت مخاطب کی پیر و مرشد کا دیگر
اپنائی کی ایسے باتونپر نہایت مسخرگی کرتی ہین بہرکیف ایک مضمون حیرت یہ بہی
ہی کہ جو توشہ کہ بند اسماء چیر پہاڑ کی باندہا گیا کہ جس سی اسم اسماء ذات النطاقین ہوا جیسا کہ آپکی
روایات مین ہی وہ کیا ہوگیا جو ابوبکر کی لڑکی لڑکی کو کہانا پہنچانی کی احتیاج پڑی اور یہ
بہی تعجب ہی کہ جو شخص ابوبکر کی اسقدر زیر سواری لانا بلاقیمت کی مثل خلوت عائشہ
بلا مہر کی باوجود اصرار ابوبکر کی قبول نفرمائی کمافی الصحیح البخاری وہ کہانا ابوبکر کا بلاقیمت
کیونکر قبول فرمائیگا اور اگر قیمت قبول کیا تو بہت بہیاری قیمت لگکیا کہانا کہلا دیتی ہین
اسمین کوئی امر ابوبکر کی لئی موجب فخر نہین ہی قولہ جہیٹوین دو اونٹنیان پیغمبر خداؐ نے
ابوبکر صدیق کی بیسے مول منگائین اقول ابوبکر کی بیسے کا اونٹنیان لانا کوئی خدمتگزاری
حضرت ابوبکر نہین ہے بلکہ بالاصالۃ خدمت پسری ہی واسطے پدر کی گو اسکی ضمن مین
ایک کار رسول خداؐ بہی ہوگیا لیکن آپ نے تو صدہا ابوبکر کی خدمتون کی بیان کرنیکا کیا تہا
نہ یہ کہ اونکی صاحبزادی کی خدمتین بیان ہون اور کیون نہین جائز ہے کہ صاحبزادی کے
یہ خدمت ضمنی بہی بطمع دنیا یا منوط باجرت ہو فان الولد سر لابیہ جیساکہ مضمون اجرت اجیر

سے صحیح بخاری قال ابوبکر فخذ بابی انت یا رسول اللہ احدی راحلتی قال رسول اللہ بالثمن ۱۲

دوسری روایت اہلسنت مین واردہی چنانچہ صحیح بخاری او جذب القلوب مین مذکور ہی
واللفظ للاخیر بعد ازان شخصے را از بنی دیل کہ نام او رقیط بود در کار ہدایت و بدرقگی ماہر و
با امانت و حفظ اسرار مشہور بود اجیر گرفتند تا بعد از سہ روز ہر دو شتر محمل ثور حاضر آورد و
این رقیط ہم در دین کفار بود انتہے اس روایت مین تو اجیر کا فرکی او نٹنیان لانیکا مذکور ہی
ابوبکر کی لڑکی کا کچہ مذکور نہین ہی اور بہر کیف علی التسلیم اگر واقعہ بہی مثل بدر کی اہل نفاق
سی تہی تو اونکی خدمات بہی بافعال نفاقی ہونگی ہماسرے آپکی بحث تو اس مقام مین ابوبکر
مین سے ہے نہ اونکی اولاد و اخفاد مین قولہ فی الحاشیہ حضرات شیعہ کو اس مصرعہ
پر غور کرنا چاہیی کہ پیغمبر خدا نی ابوبکر صدیق کی صداقت و صفائی کو کس صفائی سی بیان
فرمایا ہی اقول یہ صفائی تقریر مرزا ہی باذل علیہ الرحمہ ہی اور مبتنے او پر تمسخر اور استہزا کی
ہی ورنہ آپ خوب جانتی ہین کہ شیعہ صدیقیت کی منکر اور کذبیت کی مقر مین شاید قصیدہ
عالی نظر عالی سی نہین گذرا جسمین مذکور ہی ہے اقل آن ہر سہ تن حضرت صدیق بود ہ
ما ز صداقت شدیم جملہ ثناخوان او قولہ مورخین شیعہ انکی ان خدمتونکا اقرار کرتی ہین اور پہر
بہی ابوبکر صدیق کی صدیقیت کا اقرار نہین کرتی اقول اولا تو روایات سنیہ کا اقرار ہی نہین
کرتی اور ثانیا علی التنزل مثل افعال دیگر منافقین کی محمول بر ریا و سمعہ کرتی ہین پہر آپ ہی فرمائیے
کہ کیونکر صدیقیت کی قائل ہون آپکا تعجب جا ہی تعجب ہی کہ ایسی پیش پا افتادہ باتین بہی
نہین سمجھتا ور ناحق تعجب کرتی ہین قولہ فی الحاشیہ چوتہی اور پانچوین اور چہٹوین فضیلت
کی اعتراضونکو ہم او فضیلتونکی اعتراضات کی ضمن مین بیان کرینگی اقول سابق مین اپنی یہ
وعدہ ضمنی نہین کیا تہا بلکہ فرمایا تہا کہ ہم اعتراضات کو اوسی ترتیب سی بیان کرتی ہین جس ترتیب
سی ہمنے فضیلتین بیان کین ظاہرا جواب اعتراضات سی عاجز آئی اسلئے بہانہ ذکر ضمنی

سے اپنے جان بچائی خیر ہم بہی بہاگنے والیکا بچہا نہین کرسکتے اور شل آپکی سکتے ہین کہ ہمارا جواب
الجواب بہی ضمناً آجاویگا **قال المخاطب** المقام ہداہ اللہ سبل
السلام ساتواں اعتراض ساتوین فضیلت پر سہنے اوپر بیان کیا ہی کہ صاحبہ کی لفظ سی
صاحبیت ابوبکر صدیق کی ثابت ہوتی ہی اور یہ مرتبہ کسی دوسری کو نصیب نہین ہوا کہ خدا
نی کسیکے صحابیت کو تخصیص کرکے بیان فرمایا ہو اوپر علمار شیعہ چند طرحسی اعتراض کرتی
ہین اول اسطرح پر کہ لفظ صاحب سی مراد ہمراہ کی ہی اوس سی کوئی فضیلت ثابت نہین
ہوتی بلکہ اللہ جلشانہ نی اپنی کلام مین کافر کو مومن کا صاحب بیان کیا ہی چنانچہ فرماتا
ہے **فقال لصاحبه وهو يحاوره اكفرت بالذى خلقك من تراب**
اور دوسری جگہہ فرماتا ہی کہ حضرت یوسف نی اپنی رفیقون سی جو قید مین تہی اور کافر تھی
فرمایا **صاحبى السجن** پس اس صاحب کی لفظ سی فضیلت بطرف اسلام کا ثبوت بہی
نہین ہوسکتا ہی اور صاحبیت اصطلاحی کی لیئے ایمان کا ہونا ضرور ہی کہ وہ ابوبکر صدیق کو
حاصل ہی نہ تہا پس وہ فضیلت جو اس لفظ سی ظاہر ہوتی ہی نسبت اونکی ثابت نہین
ہوسکتی چنانچہ آیت اول کا جواب یہ ہی کہ بیشک آیۂ **فقال لصاحبه وهو يحاوره**
مین اللہ جلشانہ نی کافر کو صاحب مومن کا فرمایا مگر اوسیوقت اوسکی اہانت بہی بیان
کردی اور اوسکا کفر ظاہر کردیا اور کہدیا کہ **اكفرت بالذى خلقك من تراب** اور
یہان جو صدیق اکبر کو صاحب بیان کیا تو اوسکے ساتہہ ہی وہ کلمہ جو محبت اور تسلی پر دلالت
کرتا ہی بیان کردیا کہ پیغمبر کیطرف سے فرمایا کہ **لا تحزن ان الله معنا** کہ غمگین
ہو خدا ہماری ساتہہ ہی پس دونون کیا مناسبت ہی اور دوسری آیت کا یہ جواب
ہی کہ **صاحبى السجن** مین صاحب کا لفظ مضاف سجن کیطرف ہی نہ حضرت یوسف کیطرف

ساتوین اعتراض کا جواب

یہہ اور چہٹی اور ساتوین فضیلت کا ماحصل دونون اعتراضات کی ضمن مین بیان کردیگی

اور اس آیت مین لفظ صاحب کا مضاف نبی کیطرف ہی رہا ایمان لانا ابوبکر صدیق کا وہ
بروایات معتبرۂ امامیہ ثابت ہی چنانچہ مجالس المومنین مین قاضی نور اللہ شوستری
نی لکھا ہے کہ خالد بن سعید از سابقین اولین بود اسلام او مقدم بر اسلام ابوبکر بودہ بلکہ
ابوبکر ببرکت خوابی کہ او دیدہ بود مسلمان شدہ بود با بجملہ سبب اسلام خالد آن بود کہ در خواب
دیدہ بود کہ بر کنار آتشی افروختہ ایستادہ است و پدر او میخواہد کہ او را در آتش اندازد
کہ ناگاہ رسالت پناہ گریبان او را گرفتہ بجانب خود کشید و با او گفت کہ بجانب من بیا تا
بہ آتش نیفتی خالد ازین خواب ہولناک بیدار شدہ قسم یاد کرد کہ این خواب من صحیح
است و آنگاہ متوجہ خدمت حضرت رسالت گردید در راہ ابوبکر با او ملاقات نمودہ از حال او
پرسید خالد صورت واقعہ را با او بیان نمود ابوبکر نیز با او موافقت کردہ بخدمت آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم آمدند و بشرف اسلام فائز گردیدند اس روایت کی دیکھنے والی انصاف
کرسکتے ہین کہ جو شخص اسلام کی سچائی پر بالہام سے یقین لایا ہو اور جسکو خدا نی رویاء صادقہ
کی ذریعہ سی ایمان پر راغب کیا ہو اور جنکی نسبت کسی زبان سی نکل سکتا ہی کہ وہ ایمان سے
بی بہرہ تہا برای خدا کوئی تو قاضی نور اللہ شوستری کے اس فقرہ کو کہ ابوبکر ببرکت خوابی کہ او دیدہ بود مسلمان شدہ
مجتہد صاحب کے اس فقرہ سے کہ خلیفہ اول از اول امر از ایمان بہرہ نداشت باتفاق علماء امامیہ مطابق کر
اور انصاف سے تگذے کہ ان لوگون کو تعصب اور عداوت نے کیسا اندہا کر دیا ہی کہ ایسے صدیق کی ایمان سی انکار کرتی ہین
جسکو خدا نی بذریعہ رویاء صادقہ کی حقیقت اسلام پر آگاہ کر دیا ہو اگر کوئی کہی کہ قاضی نور اللہ
شوستری نی اسلام کا اقرار کیا ہی اور مجتہد صاحب نی ایمان سی انکار فرمایا ہی اسکا
جواب ہم چند طرح سے دیتے ہین اول یہ کہ ہمکو یہ امر ثابت کرنا ہی کہ ابوبکر صدیق نی پیغمبر صاحب
کی نبوت کو دلسی سچ جانا اور حضرت کی دعوت کو دل سی قبول کیا اسکا نام مجتہد صاحب

اسلام زمین یا ایمان سو بفضلہ تعالی تعاسے ضے نور اللہ شوستری کی اقرار سی ثابت ہوگیا اور اگر
مجتہد صاحب نی ایمان اور اسلام کی تفضیلین اس نظر سی فرق کیا ہو کہ ایمان سی مراد تصدیق
بالجنان ہی اور اسلام سی فقط اقرار باللسان اور ایمان سی ابو بکر صدیق کی اسلئے انکار کیا
کہ اونکو پیغمبر صاحب کی نبوت پر تصدیق قطعی کا مرتبہ نہتا تو اونکی تکذیب کی لئی اونہین کی
شہید ثالث کا اقرار کافی ہی یعنے ابو بکر ببرکت خوابی کہ او دیدہ بود مسلمان شدہ بود دیم ہمنی
مانا کہ ایمان اور اسلام مین فرق ہی اور اس روایت سی شہید ثالث کی اسلام ابو بکر کا ثابت
ہوتا ہی نہ ایمان لیکن ہم ابو بکر صدیق کا ایمان بہی امیر المومنین علی مرتضے کی اقرار سے
ثابت کرتی ہین اور مجتہد صاحب کی تار و پود کو درہم برہم کئی دیتے ہین مومنین کو چاہئی
کہ دیکہو اور دل سی سنین اور اپنے بزرگونکی بیخبری پر افسوس کرین کہ علامہ حلی نی شرح تجرید
مین لکہا ہی کہ قال علیہ السلام یوما علی المنبر انا الصدیق الاکبر انا الفاروق الاعظم اسلمت
قبل ان اسلم ابو بکر وآمنت قبل ان آمن کہ حضرت علی علیہ السلام نی ایکدن منبر پر یہ فرمایا کہ مین ہون
صدیق اکبر مین ہون فاروق اعظم اسلام لایا قبل اسلام ابو بکر کی اور ایمان لایا قبل ایمان لانی ابو بکر کے پس
علامہ حلی نی حضرت علی کی زبان سی اسلام بہی ابو بکر کا اور ایمان بہی اونکا ثابت کر دیا اگر نور اللہ شوستری
کی قول سی مجتہد صاحب کا قول باطل نہوا تہا تو اب علی مرتضے کی قول سی اونکا یہ قول
کہ خلیفہ اول از ایمان بہرہ نداشت باطل ہوگیا والحمد للہ علی ذلک بلکہ اس روایت سی یہ
بہی معلوم ہوا کہ اسلام اور ایمان کو ابو بکر کی ایسے وقعت اور عزت اور شہرت ہتی کہ حضرت
علی نی فخریہ بیان کیا کہ مین اوسکے بہی پہلی ایمان اور اسلام لایا اگر موافق عقل شیعو کی ابو بکر
صدیق ایمان اور اسلام مین کامل نہوتی یا معاذ اللہ منافق ہوتی یا طمع دنیا سی ایمان لائی
ہوتی تو حضرت علی اوسسی پیشتر ایمان لانی پر افتخار کیون کرتی ہین ہم اس روایت سی یہ

بہی ثابت ہوا کہ ابوبکر صدیق کی اسلام و ایمان کی نسبت جو علماء امامیہ کا قول ہی کہ وہ صرف
ظاہر میں اسلام لائی تہی اور کاہنونکی کہنے سی بطمع خلافت مسلمان ہوگئی تہی وہ بالکل غلط
ہی لیکن قاضی صاحب کی شہادت سی جسمین اونہون نی ابوبکر صدیق کو سابقین اولین مین
بیان کیا اونکی اگلی پچہلی جہوٹہی ہوگئی اور یہ کوئی خیال نکری کہ قاضی صاحب کی اس
فقرہ نی فقط اپنی علما ور مجتہدین کی قولون کو باطل کیا بلکہ اپنی حضرت صاحب الامرؑ کی
قول کو بہی رد کردیا یعنی شیعونکی امام مہدیؑ صاحب کا یہی قول ہی کہ ابوبکر صدیق
دنیا کی طمع سی ایمان لائی تہے اور یہودیون سی پیغمبرؐ صاحب کی بادشاہت اور غلبہ
کا حال سنا کرتی تہی بس موافق اونکی کہنے کی ظاہر میں کلمہ گو ہوگئی تہی چنانچہ اسکو ملا باقر
مجلسی نی بحار الانوار سی رسالہ رجعیہ مین بروایت شیخ صدوق محمد بن بابویہ قمی کی لکہا
ہی اسلام ابوبکر طوعاً بود اما برای طمع دنیا زیرا کہ ایشان با کفرہ یہود مخلوط بودند الی قولہ
چون حضرتؐ دعوی رسالت فرمود ایشان از روی گفتہ یہود بہ ظاہر کلمتین گفتند و در
باطن کافر بودند انتہی غرض ان روایتون سی اسلام اور ایمان ابوبکر صدیق کا بخوبی ثابت
ہوا اور جب ایمان اور اسلام اونکا بخوبی ثابت ہوا تو صحابہ کی لفظ سی یہ بہی بنص قرآن
ثابت ہوا کہ وہ پیغمبرؐ کی صاحب تہی اور پیغمبرؐ صاحب کی اصحابونکی جو فضائل اور درجات
ہین اور جنکو علماء امامیہ بہی تسلیم کرتی ہین اونکے مصداق بہی ٹہری بس باوجود اسکی جو کوئی
اونکی صحابیت کا بہی انکار کری اور اونکی فضائل کو نہ مانی وہ منکر نص قرآنی ہی بقول
المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہم بہی اوپر بیان کر چکی کہ
فی نفسہ صحابیت مین کوئی شرافت نہین ہی مگر بعد ثبوت ایمان حقیقی کی اور ایمان
حقیقی کا جزو اعظم اوسکا تصدیق جنانی ہی منافقین صحابہ مین خصوصاً حضرات ثلثہ مین

شیعونکی نزدیک معتقد ہی پس اگر صحابت اصطلاحی بہی اس مقام پر مراد لیجاوی تو ہونگی
مگر باعتبار ایمان ظاہری کی بطرح کل منافقین باعتبار ایمان ظاہری کی شمار صحابہ مین داخل تہی جیسا کہ
سابق مین قول امام نووی سی ہمنے ثابت کیا کہ وہ شان منافقین مین فرماتی ہین ولانہم کانو معدودین فی صحابہ
دیکہاوون سعہ اما حمیة واما لطلب الدنیا الی آخرہ۔ وقد مر اور حدیث اصحابی اصحابی اور
حدیث من الصحاب من لا یرانی او امثال اوسکی جو بیان ہوچکی سب اسی پر دلالت
کرتی ہین کہ منافقین داخل صحابہ تہی پس اگر جناب باری نی بہی صحابیت نفاق اذ
یقول لصاحبہ مین مراد لی ہو تو حضرت ابوبکر کی کے لئی اسمین کیا شرافت اور کیا فضیلت
نکلی لیکن کسی مفسر نی کسی فقیہ نی کسی محدث نی اس مقام پر نہین کہا ہی کہ خدا نی ہمنی صحابی اصطلاحی
مراد لی ہین باقی رہی معنی لغوی پس اطلاق اوسکا قرآن مین حدیث مین عرف مین
اور ساتہ رہنے والون کی آیا ہی خواہ ساتہی مومن ہو خواہ کافر ہو یہانتک کہ اگر حیوان
بہی ساتہی ہو تو کبہی اوسکو بہی صاحب کہتی ہین جیسے عرب بولتی ہین مثل الصاحب الحمار
چنانچہ قرآن مجید مین چند مقام پر اسطرحکا استعمال موجود ہی پس اسی سی ہی جناب رسولخدا
کو صاحب کفار کہنا چنانچہ فرمایا ہی وما صاحبکم بمجنون یعنی ای کفار تمہارا صاحب یعنی جناب
رسول خدا مجنون نہین ہین اور اسی سے ہی بیان صحابت درمیان ایک مومن اور ایک
کافر کی جیسا کہ فرمایا ہی فقال لصاحبہ وہو یحاورہ انا اکثر منک مالا واعز نفرا یعنی ایک کافر
نی اپنے صاحب سی کہا کہ مین زیادہ تر ہون تجہسے ازروی مال کی اور پہر فرمایا قال
لہ صاحبہ وہو یحاورہ اکفرت بالذی خلقک من تراب یعنی کہا اوسکی صاحب اوسکی
نی درحالیکہ مباحثہ کرتا تہا اوس سی کہ آیا کافر ہوگیا تو ساتہ اوسکی کہ جسنے پیدا کیا تیرے
تئین مٹی سی اور اسی سی ہی وہ مقام جہان خداوند عالم نی زبانی حضرت یوسف کی فرمایا

ہی کہ اونھون نی دو کافرون سی جو قیدخانہ مین اونکے ساتھہ تھی کہا یا صاحبی السجن یعنی
اي دونو صاحب میری قیدخانہ مین پس صحابت لغوی فی نفسہ موجب کسی فضیلت
و شرافت کی نہین ہی ورنہ کافر کو صاحب مومن اور مومن کو صاحب کافر نہ کہتی آپ
سی صاحب کی فضیلت کسی لفظ مابعد یا ماقبل سی ثابت کیجاوی تو کلام اوس لفظ مابعد اور
ماقبل مین ہوگا نہ لفظ صاحب مین **قوله** پیر شیعہ چند طرح سی اعتراض کرتی ہین اول
طرح پر **اقول** اول تو یہی کہ جبکہ ثانی اثنین مفقود ہی اون چند طرحکی اعتراضون کا جو شیعہ
کرتی ہین اگر آپ سی جواب نہین ہو سکتا تہا اور فقط ایک ہی اعتراض کی جواب پر اپکو
قدرت تھی تو یہی فرمایا ہوتا کہ اون چند اعتراضون سی ایک یہ ہی اوسکا نام اول کیون
رکہا اسلئے کہ لفظ اول خواہی نخواہی خواہان ثانی ہی **قوله** صاحب سی مراد ہمراہی ہے
اقول باتفاق مفسرین اس مقام پر یہی معنے لغوی مراد ہین کسی مفسر نی نہین کہا ہے کہ
یہان قرآن مین صحابیت کی اصطلاحی معنے بھی مراد ہین واقول اذا جاء الاحتمال بطل
الاستدلال اور جب اطلاق اونکا مومن وکافر دونو پر ہوا تو قول شیعہ کہ صاحب کی
لفظ سی فضیلت یکطرف اسلام کا ثبوت بہی نہین ہو سکتا جیسا کہ آپ خود ناقل ہین نہایت
بجا اور درست ٹہرا اسلئی کہ اگر کہین مذمت یا فضیلت سمجہی جائیگی تو نفس لفظ صاحب سی
نسمجہی جائیگی بلکہ یا لفظ ماقبل یا مابعد سی سمجہی جائیگی اور قابل بحث و فحص وہی لفظ ماقبل
ومابعد ہوگا نہ لفظ صاحب کا **قوله** آیت اول کا جواب یہ ہی **اقول** یہ جواب محض مہمل
ہی اور دلیل کمال غباوت . یہ بات پرہی اسلئے کہ خود مخاطب اسکا اقرار کرتا ہے کہ
بیشک خدانی کافر کو صاحب مومن کہا ہی پس اسی قدر سی دعواے شیعہ کہ صاحب کا
اطلاق مومن وکافر دونو پر ہوتا ہی ثابت ہوگیا **قوله** مگر اوسیوقت اوسکی اہانت بہی بیان

کردی اقول امانت کا بیان کردینا مین ثبت دعوای شیعہ ہوا اگر امانت نہ بیان فرماتا
اور کو اوسکا ثابت کرنا تو ہم کیونکر جانتی کہ صاحب کا اطلاق کافر پر بہی آیا ہے قولہ اور یہان
جو صدیق اکبر کو صاحب بیان کیا تو اوسکی ساتھہ ہی وہ کلمہ اقول اگر اوسکی ساتھہ ہی وہ کلمہ بیان کیا ہے
تو وہی کلمہ اوپر فضیلت کی بنا بر مخاطب کی عقیدہ کی دلالت کریگا نہ لفظ صاحب کا اور کلام مین تعارض نفظ صاحب
مین ہی نہ اوس کلمہ دیگر مین کہ بحث و محض اوسمین بعد اسکی ہم کرینگی اس مقام پر غرض اسیقدر
ہی کہ لفظ صاحب مین کوئی فضیلت نہوئی ماسوا اسکی کہ اگر بقول تمہاری فضیلت ہوئی تو
لفظ مابعد مین ہوئی نہ لفظ صاحب مین الحمد للہ کہ یہ دعوی شیعو کا تو باقرار آپکی ثابت
ہو چکا اب آیئی لفظ مابعد مین ہم گفتگو کرتی ہین کہ وہ لفظ لاتحزن ان اللہ معنا ہی آپ مدعی
ہین کہ یہ کلمہ محبت او تسلی پر دلالت کرتا ہی ہم کہتے ہین کہ لانسلم نہ یہ کلمہ فی نفسہ محبت پر
دلالت کرتا ہی نہ تسلے پر بلکہ لفظ لاتحزن صیغہ نہی ہی اور اصل نہی واسطے حرمت کی ہی
جیساکہ اصل امر واسطی وجوب کی ہی پس باعتبار معنے اصلی کی یہ لفظ دلالت کریگا اوپر قبح
ہونی ایک فعل قبیح کی خلیفہ اول سے کہ وہ اظہار قلق و اضطراب اور حزن و بکا تھا جو
دلیل ہی بدینی اور بے ایمانی اور عدم تصدیق بوعدۂ خدا و رسول پر مثلا اگر اوپر تسلے ہی کی
محمول ہی لانسلم کہ تسلی کی سے ایمان بہی لازم ہی کیون نہین جائز ہی کہ کسی کافر یا منافق
کو بخوف افشای راز تسلے دیجاوی یعنے اگر اوس کافر یا منافق کو تسلی نہ دیتی تو وہ افشا
اوس راز کا کہ جسکا چھپانا مصلحت وقت تھا کر دیتا قولہ پس دونو مین کیا مناسبت ہی
اقول دونو آیتو مین بڑی مناسبت ہی ایک تو یہ کہ لفظ صاحب نہ وہان ایمان پر دلالت
کرتا ہی نہ یہان ایمان پر دلالت کرتا ہی دوسرے جیسے وہان مابعد دلالت کفر پر کرتا ہی
ویسا ہی یہان بہی شیعو کی نزدیک مابعد دلالت اوپر کفر ہے کے کرتا ہی جیساکہ عنقریب

جہان آپ بحث و فوت لفظ لاتحزن مین کرینگی ہم توضیح تمام بیان کرینگی قولہ اور دوسری آیت
کا یہ جواب ہی کہ یا صاحبی السجن مین اضافہ صاحب کا مضاف سجن کیطرف ہی اقول جواب
ایسا جواب نامعقول اور بیسمجھی سے نے اضافت کی نہایت جاہی حیرت ہی صبیان کتب
ہی جانتی ہین یہ اضافت ادنی ملابست محاورات فصحا و بلغا مین شائع و ذائع ہی ہر مضاف
الیہ کو ضرور نہین ہی کہ مضاف الیہ حقیقی ہو جیسے جری النہر و لحم العید و سہم اللیل پس حقیقت
مین نہر کوئی چیز سیال ہی کہ سب جسکے طرف جریان کی اضافت کرین اور نہ عید کوئی جانور ہی
کہ اوسکا گوشت کہین نہ لیل کوئی لکڑی ہی کہ جسکا تیر ہو پس یہ اضافتین نہین ہین مگر ادنے
ملابست اسیطرح اضافت صاحب کی طرف سجن کی بملابست ظرفیت ہی نہ یہ کہ سجن مضاف
الیہ حقیقی ہی اور کیونکر حقیقۃ مصاحبت سجن کی ہوسکتی ہی حالانکہ سجن عبارت ہی جسد اور
سقف سی پس کون کہہ سکتا ہی کہ فلان شخص مصاحب جدار ہی اور مصاحب سقف ہی
آخری اگر معنی صاحب کی مالک کی لین تو سجن مضاف الیہ حقیقی ہو سکتا ہی لیکن اس مقام پر
صاحبی السجن مالک سجن نہتی بلکہ مقید فی السجن تہی بنا بر اسکی ضرور ہوگا کہ مضاف الیہ
حقیقی یہان محذوف کیا جاوی کہ وہ یای متکلم ہی اور معنی کلام کی یہہ ہو جاوین کہ ای دو دوستان
میری قیدخانہ مین اور اگر اس بات کو آپ سہی باور نہ سمجہین تو اپنی بڑی مفسر صاحب قاضی
بیضاوی کی سے کہنے کو تو البتہ مانی کا دیکھیئے وہ اپنی تفسیر مین فرماتی ہین کہ سے معنے یا صاحبی
السجن کی یہ ہین کہ یا صاحبی فی السجن فاضافہما الیہ علی الاتساع کقولہ یا سارق اللیلۃ اہل الدار
انتہے یعنی معنے یہ ہین کہ ای دو صاحب میری بیچ قیدخانہ کی پس اضافت طرف
سجن کی مجازا ہی جیسا کہ قول قائل مین ہی ای چرانی والی رات کی اہل دار کی تہین اتو
کیہ بای چون و چرا آنکو ظاہری ہوگی اب فرمایئے کہ صاحبہ اور یا صاحبی مین کیا فرق ہے

صاحب مضاف طرف نبی کی دونو جگہہ ہی کہ نہین اُنمین یہ فرق ہی کہ ایک جگہہ اضافت ایک
صاحب کی ہی اور دوسری جگہہ اضافت دو صاحب کی ہی بسبب اسکی کہ دوسری صاحب
یہان موجود ہی نہ تہی ورنہ نہین معلوم کہ کیا آفت برپا ہوتی اور جناب رسول خدا کو کتنے
تسلے دینی پڑتی اور بڑی مشکل تو یہ تہی کہ دوسری صاحب تو تسلی دینی و راضی ہونیکی
عادت ہی نہین رکہتے تہی چنانچہ روز حدیبیہ جب جناب رسول خدا نی تسلی دی اور
فرمایا کہ انی رسول اللہ ولن یضیعنی اللہ یعنی مین خدا کا رسول ہون اور خدا مجکو ہرگز
ضایع نکریگا مگر غیظ و غضب مین خلیفہ صاحب کی کمی نہوئی جیسا کہ صحیح مسلم مین موجود ہی
یہانتک کہ نبوت ہی مین اظہار شک کر بیٹہی پس ایسے صاحب سی تو فقط ان اللہ معنا
کہنی سی جان بچانی بہت مشکل بات تہی مگر الحمد للہ کہ بخیر گذشت کہ آپ ساتہہ ہی نہتی
قولہ اس آیت مین لفظ صاحب کا مضاف نبی کیطرف ہی اقول اگر غرض یہی کہ
لفظ نبی کیطرف مضاف ہی تو محض کذب و افترا علی اللہ ہی اسلئے کہ اضافت طرف
ضمیر مجرور متصل کی ہی کہ لکہنے مین وا ور پڑہنی مین ہا ہی کما صرح بہ علماء التجوید اور
اگر غرض یہی کہ باعتبار مرجع ضمیر کی اضافت طرف نبی کی ہی تو کوئی کہہ سکتا ہی کہ لانسلم
کیون نہین جائز ہی کہ مرجع ضمیر لفظ غار ہو کہ بہت قریب ہی اور اضافت صاحب الغار
کی مثل اضافت صاحبی السجن کی ہو پس اس صورت مین بہی فرق کرنا آپ کا
بین الاضافتین محض باطل ہوگیا اور اگر عذر تراشی ضمائر قابل پذیرائی ہوگا تو شیعونکا
بہی عذر تراشی ضمائر سکینتہ علیہ مین کہ جس سی عدم ایمان خلیفہ صاحب ثابت ہوتا ہی البتہ
قابل پذیرائی ہوگا یہ نہایت بی انصافی ہی کہ میٹا میٹا ہپ اور کڑوا کڑوا تہو یہ بعینہ مثل
اسکی ہی کہ آیہ انما ولیکم اللہ مین جس سی خلافت جناب امیر علیہ السلام ثابت ہوتی ہی

اطلاق جمع علی الواحد جائز نہین ہی اور آیۃ انوا افضل ہین الوابوبکر ہین افسوس ہی کہ دنیا
مین انصاف نہین ہی قولہ رہا ایمان لانا ابوبکر کا وہ بروایات معتبرۂ امامیۃ ثابت ہی
اقول ہمکو معلوم نہین کہ مخاطب کس ایمان کا ذکر کرتا ہی اگر غرض ایمان نفاقی ہی جیسی
ایمان منافقین تھا کہ مصداق قالوا امنا بافواہہم ولم تؤمن قلوبہم کا تھا یا
مصداق آمنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبہم فہم لا یفقہون کا تھا تو
بطیب خاطر مسلم ہی کہ بروایات معتبرۂ امامیہ سی البتہ ایمان لانا ابوبکر کا ایسا ایمان
ثابت ہی اور اگر غرض ایمان حقیقی ہی جسکا جزو اعظم تصدیق جنانی ہی پس ہم نہ تسلیم کہ
کسی روایت غیر معتبرۂ امامیہ سی بھی ثابت ہو فضلاً عن الروایات المعتبرہ بلکہ خلاف اسکا
ثابت ہی چنانچہ خود ہی حضرت مخاطب صفحۂ مابعد اور حاشیہ مین اوسکی قائل ہین کہ
روایت حضرت صاحب الامر کی کہ جسکا مضمون یہ ہی کہ ابوبکر نی طمع دنیا ایمان لائی سنتی
منجملہ اون روایتونکی ہی جنسے اکثر کتابین شیعونکی بھری ہوئی ہین یعنی دلالت کرتی
ہین اوپر کفر اور نفاق حضرت خلیفہ صاحب کی طرفہ یہ ہی کہ وہ اسکی خوش کرنی مومنین کی
آپ کی نیت اسکی نقل کا بھی ارادہ رکھتی ہین غافل اس سی کہ البتہ اون روایتون سی مومنین
خوش ہونگی مگر اہلسنت کی گھر تو صف ماتم بچھیگی اور ساری نکتہ انشاء اللہ حضرت
مخاطب کی اور اونکی بزرگوان کی ہیودگی اور رکاکت بیان بھی ہو جیسا کہ حاشیہ مین فرماتی
ہین معلوم ہوگی فانتظروا قولہ قاضی نوراللہ شوستری نی لکھا ہی اقول اس روایت مین
تو کہین چھوٹی ایمان کا بھی ذکر نہین ہی فضلاً عن الایمان الحقیقی والتصدیق الجنانی آری
ببرکت خواب خالد ابوبکر کی مسلمان ہونیکا ذکر البتہ ہی اور یہ عین تقاضای ولاکن قولوا اسلمنا
ولما یدخل الایمان فی قلوبکم کی کل منافقین مسلمان ہوئی تھی اس سے

ایمان حقیقی نہیں ثابت ہوتا ہی **قولہ** اس روایت کی دیکھنی والی انسان نہ رہ سکتے
ہین **اقول** کل دیکھنی والی اس روایت کی مثل مخاطب کی نافہم نہیں ہین کہ سمجھ نہین
ایمان ابوبکر کا ذکر تک نہین ہی اوس سی ایمان سمجھتے اور تصدیق جنابی ابوبکر نہین آ رہی
ذکر اسلام ابوبکر ہین کہ وہ عمر ہی ایمان حقیقی او کفر نفاق ہی **قولہ** کہ جو شخص اسلام کی سچائی پر الہام
غیبی یقین لایا ہو **اقول** اس روایت مین نہ ابوبکر کی الہام غیبی کا ذکر ہی نہ ابوبکر کی
یقین لانیکا ذکر ہی آ رہی ذکر خواب دیکھنے والی کا ہی جسکو الہام ہوا اور یقین آیا تو خواب
دیکھنے والی کو آیا نہ ابوبکر کو **قولہ** جسکو خدا نے رویاء صادقہ کی ذریعہ سی ایمان پر راغب
کیا **اقول** کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی کہ حضرت مخاطب کی تو تلون کی نشہ مین یہ کلام کرتی ہی
نہین خدا نی کسکو رویاء صادقہ دکھلایا اور کسکو راغب طرف ایمان کی کیا رویاء صادقہ
دیکھنی والا نہین ہی مگر خالد کہ جسکا اسلام مقدم اسلام ابوبکر پر ہوا بلکہ اوسکا خواب قبل سبب
اسلام ابوبکر ہوا ابوبکر کو خدا نی کب خواب دکھلایا اور کب الہام کیا اونکی خواب دیکھنی کا
ذکر کہین اس عبارت مین نہین ہی بعد غور و فکر کی معلوم ہوتا ہی کہ غالب یہ کہ مست مئی
بکری ہی او ضلالت بیہودہ مین یہ صورت تصور کہ ابوبکر کو بھی صورت دیگر اونکی تخیلہ مین بین
سماتی لہذا او کی ضمیر اس عبارت مین کہ بلکہ ابوبکر پر کت خوانی کرا دو دیہ بود مانند بشد دارد
طرف ابوبکر کی خلاف سیاق و سباق کلام پھیرتا ہی حالانکہ سابق کی ضمیرین طرف خالد کی
پھرتی ہین جیسے ضمیر مستتر از سابقین اولین بود او ضمیر بلند تا اسلام او مقدم بر اسلام ابوبکر بود
پھر اس کلام پر لفظ بلکہ ترقی ہی کہ اسلام خالد تو اسلام ابوبکر پر مقدم ہی تھا بلکہ خواب خالد موجب
اسلام ظاہری ابوبکر ہوا اور بعد اس کلام کی ذکر خواب خالد ہی پس اگر ضمیر او سکے
طرف ابوبکر کی پھیری جا سکیگی تو اس کلام کو قبل اسلام ابوبکر واقعہ سمجھا یقین ہے

کہ دستور العمل بیان خوانان کتب ہی اس عبارت سی بجز خواب خالد کی خواب ابوبکر نہین سمجھی
گئی مگر تب ہی خوش فہمی نہ طلب سی کہ صاف صاف فارسی عبارت کی سمجھنے مین
آنکھین خواب غفلت سی نہین کھولتی اور ایسے ٹہوکرین سونہ کی کھاتی ہین کہ جس سے
لڑکونکو ہنسی آتی ہی اور باینہمہ خوش فہمی دعوی قرآن اور حدیث کی عبارت سمجھنی کا
ہی جناب والا یہ کلام اللہ نہین ہی کہ جسکو عامۃ الناس نہین سمجھتی ہین جس ضمیر کو جدہر چاہی
چاہا خلاف سیاق وسباق پہیر دیا جیسے سکینتہ علیہ کی ضمیر بی خوف وخطر طرف ابوبکر کے
پہیر دی گو کہ کلام مختل اور حد فصاحت سی گر جاوی تو گر جاوی مگر ابوبکر کا کام تو بنجاوی اگر اس
بی انصافی مین سراپا اور غصہ حق ہی تو خواص کی نزدیک ہی عوام کی نزدیک تو نہین
ہی لیکن اس عبارت فارسی کی نہ سمجھنی تو کاتبون اور لالاؤن اور گلستان خوانون کے
نزدیک بہی موجب فضیحتی ہوگی اور سب کہینگی کہ مقتضای جنون و دیوانگی ہی کہ کوئی خواب
خالد کو خواب ابوبکر کہی حضرت صاحب کو غیرت تو چہو نہین گئی ہی مگر بخدا کہ ہمکو شرم آتی ہی
کہ ہمنے ایسی خوش فہمونکو مخاطب کیا ہی کیا کیجئے کہ انسان بضرورت ہر جا بی ضرورت
کیطرف متوجہ ہوتا ہی ولنعم ما قیل سہ پا منہ آنجا مگر بہر قضای حاجتی خانہ اہل دول جای
ضرور بیش نیست قولہ دیکہی نسبت کسکی زبان سی نکل سکتا ہے اقول خواب دیکہنی
والی کی نسبت تو بیشک نہین نکل سکتا ہی لیکن ابوبکر کی نسبت جو خواب دیکہنی والی شخص تہی
البتہ نکل سکتا ہی کہ ایمان سی بے بہرہ تہی قولہ برائی خدا کوئی صاحب غور کری اس
فقرہ کو اقول برائی خدا کوئی اس فقرہ کو کہ بلکہ ابوبکر بہ برکت آنحضرت فقرہ ماقبل کی کہ اسلام
او شدہ مسلم بر اسلام ابوبکر بودہ اور سابقہ فقرہ مابعد کی کہ با آنجملہ سبب اسلام خالد آنکہ بودہ گردید
خواب دیدہ بود ملا دی اور کہی کہ اس عبارت سی خواب خالد کا ثبوت ہوتا ہی یا خواب

ابوبکر کا اور ریعہ کی خوش سنے خاطب پر تحسین و آفرین کری یا تحسین و نفرین قولہ مجتہد صاحب کی اس فقرہ کو الی قولہ مطابق کریں اقول بیتے وہین ایشد ہمنی دونون فقرونکو مطابق کیا تو دونونکو نہایت مطابق پایا اور کسیطرحکا آپسین تخالف نہین ہی اسلئے کہ مجتہد صاحب مثل کل فرقۂ امامیہ کی نافی ایمان سیتے خلیفۂ اول ہین اور مولانا شوستری علیہ الرحمہ بھی مثل کل فرقۂ امامیہ کی مثبت اسلام ظاہری ابوبکر مثل اسلام ظاہری کل منافقین کی ہین اوران دونون باتونمین آپسمین کسیطرحکا تناقض اور تخالف نہین ہی بلکہ علماء اہل سنت بھی بہ نسبت کل منافقین کی اسی بات کی قایل ہین کہ ظاہر مین مسلمان اور حقیقت مین بے ایمان تھی پس اگر علمای شیعہ بھی ابوبکر کو اہل نفاق سی سمجھکر اسکی قائل ہوئی تو کیا قباحت لازم آئی قولہ کہ ان لوگون کو دشمنی اور عداوت نی کیسا اندہا اقول حقیقت مین کور ہو سلی وہ ہی کہ جسکو محبت ثلثہ نی ایسا اندہا کر دیا ہی کہ عبارت فارسی تک کا بھی مضمون نہین سمجھا نعم حب الشی یعمی و یصم وانہا لا تعمی الابصار ولاکن تعمی القلوب التی فی الصدور قولہ ایسے صدیق کی ایمان کا انکار کرتی ہین اقول ایسی صدیق کو کہ مصداق سے برعکس نہند نام زنگی کافور ہی تکذیب سمجھکر اسکی ایمان کا انکار کرتی ہین قولہ جسکو خدانی بذریعۂ رویا صادقہ اقول تذکرہ رویا صادقہ و ہلی ابوبکر کی خود کاذب و مفتری سے ہو اما شوستری نی رویا صادقہ و اصلی خالدکی ثابت کیا ہی نہ ولسے ابوبکر کی اندہی ایمان ابوبکر کو ٹٹولتے پھرتی ہین مگر کہین خواب و خیال مین بھی نہین دکھائی دیتا تب جھوٹی خواب بناتی ہین سے این خیال ست و محال ست و جنون قولہ اگر کوئی کہے کہ قاضی نور اللہ شوستری نی اسلام کا اقرار کیا ہی اقول امر واقعی کو عرض کرنا کیا حقیقت مین قاضی علیہ الرحمہ مثل کل شیعہ کی اسلام ظاہری کا اقرار کرتی ہین اور ایمان حقیقی کا

شل کل شیعہ انکار کرتی ہین تو وہی حال مجتہد صاحب کا بھی ہی قولہ غیر صاحب کی
نبوت کو دل سے سچ جانا اور حضرت کی دعوت کو دل سی قبول کیا اقول اگر اسی امر کا
آپ ثبوت کر دیتی تو ہماری اور آپکی جھگڑا ہی طے ہو گیا ہوتا آج بارہ سو برس کا زمانہ گذرا
اور لاکھون شیعی اسی ہوس خام مین مر گئے مگر الحمد للہ کہ ایک فقرہ بھی اس دعوی سی ثابت
نہو سکا بھلا آپ بیچاری ایک جھوٹا خواب ابوبکر کی واسطے بناکی اور بدر صح خواب خالد
کو خواب ابوبکر ٹھرا کی کیا ثابت کیجی گا قولہ سو بفضلہ تعالی قاضی نور اللہ کی اقرار سی ثابت
ہو گیا اقول محض غلط اور نہایت دروغ بیفروغ ہی کس عبارت سی کس فقرہ سی کس
لفظ سی قاضی علیہ الرحمہ کی ثابت ہو گیا کہ ابوبکر نی نبوت کو دل سی سچ جانا اور دعوت
کو دل سی مانا عبارت مذکورہ مین تو فقط مسلمان ہونیکا ابوبکر کی ذکر ہی دل سی سچ جانا اور
دل سی قبول کرنا کس لفظ کا مفہوم ہی مسلمان ہونا مستلزم سچ جاننی کا نہین ہی ورنہ کل منافقین
مصدق نبوت دل سی ہو جائین قولہ تصدیق قلبی کا مرتبہ نہ تھا اقول حاشا و کلا
کہ تصدیق قلبی ابوبکر مین کسی جھو بھی گئی ہو آجتک نہ کوئی شیعہ اسکا معتقد ہی نہ قیامت
تک ہوگا قولہ اونکی تکذیب کی لیی اونہین کی شہید ثالث کا اقرار کافی ہے اقول
مخاطب کی تکذیب کی لئی بسبب عبارت شہید ثالث کی کافی اور وافی ہی کہ ہین تصدیق
قلبی ابوبکر کا اوسمین ذکر ہی نہین ہے بلکہ فقط مسلمان ہونیکا ذکر ہی اور خواب خالد کا ذکر
ہی نہ خواب ابوبکر کا نبطی بکر جو بظاہر مسلمان ہوئی تو بسبب خواب خالد کی ہوسکے کہ وہ
خواب مذکر بشارت کا بن ہوا کما ستعلم قولہ سے مانا کہ ایمان اور اسلام مین فرق ہے
اقول یہ بات ایسی ہی کہ اگر کوئی شخص نماز نہ پڑھے گا تو جن مقامات پر نص قرآنی بل تو لوا آمنا
جہاں ماری ہی مانا پڑیگا آیری بعض مقامات پر جیسا کہ سابق مین اشارہ ہوا اسلام و ایمان

وہ لوگ تو اوسوقت بھی ہین اور جب عبارت شہید ثالث نفس اسلام ہی پر دلالت کرتی ہی تو ابتدا
مین کیون کہا تھا کہ ہم اونکی ایمان کا اثبات کرتے ہین **قولہ** لیکن ہم ابوبکر صدیق کا ایمان
بھی امیر المومنین علی مرتضے کی اقرار سی ثابت کرتی ہین **اقول** کہ شہید ثالث کی اقرار سی
ثابت کیا اب کیا جناب امیر کی اقرار سی ثابت کیجیگا تمکو تو لیاقت فہم سخن کی بھی نہین ہی
تم کلام جناب امیر علیہ السلام کیا خاک سمجھوگی **قولہ** تار و پود کو درہم و برہم کیئی دیتی ہین **اقول**
تار و پود ایمان ابوبکر ایسا درہم و برہم نہین ہی کہ تمہاری ہلانی سی ہل جاوی علمای اہلسنت
نی بارہ بارہ سو پانچی کی ڈراہیونکی بنیادین جب بھی بارہ سو برس ہوئی کہ اتبک
سلجہا اٹہانیکی کارگیرتک بھی بہت متوجہ رہی اور بہت طلائی نقرئی تقریرین کہین مگر
کوئی سجاوٹ بکار آمد صورت زیبای حضرت ابوبکر نہوئی **قولہ** اور اپنی بزرگون کے
بیخبری پر افسوس کرین **اقول** ہمکو تمہاری بزرگونکی بیخبری پر البتہ افسوس ہی کہ اپنی
صحاح مین احادیث نفاق ابوبکر مثل حدیث غصب فدک و حدیث جیش اسامہ اور حدیث
قرطاس اور حدیث سقیفہ و امثالہا لکہکر کیون بیچاری ابوبکر کی تار و پود ایمان کو درہم و برہم کرگئی
کہ اب تک اونکی سلجہانیمین سنیونکی جان پر بنی ہی مگر کچہ نہین بن پڑتی **قولہ** علامہ حلی
نی شرح تجرید مین لکہا ہی **اقول** علامہ حلی علیہ الرحمہ نی بغرض ابطال دعوی سابق الاسلامی
ابوبکر جسکی اہلسنت فخریہ مدعی ہین اس حدیث کو کتب اہلسنت سی احتجاجاً علیہم لکہا ہی اور ظاہر
ہی کہ جو کلام الزاماً للخصم لکہا جائیگا وہ ضرور ہی کہ کتب خصم سی لکہا جائی چنانچہ ابن حجر نی
بھی اسکو نقل کیا ہے پس جو کلام کہ متقبول اہلسنت ہو شیعہ اہلسنت کو اوس سی الزام دیسکتی
ہین اور اہلسنت کو نہین ہوسکتا کہ شیعون کو اوس سی الزام دین **قولہ** علامہ حلی نی
علی مرتضے کی زبان سی **اقول** اگر زبان حضرت علی مرتضے صلوات اللہ وسلامہ علیہ

کی بات سمجھنے کی مخاطب کو لیاقت ہوتی تو اس کلام کو ہرگز زبان پر نہ لاتا کہ جس سے دعوے
صدیقیت و فاروقیت شیخ عتیق اور اونکی رفیق شفیق کا کاذب اور سرمایۂ فخر و مباہات از
سرتاسر باطل ہوجاتا ہی اور باوجود کذب صدیقیت اور فاروقیت کی ہوس اثبات
ایمان کمال بوالہوسی ہی اسلیے کہ بنا بر اسکی ایمان خود بخرق اجماع مرکب باطل ہوجائیگا
بدینوجہ کہ اجماع کل امت اسی پر ہی کہ یا خلیفہ جی موصوف بصدیقیت اور ایمان ستھے یا
موصوف بکذبیت اور بی ایمانی تہی پس قول بعدم صدیقیت باوجود ایمان ایک قول ثالث
ہی کہ جس سی خرق اجماع مرکب ہوا جاتا ہی عند اہم باطل بالاتفاق لیکن ہم قطع نظر اسی
کی کہہ سکتے ہین کہ اس عبارت سی فی نفسہ بہی اثبات ایمان ابوبکر نہین ہوسکتا ہی بچند وجہ
اولاً یہ کہ غرض اون حضرت کی اس کلام بلاغت نظام سی کہ مجمع عام مین علی المنبر فرمایا
ابطال دعوای ہواخواہان ابوبکر و عمر ہی جو بزعم باطل اسنے بعلت سابق الاسلامی و
سابق الایمانی ابوبکر کو لقب صدیق اکبر دیتے تہی اور اونکی لئی فضیلت سابق الاسلامی
ٹہراتی تہی پس وہ حضرت ردًا و ابطالاً لزعمہم الفاسد فرماتی ہین کہ اگر بزعم باطل تمہاری
سبقت اسلام اور ایمان موجب صدیقیت ہی تو مین صدیق اکبر ہون اسلئی کہ اسلام اور
ایمان میں مقدم ہی نہ اسلام اور ایمان ابوبکر کا جو تمہاری عقیدہ مین اسلام اور ایمان حقیقی
ہی گو حقیقت مین فقط ظاہری ہی پس انحضرت نی اطلاق ایمان ابوبکر پر نہین کیا مگر بنا بر
عقیدۂ ہواخواہان ابوبکر کی جیسے خدا نی ذا التکم ضمیر مین اطلاق الٰہ معبودان باطل پر نہین کیا
مگر بنا بر عقیدۂ باطل اہل باطل کی اور اسیطرح سی حضرت ابراہیم نی شمس و قمر کو رب نہین کیا
مگر بنا بر عقیدۂ اہل باطل کی کما صرح بہ علماء التفسیر پس بنا بر اس اطلاق کی اگر کوئی مومن کسی کافر
سی کہی کہ الوہیت خداوند کریم کی قدیم ہی اور الوہیت تمہاری آلہ کی حادث ہی یا یہ

سے کہے اوس سے جو مسیلمہ کذاب کی نبوت کا قایل ہے کہ نبوت خاتم الانبیا پیشتر از نبوت مسیلمہ
ہے تو آیا کوئی اوس مومن کو مصدق الوہیت الٰہیہ باطل یا مصدق نبوت مسیلمۂ کذاب کہہ سکتا
ہے ایسے ہی اس کلام جناب امیر سے تصدیق اسلام اور ایمان حقیقی ابوبکر نہیں ہو سکتی ثانیاً
بقرینہ اینکہ روئے خطاب طرف ہواخواہان ابی بکر کی ہے اور وہ اسلام اور ایمان کو مترادف
جانتے ہیں اور واقع میں بھی کبھی مترادف ہوتے ہیں جیسا کہ ہمنے سابق میں بیان کیا پس
اگر جناب امیر علیہ السلام نے بھی اس مقام پر دونوں کو مترادف لیا ہو تو ابوبکر کی لیے زائد از اسلام
کوئی امر ثابت نہوگا اور یہ کہ اسلام اعم ہے ایمان حقیقے سے جیسا کہ آیۂ قل لم تؤمنوا ولکن
قولوا اسلمنا میں ہے فلا دلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلث اور اگر قرینۂ خطاب
سے بھی قطع نظر کیجاوے تو لا اقل یہ محتمل ہے واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال پس جب تک
مخاطب کوئی دلیل عدم ترادف میں اس مقام پر قائم کرے ایمان حقیقے ابوبکر کا کلام جناب امیر
علیہ السلام سے ثابت نہیں کر سکتا ثالثاً جب معلوم ہے کہ اطلاق لفظ ایمان کا ایمان حقیقی اور
ایمان ظاہری دونوں پر آیا ہے جیسا کہ جناب باری فرماتا ہے یا ایہا الرسول لا یحزنک الذین
یسارعون فی الکفر من الذین قالوا آمنا بافواههم ولم تؤمن
قلوبهم اور پھر فرماتا ہے ومن الناس من یقول آمنا باللہ و
بالیوم الآخر وما هم بمؤمنین اور بیچ حق منافقین میں سورۂ منافقین میں فرماتا ہے ذالک بانهم
آمنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبهم فهم لا یفقهون اور پھر فرماتا ہے
ان الذین آمنوا ثم کفروا ثم آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفراً
الغرض جب اطلاق ایمان کا ایمان ظاہری پر بھی ہوا پس کہاں سے ثابت ہوا کہ قول
جناب امیر علیہ السلام میں جو ایمان کہ لفظ امنت سے مراد ہے وہی ایمان لفظ امن ابوبکر

سی ہوں مراد ہو بلکہ ہم کہتے ہین کہ ایک جگہہ ایمان حقیقی یعنے ظاہری و باطنی دونو مراد ہی
اور دوسری جگہہ فقط ایمان ظاہری مراد ہی پس حضرت مخاطب نی دونو ایمانو نکو ایک طرح کا ہونا
کہان سے ثابت کیا اور کیونکر سمجہی کہ ایمان ابوبکر اور ایمان جناب امیر ایک تہا حالانکہ ان دونون مین کما بین السماء
والارض فرق آسمان و زمین ہی درمیان ایمان حقیقی و ایمان ظاہری کی اگر کوئی حرف
تشبیہ ہی اس جگہہ ہوتا تو مخاطب کو بظاہر اسکا گمان ہو سکتا تہا مثلاً یون ہوتا کہ آمنت
کما امن ابوبکر لیکن بحمد اللہ وہ بہی تو نہین ہی اور اگر ایسا ہوتا تب بہی اتحاد دونو ایمانونکا بکل الوجوہ
نہین ہو سکتا تہا اسلئے کہ تشبیہ کی لئی اتحاد فی بعض الوجوہ کافی ہی ورنہ زید کالاسد
مین زید کی لئی دم ہونا بہی ضرور ہوتا پس اس مقام مین وجہ تشبیہ مین فقط اقرار لسانی کافی
تہا یہ کچہ ضرور نہین ہی کہ دونون مین تصدیق جنانی بہی ہو اور شیعونکو جو کچہ بحث ہی تو اسی
تصدیق جنانی مین ہی نہ اقرار لسانی مین جیسا کہ کل منافقین مین پایا گیا تہا کہ مصداق یقولون
بافواہہم مالیس فی قلوبہم کی تہی اور جب خود جناب امیر علیہ السلام خطبہ شقشقیہ مین کہ باعتراف
مجد الدین فیروزابادی اور ابن اثیر جزری صاحب قاموس و صاحب نہایہ کلام جناب امیر
ہی نفاق حضرات ثلثہ ثابت کرین اور حق حضرت ابی بکر مین لقد تقمصہا ابن ابی قحافہ وہو یعلم ان
محلی منہا محل القطب من الرحی سے یعنے بتحقیق کہ بتکلف و تصنع پہن لیا قمیص خلافت کو
ابوبکر نی بکر و خدع و فریب خلیفہ جی بن بیٹہے حالانکہ خوب جانتا تہا کہ حقیقت مین آسیای
خلافت سوای میری گرد کسیکے نہین پہر سکتے ہی تو اس صورت مین آنحضرت کی کلام سی
ایمان حقیقی ابوبکر ثابت کرنا نہایت خوش فہمی مخاطب ہی واضح ہو کہ یہ سب گفتگو ہماری
تنزلاً ہی ورنہ یہ حدیث کتب اہلسنت کی ہی کہ ہمارے علمای الزاماً للخصم لکہا ہی کما اشرنا الیہ
پس از راہ ابطال صدیقیت مقبول ہی فان اقرار العقلاء علی انفسہم مقبولۃ دون لانفسہم اور

از راہ ثبوت ایمان مقبول نہین ہی جیسا کہ مخاطب اس حدیث کو از رہ اثبات ایمان بزعم
ناسد اپنی قبول کرتا ہی اور از راہ ابطال صدیقیت نہین قبول کرتا حالانکہ چونکہ حدیث اوسکے
مذہب کی ہی اوسکو ہر طرح سے قبول کرنا لازم ہی **قولہ** ایمان بہی اونکا ثابت کر دیا **اقول**
ایمان ظاہری جو اسجگہ مرادف اسلام ہی کوئی اوسکا منکر تہا کلام ایمان حقیقی مین ہی جو تصدیق
جنانی پر موقوف ہی اور ہرگز کلام جناب امیر مین تصدیق جنانی کا ذکر نہین ہی **قولہ** اگر نور اللہ
شوستری کی قول سی **اقول** نہ علامہ شوستری کی قول سی ایمان حقیقی ثابت ہوا نہ
قول جناب امیر علیہ السلام سی بلکہ دونوںکی قول سی سابق الاسلامی باطل ہو گئی اور یہی امر
اہلسنت کا مایہ الافتخار تہا اور اسی پر لقب صدیقیت دینی کا مدار تہا الحمد للہ کہ صدیقیت بروایات
مقبولۂ مخاطب مبتدل بکذبیت ہو گئی آری ساتہہ کذبیت کی ایمان ظاہری کا بہی ثبوت ہوا
اور ہم اوسکی منکر نہین ہین بلکہ منکر ایمان حقیقی خلیفہ صاحب کی ہین اور رد وہ اس مقام زیر حرق
اجماع مرکب باطل ہو گیا کما اشرنا الیہ اور جب ایمان ظاہری ثابت اور ایمان حقیقی
باطل ہو گیا یہی اسی کا نام نفاق ہی کیا قدرت خدا کی ہی کہ جس جس کلام سی مخاطب ایمان
ثابت کرتا ہی اوسی سی نفاق ثابت ہوتا جاتا ہی وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء **قولہ**
اونکا یہ قول کہ خلیفۂ اول از ایمان بہرہ نداشت **اقول** جس ایمان سی خلیفہ صاحب بہرہ
تہی وہ ایمان حقیقی ہی اور وہ ثابت نہوا بلکہ بجای اوسکی نفاق ثابت ہوا **قولہ** الحمد للہ
علی ذلک **اقول** الحمد للہ علی ثبوت النفاق **قولہ** ایمان کا ابوبکر کی ایسی قوت اور عزت اور شہرت تہی
اقول ہوا خواہان ابوبکر کی نزدیک وقعت و عزت و شہرت مسلم کہ اونہون نے بغرض تسلط خلیفہ بنانے کے ایسا ہی
کیا تہا لیکن شیعونکی نزدیک جیسی وقعت اور عزت ہی اسکو خوب معلوم ہی اور جس ایمان کی اونکی
شہرت ہی وہ بہی اسکو خوب معلوم ہی کہ اونکی حق مین بتر ین نفاق کی سبب ہی ایمان حقیقی

لب پہنین آتا ہی بلکہ کبھین وہم وخیال مین بھی نہین گذرتا **قولہ** اسلام مین کامل نہوتی یا
معاذاللہ منافق ہوتی یا طمع دنیا سی ایمان لائی ہوتی **اقول** تردید کی کچہ احتیاج نہین ہے
قضیۂ مانعۃ الجمع اور مانعۃ الخلو نہین بلکہ شیعونکا اعتقاد یہی کہ خلیفہ صاحب ساتہہ کل ان
صفات کی موصوف تہی **قولہ** افتخار کیون کرتی **اقول** سبحان اللہ کیا خوش سے فہمے
حضرت مخاطب ہی کہ جناب امیرؑ تو دعوی ابوبکر اونکا برسر منبر علی رؤس الاشہاد باطل کرین
اور حضرت ابوبکر کی اسی بجای صدیقیت وصف کذبیت ثابت کرین اور مخاطب باغیرت وحیا
اوسپر افتخار کرین اور کہین کہ جناب امیرؑ افتخار کرتی ہین جناب والا افتخار نفرماسئے بلکہ مناسب
ہی کہ بجای افتخار انفجار افتجار فرمائی یعنی غاصبین خلافت غاصب القاب بہی تہی
قولہ سوم اس روایت سی یہہ بہی ثابت ہوتا **اقول** اس سوم کو اور اس سی پیشتر
بہی دوم کو صل اعتراض سی کچہ واسطہ نہین ہی وہ اعتراض کہ خود مخاطب نی شیعون کی
جانب سی اپنی اوپر کیا تہا بقولہ اگر کوئی کہے کہ قاضی نوراللہ شوستری نی اسلام کا
اقرار کیا ہی اور مجتہد صاحب نی ایمان سی انکار فرمایا ہی اسکا جواب ہم چند طرحسی دیتی
ہین انتہے پس کوئی منصف مخاطب کی دوم وعلی الخصوص سوم کو اس اعتراض سی ملاکر
اور دیکہی کہ اوسکو جواب اعتراض سی کیا علاقہ ہی دوم مین اگر ایمان بزعم مخاطب ثابت
بہی ہوا تو قول جناب امیر سی نہ قول مولانای شوستری سے حالانکہ اوپر دعوی کیا تہا
کہ ایمان لانا ابوبکر کا سولانا شوستری کی روایت سی ثابت کرتی ہین اور سوم مین یہہ
بیان کیا کہ مسلمان ہونا ابوبکر کا بطمع دنیا تہا قاضی نوراللہ شوستری کی بیان سے
باطل ہوگیا اسکو قاضی کی اقرار اسلام اور مجتہد صاحب کی انکار ایمان ابوبکر سی کیا علاقہ
ہی اور دفعہ اعتراض اس سی کیونکر دفع ہوا غرض ہماری اس تطویل سی فقط اثبات تخبط

حضرت مخاطب ہی کہ مثل ناقہ عشوا کی ہر طرف ہاتھ پاؤن ٹیکتا ہی اور کچہ بنائی بن نہین پڑتا
ہی قولہ ابوبکر صدیق کی اسلام اور ایمان کی نسبت جو علماء امامیہ کا قول ہی کہ وہ صرف ظاہر
مین اسلام لائی تہی اقول سچ ہی یہی قول کل علماء امامیہ کا ہی کہ اونہین سے مولانا
ششوستری بہی ہین اور اس روایت مین اونکی کچہ اسلام اور ایمان ظاہری او رحقیقی سے
بحث نہین ہی او بجز اسکی کہ برکت خواب خالد ابوبکر مسلمان ہوسے کوئی لفظ اسپر نہین
دلالت کرتی کہ اقرار نبوت بصدق دل کیا اور للہ و فی اللہ کیا اور بطمع دنیا نہین کیا تو ہم
حیران ہین کہ اس روایت مولانای ششوستری کو قول علماء امامیہ سی مخالفت کیا ہی
مخاطب کو لازم تہا کہ وجہ مخالفت توضیح و تصریح بیان فرماتا ادعای بے سروپا نہ تہا قولہ
اور کاہنوںکی سکہنے سی بطمع خلافت مسلمان ہوگئی تہی اقول یہ بات بہی سچ ہی علماء امامیہ
کا اتفاق اسے پر ہی اور احادیث معصومیہ بہی اسی پر بالتصریح دلالت کرتی ہین اور اس
مضمونکو کسیطرحسی مخالفت روایت مولانا ششوستری سی بہی نہین ہی اسلئے کہ مضمون روایت
اسیقدر ہی کہ خواب خالد سبب ایمان ابوبکر ہوا اس مراد سبب سی ضرور ہی کہ سبب قریب
لیا جاوی اسطرح پر کہ خواب خالد یاد دہ قول کاہنین ہوا اور طمع خلافت سراپا جلافت غالب
آئی اور یہی سبب ہوا مسلمان ہونیکا نہ یہ کہ ابتغاء لمرضات اللہ مسلمان ہوئی قولہ وہ بالکل
غلط ہی اقول وہ ہرگز غلط نہین ہی بلکہ آپکا غلط کہنا بالکل غلط ہی اور آپ خود غلط اندر
غلط اندر غلط ہین اور اگر آپ خود غلط نہوتی تو اپنی دعوی پر کوئی دلیل بیان کرتی قولہ لیکن
قاضی صاحب کی شہادت سی جسمین اونہون نی ابوبکر کو سابقین اولین مین بیان کیا
اقول حاشا و کلا کہ قاضی صاحب نی ابوبکر کو سابقین اولین سی کہا ہو بلکہ خالد بن سعید کو
سابقین اولین سی کہا اور مثل جناب امیر علیہ السلام کی سابق الاسلامی ابوبکر کو باطل کیا اور

جو اسلام ابوبکر کی سے لئے ثابت کیا وہ موخر از اسلام جناب الہٰ ثابت
کیا نہین معلوم کہ حضرت مخاطب کس عبارت سی کس لفظ سی ابوبکر کا سابقین اولین سی
ہونا ثابت کرتی ہین مصداق سابقین اولین ہونیکی لئی بہت شرطین ہین کہ مقدم اون شروط
کا ایمان اور تصدیق بالجنان ہی وہ ابوبکر کی لئی ثابت ہی نہین ہی پھر ابوبکر سابقین اولین سی
کیونکر ہو گئی بعد چند مومنین موقنین کی فقط بظاہر مسلمان ہو جانے سی کوئی شخص سابقین اولین سی
نہین ہو جاتا جب تک سبقت ایمانی اور تصدیق جنانی نہ ثابت ہو اور بحمد اللہ روایت
قاضی نور اللہ رحمہ اللہ کی کسی لفظ کو اسپر دلالت نہین ہی پس ادعای مخاطب از سر
باطل اور علیہ صحت سی عاطل ہی **قولہ** اونکی اگلی پچھلی جوسٹے ہوگئی **اقول** اس درشت
زبانی سی کیا فائدہ جناب والا ہمارا جی نہین مانتا کہ ہم بھی مثل آپکی ایک دعوی بلا دلیل کرین
اور آپکی علماء کی شتر گشت تک جھوٹا اور مفتری اور کذاب اور خائن اور فاجر اور آثم کہہ کر
در گذر کرین ہم ادری اسکا اثبات کسی اور بی اسکو قبول کرائی آپکی جان چھوڑدین کھولئی صحیح مسلم
کی کتاب الجہاد کی باب حکم الفئ کو اوسمین ملاحظہ فرمائی وہ حدیث کہ جسمین حضرت خلیفہ
ثانی بخطاب وعتاب جناب امیر علیہ السلام اور عباس سی فرماتی ہین فلما توفی رسول اللہ
قال ابوبکر انا ولی رسول اللہ فجئتما تطلب میراثک من ابن اخیک ویطلب ہذا میراث
امرأتہ من ابیہا فقال ابوبکر قال رسول اللہ لا نورث ما ترکنا صدقۃ فرأیتماہ کاذبا آثما غادرا
خائنا الی ان قال ثم توفی ابوبکر فکنت ولی رسول اللہ وولی ابی بکر فرأیتمانی کاذبا آثما
غادرا خائنا الحدیث یعنی ہرگاہ رسول اللہ نی وفات فرمائی ابوبکر نی کہا کہ مین ہون رسول اللہ کا
پس تم دونو آئی عباس و علی اونکی پاس آئی پس ای عباس تو طالب میراث ابن اخ کا
ہوا اور یہ یعنی علی اپنی عورت کی باپ کی میراث کا طالب ہوا پس کہا ابوبکر نی کہ

نی کہا ہی کہ ہم اسکو ورثہ نہین دیتی جو ہم نے چھوڑا وہ صدقہ ہی پس یقین کیا تم دونون نے
ابوبکر کو جھوٹا گناہگار فریبی دغاباز خائن پس جب ابوبکر مرا اور مین خلیفہ وارث رسول اللہ اور
وارث ابوبکر ہوا پس جانا تمنے مجکو بھی جھوٹا گناہگار دغاباز چوٹا مال مردم خوار انتہی اور اسی حدیث
کو صحیح بخاری والی نی بعینہ روایت کیا ہی گرچہ یہ الفاظ کہ سمجھا ہی کاذباً آثماً غادراً خائناً کی
کذا و کذا لکھہ دیا ہی اور جھوٹی دغاباز ہونیکی تصریح کردی پس اگر خلیفہ صاحب سچی ہین تو حضرت
جناب امیر علیہ السلام کہ جنکی شان مین یہ ورد الحق مع علیؑ حیث دار متفق علیہ جھوٹی دغاباز ہین
اور اگر جھوٹے ہین تو بھی اپنا مطلب یہی ہی اب آپکو اپنی عمر عزیز ہی کی قسم ہی کہ بانصاف
فرمائیے کہ پیروان صادقین علیہم السلام کی اگلی پچھلے جھوٹی ہین یا پیروان کاذب و غادر و خائن
کی اگلی پچھلی جھوٹی ہین **قولہ** علما و مجتہدین کی قولونکو باطل کیا بلکہ اپنی صاحب الامر کی قول
کو بھی رد کیا **اقول** اللہم احفظنا من شر کل غبی و غوی خدایا اس الٹی سمجھہ کا کیا علاج ہی
چاہتا ہی مخاطب خوش فہم ہمارا کہ قول مجمع علیہ کل علما و مجتہدین کو جو موید بنص معصومی ہے
ایک روایت احادسی جو کہ منسوب کسی معصوم کی طرف بھی نہین ہی باطل کری حالانکہ ائمہ
بمفاد خذ بالمجمع علیہ و دع الشاذ النادر قول مجمع علیہ سی اخبار احاد ما قول یا مطروح کرتی ہین اگر
مخالف مجمع علیہ ہو جیسا جابجا انکہ ہرگز روایت مخالف مجمع علیہ فرقہ حقہ نہوا ہلکی کہ غایۃ ما فی
الباب روایت قاضی علیہ الرحمہ سی ثبوت اسلام ابوبکر ہوتا ہی نہ ایمان اور نہ تصدیق بالجنان
اور اسلام اور ایمان ظاہری بھی مجمع علیہ فرقہ حقہ ہی جیسے عدم ایمان حقیقی و عدم تصدیق
جنانی متفق علیہ فرقہ حقہ ہی پس ان دونونمین کون تناقض اور تضاد ہی کہ ایک دوسری
کا مبطل ہو وقد مر تفصیلاً **قولہ** امام مہدی صاحب کا بھی یہی قول ہی **اقول** آپ بہت صحیح درست
فرماتی ہین اسبارہ مین ہم آپکی شہادت قبول کرستے ہین نعان الکذوب قد یصدق سچ ہے

۳ اور تحقیق [illegible] کسی چیز پر دو طرفی [illegible] واسطے [illegible] پر دو طرفی [illegible] کردیا۔

کہ آنحضرتؐ نے یون ہی فرمایا ہی اور جو کچہ اونہون نے فرمایا ہم اوسکا ایمان لاے اور کفر کیا بالجبت
والطاغوت پس اگر روایت سابقہ اسکی مخالف ہوتی تو ظاہر اوسکا مطرح کرنے مگر
بحمد اللہ کہ کسی طرح سے مخالف اسکی نہین ہی **قولہ** الغرض ان روایتون سے اسلام اور ایمان
ابوبکر صدیق بخوبی ثابت ہوا الی قولہ منکر نص قرانی ہی **اقول** الغرض انہین روایتون سے
کفر و نفاق ابوبکر کا اور کذب اون جہوٹی صدیق کی بخوبی ثابت ہوئی اور فقال لصاحبہ
کی لفظ سے یہہ بہی نص قرآنی ثابت ہوا کہ مومن کی صاحب کافر بہی ہوتی ہین اور صحاب کفر
کی رذائل اور درکات جو ہین اونکو علمائی اہلسنت بہی تسلیم کرتے ہین اور ابوبکر بسبب کفر
نفاق کی اونکی مصداق بہی ٹہری پس باوجود اسکی جو اونکی صحابت کفری و نفاقی سے انکار کری
اور اونکی رذائل کو نفی کری وہ منکر چند نصوص قرآنی ہے **قال المخاطب لتقام ہداہ اللہ**
سبل السلام آٹہوان اعتراض آٹہوین فضیلت پر مبنی اوپر بیان کیا ہے کہ
لاتحزن ان اللہ معنا سے ثابت ہوتا ہے کہ جب ابوبکر صدیق نے کفار کو در غار پر آپہنچا ہوا دیکہا تو بخیال
اسکی کہ حضرتؐ کو صدمہ نہ پہنچی اندوہگین ہوئی تب حضرت نے فرمایا کہ لاتحزن ان اللہ معنا
کہ کچہ غم نکر خدا ہماری ساتہہ ہی اور معنا مین ضمیر جمع متکلم کی ہی اسلئے فرمایا کہ اوس معیت مین
خدا کی ابوبکر سے شریک ہو وین پس پیغمبر صاحبؐ نے ابوبکر کو بہی اوس معیت مین اپنی
شامل کرلیا اسپر چند طرح سے امامیہ اعتراض کرتی ہین اول اسطرح پر کہتے ہین کہ حزن ابوبکر
کا طاعت تہا یا معصیت اگر طاعت تہا تو پیغمبر خدا کا طاعت سے منع کرنا ثابت ہوتا ہی
اور اگر معصیت تہا تو عصیان ابوبکر ثابت ہوا دوسری ابوبکر کو خدا اور اوسکی رسول کی قول
پر یقین نتہا اور باوجودیکہ اپنی آنکہہ سے غار مین بہت سی نشانیان حفاظت کی دیکہین مثل
کبوتروں اور عنکبوت وغیرہ کی مگر تب بہی اونکو یقین حفاظت پر نہوا اور خوف کی ماری

زور زور سی رونا شروع کیا اور ہرچند پیغمبر خدا نے جھبکارا اور زجر و توبیخ باز رکھنا چاہا مگر وہ نہ
اور چلانی سی باز نہ آیا تیسری یا ابوبکر کا رونی اور چلانی سی یہ مقصد تھا کہ کفار آواز سن لین اور
پیغمبر خدا صاحب کو گرفتار کر لین اور اسیواسطی حضرت اونکو سمجھاتی اور رونی سی باز رکھتی تھے
لیکن وہ باز نہ رہتے تھی اور اپنی بدنیتی اور فساد باطنی کو رونیکی پیرایہ مین ظاہر کرنا چاہتی تھی
بلکہ بعض دانشمندون نی اسقدر اور بھی بڑھا دیا ہی کہ جب ابوبکر کا رونی سی کام نہ نکلا
اور کافرون نی آواز نہ سنی تب اونھون نی اپنا پاؤن غار سی باہر کر دیا کہ کفار دیکھ لین اور
غار کی اندر گھس آوین کہ اوسیوقت خدا کی حکم سی سانپ نی اونکی پاؤن مین کاٹا اور بجبر سے
اونھون نی اپنا پاؤن اندر کھینچ لیا چوتھی جب ابوبکر کا مطلب پاؤنکی باہر کرنی سی بھی حاصل
نہوا یعنی کافرون نی آکر حضرت کو غار مین نہ پکڑا تب اورطرح سی پیغمبر خدا کو تکلیف دینا
شروع کیا یعنی حضرت علیؑ کی یاد کرنیلگی اور اونکی تنہائی پر اپنا رنج ظاہر کرنیلگی تب پیغمبر خدا
نی فرمایا کہ لاتحزن کہ ای ابوبکر اپنا رنج علیؑ کی تنہائی پر ظاہر نکر ان اللہ معنا خدا ہماری اور علیؑ
کی ساتھہ ہی پانچوین ان اللہ معنا سی دو معنی مراد لیتی ہین ایک یہ کہ خدا ہماری اور علیؑ کی ساتھ
ہی دوسری یہ کہ ابوبکر سی پیغمبر خدا نی کہا کہ خدا ہماری ساتھہ ہی یعنی ہماری نیکی پر اور
تمہاری بدی پر مطلع ہی ہمکو نیکی کا صلہ اور تمکو بدی کا بدلا دیگا ان تقریرونکو سنکر ہر شخص کو
حیرت ہوگی اور زانوی تحیر سی سر نہ اوٹھا سکیگا اور تعجب کریگا کہ یہ اعتراض ہی یا جنونکی
بڑ ہی جواب ہی یا دیوانونکی جھک ہی بلکہ جو لوگ عقل و دانش رکھتی ہین اونکو یقین نہ
اسکا ہوگا کہ یہ تقریرین کسی عالم یا مجتہد کی زبان سی نکلی ہونگی مگر جس کسیکو شک ہو وہ
احقاق الحق اور مجالس المومنین وغیرہ کو کھولکر دیکھی کہ انہین تقریرونکو شہید ثالث نی کس
آب و تاب سی لکھا ہی اور آخر شہید نی ان تقریرون پر کیسا فخر کیا ہی اور مرحبا

تقلیب المکائد میں بجواب تقریر خاتم المحدثین کی اسی پر کیا کچھ ناز کیا ہی کہ مولانا صاحب پر بڑا طعنہ کیا ہی کہ اونہون نے قاضی نور اللہ شوستری کی تقریرونکو بعینہ نقل نہین کیا اور ان لفظون سے اپنا غصہ ظاہر کیا ہی کہ ناصب را می بایست کہ این عبارت جناب قاضی را نقل میکرد بر ان انچہ می توانست وارد میکرد تراشیدن تقریری از طرف خود و نسبت دادن بطرف شیعیان و بعد ازان بجواب ان مشغول شدن از اعظم مکائد این ناصب ست اب ہم اون تقریرونکا خلاصہ تو لکھ چکی اصل عبارت کو بھی لکھ سکتے ہین اور نہایت ادب سے خدمت مین حضرات شیعہ کی عرض کرتے ہین کہ وے ذرا انصاف فرماوین کہ یہ تقریرین ایسی ہین کہ اونپر کوئی نازہ کرے یا ایسے ہین کہ اونسے شرماوے ہمارے نزدیک اگر کسی دانشمند یا صاحب حیاو شرم کیطرف ایسی تقریرون کو کوئی منسوب کرے تو ضرور وہ اوس نسبت کو اپنا عار و ننگ سمجھیگا اور ایسی پیچ پوچ اور بیہودہ باتونکی انتساب سے شرماویگا معلوم نہین کہ قاضی صاحب اور ملا صاحب نے ان تقریرونمین کونسی مضامین حکیمانہ درج کیے ہین اور کیسی جواہر بیش بہا اونمین رکھی ہین جنپر اونکو اور اونکی معتقدین کو اسقدر ناز و افتخار ہے ہم تو اونمین ایک بات بھی ایسے نہین پاتی جو بیہودگی سے خالی ہو اور ایک لفظ ایسا نہین دیکھتی جو سفاہت اور رکاکت سے محفوظ ہو ؎ ز پای تا بسرش ہر کجا کہ می نگرم ؛ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا انیجاست ؛ ہمارے نزدیک تو شاہ صاحب قدس اللہ سرہ نے بڑا احسان قاضی صاحب اور ملا صاحب پر کیا تہا کہ اونکی تقریرونکو بلفظہ نقل نہ کیا اور فضیحت اور رسوای سے اونکو بچایا لیکن چونکہ حضرات امامیہ کو اونکی تشہیر ہی منظور ہی اسلئے اب ہمنے بمجبوری اونکو نقل کردیا اگرچہ ہمکو ایسی بیہودہ تقریرونکی جواب مین لکھنا اوقات کا ضایع کرنا ہی مگر تنبیہا للسفہاء کچھ لکھتی ہین قول المتمسک لا تیہ علی ابن ابیطالب ع

ہم نے بہی اوپر بیان کیا ہی کہ ابوبکر کا اطلاع غزوۂ معراری جو مستتبع گریہ وزاری تہا اور قریب
بافشا ہی راز رسولؐ ایزد بکار تہا اگر ابو واقعی تہا تو سبب تنے اوپر بیدینی اور بی ایمانی کی تہا کہ تصدیق
بوعدۂ خدا اور رسولؐ باوجود دیکہنی علامات اور امارات حفظ و حراست کی نکی اور اگر اوہ تصنعی تہا
تو دلالت اوسکی بیدینی اور بی ایمانی پر ظاہر تر ہی اور اگر ایک ادنی چہوکرہ کسیکے ساتہ ہو
اور مالک اوسکا کہین اپنی دشمنونسی چہپ کر بیٹہی اور وہ رونا پیٹنا شروع کری اور
قلق و اضطراب ظاہر کری گو مالک اوسکو سمجہاوی تا کہ وہ تسکین پاوی اور راز پوشیدہ
افشا نہو جاوی مگر ایسے غلام کو لوگ نمک حرام کہینگے گو وہ کہی کہ مین اپنی واسطی نہین روتا ہون
بلکہ تمہاری ہی واسطے روتا ہون لیکن یہ کہنا اوسکا اور مالک کا سمجہانا موجب اسکا ہوگا
کہ عقلا اس فعل غلام کو ممدوح کہین بلکہ جو عاقل سنیگا یہی کہیگا کہ یہ چہوکرہ بڑا پاجی نمک حرام تہا کہ
مالک کو گرفتار ہی کرانیکی فکر کی ستے گو وہ مالک اپنی قسمت سی بچ گیا ہو یہ جاوی اسکی کہ
ایک پیر فرتوت بقول مخاطب واسطی یاری اور مددگاری کی ساتھ ہوا ور پہر اوس سے
ایسی حرکت ناشایستہ عمل مین آوی پس جسطرح مالک کا سمجہانا دافع عار و شنار واسطے
غلام کی نہوگا بعینہ اسیطرحسے جناب رسول خداؐ کا ابوبکر کو بقول تمہاری لاتحزن ان اللہ معنا
کہکر سمجہانا موجب رفع عار و شنار ابوبکر کیواسطے نہوگا اور اگر فرض کیا جاوی کہ جناب رسول خداؐ
باین لفظ یعنی بصیغۂ نہی کہ اصل اوسکی واسطے حرمت کےہی سمجہاتی بلکہ لفظ دیگر مثل اسکت ان اللہ معنا
سے سمجہاتے جب بہی فعل قبیح کا قبح اوس سے ہرگز برطرف نہوتا چہ جای اینکہ وہ صیغہ ہو جسکی دلالت بالاصالہ
اوپر ایک فعل قبیح کی ہی کما ستعرف اور حضرت مخاطب جو اسکا دعوی کرتی ہین کہ ابوبکر
بخیال اسکی کہ حضرتؐ کو صدمہ نہ پہنچی اندوہگین ہوئی یہ ایک دعوای محض بلادلیل ہی شیعہ
اسکو کب مسلم کرتی ہین نہ آیت کا کوئی لفظ اسپر کسی دلالت سی دال ہی نکوئی حدیث

بقول شیعہ اسپر دلالت کرتی ہی پھر آنکو کہا سنے ثابت ہوا کہ ابوبکر کس واسطی روتی تہی
کیون نہین جایز ہی کہ بمکر و فریب روتی ہون یا از راہ جبن و بزدلی و بی ایمانی بوعدۂ خدا
ورسول روتی ہون جیسا کہ اعتقاد شیعہ انکی روایتون سی ہی اور اگر فرماوین کہ ابوبکر
خود ہی اسکی مظہر ہوئی ہین کہ مین اپنے واسطے نہین روتا ہون بلکہ آپکی واسطی روتا
ہون تو ہم اولاً ابوبکر کا کنا ہی نہین مسلم رکہتے اسلیئی کہ ناقل اسکی مسلم اور بخاری ہین جنکی
ہزارون روایتین ہم کذب وافترا علی اللہ جانتی ہین اور ثانیاً اگر ہم تسلیم بہی کرین تو
جب ہم خود فعل ابوبکر کو محمول بر مکر و فریب کرتی ہین تو قول ابوبکر کو بدرجۂ اولی محمول بر
خدع و فریب کرینگی حضرت مخاطب کو اپنی ہمراہ ابوبکر ہی کی قسم ہی کہ ذرا انصاف کو
راہ دیکر فرمائین کہ جو لوگ حضرت ابوبکر کو بشہادت حضرت عمر بقول جناب امیر کاذب اور
خائن اور غادر اور آثم کما فی صحیح مسلم سمجھتی ہین وہ کیونکر قول و فعل ابوبکر کو محمول بر کذب و خدع
و فریب نکرین اور کیونکر انکی اس فرمانیکو کہ مین آپکی واسطی روتا ہون عذر تقصیر بدتر از تقصیر
نہ سمجھین علاوہ اسکی اختلاف بیانی اپکا کہ مبتنی اوپر اختلاف بیانی حضرت ابوبکر کی ہی اول
دلیل ہی اوپر کذب و خدع کی کبہی تسلے دینی رسول خدا کو مبتنی اوپر سانپ کاٹنی کی کرستے
ہین جیسا کہ پیشتر اس سی آپنے فرمایا اور کبہی مبتنی اوپر اسکی کرتی ہین کہ اپنی واسطی غمگین
نتہی بلکہ جناب رسول خدا کیواسطی غمگین تہی جیسا کہ اسجگہ آپ فرماتی ہین اور کبہی مبتنی اوپر
مقتضائی بشریت کی کرتی ہین جیسا کہ آگی چلکر فرماینگا الغرض یہ قلق اور اضطراب تو مزہ نہین
ہی مگر ایکفعل قبیح چہپانیکو واسطی آنکی معتقدین ان باتونکی بنائی کو مان لین تو مان لین بہلا شیعہ
کب مانتی ہین اسلیئی کہ ابوبکر کو اصحاب کفر و نفاق سی جانتی ہین قولہ ان معنا مین ضمیر جمع متکلم
کی ہی اسلیئی فرمایا کہ اوس معیت مین خدا کی ابوبکر بہی شریک ہو وین اقول جواب معنا

تنقیح و توضیح تمام ہم رد فضیلت ہشتم مین بیان کرچکی ہین اور چند طرح کی جوابات دیچکی منجملہ اسکی
یہہی ہی کہ اطلاق صیغۂ جمع اوپر واحد کی محاورۂ فصحا و بلغا مین اور کلام خدا مین بہت ہی اور
انا اور نحن سی ذات واحدۂ مقدسہ مراد ہی اور اس مقام پر کلام حضرت مخاطب بہی اسکا موید
ہی اسلئے کہ سطر سابق مین آپ فرماتی ہین کہ جب ابوبکر صدیق نی کفار کو در غار پر آپہنچا ہوا
دیکہا تو یہ خیال ایکی کہ حضرت کو صدمہ نہ پہنچی اندوہگین ہوئی اس سی صاف سمجہا گیا کہ اپنی
واسطی اندوہگین نہ تہی اور صاحب ازالۃ الخفا نی بہی تصریح اسکی کی ہی کہ جب جناب رسولخدا
نی ابوبکر سی پوچہا کہ ہمکی سینے تو کیون روتا ہی تب ابوبکر نی فرمایا کہ مین اپنی واسطی نہین
روتا بلکہ آپکی واسطی روتا ہون اور ظاہر ہی کہ جس چیز کی واسطی انسان اندوہگین ہو اوسمین تسلی
اور تسکین دینا کسی شخص کا ایک امر مرغوب ہے پس تسلی دینا جناب رسولخدا کا ابوبکر کو فقط
اپنی ہی واسطی تہا نہ یہ کہ اپنی واسطی اور خود ابوبکر کی واسطی بہی تہا پس اس صورت مین بقول مخاطب
محصل ان اللہ معنا کا یہ ہوا کہ ای ابوبکر تو اپنی واسطے تو غمگین ہی نہین ہی باقی رہا میری
واسطی بہی اندوہگین نہو کہ اللہ میری ساتہہ ہی بنا بر اسکی معنا کا بیچ معنے معی کی ہونا خود آپ ہی
کی اقرار سی ثابت ہوگیا اور قائلین وحدہ لا شریک لہ کی نزدیک حضرت مخاطب کا شرک
با ابوبکر باطل ہوگیا والحمد للہ وہذا من سوانح الوقت **قولہ** اول اعتراض پر کہتی ہین کہ حزن ابوبکر کا
طاعت تہا یا معصیت **اقول** ہرگز یہ تقریر اعتراض شیعہ نہین ہی کاذب
مفتری ہی جو شخص کہ مدعی اسکا ہی کہ یہ تقریر شیعہ ہی آج قریب ہزار سال کی زمانہ گذرا
کہ شیخ مفید علیہ الرحمہ نی اسکا انکار کیا اور اس تقریر کو تراشیدۂ ابوالحسین خیاط جو دوستداران ابوبکر
سی تہا سمجہا لیکن آجتک کسی سنی سے یہ نہو سکا کہ کتب شیعہ سی اس تقریر کو ثابت کرکی
قول شیخ مفید علیہ الرحمہ کو باطل کر دیتا کسقدر حضرات باغیرت ہین کہ اوسی خرمہرہ پارینۂ خیاط سے

مین آج تک پیوند لگاتی ہین اور ویسی کہنہ چرکینہ سی بشست و شو لباس فاخرہ
ابو بکر کو پہناتی ہین غافل اس سی کہ شیعہ جب دیکہین گی تو اوسکو چیر پہاڑ ڈالین گی اور بی تکلف
خلیفہ صاحب کی پردہ دری کر ڈالین گی مصدیق اس مقال کی اور مکذب مخاطب سراپا
کذب و احتیال کی عبارت مجالس ہی کہ اوسمین مذکور ہی کہ از جملہ حکایات مفیدہ شیخ مفید علیہ
الرحمہ آنست کہ در مجالس خود از ابو الحسین خیاط رئیس معتزلہ نقل نمودہ گفت روزی یکی از
شیعۂ امامیہ نزد من آمد و اظہار نمود کہ رئیس ایشان او را فرستادہ کہ سوال نماید از آنکہ
حزنی کہ از ابو بکر در غار واقع شد و حضرت رسالت بقول خود لا تحزن از ان نہی فرمود طاعت
بود یا معصیت اگر طاعت بود پس نہی آنحضرت منع از طاعت باشد و اگر معصیت بود پس
عصیان ابو بکر ثابت شود ابو الحسین گوید چون آن سوال از و شنیدم گفتم کلام و جواب
را بگذار و پیش آن رئیس برو و از و سوال کن کہ خوفی کہ موسی را بود و حق تعالی بقول خود لا تخف
منع فرمود طاعت بود یا معصیت اگر طاعت بود پس خدای تعالی بنہی او را از طاعت
کردہ باشد و اگر معصیت بود معصیت موسی لازم آید آن سائل نزد رئیس خود رفت و چون
باز آمد گفتم کہ رئیس تو از ان سوال چہ جواب داد گفت مرا نصیحت نمود کہ دیگر با او آشنائی مکن
و بعد از نقل حکایت مذکورہ جناب شیخ فرمود کہ صحت این بر من ظاہر نیست و دور نیست
کہ ابو الحسین آن حکایت را از پیش خود وضع کردہ باشد و اگر راست بودی کہ کسی از
رؤسای شیعہ محرک آن سوال بودی ہر آینہ آن رئیس در دفع معارضۂ ابو الحسین
تقصیر نخواستی نمود و آنچہ بخاطر میرسد آنست کہ ابو الحسین چون آن شخص را قوی گمان بردہ
خواستہ بود کہ بوضع آن حکایت تقبیح حال امامیہ نماید انتہی بلفظہ منصفین اس عبارت کی
دیکہنی سی دریافت کرینگی کہ یہ تقریر اعتراض شیعہ نہین ہی بلکہ قطع و برید ایک خیاط کی

ہی بنا بر اسکی ضرور تہا کہ مخاطب تقریر اعتراض اول کتب شیعہ سی ثابت کرتا بتصدی
جواب ہوتا ورنہ اپنی بنائی بات کا جواب دینا مصداق مثل کالتی نقضت غزلہا انکاثا
ہوتا ہے۔ یہ معنی مثل اوس زن مکارہ نابکارہ کی کہ اپنی بٹی ہوئی کو آپ ہی کہولی اعتراض شیعہ
اہتمام پر اوس تقریر کی ہی جو قاضی علیہ الرحمہ نی احقاق الحق مین بیان فرمایا ہی اور آپ نی
بعد اوسکی نقل کی جوابات قیود اوسکی سی جی چرایا ہی اور بنا بر جواب اوپر اوسی تقریر خیالی کی
ٹہرایا ہی کما سیتضح عنقریب **قولہ** دوسری ابوبکر کو خدا اور اوسکی رسول کی قول پر یقین تہا
اقول یہ اعتراض ایک جزو ہی اوسی اعتراض اول کا جو کلام قاضی علیہ الرحمہ مین مذکور ہی
اور منشعم بیان مخاطب اصل تقریر کی طرف سی ظاہر ہو جاتا ہی کہ یہان بنا ہی کلام بحزن خوف
پر ہی اور وہان کلام مستثنے ہی اوپر اظہار خوف و قلق و اضطراب و انزعاج اور بکا کی جو
مستوجب افشاء راز خدا و رسول تہا اور ان دونون باتون مین بڑا فرق ہی جیسا کہ عنقریب
ظاہر ہوگا **قولہ** تیسری ابوبکر کا رونی اور چلانی سے یہ مقصد تہا **اقول** ابوبکر نی اپنی مقصد
دلی کا حال تو شاید اپنی دوستون سی بیان کیا ہوگا شیعیان علی ابن ابیطالب کو کیا
معلوم مگر ہم اہلسنت سی از روی انصاف ابوبکر ہی کی قسم دیکر پوچہتی ہین کہ اگر کوئی غلام یا
خدمتگار کسیکا ایسی حرکات کری کہ جس سی افشاء راز مالک لازم آوی تو ایسی غلام اور خدمتگار
کو عقلا کیا کہین گی حضرت ابوبکر کا سن شریف تو اذن چہل و شش ہو با این ریش و فش اظہار خوف
و ملال باسدرجہ کرنا کہ جس سی قلق اور اضطراب و انزعاج اور بکا اعضا و جوارح پر طاری
ہو اسکی کیا معنی پس اگر شیعہ کچہ کہین تب بہی جو سنیگا یہی کہیگا کہ یا مقصد ابوبکر گرفتار کرانے کا
رسول خدا کو تہا تاکہ کفار سی کچہ دنیای عاجل ہاتہ آوی یا مثل فراراۃ عن الزحف کی جن
امداد جنگی اور مدد ایمان بہ مدد نصرت خدا و رسول باعث اسکا تہا بہرکیف ان حرکات کو

ہر طرح سے دلالت اوپر سوء حال حضرت ابو بکر کی ہی **قولہ** یعنی دشمن وہ نبی استدلال بھی
بڑا دیا ہے **اقول** پاؤن بڑہانیکا ابو بکر کے خود مخاطب بھی اقرار کرچکی ہین فرق اسیقدر ہی
کہ علت اوسکی اپنی سوراخ مار بند کرنا فرمایا ہی اور یہ سبب اسکی سے ہے کہ آپ اونسی حسن اعتقاد
رکھتی ہین ورنہ کوئی دلیل اسپر قایم نہین ہی اور شیعونکی نزدیک چونکہ نفاق ابو بکر کا ثابت
ہی وہ خواہی نخواہی اس حرکت کو بھی مثل جملہ افعال کی محمول حرکت نفاقی پر کرینگی اور دلیل
شیعونکی اسپر سانپ کا کاٹنا ہی اگر نیت بخیر ہوتی تو ہرگز ایسی وقت مین کہ حیوانات
دیگر مثل کبوتر و عنکبوت بحکم مشیت الہی اور سرگرم حفاظت بالہام کبریائی تہی بلکہ نباتات
بھی مثل درخت مغیلان کی جو بحکم ایزد قہار در غار پر آگیا تہا جیسا کہ بعض روایات مین ہے
کیون سانپ ابو بکر کو کاٹتا اور جادۂ اطاعت سی سرکشی کرتا پس درحقیقت شیعون ہی
کا قول درست معلوم ہوتا ہی اسلئے کہ سانپ کا کاٹنا ابو بکر کو عین حفاظت رسول خدا کی تہی
اگر بمجبوری ابو بکر پاؤن کھینچ لیتے تو بیشک افشائی راز رسول خدا ہوجاتا **قولہ** جو بہی جب
ابو بکر کا مطلب پاؤنکی باہر کرنیسی بہی حاصل ہنوا **اقول** مطلب ولی ابو بکر کو تو خدا جانی ہم کو تو
اونکی حرکات بخفیہ سی سوائی نفاق کی بوی وفاق نہین آتی بسوقت کہ باظہار قلق و اضطراب
وبکا قریب بافشائی راز ہوئی تو کیون نہین جائز ہی کہ رسول خدانی بقول آپکی واسطی تسلے
اور تشفی ہی کی وجہ بکا کو بقول خود تم اونکی سیے یعنے کیون روتا ہی کمافی ازالۃ الخفا ذکر ہو چکا ہو
اور حضرت ابو بکرنی ہر دفعہ بنہایت اضطراب بامقتضای آنکہ دروغگو را حافظہ نباشد
ایک نئی وجہ بیان فرمائی ہو پس جسطرح ایک دفعہ یہ بیان فرمایا کہ سانپ کی کاٹنی سے
روتا ہون دوسری دفعہ کہا کہ آپکی واسطی روتا ہون جیسا کہ آپ خود معترف ہین اوسیطرح اوسی
دفعہ یا تیسری دفعہ یہ بھی بیان کیا ہو کہ آپکی واسطے روتا ہون کہ قریب ہی کہ گرفتار دست

دست کفار ہوکر شہید ہو جائیں اور علی کیوا سطی پر روتا ہون کہ وہ تو شہید ہی ہو گئی ہونگی پس
اگر شیعون نی اسکی روایت کی تو ہمین کونسا خلل در کیا اجتماع النقیضین اور کون
ترکیب البارہی لازم آیا کہ آپکی عقل اوسکو قبول نہین کرتی قولہ پانچوین ان اللہ معنا سی دو
معنی مراد لیتی ہین اقول سابق مین توجیہات نبیان ان اللہ معنا کی گذر چکی اوس سی مخاطب
کو معلوم ہوا ہوگا کہ شیعونکی نزدیک توجیہ کلام انہین دو نو معنون پر موقوف نہین ہی بلکہ جائز
ہی کہ بلحاظ حضرات اہلسنت ہم اوس سی در گذر کرین جب بہی حضرت ابو بکر کی لئے کچہ
نفع اور شیعونکی لئی کچہ ضرر نہین ہی بلکہ امر بالعکس ہی فتدبر قولہ ان تقریرونکو سنکر ہر شخص
محو حیرت ہوگا اقول ہر شخص نفرمائیی بلکہ اپنا سا ہر سنی فرمائیی قولہ او تعجب کریگا
اقول ہمکو تو ہمین کچہ تعجب نہین ہی بلکہ تعجب اسمین ہی کہ سب آیہ سی شیعہ کو تو بک
حضرت خلیفہ اول کا بدلائل و براہین ثابت کئی دیتی ہین پہر کیونکر حضرات اہلسنت اوس سی
فضیلت ابو بکر کی ثابت کرتی ہین اگر کچہ بہی شرم وحیا ہوتی تو پہر اس آیت کا نام نہ لیتی قولہ
یہ اعتراض ہی کہ جنونوکی بڑ ہی جواب ہی کہ دیوانون کی جہک ہی اقول جہک مارتی
ہوگو کہ کہاتی ہو کیا کہتی ہو بطریقہ علم کلام نقض وابرام ہی و بلا وجہ درشتی اور بد زبانی
پاجیونکا کام ہی جواب بات کا بات ہی اور پاجی پن کا جواب جوتا اور لات ہی حضرت
مخاطب کو اعتراضات شیعہ نی باؤلا کر دیا جب جواب نہین سوجہتا تب دوسرونکو دیوانہ
او مجنون کہتی ہین اور یہ نہین سمجہتے کہ اگر خصم آپکا برسر انتقام آویگا تو آپکی کیا حقیقت سب
آپکی ثلاثہ کی کیا گت بناویگا تعجب ہی کہ تیری زبان شیعیان سی تو حضرات اہلسنت
نالان اور گریان ہین اور آپ اونہین سی زبان درازی کرتی ہین اور ہال کا سی نہین
ڈرتی کہ اگر ادہر سی بہی تبری کی تپہرونکی بوچہار ہوگی تو حضرات کی اگلی پشتون کی

پیشانی حضرات ثلثہ تاب شرمگار ہوگئی ہے چہ کردی با کا م خود انداز ہی کار ہمہ خود را بنادانی
شکستی ۔ چو سنگ انداختی برروی دشمن ۔ حذر کن کاندر آمد جش نشستے **قولہ** کہ انہین
تقریرونکو شہید ثالث نے کس آب وتاب سے لکہا ہے **اقول** اگر غدا عی اور مکارے
پیش نظر مخاطب نہوتی تو شہید ثالث کی تقریرونکو بعینہ اوسی آب وتاب سے نقل
کرتا اور اوسکا جواب دیتا اور کرشمانی تقریرونکو نہ بیان کرتا طرفہ یہ کہ باوجود بگاڑنی تقریرونکی
پہر بہی جواب نہوسکا بجز ایک تقریر خیاطی کی کہ اوسکی جواب الجواب مین بلا فہم مقصود ایک
عالم کی خاک اپنی سر پر اوڑائی اور پہر بہی کچہ بن نہ آئی اور باہمہ شور وشین مصداق
جیج نیکفی حنین ہو کما ستعلم عنقریب **قولہ** ملا خضر مشہدی **اقول** ہم نہین جانتی کہ یہ بزرگ
کوئی تمہاری بزرگوارونسے ہین یا تمہاری والد ماجد کی بزرگوارونسی ہین ہماری علما مین
کوئی مشتہر بملا خضر نہین ہے **قولہ** صاحب تقلیب المکائد نی بجواب تقریر خاتم المحدثین **اقول**
صاحب تقلیب المکائد نی آپکی خاتم المحدثین بحدث اکبر واصغر کی کیادی و مکاری بنقل
عبارت قاضی علیہ الرحمہ ظاہر کردی ہی کہ اعتراض شیعہ کی تقریر اورہی اور شاہ جی کی
تقریر اورہی شاہ جی نی بکذب وفریب ایک تقریر خود تراشیدہ کو شیعونکی طرف بلغزش
منسوب کیا اوریہی عادت جبلی انونکی ہی کہ کل تقریرین ساختہ وپرداختہ اپنی شیعون
کی طرف نسبت دیتی ہین اور کسی کتاب شیعہ سی نقل نہین کرتی اور پہر جوابات مین
تقریرہای خود ساختہ کی کیسے کیسی نازونخرون سی شگفتہ مین اور اٹہکیلیان کرتی ہین و
نعم ما قیل ؎ خر چو سر گیرش کند بخندہ بر گردون زندہا ۔ چونکہ مخاطب نی بخوف
افتضاح اپنی خاتم المحدثین کی عبارت تحفہ بہ اہتمام نقل نہ کی کہ کیادی اونکی بملاحظہ عبارت
قاضی علیہ الرحمہ سی ظاہر ہو جائیگی اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ ہم عبارت شاہ جی اور عبارت

صاحب تقلیب علیہ الرحمہ اس مقام پر نقل کریں تاکہ منصفین کی نزدیک فرق درمیان تقریر
قاضی علیہ الرحمہ کی اور تقریر خود ساختہ شاہ جی کی معلوم ہو جائی اور حضرت مخاطب کا بے
خدع اور فریب ذہبط اور خلط درمیان تقریر قاضی علیہ الرحمہ کی اور درمیان تقریر خیالی کی
ظاہر ہو جاوی پس واضح ہو کہ عبارت تحفہ مسروقہ شاہ جی یہ ہی کہ اپنی مکائد جزئیہ مین فرماتی
ہین گویند اہلسنت جبان را بر شجاع در مقدمہ خلافت و امامت کہ بنای کار آن بر شجاعت
و دلیری ست و جنگ و قتال با کفار و تجہیز جیوش لازمہ آن منصب است ترجیح دہند
ایضاح این مبہم آنکہ شجاعت حضرت امیر چیزیست کہ در تمام عالم ضرب المثل و در جمیع آفاق
شہرہ و علم ست و ابوبکر صدیق جبان بود بدلیل قولہ تعالی اذ یقول لصاحبہ لا تحزن معلوم
شد کہ ابوبکر در غار محزون بود و حزن درین قسم معارک امتحانیہ دلیل جبن ست انتہی صاحب
تقلیب المکائد اسکی جواب مین فرماتی ہین چون اہلسنت بر فضیلت ابوبکر باین آیہ کریمہ
تمسک جستند علمای شیعہ در جواب ایشان گفتند کہ آیہ مذکورہ ہرگز دلالت بر فضیلت
ابوبکر نمیکند بلکہ دلالت بر منقصت او البتہ میکند چنانچہ قاضی نور اللہ شوستری در احقاق الحق
گفتہ و کیف یتوہم حصول منقبۃ لہ فی حضور الغار و قد ظہر فی الغار خطارہ و زللہ لانہ لما دخل
فی الحرز الحریز والمکان المصون بحیث یامن اللہ تعالی علی نبیہ بما یظہر لہ من الآیات
من تعشیش الطائر و نسج العنکبوت علی بابہ و لم یثق بالسلامۃ و لا صدق بالآیہ و اظہر الحزن
والمخافۃ حتی غلبہ بکاؤہ و تزاید قلقہ وانزعاجہ و لجأ النبی صلعم فی تلک الحال الی مقاساتہ
و رفع الی مداراتہ و نہاہ عن الحزن و زجرہ و نہی النبی صلعم لا یتوجہ فی الحقیقۃ الا الی زجر عن القبیح
ولا سبیل الی صرفہ الی المجاز بغیر دلیل لاسیما مع ما ظہر من جزعہ و بکائہ ما یکون من مثلہ فساد
الحال فی الاخفاء فہو اتا نہی عن استدامۃ ما وقع منہ و لو سکن نفسہ الی ما وعدہ اللہ تعالی نبیہ

[1] جبان بمعنی نامرد و بزدل ۱۲

وصدقہ فیما اخبر بہ من نجاتہ لم یحزن حیث ان یکون امنہ ولا انزعج قلبہ فی الموضع الذی
یقتضی سکونہ فای فضیلۃ فی الغار یفتخر بہا لابی بکر لولا المکابرۃ واللہ اعلم ہذا انتہی حاصل یہہ ہی
کہ کیونکر توہم کیا جا سکتا ہی کسی تعریف کا واسطے ابوبکر کی بیچ ماجرای غار کی حالانکہ اونکی
خطا اور لغزش وہان ظاہر ہو گئی اسلئے کہ ہر گاہ وہ داخل ہوئی ایسی مقام محفوظ اور مکان
مصئون مین کہ خداوند تعالی نی اپنے نبی کیواسطے جای امن و امان ٹھہرایا اور نشانیون کو
اپنی حفظ و حمایت کی بر ملا دکھلایا جیسے کبوتران وحشی کا اوس جگہہ بحکم خدا نشیمن کرنا اور
انڈی دینا اور عنکبوت کا درپر جالا لگانا بغرض آیات و علامات طمانینت بخوبی ملاحظہ
کئی تب بھی خلیفہ صاحب نی اعتماد قول و فعل خدا اور رسول پر نکیا اور وثوق بسلامت و
عافیت حاصل نہوا اور آیات حفظ خداوندی کی تصدیق نکی اور اعلان اور اظہار حزن و خوف
بیجا شروع کیا یہانتک کہ غلبہ کیا اونپر بیکانی اور زائد ہوا قلق اور اضطراب اور انزعاج
یعنی بیقراری اور بیصبری اور از جا رفتگی اونکی یہانتک کہ جناب رسولخدا کو رنج و غم اوٹھانا
اور ابوبکر کو سمجھانا پڑا اور زجر و منع کیا رسول خدا نی ایسے اظہار حزن و ملال سی جو
مورث افشائی راز تہا اور نہی رسول کی بنا بر معنی حقیقی کی نہین ہی مگر منع کرنا ایک فعل
قبیح سی اور بیدلیل طرف معنی مجازی کی جانا جائز نہین ہی خصوصا ایسے مقام پر جہان
جزع و فزع اور بکا موجب خرابی حال اختفا ہو اور امر مفضی اضطراری نہ تہا کہ بلا قصد و عمد و فتنہ
سرزد ہو گیا ہو ورنہ احتیاج منع نہوتی بلکہ جب اس حالت پر استدامت ہوئی تو حاجت منع
ہوئی اور اگر سکون ہوتا اونکی نفس کو ساتھ اوس وعدی کی جو خدا نی اپنے نبی سی کیا تہا
اور تصدیق رسول کی کرتی اوس خبر مین جو رسول نی دی تہی اپنے نجات کی دست کفار
سی تو حزن اپنا ایسے مقام امن مین نہ ظاہر کرتی اور نہ بیقرار ہوتا دل اونکا ایسی مقام مین

جو مقتضی اطمینان نفس تہا پس کیا نسبت مواسا ہا بو بکر کو یہ بھی عار مین جو اہلسنت کی لئی موجب
افتخار ہو بلکہ اگر انصاف کریں اور بجا برادر انصاف کو راہ دین تو یہ حرکت ناشائستہ انکی
موجب عار و شنار ہی نہ باعث افتخار صاحبان انصاف اس تقریر شستہ و رفتہ با ربط
وضبط کو دعا مانزوان اور بیکار و کی کہرتی ہوئی تقریر پس ملادین کہ باہم گستہ فرق ہی یہ ہی تقریر
شیعو نکی کہ ہمین بحث ہی کہ حزن ناشی سی ہی جو مقام خاص ہین کہ مقام اضطرار تہا
جو خلیفہ جی کی لئی عارض ہوا اور مستتبع اظہار بیقراری اور گریہ و زاری تہا جو موجب افشای راز
برگزیدہ خداوند باری تہا اور متفرع اوپر عدم اعتماد اوپر قول خدا و رسول کی تہا نہ وہ تمام تقریر کہ جو انکی
وزیر صاحب نی کترا کہ جسمین بحث متعلق حزن سی کی ہی اور معارضہ حزن بیجا بحزن بیجا انبیا کیا ہی
اور صیغہ نہی کو جو ایک فعل قبیح کی بعد ہی مؤول کیا ہی ساتہ اوس صیغہ نہی کی جو بعد ایک فعل
حسن کی ہی جو انبیا ز سی واقع ہوا کہ اوسمین کسیطرح گنجایش اسکی نہین ہی کہ نہی کو معنی اصلی پر کوئی
محمول کر سکی اسلئے کہ عصمت انبیا مانع ہی سے معنی اصلی پر محمول کرنیسی اور نہ وہ مباحثا تقریر کہ جو
ملاہی بباطلی نی سلسلہ تحفہ مسروقہ مین بہایا کہ متعلق حزن و خوف کو دلیل جبن ٹہرایا حالانکہ کلام
ایک حزن و خوف خاص مین ہی جو مبتنی اوپر عدم تصدیق آیات اور عدم ایمان بقول خدا و
رسول ہی اور جو ناشی افشای راز خدا و رسول ہی اور بدیہیات جلیہ سی ہی کہ جبن کو عقلا مطلقا
صفات ذمیمہ سی شمار کرتی ہین اور حزن و خوف کو عند نزول البلاء و قبل نزول البلاء سے علامت مذموم
نہین جانتی بلکہ حقیقت مین حزن و خوف مثل شک و یقین کی کیفیات طاریہ علی النفس سی ہی
فی نفسہ حسن و قبح اور امر و نہی اور تکلیف اور مواخذہ اوس سی متعلق نہین ہو سکتا مگر باعتبار سوابق
اور لواحق کی کہ امور اختیاریہ سی ہوتی ہین مثلاً شک و یقین کے سوابق سی سے نظر و فکر و تامل کرنا اور دلکو عقائد
خلاف سے پاک کرنا اور ترک تقلید آبا و اجداد کرنا اور لواحق یقین سے اعتراف حق بلسان و ارکان کرنا اور ترک

ع ۱ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ۱۲

خصومت ولداد ساتہہ ارباب حق کی کرنا اور اوسکی مقتضے پر عمل کرنا تاکہ مصداق جحدوا
بہا واستیقنتہا انفسہم کا ہو جیسا کہ جو اشہی شرح سلّم مین بیان سے تصدیق واذعان
نہین بخوبی تحقیق کیا گیا ہی اسیطرح حزن وخوف بہی سے فی نفسہ متعلق بحسن وقبح نہین ہوسکتا ہی
مگر باعتبار سوابق و لواحق کی جو امور اختیاریہ ہی ہین پس اگر سوابق اور لواحق بجا ہین تو حزن
وخوف بہی بجا اور ہم حسن ... ہے اور اگر سوابق و لواحق بیجا ہین تو حزن وخوف بہی بیجا
امر قبیح ہی پس سوابق سے ہی مثلاً بلحاظ ظالم ظلمہ جسوقت کہ نوبت بیجان ومال وعرض پہنچے
اور کوئی مانع اور عائق اور حافظ وحامی اوس ظلم کا نہو پس اس مقام پر حزن وخوف بجا ہی اور
فعل حسن ہے اور عقلا ایسکو مذموم نکہین گی بلکہ ایسے مقام پر خوف نکرنا عین سفاہت و
وقاحت اور محمول بر تہور مذموم ہی اور فاعل اوسکا ملوم اور ضروری ہی کہ خوف معصومین
اسی قسم کا ہو جیسا کہ مقتضای عصمت ہی اور سوابق حضرت ابوبکر سے یہ امر نتہا بلکہ خلاف
اسکی تہا اسلئے کہ ہمارا یہین دست رس ظلمہ کی لئی مانع اور عائق حفظ وحراست خداوندی ہی
اور وعدۂ ضمانت جانب خدا سے بقول رسول مقبول اونکو معلوم ہوچکا تہا اور آیات اور
علامات حفظ خدا مثل تعشیش الطایر ونسج العنکبوت وغیرہ خود اپنی آنکہونسی دیکہتی ستہے
پس ایسے وقت کا حزن وخوف نہایت بیجا اور فعل قبیح اور مبتنی بر عدم ایمان بقول خدا
ورسول تہا پس ایسے خوف اور حزن مخصوص کو جو مبتنی اوپر عدم ایمان کی ہی خوف
وحزن معصومین پر قیاس کرنا قیاس آسمان بر زمین ہی اور چند درجہ بالاتر از قیاس شیطان
لعین ہی ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ÷ یہ تہا ذکر بعض سوابق کا اب لواحق کا
ذکر بہی سن لیجیئی پس لواحق سے ہی مثلاً ثبات وقرار اور صبر وسکون ووقار وقت لحوق
حزن وخوف خصوصاً اوس مقام پر جہان کوئی امر واجب کنندہ ثبات وتحمل ہو مثلاً امر خدا

بہ ثبات قدم و عدم فرار عن الزحف یا حکم خدا بود یا افشای راز خدا و رسول پس جسنی مقام خوف
اور حزن میں یہ ثبات قدم اختیار کیا اور صبر و تحمل کو راہ دیا اوسنے نہایت فعل حسن کیا اور
عقلا کے نزدیک قابل مدح و ثنا ہوا اور معصومین علیہم السّلام کو عصمت سے مانع ہی کہ خلاف
اسکے عمل میں لاوین پس خوف و حزن اونکا جسطرح باعتبار سوابق کی قبیح نہ تہا باعتبار لواحق کے
بہی قبیح نہین ہوسکتا ہی برخلاف خوف و حزن ابوبکر کہ جس طرح باعتبار سوابق کی قبیح
تہا اوسیطرح باعتبار لواحق کی بہی قبیح تہا اسلئے کہ بعد لحوق خوف و حزن بیجا کی ثبات قدم
اور صبر و تحمل کو ایک ذرہ بہی کار فرما نہوئی چنانچہ فرارات اونکی عن الزحف اسپر شاہد عادل
ہین اور بالخصوص مقام غار مین اظہار قلق و اضطراب اور جزع اور بیقراری اور گریہ و زاری کہ
موجب افشائی راز خدا و رسول تہی اوسنے عمل مین آئی پس یہ حزن و خوف خاص جو
مستتبع عار و شنار اور مستلزم ایذای رسول ایزد کردگار تہا اسکو حزن و خوف انبیا و معصومین سے
کیا نسبت جو کوئی ایک کو دوسری پر قیاس کری پس یہ قیاس بہی وہی قیاس اسمان بر زمین
اور چند درجہ بالاتر از قیاس شیطان لعین ہی اب صاحبان انصاف تبلائین کہ آیا نہی
جو بعد ایک حسن کی ہوسا تہا اوس نہی کی جو بعد ایک قبیح کی ہو مساوی ہوسکتی ہی اور کس
نہی کو لیاقت اسکی ہی کہ تسلّے اور تشفّی پر محمول ہو اور کس کے واسطے اصلی پر محمول کرنا
ضروری ہی جسکو ایک ذرہ بہی عقل ہوگی وہ خواہی نخواہی اوس نہی کو جو بعد وقوع ایک فعل
قبیح کی ہوگی حرمت پر محمول کریگا اسیوجہ سی جناب قاضی صاحب علیہ الرحمہ نی فرمایا کہ اس
مقام پر نہی کو محمول معنے مجازی پر کرنا بیوجہ ہی کہ عقل کسی عاقل کی اسکو جائز نرکہے
گی اور اسیوجہ سی جناب مفتی صاحب علیہ الرحمہ نی فرمایا کہ ناصبی را می بایست کہ این عبارت
جناب قاضی را نقل میکرد و برآن انچہ می توانست رد میکرد و تراشیدن تقریری از جانب خود

ونسبت دادن بطرف شیعیان وبعد ازان بجواب ان مشغول شدن از اعظم مکاید این ناصبی است

قولہ بلکہ مولانا صاحب پر طعنہ کیا ہی اقول جب تمنی تقریر تراشیدہ اپکی مولانا کی اور تقریر اصلی قاضی علیہ الرحمہ کی دونو نقل کردی تو تقین ہی کہ منصفین اپکی مولانا کو ہدف طعن وسنان ملام کرین کہ جواب اسپنے خصم کی تقریر کا دینا تہا اور مخالف کی کرچونٹی وار روکنا تہا نہ یہہ کہ خود ہی اسپنے نازک ہاتہونسی اسپنے سر پر مارین اور خود ہی تسبیح سنبہالین قولہ اب ہم اون تقریرونکا خلاصہ تو لکہہ چکی اقول ایک تقریر با ضبط وربط بگاڑ کر چند تقریرین بی سر و پا لکین اور اوسکا نام خلاصہ رکھا کہ جسمین کہین سی جا ی فرار ملجای اور کوی ملجا اور ماوا جان بچنی کا ٹہر جاسے لیکن شیعہ کب اس کرو فریب مین اتے ہین اور کب اس کیادی کا دہو کا کہاتے ہین قولہ اصل عبارت کو لکہتی ہین اقول اصل عبارت کو تو خود صاحب تقلیب المکائد علیہ الرحمہ نی لکہہ دیا ہی لیکن تمنی اصل عبارت شاہ جی کو نہ لکہا کہ جسمین دونو باہم ملانے سے کیادی شاہ جی ظاہر ہوجاتی قولہ اور نہایت ادبسی خدمت حضرات شیعہ مین الی قولہ ما انجاست اقول ہم بہی بعد اسکی کہ دونو عبارتین شاہ جی اور قاضی علیہ الرحمہ کی نقل کر چکی نہایت تر از نہایت وادب ادب ہی خدمتین حضرات اہلسنت کی عرض کرتی ہین کہ وی ان دونو تقریرونکو ملاوین اور ذرا انصاف کرین کسقدر اسمین فرق ہی کجا ایک خوف وحزن خاص کو باعتبار سوابق اور لواحق کی نبی کی اور بی ایمانی ٹہرانا اور کجا مطلق خوف وحزن کو دلیل عین ٹہرانا شتان ما بین السماء والارض اور بعد اسکی ذرا غور فرماوین کہ اپنی تقریر مہمل کا خود جواب دینا اور اوسپر اسقدر نازو فخر کرنا صاحبان شرم وحیا ی عثمانی کا کام ہی یا عار وننگ کا مقام ہی اور یہہ کیسی کیاد و مکار کی شعبدہ کار سے ہے یا بی غیرتے اور بیحیاسے فواحش بازار سے سے

جب دانشمندوں اور علماء کا حال یہ ہی تو واسی برحال جہلا بلکہ کسی ادنی سے ادنی
جاہل سی بہی یہ گمان نہیں ہوتا کہ ایسے لچر اور بیہودہ حرکت کری کہ اپنی تقریر بیہودہ کو
دوسرونکی گلی منڈہی اور پہر اپنی بیہودگی پر ناز و غمزہ فرماوی اور خدا و خلق خدا سی نشرماوی معلوم
نہیں کہ شاہ صاحب اور مخاطب صاحب کو یہ کونسی ناقعال بکمیا ہمارا سمجہہ میں آئی کہ جواہر بیش بہا کی
جگہہ جہوٹی سوتی کو کہائی اور عوام کو دام فریب مین لائی سحر تراور جو ان لوگونکی روبہ بازی
اور حیلہ سازی کی ایک بات بہی ایسے نہیں پاتی جو بیہودگی سے خالی ہو اور ایک لفظ
بہی ایسا نہیں دیکہتے جو سفاہت اور رکاکت اور حماقت اور وقاحت اور فضاحت اور
شناعت اور رذالت اور خداعت سی مخلوط ہوسے زیادہ تا بسر شش بہر کاکر من نگر
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست بقولہ ہمارے نزدیک تو شاہ صاحب نی بڑا
احسان الی قولہ نقل کر دیا اقول ہمارے نزدیک تو شاہ جی نی جو کچہ احسان کیا حضرات
اہلسنت پر کیا کہ جو تقریر شیعونکی جگر سوز اہلسنت تہی اور ان کی خرمن تشکیک کو سراسر جلاتی
تہی اور جیتی جی دوزخ کی کناری لگاتی تہی شاہ جی سے نے اوسکو بخدع و فریب بالکل بدل دیا
اور بہ تبر و تازگی تقریر ابلہ فریب آتش حسد دلی اہلسنت پر آب پاشی کی اور اپنی سی فضیحتے اور
رسوائی بکذب و فریب اپنی اوپر گوارا کری اور استعمار پر مخاطب والا قام نی بعوض احسان شاہ جی
اور نیز یہ احسان کیا کہ عبارت شاہ جی کو نقل نکیا باین خوف کہ اگر کوئی منصف اس عبارت
کو عبارت تقریر قاضی علیہ الرحمہ سی ملاویگا تو شاہ جی کی فضیحتے اور رسوائی بکذب و فریب
ظاہر و عیان ہو جاویگی لیکن اس پردہ داری سی کیا حاصل کہ بیشتر اوس سی صاحب تصنیف السکام
علیہ الرحمہ کشف عورات شاہ جی بنقل عبارت قاضی علیہ الرحمہ کر چکی ہیں اور انکی
ستمگری اور بیحیائی اور بیغیرتی کو کہ ایک شیوہ بدوات الاعلام سی بہی بڑہی ہوئی ہی کاشکار

علی رؤس الاسلام شہر کرچکی ہین آری گدہی پر چڑہانی کی تشہیر باقی رہ گئی ہی وہ بہی
انشاء اللہ فی یوم الوقت المعلوم عمل مین آجائیگی قولہ اگر یہ ہمکو ایسے بیہودہ تقریرونکی
اقول اگرچہ ہمکو بہی ایسی بیہودہ خود ساختہ تقریرونکی جواب مین کچہ لکہنا اوقات کا
ضایع کرنا ہی مگر تنبیہا للسفہاء والجہلاء الاغبیاء والاشقیاء کچہ لکہہ دیتی ہین قال
المخاطب المقام ہداہ اللہ سبیل السلام یہ نسبت پہلی اعتراض کی کہ حزن
ابوبکر کا طاعت تہا یا معصیت اگر طاعت تہا تو پیغمبر صاحب نی کیون منع کیا اگر معصیت تہا
تو ابوبکر کا گنہگار ہونا خدا کی کتاب سی ثابت ہو الجواب الزامی یہ ہی کہ اللہ جل شانہ
نی جو خطاب حضرت موسیٰ سی کیا ہی کہ لاتخف انک انت الاعلیٰ اور حضرت لوط سی
فرمایا ہی کہ لاتحزن انا منجوک واہلک اور پیغمبر خدا سی فرمایا ہی کہ لایحزنک قولہم اس سی
ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت موسیٰ اور حضرت لوط کو خوف تہا اور پیغمبر خدا کو کافرونکے باتون
سی رنج ہوتا تہا خدا نی اونکی اطمینان اور تسلے کی لئی لاتخف ولاتحزن فرمایا پس ہم
شیعیان پاک سی پوچہتی ہین کہ اون پیغمبرون کا خوف طاعت تہا یا معصیت
اگر طاعت تہا تو خدا کا طاعت سی منع کرنا ثابت ہوتا ہی اگر معصیت تہا تو انبیاء
معصومین کا گنہگار ہونا ثابت ہوتا ہی پس جو کچہ وہ اسکا جواب دینگی وہی ہماری طرف
سی بہی سمجہین اسکی جواب مین قاضی نور اللہ شوشتری نی مجالس المومنین مین بضمن
حکایات مفیدۂ شیخ مفید کی بجواب تقریر ابوالحسن خیاط رئیس معتزلہ کی لکہا ہے کہ انبیاء
کی عصمت بدلیل عقلی ثابت ہی اسلئے جو نہی اونکی نسبت ہی اوس سی ظاہر
معنے مراد نہین ہو سکتے اور ابوبکر کی عصمت ثابت نہین اسلئی جو نہی اونکی نسبت وارد ہی
اوسکی ظاہری معنے مراد لینگے تا عبارت مضمون آن با معنی است لیکن انبیاء

را از ارتکاب قبیحی که فاعل آن مستحق ذم میشود و بواسطهٔ دلیل عقلی که بر عصمت انبیا و اجتناب
ایشان از گناهان قایم گشت موجب عدول از ظاهر شد از ظواهر آن آیات عدول میکنیم
و هرگاه اتفاق حاصل باشد در آن که ابوبکر معصوم نبود واجب است که اجرای نهی که در شان آن
واقع شده بر ظاهر آن که قبح حال ابوبکر است بماند بجواب اسکی ہم یہہ کہتی ہین کہ خوف کو
معصیت مین شمار کرنا ہی غلط ہی اور انبیاء علیہم السلام نی جو خوف کیا اور خدا نی اونکو
اوس سے مطمئن کیا اوس نہی کو بلا ضرورت ظاہر سی عدول کرنا ہی لغو ہی بلکہ خوف کو معصیت
قرار دیکر عمداً انبیاء پر تہمت کرنا ہی اور جو فرقہ انبیا کی عصمت کا قائل نہین ہی اوسکو تقویت دینا ہے
حالانکہ خوف منجملہ اون امور بشریت کی ہی جنسی کسی بشر کو خواہ وہ نبی ہو خواہ امام ہو خواہ ولی ہو
چارہ نہین اور اسپر خدا کے طرف سے بہی مواخذہ نہین ہے
چنانچہ حضرت موسے اور ہارون کو حکم ہوا کہ فرعون کو جاکر سمجہاؤ اور
اوسکو دعوت ایمان کی کرو تو اونہون نے خوف کیا اور یون کہا کہ ربنا
اننا نخاف ان یفرط علینا او ان یطغی کہ خداوندا ہمکو خوف ہوتا ہی کہ کہین وہ ہمپر زیادتی
نکرے تب اللہ نی مطمئن کیا اور فرمایا کہ لا تخافا اننی معکما کچہہ خوف نکرو مین تمہارے ساتھہ ہون بس
ذرا غور کرنیکا مقام ہی کہ جب حضرت موسیٰ اور ہارون باوجود نبوت کی خوف کرین اور خدا کیطرف سے
اس خوف پر اونکو عتاب نہوئی اور اونکی نبوت مین فرق نآئی اگر حضرت ابوبکر صدیق نے جو بالاتفاق نہ نبی تہے
نہ معصوم خوف کیا تو کیا گناہ کیا بلکہ جسطرح خدا نے حضرت موسیٰ اور ہارون کو اننی معکما کہکر
مطمئن کر دیا اسی طرح پیغمبر خدا نے ان اللہ معنا فرماکر ابوبکر کو مطمئن کر دیا ہمکو شیعہ ثالث کی
سمجہہ پر نہایت تعجب آتا ہی کہ ابوبکر صدیق کی محزون مغموم اور خائف ہونیکی خوف
کو بہی گناہ ہونے مین داخل کر دیا اور ایک ابوبکر کی ذمہ گناہ ثابت کرنی کی لئی تمام پیغمبرونکی

نسبت معاصی کا الزام لگایا اور بلا ضرورت الفاظ خوف کو انکی حقیقی ظاہری معنی سے
عدول کیا لیکن جب کہ جا بجا قرآن مین الفاظ خوف کی انبیاؑ کی نسبت وارد ہین
اور مفسرین نے اونکی ظاہری معنی مراد لئے ہین اور کسی نے خوف کو معصیت اور گناہ
اور نقص مین شمار نہین کیا ہے تو ایک شہید ثالث کی کہنے سے کچھ نہین ہوسکتا چنانچہ آیہ
فاوجس منہم خیفۃ کی تفسیر مین علامہ طبرسی نے جو محققین شیعہ سے ہین لکھا ہے کہ فلما
امتنعوا عن الاکل خاف منہم وظنّ انہم یریدون سوءًا فقالوا ای قالت
الملآئکۃ لا تخف یا ابراہیم کہ جب فرشتون نے حضرت ابراہیمؑ کی ساتھہ کہانا نہ کہایا
تو وہ ڈری اور گمان کیا کہ کہین یہ لوگ کچھہ بدی سے پیش نہ آوین تب ملائکہ نے کہا ای ابراہیم
کچھہ خوف نکرو اور ہمسے نہ درو ہم آدمی نہین ہین پس خوف دور کرنیکی لئی جو کلمات تشفی و تسلّی
کی بہ لفظ لا تخف یا لا تحزن کلام الٰہی یا احادیث نبوی مین مذکور ہین اونکو از قبیل اوامر
نہی کی تصور کرنا جو انکا معاصی کی منع کی لئی مستعمل ہین بڑی غلطی ہے ورنہ اگر یہہ امر تسلیم
کرلیا جاوی کہ جہان لفظ لا جو حرف نہی کا ہے استعمال کیا جاوی وہان مراد نہی عن المعصیت ہو
یا جہان کسی شے کی نہی بیان ہو اوس سے اوسکا وقوع ہونا بہی ضروری سمجہا جاوی تو ہزارون اعتراض
ائمہ کرامؑ پر ایسی وارد ہونگی کہ سوای اونکی عصمت کی دوسرا جواب حضرات امامیہ سے بن نہ پڑیگا
مثلاً علل الشرایع مین لکہا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی علیہ السلام فرماتی ہین کہ یا علی
لا تتکلم عند الجماع ولا تنظر الی فرج امرأتک ولا تجامع امرأتک بشہوۃ امرأۃ
غیرک کہ ای علی نہ کلام کر وقت جماع کی اور نہ دیکہہ اپنے عورت کی شرمگاہ اور نہ صحبت کر اپنے
بی بی سے اور کسی عورت کی شہوت پر پس اگر کوئی پوچہے کہ حضرت علیؑ یہہ کام کرتی تہی یا نہ کرتی تہی اگر نہ کرتی تہی
تو وہ قاعدہ باطل ہوا جاتا ہے کہ نہی شئی وقوع شئی پر دال ہے اور اگر کرتی تہی تو وہ فعل

طاعت تہا یا معصیت اگر طاعت تہا تو پیغمبر خدا انکو کیون منع کیا اگر معصیت تہا تو امام معصوم
کا گنہگار ہونا ثابت ہوا اگر کوئی یہ جواب دے کہ امام معصوم ہوتے ہین اسلئے اس نہی کو لازمہ
نہی عن المعصیت ہی انکا ظاہر آن عدول سکیم تو ہم بہی بمجبوری یہ کہنے لگین گے کہ ابوبکر صدیق
بہی محفوظ تہے اسلئے ہم بہی نہی لاتحزن ان اللہ معنا کو ظاہر آن عدول سکیم ای یار و ایسے
صریح اور صاف بات کو عناد اور عداوت سے کیون معما اور پہیلی بنا دیتے ہو اور سیدہی سادہی
سیدہی بات کو کسلئے مشکل کئے دیتے ہو ذرا انصاف کرو کہ اگر کوئی دوست کسی دوست پر
صدمہ پہنچنے سے رنج کرے اور وہ دوست اوسکو مطمئن کرے اور کہے کہ کچہ خوف نکر اللہ ہمارا
مددگار ہے تو یہ کہنا از قبیل تشفی اور تسلی کی ہے یا از قسم زجر و توبیخ کے اگر تشفی و تسلی کی قسم سے ہے
تو لاتحزن ان اللہ معنا کو بہی اوس قسم سے سمجہو خدا کی آیتون کی تحریف لفظی نکرو اور یہ خیال
نکرو کہ نہی کے حرف کا استعمال واسطے معنی زجر و توبیخ کے ہوتا ہے بلکہ واسطے ترحم
اور شفقت کے بہی ہوتا ہے چنانچہ اگر قرآن مجید کے لفظون پر کوئی غور کرے تو اوسکو خود معلوم ہو جائیگا
کہ اکثر جگہہ خدا نے پیار محبت مین بہی حرف نہی کا استعمال کیا ہے چنانچہ پیغمبر خدا سے فرمایا ہے
کہ لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ کہ بہت جلدی زبان نہ کہولدیا کرو اور میرے کلام کو پورا سن لیا کرو
اور دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ فلا تذہب نفسک علیہم حسرات کہ لوگون کے پیچہے تیری جان
نہ جاتی رہے تو اونکے لئے اپنی جان نہ دے تو کیا ان کلمات کو بہی مخالف حسب زجر و توبیخ کے کہیں
سمجہین گے اور تحریک لسان اور ذہاب نفس کو معصیت اور مذموم تصور کرکے بلحاظ عصمت
حضرت کے ظاہر سے عدول کرینگے اور اگر ان کلمات کو رحمت اور شفقت پر محمول کرینگے
تو اپنے دعوی کی سفاہت کے قائل ہونگے اعتراض دوسرا کہ ابوبکر کو خدا اور رسول پر کچہہ
یقین نہ تہا اسلئے باوجودیکہ نبی نے بہت سی تشفی و خاطر جمعی کی وہ روتے جاتے تہے

مچانی لگی اسکا جواب یہ ہی کہ ہائی ہائی کرنا اور زور زور سے چلاتا ابوبکر صدیق کا کسی
طرح پر ثابت نہین ہی اسلئے کہ قرآن مجید میں تو حزن کرنا ثابت ہوتا ہی اور حزن کی
معنی نوحہ اور فریاد کی نہین ہین اگر کوئی خاص لغت کی کتاب حضرات امامیہ کی ایسی ہو
کہ جو الفاظ صحابہ کبار کی شان مین ہوں انکی کچھ معنی ہی علیحدہ اوسمین لکھی ہون تو ہم نہین
جانتی ورنہ حزن کی معنے غم کی ہین نہ ہائی ہائی مچانی اور زور سے چلانی کی جسکو نور اللہ شوستری
نی احقاق الحق مین لکھا ہی سخت غلبہ بکاؤ وفزع وقلق واضطراب علاوہ اسکی خود مفسرین
امامیہ کی تفسیر پر خیال کرنا چاہیئے کہ اونہون نی حزن کی کیا معنی لکھی ہین ملا فتح اللہ کاشانی
نی خلاصۃ المنہج مین اسکا ترجمہ کیا ہی کہ چون گفت پیغمبر یار خود را اندوہ مخور اور علامہ طبرسی
نی فرمایا ہی لا تحزن ای لا تخف پس ہمکو سراسر حیرت ہی کہ قاضی صاحب نی حزن
کی معنے نوحہ و فریاد کی کہان سے نکالی بقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام
سابق مین بیان ہو چکا کہ یہ تقریر اعتراض شیعہ نہین ہے بلکہ تراشیدہ ابو الحسن خیاط ہے شیعہ مطلق حزن و خوف
سی بحث کرتے ہین مطلق نہی سی بحث کرتی ہین بلکہ ایک حزن و خوف خاص سی بحث کرتی ہین
جو ابوبکر کی لئی غار مین بوجہ عارض ہوا بلکہ بوجہ بی ایمانی و عدم تصدیق قول خدا و رسول عارض ہوا جو مستلزم
بیقراری اور گریہ و زاری تھا لہو باعتبار سوابق و لواحق کی بجز امر قبیح کی کسیطرح سی اوسکی الٹی کوئی
محمل صحیح نہین نکل سکتا اور اسیطرح ایک نہی خاص سی بحث ہی جو بعد اسکے فعل
قبیح کی واقع ہوئی کہ جسکو بمعنی اسکے حقیقی کی سمجھنے مجازی پر حمل کی لیاقت نہین
ہی اور باوجود اسکی اگر کوئی اسکے معنے مجازی تشفی پر حمل بھی کری تب بھی مطلوب اہلسنت
نہین حاصل ہو سکتا ہی اسلئے کہ اگر کوئی قباحت قلق و اضطراب ایک کافر کی شکل افشائی
راز کی لازم آوی تو ممکن ہی کہ بنظر عدم فوت مقصود کی ایک کافر ہی سے تسلی اور تشفی

دیا جاوی فضلاً عن المنافق المظہر بلسانہ التوافق اور جب یہہ تقریر اعتراض خودساختہ
خیاط ٹہری تو شیعونکو اسکی ردّ جواب کی کچہ ضرورت نہین ہی اور جو کچہہ اسی تقریر کے
جواب مین لکہنی والے بیلے سر و پا لکہین یا کوئی موچی صاحب کہنہ ہزار رسالہ کو از سرنو
سیجین یا کوئی بساطی صاحب اپنے بساط پر نئی ڈہنگ سے جماوین یا کوئی اونکی
معتقد صاحب ایک عالم کی خاک اپنے سر پر اوڑاوین کلّا وطرّ ابنا ہی فاسد علی القاسم
قولہ جواب الزامی یہہ ہی اقول یہ جواب الزامی سی جو بعد اسکے خود ملکو ز فرماتے شیعہ
ایسے ہوش و حواس باختہ ہوگئی کہ ذکر جواب تحقیقی بہول گئے یہہ بعینہ وہی جواب جسکا جامہ ہزار
سال کا بیش اس زمانہ سی بیش اوسی خیاط مذکور نی واسطی ستر عورات ابوبکر کی قطع
کیا تہا اور بریمان صدہا وکد تسبو زن شہتہ مدا اونکی قامت زیبا پر سیا تہا اور ہر چند شیعون نی
چیر پہاڑ کر اوسکی پرزی اوڑا دئی مگر ابتلک ہوا خواہان حضرت ابی بکر اسمین جوڑ پیوند لگاتی
اور ستر الگو تا بناتی ہین ہہونکو مار مار کر زبردستی پہناتی ہین اور اونکی فضائح کو چہپاتی ہین
لیکن چونکہ خدا نی ایک خلق کثیر کی سامنی از شرق تا غرب رسوا کیا ہو اوسکی فضائح کسیکے چہپانے
سی نہین چہپتی قولہ حضرت موسیٰ کو اور حضرت لوط کو خوف تہا اقول بنا بر تقریر
مخفیہ کی جب تک مماثلت خوف انبیاؑ اور خوف ابوبکر مین نہ ثابت کیجاوی تب تلک قیاس ایک کا
دوسری پر قیاس مع الفارق ہی پس ثابت کرنا چاہیے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت لوطؑ اور
جناب رسولخدا بہی بعد اسکی کہ مثل ابوبکر کی ایک مامن حفظ و حراست مین پہنچ چکی تہی اور
خدا نی وعدہ حفظ و حراست بہی کیا تہا بلکہ آیات اور علامات حفظ و حراست مثل
تعشیش الطائر و نسج العنکبوت سے دیکہا یا تہا پہر بہی ان بزرگونکو اطمینان نہ حاصل
ہوا اور اسقدر رجہ خوف و حسن اظہار سے ہوا

کہ باوجودیکہ کہ تمام سقیفہ بنی ساعدہ پر سکوت تہا کہ خلاف رضای ندا با فشار راز خدا لازم تہا اور
مگر ان انبیاء کی مثل ابو بکر کی کچہ اسکا لحاظ نکر کی قلق و اضطراب و بیقراری اور گریہ و زاری
کو شروع کیا ایسے ہنگام مین خدا نی ان پیغمبرون سی لاتخف اور لاتحزن فرمایا ہے تا
پس جب تک یہ سب حالات نفاق و دلالات العیاذ باللہ انبیا و کی لئی حضرت مطلب
ثابت نکری تب تک دونو خوف و حزن ایک نہین ہو سکتی ہو اقی لہ ذلک قولہ بجواب
تقریر ابو الحسن خیاط اقول سابق مین بیان ہوا کہ تقریر خیاط ملی تقریر شیعہ نہین ہے پس
برادران اخیافی خیاط کو ضرور تہا کہ اس تقریر کہ تقریر شیعہ ہونا اونکی کسی کتاب معتبر
سی ثابت کرتی لیکن قریب ہزار سال کی زمانہ گذرا کسی سنی سی اثبات اسکا نہو سکا
پس اسصورت مین اسکا جواب شیعونکو دینا کچہ ضرور نہین ہی باوجود اسکی علی التنزل
شیخ مفید علیہ الرحمہ نی وہ جواب معقول دیا کہ قابل قبول فحول و ذوی العقول ہی اور اہلسنت
ابتک اوسکی ترجیح و تاب مین اور مثل ابو بکر کی عجب قلق و اضطراب مین ہین کہ کچہ بنائی
نہین بن پڑتی دیوانونکی طرح اوکٹری پکٹری باتین بی سر و پا بکتی ہین اور اوسی سی اپنا جی خوش
کرتے ہین کما ستعلم قولہ و ہذہ عبارۃ مضمون آن آیات نہی ہست اقول یہ تقریر
باتوقیر اجواب مبتنی ہے او پر چند مقدمہ کی ایک یہ کہ مطلق امر و نہی یعنی صیغہ
افعل و لاتفعل حقیقۃ موضوع واسطے وجوب اور حرمت کی ہی اور یہ وہ بات ہے
کہ محققین اہل اصول کا اسپر اتفاق ہی اور بکثرت دلائل عقلی و نقلی کتاب اور سنت سی
علم اصول فقہ مین اسپر قائم ہین از انجملہ قولہ تعالی فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ
ان تصیبہم فتنۃ الخ یعنی چاہیے کہ ڈرین خلاف کنندگان امر خدا اس بات
سی کہ پہنچے انکو کوئی بلا دنیا مین یا عذاب دردناک آخرت مین و قولہ تعالی الخ

ما منعك ان لا تسجد اذ امرتك یعنی کون چیز مانع ہوئی تجکو سجدہ کرنی سے
جس وقت کہ کہا مینے تجکو با سجد قال البیضاوی بعد اذ امرتك دلیل علی ان مطلق الامر
للوجوب والفور یعنی توبیخ شیطان بمخالفت امر ایزد منان دلیل ہی اوپر اثبات کے
کہ مطلق امر موضوع حقیقۃً واسطی وجوب اور فوریت کی ہی اور جو لوگ کہ قائل اسکی نہین
کہ امر للوجوب ہی اونکو چارہ اس سی نہین ہی کہ قائل ہون نہی مین اصالت حرمت کی
بدلیل قولہ تعالی ما نہاکم عنہ فانتہوا یعنی خدا و رسول جس کام سی تمکو نہی کرین
اوس سی باز رہو اور جب باز رہنا واجب ہوا علی کہ انتہوا امر ہی اور امر للوجوب ہے
تو نہی سے معنے حرمت کی ہین اسواسطی کہ جس شے سی باز رہنا واجب ہی اوسکو حرام
کہتی ہین اور جب ثابت ہوا کہ حقیقۃً امر و نہی واسطے وجوب و حرمت کی ہی پس
بدیہیات سی ہی کہ معنے حقیقیے سی بلا قرینۂ صارفہ طرف معنی مجازی کی جانا جائز نہین ہے
دوسرا مقدمہ یہ کہ بدلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ ثابت ہی کہ انبیاؑ معصوم ہین اور کافی
ہی واسطی اثبات اس امر کی تنزیہ الانبیاء و جواب تخطیۃ الانبیاء بالسنت مین لکہی گئی ہے
اور باوجود گذرنی سیکڑون برس کی آجتک اوسکا جواب نہین ہوسکا اور بدیہیات سی
ہی یہ امر کہ عصمت مانع ہی اس سی کہ کوئی نہی اوسکے بارہ مین متعلق واقع ہو کسی امر قبیح کی
ہوسکی تیسرا مقدمہ یہ ہی کہ ابوبکر مثل انبیاء کی معصوم نتھے چنانچہ ابوبکر کے
معصوم نہونے پر کل امت کا اجماع ہی بلکہ بعض بت پرستے و شراب خوارسے و
حرام کاری ایام جاہلیت یا امر جلای بدیہیات سی ہی پس کوئی ضرورت داعی اسکے
نہین ہی کہ جو نہی اونکی بارہ مین ہو وہ خواہی نخواہی مصروف معنی حقیقے ظاہری سے
کیجاوی پس حاصل ان مقدمات بدیہیۃ جلیۃ کا یہ ہی کہ گلشتہ جو سے انبیاء کی بارہ مین ہی

بضرورت عصمت ضروری ہی از ست حقیقی خود بری ہی مصروف الی المعنی المجازی ہو احد ابوبکر کی الیٔ یہ امر ضروری نہین ہی بلکہ بلاوجہ معنی حقیقی ظاہری سی عدول کرنا جائز ہی نہین ہے یہ تقریر ردو معارضہ اہلسنت سے تھے کہ جسکا نام حضرت مخاطب سے جواب الزامی کہا ہی اور اس تقریر کی او ٹھا دینے کی لئی ضروری ہی کہ کسی مقدمکو مقدمات ممہدہ سی باطل کرین لیکن حضرات اہلسنت سی از متقدمین تا محدثین کسی صاحب سے یہ نہو سکا کہ کسی مقدمہ کو ان مقدمات سی رد کرین بلکہ متاخرین محدثین نی از جانب خود بیہودہ تقریرین بنا کے بی سرو پا جواب دئی اور اپنی او ردو سرونکی اوقات عزیز کو ضایع کیا کما سمعت وستسمع تفصیلہ آ قولہ بجواب اسکی ہم کہتی ہین اقول یہ سوال از سر پا ان اور جواب از آسمان ہی قولہ خوف کو معصیت مین شمار کرنا ہی غلط ہی اقول یہ کیا مہمل اور لغو کلام ہی کسنے مطلق خوف کو معصیت کہا بلکہ بعض خوف کو ہم بھی ہلع وجماعت شمار کرتی ہین مثلاً وہ خوف جو انسان کو لحاظ رشی کروا اور غضب خدا و رضا اور دخول نار کی عارض ہوتا ہی اور باعث توبہ و استغفار جدگاہ ایزد کردگار رہتا ہی پس ایسا خوف ہرگز معصیت نہین اسکو معصیت مین شمار کرنا ہم بھی غلط کہتی ہین کلام اور بحث اوس خوف مین ہی جو غیر انبیا مین موردنہی ہو اور معارک کارزار مین صورت فرار من الزحف ہو اور مقام قار مین باعث افشاء راز رسول ایزد کردگار ہو اگر یہ خوف معصیت نہ تہی تو خدا کیون ایسی خوف سی نہی فرمائی اور فارین کی حق باو بغضب من اللہ کیون فرمایا قولہ اور نہی کو بلا ضرورت ظاہری عدول کرنا ہی لغو ہی اقول حضرت مخاطب خود لغو ہی اور اونکا ہر کلام لغو ہی اور بالخصوص یہ کلام لغو تر از ہر لغو ہی کیونکہ نہین ہوتا مطلق سے سوی متبادر معنی حرمت ہو تو کیا انکار ہی یا اقرار

اگر انکار ہی تو اپنے اجداد کی تصریحات کا کتب اصول مین کیا جواب دیتی ہین اور
اگر اقرار ہی اور بخصوصیت مقام بقیام قرائن صارفہ عن المعنی الحقیقی اس مقام پر نہی
کو محمول بر معنی تسلی فرماتی ہین تو مثل شیعون کی معنی اصلی حقیقی سے عدول
کرتے ہین پھر معنی اصلی سے عدول کرنے کو لغو کیونکر ٹھہراتے ہین اور
شیعون نے کب معنی تسلی سے اس مقام پر عدول کیا ہی تا آنکہ ان معنون کو اصلی
نہین ٹھہراتی جیسا کہ نہی بر خلاف تصریحات اپنے علماء اصول کی ٹھہرایا ہی اور جب یہ معنی
اصلی نہوئی تو ضرور ہی کہ محتاج بقرینہ ہون اور قرینہ انبیا مین عصمت انبیا ہی اسی لئی
شیعون نی جہان کہین نہی متعلق بانبیا ہی وہان مقتضای متعلق نہی سی کہ حرمت سے
عدول کیا ہی طرف معنی تسلی وغیرہ کی مثل نہی قبل از وقوع فعل تقدما للحفظ کما فی قوله
تعالی لا تطع منهم آثما او کفورا لیکن اسکی لئی ضرور نہین ہی کہ جو نہی متعلق بغیر
انبیا ہی اوسمین بھی خواہی نخواہی بلا وجہ عدول کرین ہان اگر کوئی وجہ عدول قایم ہو
تو کرینگی اور اگر غرض یہ ہی کہ جو نہی متعلق بخوف ہی مطلقا خواہ نسبت بانبیا ہو خواہ نسبت بغیر انبیا
ضرور ہی کہ معنی اصلی حرمت سی عدول کر کی معنی تسلی پر محمول کرین تو یہ اول بحث ہی
اسلئی کہ خوف انبیا بسبب عصمت کی کسیطرح قبیح نہین ہو سکتا ہی پس معنی اصلی حرمت
اوسمین مراد لینا جائز نہین ہی بخلاف خوف غیر انبیا کی کہ باعتبار سوابق اور لواحق
کی قبیح ہو سکتا ہی جیسا کہ ہمنی خوف ابو بکر مین بالخصوص غار مین اور بالخصوص فرار مین
صف جنگ سی احد اور خیبر اور حنین مین بیان کیا **قوله** بلکہ خوف کو معصیت قرار دیکر عمدا انبیاء
پر تہمت کرتا ہی **اقول** ہرگز شیعہ خوف انبیا اور اوصیا کو معصیت نہین ٹھہراتی
بلکہ عدم معصیت انبیا مین تنزیہ الانبیا سے لکھی مین تہمت انبیا پر کرنیوالا وہی فرقہ

(حاشیہ: یعنی مقتضای نہی نہی حرمت بانبیاء علیہم السلام)

گمراہ ہی جو کہ تخطیۃ الانبیاء لکھتا ہی اور معصومین کی خطائین ثابت کرتا ہی **قولہ** جو فرقہ انبیاء کی عصمت کا قائل نہین **اقول** وہ حضرات اہلسنت و جماعت ہین جنکی بعض علماء یہانتک قائل ہین کہ کافر صادق اللہجہ بھی نبی ہو سکتا ہی فضلا من الفاجر **قولہ** تقویت دیتا ہی **اقول** تقویت دینی والی وہ نالایق ہین جو سمعی ظاہری سی عدول نہین کرتی اور آیات متشابہات سی معنی ظاہری مراد لیکر خطائی انبیاء ثابت کرتی ہین نہ وہ لوگ کہ جو انبیاء و اوصیاء کو از اول عمر تا آخر ہر گناہ صغیرہ و کبیرہ سی معصوم جانتی ہین یہانتک کہ خطای اجتہادی بلکہ اجتہاد تک اونکی نسبت نہین جائز رکھتی بلکہ ما ینطق عن الہوی کا ایمان لاتی ہین **قولہ** حالانکہ خوف منجملہ اون امور بشریت سی ہی **اقول** یہ بات سچ ہی مگر انبیاء اور غیر انبیاء مین بمقدار فرق ہی کہ انبیاء کا خوف بدلیل عصمت کبھی بیجا نہین ہو سکتا اور باعتبار سوابق اور لواحق کی خواہی نخواہی حسن ہوگا اور خوف غیر انبیاء کبھی جا اور کبھی بیجا اور کبھی باعتبار سوابق و لواحق حسن اور کبھی قبیح ہو سکتا ہی جیسا کہ ہمنی خوف ابی بکر مین بیان کیا کہ محض بیجا تہا اور نہایت قبیح تہا **قولہ** اور اوسپر خدا کیطرف سے بھی مواخذہ نہین سے ہے **اقول** اگر مراد یہ ہی کہ بالخصوص بعض خوف خاص پر مواخذہ نہین ہی تو مسلم ہی ہم بھی کہتے ہین کہ بعض خوف پر یعنے جو خوف کہ بجا اور حسن ہی اوسپر مواخذہ نہین سے ہے جیسے خوف انبیاء و اوصیاء مطلقا کہ بسبب حسن ہونیکی قابل مواخذہ نہین ہی بلکہ بعض خوف کو ہم عین طاعت و عبادت و عین ایمان سمجھتے ہین جیسے خوف خدا اور خوف عذاب اپنی سیئات اعمال پر لیکن خوف ابو بکر اس قسم کا نہ تہا بلکہ خوف بیجا اور قبیح اور عین بی ایمانی تہا کما مر اور اگر مراد یہ ہی کہ مطلق خوف قابل مواخذہ نہین ہی تو غیر مسلم ہی اور دعوائی بلا دلیل ہی اس دعوائی کاذب پر کاش کوئی جہوٹی سے بھی

اور دلیل ذکر کی ہوتی اگر مطلقاً ہر خوف میں مواخذہ نہیں ہی تو آیہ وافی ہدایہ اتخشونہم فاللہ
احق ان تخشوہ ان کنتم مومنین میں دعوی اونکا خوف کفار سی کیون مذمومہ ہوا یا انکنتم مومنین شرط اسکا ہی کہ جس طرح خوف خدا
میں ایمان ہی اسیطرح اس مقام پر خوف از کفار میں بی ایمانی ہی اور پہر تعریف مومنین
مجاہدین میں فرمایا ہے یجاہدون فی سبیل اللہ و لا یخافون لومۃ لائم
پس ہر گاہ عدم خوف از لائمین ممدوح ہوا تو خوف از لائمین البتہ مذموم ٹہرا اور پہر فرماتا
ہی فلا تخشوا الناس واخشون یعنی جن مقامات میں تمکو خوف نہ رہی منع کیا گیا
ہی وہان آدمیون سی نہ ڈرو بلکہ خدا سی ڈرو الغرض ایسے مقامات کا خوف البتہ مذموم
اور قابل مواخذہ ہی پس ہر خوف پر مواخذہ نہونا محض باطل ہو گیا اور یہ بیانات سی ہی
کہ جو خوف انکی شیوخ کبار کی واسطے سبب فرار مقابلہ در مقاتلہ کفار سی ہوتا تہا اگر جای
مواخذہ نہ تہا تو کیون خداوند تعالی نی آیہ من یولہم یومئذ دبرہ نازل فرمایا اور
کیون فقد باء بغضب من اللہ سی بہگوڑونپر اپنا غضب ظاہر کیا اور کیون و ماواہ
جہنم و بئس المصیر سی جہنم کو اونکا بازگشت قرار دیا افسوس ہی کہ حضرت مخاطب
عمدگی لت مہد جناب رسالت مآب میں موجود نتہی ورنہ صحابہ فارین اور مرتدین متخلفین
از جہاد کیطرف سے بذریعہ سند حاصل کردہ از صدر وکالت فضولی کرتی اور درپیش تقریر
دلپذیر درگاہ خدا اور رسول میں معذرت خواہ ہوتی کہ فرار و تخلف بعلت خوف ہی اور
پایا جانا معلول کا عند وجود العلۃ ضروری ہی اور خوف امور بشریت سی ہی جب سے
ہر شیخ و ولی کو مجبوری ہی اور کسے طرح قابل مواخذہ نہیں ہی تو فارین غضب خدا مین اور
متخلفین خصوصاً الثلثۃ الذین خلفوا دوری از رحمت خدا مین بمقتضائی لعن اللہ من تخلف
عن جیش اسامۃ کما فی الملل والنحل گرفتار نہوتی قولہ چنانچہ حضرت موسی و ہارون

اقول جب کل افعال کل انبیاؑ اور اوصیاؑ کی بدلیل عصمت حسن ہیں تو لاریب کہ خوف
انکا بھی بجا اور حسن تھا نہ مثل خوف ابوبکر کی بیجا اور قبیح بالجملہ ذکر موسیٰؑ و عیسیٰؑ و ہارونؑ
و ابراہیمؑ کا مخاطب کو کچھ فائدہ نہیں دیتا جب تک عصمت ابوبکر کو ثابت نکریں یا عدم
عصمت انبیاؑ ثابت نکریں و انّی لہ ذلک کاش اسیقدر ثابت کر دیتا کہ ان انبیاؑ کو بھی
باوجود اسکی کہ خدا کی طرف سے وعدۂ حفاظت ملا اور آیات حفاظت بھی مثل تعشیش الطائر
و نسج العنکبوت دکھائے گئی پھر بھی قلق و اضطراب و بیقراری اور گریہ و زاری لاحق ہوئے
اور تصدیق بوعدۂ خدا و رسول صلعم نہیں ہوئی اور پھر بھی خوف لاحق رہا تب البتہ دونو خوف
یعنی خوف انبیاؑ اور خوف ابوبکر یکساں ہو جاتی و اذ لیس فلیس **قولہ** اس خوف پر انکو عتاب
نہوی **اقول** خوف بجا اور حسن پر عتاب کی کیا وجہ **قولہ** خوف کیا تو کیا گناہ کیا **اقول**
گناہ یہ کیا کہ خوف بیجا اور قبیح کیا بلکہ گناہ کیسا عین کفر اور بے ایمانی کی کہ تصدیق قول خدا
و رسولؐ نکی **قولہ** ابوبکر کو مطمئن کر دیا **اقول** ہمکو کلام اسمین نہیں ہی کہ خدا اور رسولؐ کسی کافر
کو بمصلحۃ مثل عدم افشائی راز مطمئن کریں خصوصاً ساتھ دکھانی آیات حفظ و حراست کی مثل
تعشیش الطائر و نسج العنکبوت کی لیکن کلام اسمین ہی کہ ابوبکر کو باوجود اس سب کے
اطمینان نہوا اور اظہار بیقراری اور گریہ و زاری کی کا ربند ہوئی کما سیجئی من صحاحکم **پس**
یہی دلیل کفر اور نفاق اور بے ایمانی کی ہی **قولہ** ہمکو شہید ثالث کی سمجھ پر نہایت تعجب
آتا ہی **اقول** ہمکو حضرت مخاطب کی سمجھ پر نہایت تعجب آتا ہی کہ اظہار حزن و غم و
خوف ابوبکر کو کہ سب منشئے اوپر بے یقینی اور عدم ایمان بوعدۂ خدا و رسولؐ اور عدم تصدیق آیات
حفظ کی تھا کیونکر گناہ بلکہ کفر و نفاق نہیں کہتا اور اس خوف کفر و نفاقی کو ساتھ خوف مستحسن انبیائے
معصومین کی کیونکر مساوی کرتا ہی **قولہ** ایک ابوبکر کی ذمہ گناہ ثابت کرنیکی لئی **اقول**

سے تمنے ایک ابوبکر کی خوف سے گناہ ثابت کرنیکی لئی نسکے خوف کو قابل مواخذہ نرکہا اور کل
فارین عن الزحف کو اور کل متخلفین اور قاعدین عن الجہاد کو خدا سی خوف نکرنی پر اور
کفار سی ڈرنی پر معذور کردیا قولہ تمام پیغمبرونکی نسبت معاصی کا الزام لگایا اقول
الزام معاصی انبیاؑ جب ہوتا کہ خوف انبیا بہی العیاذ باللہ مثل خوف ابوبکر کی سبب متنبے
بر کفر و نفاق و عدم ایمان بوعدہ خدا و رسولؐ ہوتا اوسنے انبیاؑ بعلت عصمت معدول
معنی اصلی ظاہری حرمت سی ہوتی اور ہرگاہ انبیا اور ابوبکر مین فرق آسمان و زمین پایا
گیا پہر معصیت ابوبکر سی معصیت انبیاؑ کیونکر لازم آئی قولہ الفاظ خوف کو اونکے
حقیقی ظاہری معنی سی عدول کیا اقول کلام مین ہی کسنے خوف کی معنون سے
عدول کیا نہی کی سے معنے اصلی حرمت سی عدول کرنیکو خوف کی معنی سی معدول کرنا فرماتی
ہین نہین معلوم کہ یہ غباوت ہی یا غوایت ہی قولہ الفاظ خوف کی انبیاؑ کی نسبت وارد
ہین اور مفسرین نی اونکی ظاہر معنی مراد لئی ہین اقول بی شبہہ جہان خوف انبیاؑ
ہی اونکی ظاہری معنے مراد ہین کوئی خوف کی باطنی معنی نہین ہین لیکن خوف انبیاؑ بیجا او
مستحسن ہی اور خوف ابوبکر بیجا او رقبیح قولہ کسینے خوف کو معصیت اور گناہ اور نقص شمار
نہین کیا اقول اگر خوف حسن انبیاؑ کو معصیت اور گناہ اور نقص نہین کہا ہی تو اونکی معصومیت
کی وجہ ہی اسکو لازم نہین ہی کہ خوف ابوبکر کو بہی معصیت اور گناہ بلکہ کفر و عدم ایمان باللہ کوئی
شمار کری قولہ تو ایک شہید ثالث کی کہنی سی کچہ نہین ہوسکتا ہی اقول خوف انبیاؑ کو
حسن اور خوف ابوبکر کو کفر و معصیت کہنی والی فقط شہید ثالث نہین ہین بلکہ دنیا بہر کے
شیعہ ہین اور اسپر شرع اگرچہ بالفعل کچہ نہین ہوسکتا ہی تاہم اسقدر ہوسکتا ہی کہ مجالس خاص
شیعہ مین آپ کہڑی نہین ہوسکتی اور ضرورت اسکی پڑجاتی ہی کہ مثل شیوخ کبار کی رو بقرار

لاتی ہین اور سوتی او بار ہو جاتی ہین **قولہ** چنانچہ آیہ فاو جس منہم خیفۃ مین اسے اقولہ بڑے غلطے ہی **اقول** یہ بڑی غلطے اون اشقیا کی ہی جو تخطیۃ الانبیا کر سکتے ہین لیکن جو لوگ نہی کو معنے اصلی الحرمت سی بداعیۂ عصمت معدول کر کی تنزیہ الانبیا کو لکہتی ہین وہ ہر چہوٹی بڑی غلطے سی مبرا ہین لیکن اس سی آپکے حضرت ابو بکر کو جنکی عصمت کا اونکی بت پرستی اور شراب خواری نی خاک مین ملایا ہی کیا ملیگا پس جونہی کہ اونکی بارہ مین ہے ہمکو کیا وجہ اور کیا غرض کہ معدول عن ظاہر الحرمتہ کرین آپنی اونکو اپنا پیر بنایا ہی خلیفہ جی ٹہرایا ہی اب جو کچہ اونکی حق مین کرین بہت بجا ہی مگر مشکل یہ ہی کہ آپ دوسرونسے بہی وہے بات کروانی چاہتے ہین یہ بیجا ہی **قولہ** جہان لفظ لا جو حرف نہی کا ہے استعمال کیا جاوی وہان مراد نہی عن المعصیت ہوا **اقول** لڑکی میزان خوان بہی جانتی ہین کہ لا ہر جگہہ حرف نہی نہین ہے بلکہ اکثر حرف نفی بہی ہی اور کسنے اسکا دعوی کیا کہ ہر لا نہی عن المعصیتہ ہی آری آپکی محققین علما اصول اسکی تصریح کرتی ہین کہ اصل نہی للحرمتہ ہی جیسا کہ اصل امر للوجوب ہی لیکن یہ کچہ ضرور نہین ہی کہ ہر جگہہ اصلی معنی مراد ہون بلکہ جب کوئی قرینہ صارفہ نہوگا تب اصلی ہی معنے مراد ہونگی اور انبیا اور اوصیا مین عصمت قرینۂ صارفہ ہی کہ وہ ابو بکر مین نہین ہے اور اس امر کو ہر لا نہی عن المعصیتہ ہو نسی کیا علاقہ مگر ہماری مخاطب عشق حضرت ابو بکر مین ایسے از خود رفتہ ہین کہ ہر بات مونہہ سی بی ٹہکانی کی نکلتی ہے **قولہ** ہزارون اعتراض بائمہ کرام پر **اقول** خداوند قہار زبان اوس بدلگام بد انجام سے کے معترضین اشقین سی قطع کری جس سے نام اعتراض بر ائمہ کرام علیہم السلام وعلی جدہم آلاف التحیۃ والسلام نکلتا ہی اعتراض بر کرام اونہین اشقیائی لیام کا کام ہی کہ جنکو طیب ولادت سی بہرہ نہین ہی کیا بغیرتی اور نادانی ہی قیاس کرنا مال رجس بالاوثان و نجس الاعیان کو

اور انوار پاک خداوند منان کی بجا نطفہا سی ناپاک مشرکین اور زادہ ہای زواحش عاہرہ اور بجا معصومین مطہرین سلالۂ کتافی اصلاب طاہرۂ وارحام طاہرۂ ابو بکر کو عمر پر قیاس کرنا چاہے ہے ۔ ابو جہل کو پیغمبر پر سے ۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک قولہ کہ سوای اونکی عصمت کی دوسرا جواب حضرات امامیہ سی نہ بن پڑیگا اقول دوسرا بن پڑسے یا نہ بن پڑسی آپکا مونہہ توڑنی کی واسطے تویہی جواب عصمت انبیا اور اوصیا کافی اور وافی ہی اسلئے کہ مقام ماانحن فیہ مین مدار جواب شیعہ اوپر عصمت کی ہی یعنی اصل سنے دلالت اوپر وقوع حرمت کی کرتی ہی مگر معصومین مین بقرینۂ عصمت ماول ہی اور ابو بکر مین چونکہ باتفاق عصمت منتفی ہی اور وقوع خوف اور حزن بیجا باظہار اضطراب وبیقراری اور گریہ وزاری ہی کتب اہلسنت سی ثابت ہی کما مر مجملاً وسیجے تفصیلاً پس شیعون کی یا پوش کو غرض نہین ہی کہ ابو بکر کی بارہ مین سنے کو معنی اصلی سی معدول کرین قولہ پیغمبر خدا حضرت علی سی فرماتی ہین اقول جیسے خدا پیغمبر سی فرماتا ہی لا تطع منہم اثما او کفورا پس بضرورت عصمت دونونہی ماول ہین نہ نہی ابو بکر قولہ مجبوری یہ کہنی لگین گی کہ ابو بکر صدیق بھی محفوظ تھی اقول واقع مین یہ جواب مجبوری کا ہے جب جواب کچہ نہ بن پڑی تو بجز ایسے مہملات وخرخرفات کی سکنے کی اور تمکو چارہ کیا ہے اسی جگہہ سی تمہاری عاجزی جواب سی ظاہر ہی ستنے بنای الزام شیعہ مسلمات شیعہ پر رکھی ہی اور صدر کتاب مین کہا ہی کہ اونہین کی معتبر کتابون سے ہم اونکو الزام دیتی ہین اب جب اس مقام مین کچہ نہین بن پڑتے تو بنای جواب اوپر محفوظیت ابو بکر کے کرتی ہو اب تمپر واجب اور لازم ہی کہ بنا بر اپنی اقرار کی محفوظیت ابو بکر کی کسے غیر معتبر ہی کتاب سی شیعونکی ثابت کرو تم خوب جانتی ہو کہ شیعہ اونکی ایمان ہی کو نہین مانتی

بلکہ اونکو کافر او رمنافق جانتی ہین پہر اونکی محفوظیت کو کب مسلم کرینگی پس شیعون کی
مقابل مین یہ جواب دینا نہایت جہک مارنا اور گو کہانا ہی علاوہ اسکی اگر محفوظیت سے معنی
عصمت از گناہ ہی تو تم خود اقرار کر چکی ہو کہ ابوبکر معصوم نہین تہی اور اگر معنی عصمت از
معصیت نہین ہی تو معصیت ابوبکر سی کون امر مانع ہے کہ کسیکو ضرورت تاویل
معنی اصلی سے نے سی ہوا ورہم نہین سمجہتے کہ دعوای محفوظیت کس وجہ سی ہی آیا بت پرستی
سی یا شرک سی یا نفاق سی یا ارتداد سی یا شرب خمر سی قبل اسلام یا بعد اسلام اگر محفوظ
ہوتی تو ترید ون عرض الدنیا کی مصداق کیون ہوتی اگر محفوظ سے ہوتی تو موتین الدبر
سی کیون ہوتی اور ناکثین بیعت خدا و رسول سی بفرار عن الزحف کیون ہوتی آری اگر بعد
خلافت اہلسنت کی نزدیک محفوظ ہوگئی ہون تو ہو سکتا ہی گو شیعونکی نزدیک تو یہ
خلافت سراپا جلافت عین ارتداد ہی فلا تغفل قولہ از ظاہر آن عدول میکنیم اقول
بسیار بیجا میکنید کہ بدون عصمت مانعہ از معصیت از ظاہر معنی عدول میکنید پس شمارا باید
کہ از ہمی جملہ اہل معاصے و فسق و فجور عدول کنید چنانچہ ہمی فرعونی و ہامانی و نمرودی و شدادی
و دست از اسلام چہ از کرستانی ہم بردارید و بہ دہریت گرائید قولہ صاف بانکو عناد اور
عداوت سی کیون تہا اور پہلے اقول صاف بات تو یہی ہی کہ باوجود دیکہنی آیات
حفظ خداوندی کی ابوبکر کا اظہار قلق و اضطراب اور جزع و فزع دلیل نفاق ہی تم اسکو چہپا ہم
سنا بناؤ چاہو پہلے بوجہو قولہ اور سیدہی سچے باتکو کس لئی مشکل کئی دیتی ہو اقول
سیدہی سچی بات تو یہی ہی جو تم سن چکے شیعونپر تو اسکا قایل ہونا بہت سہل
اور آسان ہی اگر سنیون پر مشکل پڑی تو شیعونکی پاپوش سی قولہ اگر کوئی دوست
کے دوست پر صدمہ پہنچنے سی کارنج کری اقول اثبات دوستی ونفع دوستان

ابوبکر ہی سے شیعہ تو او نکو دشمن حضرت رسالت مآب اہلبیت رسالت سمجہہ کی جو مناسب
بحال دشمنان ہی سو ہے کہین سے گے آپ چاہین خوش ہون چاہین ناخوش ہون *
قولہ تو یہ کہنا از قبیل تشفی او تسلی کی ہی کہ از قسم زجر و توبیخ کی سے ہے اقول اگر دوست
کی حق مین کہتا ہی اور خوف اور حزن اوسکا بیجا اور درست اور مستحسن ہی تو از قسم تشفی
اور تسلے ہو سکتا ہی اور اگر کوئی دشمن باظہار جزع و فزع و قلق و اضطراب افشای راز
کرکی فکر ایذا رسانی مین سے ہے اور خوف اور حزن اوسکا بیجا اور مستہجن ہی تو بیشک زجر و
توبیخ پر محمول کرینگی سے ہر سخن جای و ہر نکتہ مقامی دارد قولہ آیتو نکی تحریف لفظی
نکروا اقول تحریف لفظی تو حضرت عثمان محرق القرآن نی کی اور تحریف معنوی تم کرتی
ہو کہ بلا وجہ و بلا قرینہ معنی اصلے سی عدول کرتی ہو قولہ اور یہ خیال نکرو کہ نہی کی حرف
کا استعمال واسطی منع اور زجر و توبیخ کی ہوتا ہی اقول یہ بات تم اپنی گرو گہنٹالون کو کیون
نہین سکہا دیتی کہ وہ نہی کو بمعنے حسرت کہی نکہین قولہ بلکہ واسطی ترحم اور شفقت کی
اقول ترحم اور شفقت اور عنایت اور محبت کوئی معنے اصلی نہین ہین بلکہ بقرائن صارفہ
عن المعنے الاصلی مراد ہوتی ہین برخلاف معنی اصلے ظاہری کی کہ جسمین احتیاج قرائن
نہین ہی یہ جائی اینکہ معنی اصلی پر قرائن بہی قایم ہون جیسے مانحن فیہ مین اظہار جزع و
فزع و قلق و اضطراب کہ مفضی بافشا راز خدا و رسول تہا و لاریب فی حرمتہ قولہ لاتحرک بہ
لسانک الی قولہ تو ان کلمات کو بہی تو اقتضے صاحب زجر و توبیخ کی کلمے سمجہین گی اقول
ہرگز نہ سمجہین سے گے اور کہین گی کہ معصومین مین بدلیل عصمت اول اور در باب ابوبکر معنی
حسرت اور معصیت پر محمول ہونگی قولہ بلحاظ عصمت حضرت کی ظاہری عدول کرینگے
اقول ہان بیشک کرینگی لیکن ابوبکر مین تو نکرینگے قولہ اور اگر ان کلمات کو حسرت

اور شفقت پر محمول کرینگے تو اپنی دعوی کی سفاہت کی قائل ہونگی **اقول** دعوے
سفاہت اور حماقت اور ضلالت اور غوایت اور بلادت یہ ہی کہ کوئی شخص بلا وجہ اور بلا
ضرورت داعیہ اور بلا قرینۂ صارفہ معنی اصلی حرمت سی عدول کرکی معنی رحمت
اور شفقت پر محمول کری اور جس جس مقامات پر کوئی قرینہ صارفہ عن المعنی الاصلی موجود
ہی جیسے نحن فیہ مین کہ عصمت مانع حمل علی المعنے الاصلی ہی پس یہ مقامات محل نزاع
بحث سی بالاتفاق خارج ہین پس سفیہ جاہل یا متعصب متجاہل وہ ہی جو غیر معصومین کو
معصومینؑ پر قیاس کرتا ہی **قولہ** دوسرا اعتراض کہ ابوبکر کو خدا و رسولؐ پر کچھ یقین نہ تھا
اقول وعدۂ خدا و رسولؐ پر یقین نکرنا یہ ایک جرم ہی کہ جسکا منشا اس مقام پر بجز بیدینی
اور بی ایمانی کی اور کچھ نہین ہو سکتا ہی آپ ہی اپنے ایمان سی کسی صاحب ایمان کا فتوا ن
دیجئے کہ جسکو وعدۂ خدا و رسولؐ پر اعتماد نہوا ہوا اور پہر وہ مومن حقیقی کہلایا ہو اگر یقین درست
ہوتا تو حزن و خوف اپنی جان کی لئی یا بقول تکی بلکہ بقول کاذبہ انکی جناب رسول خداؐ کی لئے
باوجود دیکھنے آیات کے ہرگز نہ عارض ہوتا **قولہ** وہ روئی اور ہای ہای مچائینگے **اقول** رونا اور ہائی ہائی مچانا
ایک جرم دیگر ہے علاوہ عدم تصدیق وعدۂ خدا و رسولؐ کی کہ جس سے افشاء راز خدا و رسولؐ ہوتا تھا اور
ایذا خدا و رسولؐ ہوتی اور موذیان خدا و رسول مصداق لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرہ ہین جیسا کہ
خود جناب باری نی فرما دیا ہی **قولہ** جواب یہ ہی کہ ہائی ہائی کرنا اور زور زور سی چلانا
ابوبکر صدیق کا کسیطرح پر ثابت نہین ہے **اقول** سچ ہی اور بجا فرماتی ہین کہ آپکے
نزدیک ثابت نہین ہی بسبب اسکی کہ محبت ابوبکر نی آنکھونپر پردی ڈالی ہین نعم
حب الشئ یعمی و یصم لیکن شیعہ تو بدلیل عقل و نقل ثابت کئی دیتی ہین لیکن اول
بس اس وجہ سی کہ حزن و غم اور خوف و ترس ایسے امور قلبیہ سے ہے کہ اگر انسان

اسپنے تئین سنبھالی اور ضبط کرتی تو ہرگز دوسری شخص پر منکشف نہین ہو سکتا ہی آری اگر ضبط
نکری تو مظہر اوسکی اعضا و جوارح با ضطراب و بیقراری و گریہ و زاری ہو جاتی ہین پس اگر حزن
وخوف ابوبکر محض امر قلبی ہوتا اور ابوبکر سے نے ضبط اوسکا کیا ہوتا تو پیغمبر کو اوسکی منع فرمانی
کی یا بقول تمہارے تسکین و تسلی دینی کی کیا ضرورت تھی اور حزن قلبی ابوبکر سے
انتظام امور دنیا اور آخرت مین کونسا خلل آیا جاتا تھا جسکے رفع کرنے مین خدا او رسول کو یہ
اہتمام ہو کہ ضرورت منع کرنیکے یا تسکین دینی کی پڑے پس لاریب لاتحزن منع تھا
اوس حزن وخوف سی جو مستلزم افشائی راز خدا اور رسول اور مبطل مصلحت استتار فی
الغار تھا اور وہ نہین ہو سکتا ہی مگر وہ حزن جو مستتبع شور و غل و بکا ہوا اور وہ خوف جو مسکد
صداہائی ہچل اور بیجا ارزیدن و بالا ہوا اور اگر فرمائیں کہ یہ اہتمام فقط از راہ محبت و دوستی
تھا کہ حزن قلبی ابوبکر چند ساعت کا بھی گوارا ہی خاطر خدا و رسول تھا تو ہم اسکی جواب مین
عرض کرینگی کہ محبت و دوستی بعد الایمان اور فرع ایمان ہی اور ہم ابتدای کتاب سی تا اینجا
اور از اینجا تا آخر کتاب کفر و نفاق حضرات ثلثہ ثابت کرتی ہین اور جس آیت سی آپنی کوئی
جہوٹی فضیلت ہی نکالی ہمنی اوسی جگہہ سے سچا نفاق ثابت کر دیا اور قول سابق
مین ہمنے بیان کیا کہ تصدیق نکرنا وعدۂ خدا و رسول کی اور باوجود دیکھنی آیات خدا کی
کی پہر ایمان نہ لانا اور بیقین امن و امان نکرنا اور اظہار حزن و خوف کرنا عین دلیل کفر و
نفاق ہی اور باوجود ثبوت کفر و نفاق دعوائی دوستی و محبت خلاف عقل ہی یہہ ہے
دلیل عقلی لیکن ثانی سے یعنی دلیل نقلی پس قول آپکی محدثین اور مفسرین کا ہی چنانچہ آپکے
محدث کامل شاہ ولی اللہ صاحب کتاب ازالۃ الخفا مین صحیح بخاری و مسلم سی ناقل ہین
فارتحلنا والقوم یطلبونا فلم یدرکنا منہم الا سراقۃ بینا و بینہ قید رمح او رمحین او ثلثہ

قلت یا رسول اللہ ہذا الطلب قد لحقنا فقال لا تحزن ان اللہ معنا حتے اذا دنی منا فکان بیننا
و بینہ فرسٌ لہ فقلت یا رسول اللہ ہذا الطلب قد لحقنا و بکیت قال لم تبکی قال قلت اما واللہ
لا ابکی علی نفسی ولکن ابکی علیک — حدیث یعنی خود حضرت ابوبکر نے سرگذشت بیان فرمائی
ہین کہ پس ارتحال کیا ہمنے اور قوم نے ہمارا تعاقب کیا پس نہین پایا ہمکو کسی نے مگر سراقہ
نے کہ درمیان ہمارے اور درمیان اوسکے بقدر ایک نیزہ یا دو نیزہ یا تین نیزہ کی فاصلہ
ہوگا پس کہا مینے کہ یا رسول اللہ یہ ایک شخص پہنچ گیا پس حضرت نے فرمایا لا تحزن ان اللہ
معنا تا اینکہ وہ اور قریب ہوگیا پس کہا مینے کہ یا حضرت وہ اور قریب ہوگیا یہ کہکے مین رویا
پس حضرت نے فرمایا کہ کیون روتا ہے کہا مینے کہ مین اپنے لیے نہین روتا ہون آپکے لیے
روتا ہون انتہے اس حدیث سے چند فائدہ حاصل ہوتے ہین ایک تو یہ کہ حضرت ابوبکر
کو اسقدر خوف غالب تہا کہ باوجودیکہ یہ نہین شخص تہا کہ کسقدر فاصلہ سراقہ سے تہا
ایک نیزہ کہ دو نیزہ کہ تین نیزہ دوسرے باوجود فرمانے رسول خدا کی لا تحزن ان اللہ معنا پہر
بہی رفع اضطراب و بیقراری ہنوا اور نوبت گریہ وزاری پہنچے تیسرے حزن ابوبکر بسبب ترس
و بکا کردن تہا نہ فقط حزن قلبی چوتہے نزول سکینہ مخصوص مسکِّن بالکسر تہا نہ مسکَّن بالفتح ورنہ
نوبت باضطراب و بیقراری و گریہ وزاری نہ پہنچے خصوصًا بعد فرمانے لا تحزن ان اللہ
معنا کے پانچوین صدیق کا کمال صدق و راستی کہنا کہ مین اپنے واسطے نہین روتا
ہون بلکہ آپکی واسطے روتا ہون اسپر دلالت کرتا ہے کہ ان اللہ معنا سے ضمیر جمع سے
فقط رسول خدا مراد ہین نہ ابوبکر کہ اونکو اپنا کچہ غم سے نہ تہا پس معنا مین اونکو داخل کرنا محض
لغو اور بیکار رہتا ہے یہ تہا کلام مخالفین کا اب سنئے کہ آپکے بڑے مفسر قاضی بیضاوی صاحب
بیضاوی مین یون گذارش کرتے ہین لا تحزن یعنے ابابکر کان منہ عجزا اگر معنی بالنزاع میتقدم

نو قاموس کو ملاحظہ فرمائیے کہ توضیح اوسکے بتعلق وصیحہ کرتی ہین اب قابل ملاحظہ یہ بات
ہی کہ جناب مولانا ی شوستری کی عبارت مین سب جسکے آپ ناقل ہین استیقدر ہی کہ عشی
غلبہ بکاوہ وتردید قلقہ وانزعاجیہ پس غلبہ بکا باقرار مسلم وبخاری وقلق وانزعاج باقرار قاضی
بیضا ثابت ہوگیا اب فرمائیے کہ مولانا شوستری نی آپکے محدثین اور مفسرین سے
بڑھکر کونسی بات زیادہ لکھی کہ جسکے آپ فکر ابطال اور انکار مین پڑی ہین اور جب
صیحہ بھی داخل مفہوم انزعاج ہوا تو اگر ہائی ہائی نہ تو وائی وائی سہی اور اگر موہن ہمن
نہو تو یون یون سہی الغرض ہر طرح سی بکا ی بیجا یا صدا ی بیجا ثابت ہو گیا اور آپکا
فرمانا کہ رونا اور ہائی ہائی مچانا ثابت نہین ہی باطل ہوگیا **قولہ** حزن کی معنی غم کے
ہین نہ ہائی ہائی مچانے **اقول** تہہ ترین اس سمجھہ پر یہ کسنے کہا کہ حزن کی معنی ہائے
ہائی مچانی کی ہین جناب والا حزن کی معنے غم واندوہ ہی کی ہین خواہ بوجہ خوف ہو
یا بوجہ دیگر لیکن حزن وغم دو قسم کا ہوتا ہی ایک محض قلبی کہ انسان اوسکا ضبط کرے
دوسری یہ کہ گریہ وزاری وقلق وبیقراری انسان اوسکا مظہر ہو لیکن حزن ابوبکر قسم ثانی
ہی سے تہا جیسا کہ ہمنی قول مفسرین اور محدثین سے ثابت کیا اور احقاق الحق
مین زرانداوس سے نہین ہے کہا تو اور کوئی لغت خاص اور کتاب خاص کی تصنیف کی
شیعونکو کیا حاجت ہی اور اگر تصنیف بھی کرتی تو آپ اوسکو کب مانتی ہمکو کتب عامہ
سے اپنے مطالب کی اثبات کی لئی الزاماً علی المخالف کافی ہین لطف اسمین سے ہے کہ
جسکے جوتی اوسے کا سر **قولہ** حزن کی کیا معنے لکھے ہین **اقول** جسنے اندوہ کی
معنے لکھی اوسنے محض قلبی سے کے قید نہین کی اور جسنے تعبیر بخوف کیا اوسنی بطور تسمیۃ
المسبب باسم السبب کیا اسلئے کہ وہ حزن وغم جسکا اظہار بکا وقلق وانزعاج ہوا سبب

تعجب آتا ہی علماء شیعہ سی کہ اونہون نی ابو بکر صدیق کی ایک شب کی خوف [illegible]

حضرت کا اونکی کفر و نفاق کا نتیجہ سمجھا [illegible] دیکھا اونکا عقیدہ [illegible]

[illegible]

و

ہمارا

ہوا ہی اور

موسیٰ نی خود اللہ جل شانہ

اور اوسکی لشکری مجھی قتل نکر ڈالین سب

اسکا خوف نکر تو امن و امان مین رہیگا بلکہ غلامی با امتیہ کی

ایسے موقع پر اقرار کیا ہی کہ نہ اوس سی انکار کر سکتے ہین نہ اوسمین تاویل

بعد ایس حضرت علی کی حضرت موسیٰ سی افضل ہونی پر بیان کی ہی اوسمین یہی تقریر کی ہی
کہ حضرت موسیٰ جب مصر سی مدین کو جاتی ستے تب وہ خائف و ہراسان تہی فخرج منہا
خائفا یترقب اور حضرت علی ہجرت کی رات کو بخوف پیغمبر کی بستر پر بفراغ خاطر
سوتی تہی اگر کچھ بہی خوف ہوتا تو ہرگز اونکو نیند نہ آتی اور اگر ایسی ہی حضرات شیعہ سے
خاطر جمع نہوا اور ابو بکر صدیق پر خوف و ترس کی الزام لگانی سی باز نہ آوین تو ہم اونکی
اقرار سے خود پیغمبر خدا کا خائف ہونا ثابت کرتی ہین چنانچہ صاحب تقلیب المکائد
کید ہشتاد و ہشتم کی جواب مین فرماتی ہین کہ اگر خوف قتل و قتال نبود پیغمبر خدا چرا
مخفی بیرون رفت و حالانکہ سبب ہجرت فرمودن رسول خدا محض خوف قتل بود
بار خدایا سمجھ مین نہین آتا کہ علماء شیعہ حضرت ابو بکر صدیق کی حزن و خوف

۴۸۹ [illegible]

کو کس طرح اونکی عدم یقین پر محمول کرتے ہین جبکہ انبیاؑ و مرسلین کی حزن و خوف کا خود
اقرار کرتی ہین اور خاص سید انبیار کی ہجرت کا سبب محض خوف قتل کہتی ہین ہماری
عقیدہ کی مطابق ابو بکر صدیق حضرت موسیٰ سی افضل تھے کہ خائف نہوتی پیغمبر خدا اسی
زیادہ اطمینان اونکو نہ تہا کہ قتل و قتال سی نہ ڈرتی یہ عقیدہ تو حضرت شیعہ کا ہی کہ حضرت
موسیٰ کو خائف تبلاوین پیغمبر خدا کی نسبت قتل و قتال کی خوف کو نسبت دینی کو عیب جانین
لیکن حضرت ؐ کی نسبت خوف کا خیال بھی کرین اور اونکی تقیہ کو ہتک ابرو کی خوف
کا سبب کہین جیسا کہ تقلیب المکائد کا مؤلف لکہتا ہی تقیہ بجہت خوف ہلاکت جان خود
نبود بلکہ بجہت خوف ہتک عرض و ناموس بود حالی قولہ کہ واسنستے کہ خوف حضرت
امیر المومنین ؑ نہ از ہلاکت جان بود بلکہ خوف ہتک عرض و ناموس غرضکہ ان سب باتونکی
دیکہنے سی یہ بات ثابت ہوگئی کہ الزام خوف کا ابو بکر صدیق پر کسی طرح عاید نہین ہو سکتا
اسلئے کہ اگر یہ کہا جاوی کہ اونکو خوف قتل و قتال کا تہا تو ایسا خوف باقرار علمائی شیعہ
انبیاؑ کو بھی ہوا ہی اور اگر یہ کہا جاوی کہ اونکو قتل و قتال کا خوف نہ تہا بلکہ ہتک ابرو کا
تہا و سکا خوف حضرت امیر المومنین علی مرتضےٰ کو بھی ہوا ہی جو باعتقاد شیعہ سب نبیون ؑ
سی افضل اور سب پیغمبرونسے بہتر تہی بالحاصل قرآن مجید کی آیتین اور ائمہ کی حدیثین اور
علمائے امامیہ کی اقوال اسپر شاہد ہین کہ حضرت ابراہیم سی پیغمبر جو خدا کی خلیل تہی اور حضرت
موسیٰ سی نبی جو خدا سے باتین کرتی تہی اور حضرت سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا سی رسول
جو خدا کی خاص محبوب تہی اور حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ سی امام جو پیغمبر کی وصی اور
خدا کی ہمشیر تہی اور سب پیغمبرونسی افضل اور بہتر تہی قتل و قتال کی خوف اور عزت و آبرو کے
خوف و ڈر سی محفوظ نہین رہے تو اگر ابو بکر صدیق بھی خوف و ترس سے نہ بچی ہون تو کیا عجب ہی لیکن ہمکو

نہایت تعجب آتا ہی علمار شیعہ سی کہ اونھون نی ابو بکر صدیق کی ایک شب کی خوف
پر اسقدر زبان درازی کی اور اونکی خوف کو اونکی کفر و نفاق کا نتیجہ سمجھا باوجودیکہ اونکا عقیدہ
ہی کہ تمام ائمہ کرام اوّل سی آخر تک پیدایش کی زمانہ سی موت کی وقت تک ہر لحظہ
و ہر ساعت خوف مین رہی اور امام اوّل سی لیکر امام آخر الزمان تک سب کی سب تقیہ
کرتی رہی ایک بھی ائمہ اثنا عشر سی ایسا نہین ہوا کہ جسکی عمر خوف و ترس مین نہ گذری
ہو اور ایک لحظہ بھی خوف سی مہلت پائی ہو آخر تقیہ جسکے بنا امر خوف پر ہی ایمان کا
جزو اعظم قرار دیا گیا اور التقیۃ دینی و دین آبائی امامت کا کلمہ مقرر کیا گیا پس جبکہ ائمہ
کرام باوجودیکہ موت و حیات اونکی اختیار مین کہ جب تک چاہین زندہ رہین ملائکہ اونکی حکم
مین کہ جو چاہین وہ کرین نگاہ مین اونکی وہ تاثیر اگر پہاڑ کیطرف دیکھین وہ بھی پھٹ جاوے
بازو مین اونکی وہ قوت کہ اگر ایک ہاتھ اوٹھادین سات ہزار جن قتل ہوجاوین علم کا وہ
حال کہ جو کچھ ہوا اور ہوگا سب سی آگاہ جو کچھ گذرا اور گذریگا سب سی واقف اعجاز کے
یہ کیفیت کہ عصا ہاتھ سی گرادیوین اژدہا ہو جاوی کفار او منافقین کیطرف اشارہ کرین
الگدم مین سبکو نگل جاوے اور پھر باوجود ایسی قدرت اور طاقت اور اعجاز کے تمام عمر خوف اور
ترس مین رہین اور اپنی امامت کا دعوی تک نکرین جان و آبرو کی ڈر سی کسی سی سچ بات نکہین اگر
کسے اپنی اخص خواص سی کوئی راز کی بات کہنی ہو تو دروازی بند کرلین ڈرتے
ڈرتے اپنی شاگردون کو علوم دینی کی تعلیم دین اور اگر ایک ناصبی سامنی آجاوی تو اونکا
کرجاوین سے اپنے مخلص احباب پر لعنت اور تبرا کرنے لگین اور حضرات شیعہ اونکی
خوف و ترس پر کچھ بھی طعنہ نکرین اور اونکی امامت اور فضیلت پر اوس سی کچھ شبہ نلاوین
بلکہ اوس خوف کو بہترین عبادت سمجھین اور تقیہ کو ائمہ کرام کا دین سمجھین اور ابوبکر صدیق کے

ایک شب کی خوف پیلے قصد زبان درازی کرین اور اونکی خوف ترس کہا اونکی کفر و نفاق کی
دلیل سمجھین باوجودیکہ نہ ابوبکر صدیق کی اختیار مین موت و زندگی تہی نہ ملائکہ اونکی تابع فرمان تہی
نہ علم ماکان ومایکون اونکو حاصل تہا نہ اسقدر ہزار جن کی قتل کردینی کی اونکو طاقت تہی معلوم
نہین کہ حضرت نبی ائمہ کرام کی خوف مین اور ابوبکر صدیق کی خوف مین ما بالامتیاز کیا قرار دیا ہی
کہ وہی خوف ائمہ کی حق مین فضیلت ہو اور ابوبکر صدیق کی حق مین نقص و عیب وہ ببین تفاوت رہ
از کجاست تا بکجا بلکہ اگر ہم شیعون کی عقیدہ کی موافق خوف کو انبیا اور ائمہ کی نسبت بسبب
معصوم ہونی انکی ظاہر سے عدول کرین اور اون آیات کی نسبت جنمین خوف اونکا ثابت
ہوتا ہی از ظواہر آن عدول بکنیم کین تو بہی کچہ حاصل نہین ہوتا اسلئے کہ علاوہ انبیا کی حق تعالی
کلام سی مومنین کا بہی خائف ہونا ثابت ہوتا ہی چنانچہ اللہ جل شانہ فرماتا ہی کہ ان
الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا
ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون کہ جو لوگ کہتی ہین کہ خدا ہمارا پروردگار
ہی اور پہر مضبوط رہتے ہین اونپر ملائکہ یہ کہتی ہوئی نازل ہوتی ہین کہ لا تخافوا ولا تحزنوا
کہ کچہ خوف نکرو اور کچہ حزن نکرو پس اس سی اون مومنین کا جو اپنی ایمان پر نہایت مضبوط ہوتی
ہین خائف اور محزون ہونا ثابت ہوا اور ایک دوسری جگہ پر اللہ جل شانہ مومنین سی فرماتا ہی
کہ ولا تحزنوا وانتم الاعلون کہ کچہ غم نکرو تمہین کو غلبہ ہوگا پس معلوم نہین کہ ان
آیتون مین جو مومنین کی نسبت لفظ لاتحزنوا کا ہی یہی زجر و توبیخ کیواسطے ہی یا تسلی اور تشفی
کی لئی پس یہ تو ظاہر ہی کہ قاضی صاحب بہی اسکا اقرار نکرینگی کہ یہان بہی زجر و توبیخ کی لئی
ہی بلکہ یہی فرماوینگی کہ تسلی و تشفی کی لئی ہے تو پہر ہم نہین سمجہتی کہ ابوبکر صدیق کی شان مین
جو لفظ لاتحزن کا ہی اوسکو کسطرح زجر و توبیخ کی لئی بیان کرتے ہین تعجب کی بات ہی کہ

ایک ہی کلمہ لاتحزن ہزار جگہہ واسطے تسلی اور تشفی کی استعمال کیا جاتی ہی اور ایک جگہہ واسطے
زجر و توبیخ کی ہان اگر کوئی قرینہ عتاب و خفگی کا پایا جاتا تو ہم تسلیم کرتی کہ ابوبکر صدیق سے
نسبت کلمہ لاتحزن واسطے زجر و توبیخ کی ہی سو وہ بھی نہین اسلئے جسطرح مومنین کی
نسبت خدا نی فرمایا کہ لاتحزنوا اور آگی بیان کیا کہ ابشروا بالجنۃ کہ کچہ غم نکرو تمہاری واسطے
بہشت موجود ہی یا ارشاد کیا کہ و لا تحزنوا وانتم الاعلون کہ کچہ غم نکرو تمہین کو غلبہ
ہوگا اوسیطرح پر ابوبکر صدیق سے بہی پیغمبر نے فرمایا کہ لا تحزن ان اللہ معنا - کچہ غم
نکرو خدا ہماری تمہاری ساتہہ ہی پس ظاہر ہو بون مین کچہ فرق پایا نہین جاتا اسلئے اگر ون
آیتون مین لاتحزنوا واسطے تسلی اور تشفی کی ہی تو اس آیت مین بہی تسلے کی لئی ہی اور اگر ون
واسطے زجر و توبیخ کی ہی تو یہان بہی لیکن باوجود اتحاد الفاظ اور تطابق قرائن کی لاتحزنوا کو
اون آیتون مین تسلے پر اور یہان عتاب پر محمول کرنا موجب ہزار حیرت ہی اور باعث
صد ہزار تعجب ہی لیکن ہم حضرات شیعہ کو معذور سمجہتی ہین کہ اگر الفاظ قرآنی سے اونکی
حقیقے معنے مراد لین تو تصدیق ابوبکر کی صدیقیت کا اقرار کرنا پڑتا ہی اور اگر اقرار کرین تو مذہب
ہاتہہ سے جاتا ہی پس بجز اسکی کہ قرآن کی تحریف معنوی کرین اور کلام اللہ کی لفظونکی نئی سے نئے
معنی بناوین اور کچہ چارہ نہین ہی ، دست بیچارہ چون بجان نرسد ، چارہ جز پیرہن دریدن
نیست ، یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام
جو کچہ آپنے اوپر لکہا اوسکی سمجہنی ہی اپنا قلم چلایا اور آپکی بیکار افکار کو ثبات نہ دیا اور
اگر آپ پر اوہین تیات غرسودہ انظار کو جلوہ گر کرتی ہین تو ہر چند اب ہمکو اونکی طرف
رغبت نہین ہی مگر بخاطر آپکی پہر ہم با دل خواستہ و نا خواستہ ہر جا نگی کرینگی اور اول سے
آپکی آگی ہو رہینگے گو با راول رغبت تہا اور بعد اسکی غلبہ قوت یا فقط آپکی مروت سی ہو

بہرکیف جن جن خوفونکا ان آیات مین سے آپنے ذکر کیا ہی یا خوف حسن اور بجا ہی یا مورد نہی
نہین ہی یا متعلق بمعصومین ہی کہ جسکا حسن ہونا بدلیل عصمت ثابت ہی کوئی اُنمین سی مثل
خوف ابوبکر کی باعتبار سوابق ولواحق کی بیجا اور قبیح اور مبنی بر عدم تصدیق قول خدا و رسولؐ اور
مستتبع قلق اور بیقراری اور گریہ وزاری اور مستلزم افشائی راز رسولؐ اور خداوند باری نہین قولہ
حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ اخاف ان یقتلون **اقول** جواب تقریر خوف ابوبکر بخوف
موسیٰؑ یہ وہی بجوزہ شوہار ہزار سالہ ہی کہ جسکا نشو ونما خانہ خیالی مین ہوا اور فرسودہ انظار
علما وفحول سابقین ولاحقین ہی معلوم نہین کہ کبتک حضرات اہلسنت لباسہای تقریرات
جدید اوسکو پہنا پہنا کر ہر ہر محفل مین نچاوینگی اور گائی ہوئی راگ گاوینگی حالانکہ ہم بشرح وبسط تمام
بیان کر چکی ہین کہ خوف انبیا اور اوصیا باعتبار سوابق ولواحق کی مستحسن اور خوف ابی بکر
بعد وعدہ خدا اور رسولؐ اور دیکھنی آیات حفظ وحراست کی نہایت قبیح اور مستہجن تہا اور نیز مقام
اول مین بضرورت عصمت مصروف عن الظاہر اور نیز مقام ثانی مین بعدم ضرورت داعیہ
عن الصرف محمول علی الظاہر ہی پس قیاس احدہما علی الآخر قیاس مع الفارق ہی
بالجملہ آپکی اگلی پچھلون نے فریب دہی عوام پر کمر باندہی ہی اور اندیشۂ قتل کو درمیان مقیس اور
مقیس علیہ کی ایک علت جامعہ ٹہراکی دونو خوفونکو یکسان کر دیا ہی حالانکہ یہ جامع محض غلط ہی
خوف ابوبکر تہا مگر خوف جان جسکے وجہ سی ہر ہر لڑائی سی جان بچا کر بہاگتی تہی اور مصداق
ولیتم مدبرین کی ہو جاتی تہے مگر چونکہ غار مین راہ فرار سبب آجانی کفار کی مسدود تہی ناچاری
رونی پیٹنی لگی اور افشای راز خدا و رسول کا کچہ خیال نکیا برخلاف حضرت موسیٰؑ کہ وہ راہ
خدا مین قتل ہو جانی کو اور شہادت پانیکو فوز عظیم جانتی تہی اور اپنی جان جانی سی نہ خائف تہی
مگر اس سبب سی کہ ایسا نہو کہ میری قتل ہو جانی سی ادای رسالت مین جو مقصود خداوند جل شانہ ہی

برہمی ہو جاوی اور چونکہ کوئی تدبیر شرمجہسے واقع ہوئی مقصود خدا مین نہین پڑہی تو شاید یہ امر
موجب نارضامندی خدا ہو پس حقیقت مین یہ خوف راجع طرف خوف خدا کی ہی چنانچہ
آپکی بڑی مفسر قاضی بیضا صاحب توجیہ حسن خوف موسیٰؑ مین فرماتی ہین اخاف ان یقتلون
قبل اداء الرسالۃ اور تحت قولہ نخاف ان یفرط علینا فرماتی ہین ان یعجل علینا بالعقوبۃ ولا یصبر
علی اتمام الدعوۃ واظہار المعجزۃ سے غرض حضرت موسیٰؑ کی یہ ہی کہ مین خوف رکہتا ہون
اسکا کہ قبل اداکرنی تیری رسالت کی مجہی قتل کری اور تعجیل عقوبت کری اور اسقدر مہلت نہ دی
کہ تیری دعوت کو مین پورا ادا کرسکون اور تیری آیات معجزہ کو دکہا سکون پس اس سی ثابت ہوا
کہ حضرت موسیٰؑ کو جان جانی کا خوف نہ تہا بلکہ حکم خداوندی کی عمل مین نہ اینیکا خوف تہا اور ہمنی
پیشتر اس سی بیان کیا ہی کہ خوف خدا مین عبادت ہی الحاصل قطع نظر از عصمت انبیاء بوجود دلیل
حسن خوبی کل افعال انبیاء کی ہی ہمنی حسن ہونا خوف موسیٰ کا تمہاری بڑی معتبر تفسیر سے
ثابت کردیا اب تمکو چاہیے کہ حسن خوف ابوبکر کو کوئی ہماری غیر معتبر ہی کتاب سی ثابت کردو تب
ایک خوف کو دوسری خوف پر قیاس کرو ورنہ تمہارا قیاس بدتر از قیاس اول من قاس ہی
قولہ تب خدانی فرمایا لا تخف انک من الامنین **اقول** کیون خدا پہ
افتری کرتی ہو کہین خدانی خاف ان یقتلون کی بعد لا تخف انک من
الامنین نہین فرمایا بلکہ آیہ فلما راٰھا تھتز کانھا جانٌ کی بعد لا تخف انک
من الامنین ہی دعوی حفظ قرآنی کی تو بڑی تہی اور مونہ کی ٹہوکرین کہانی لیسے اگرچہ ہی
غیرت ہو تو چلو بہر پانی مین ڈوب مرو **قولہ** حضرت موسیٰؑ جب مصر سی مین کو جاتی تہی **اقول**
کہان ہلکی کدہر چلی ذرا ہوش مین آؤ عقل کی ناخن لو گفتگو ہماری تمہاری نسبت ان خوفون
کی ہی جو مورد نہی ہین کہ تم مطلق خوف منہی عنہ کو حسن کہتی ہو اور نہی کو محمول بر تشفی کرتی ہو اور ہم

اسکو نہین مانتی پس بحث نہین ہی مگر خوف منہی عنہ مین اور بالاتفاق خوف موسیٰ وقت
سفر مدین مین منہی عنہ تہا اور اوسکی مستحسن ہونیمین کسیکو اتبک بحث نہین کی پہر اوسکا ذکر
کرنا اس مقام مین محض لغو اور گفتگو اوسمین خروج از محل نزاع ہی آری جب انسان عاجز
ہوتا ہی تو ایک شاخ سی دوسری شاخ پہ جاتا ہی اور اسیطرح سی سرود خارج از آہنگ
گاتا ہی الا انہم فی کل واد یہیمون ○ **قولہ** حضرت موسیٰ کی خائف ہونیکا
ایسے موقع پر اقرار کیا ہی **اقول** اس موقع کی خصوصیت کی کچہ ضرورت نہین ہی علماء اہلسنۃ
نی کسے موقع پر انکار خوف موسیٰ سے نہین کیا ہی آری خوف موسیٰ کی مستحسن ہونیکا بعد ثبوت
عصمت ہر موقع پر اقرار ہی اور خوف ابوبکر کی قبیح اور غیر مستحسن ہونیکا بسبب گریہ بکا اور افشاء
راز خدا اقرار ہی **قولہ** جو دلیل حضرت علی کی حضرت موسیٰ سے افضل ہونی پر **اقول** شیعون
کی پاس فضیلت جناب امیر پر بہت دلایل لامعہ اور حجج ساطعہ ہین مثل آیۂ انفسنا و انفسکم اور
مثل حدیث انا و علی من نور واحد و من شجرۃ واحدۃ و علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل فما ظنک براس الرؤس و رئیس الرؤساء
و امیر الامراء جیسا کہ تفصیل تمام اپنی مقام پر مذکور ہین پس شیعونکو اس دلیل کی کیا
حاجت ہی اگر آپ سچی تہی تو تمام عالم اور تمام کتاب کیون کہا گئی ایسی تدلیسات ابلیسی سے
کیا کام نکلتا ہی **قولہ** فی الحاشیہ واضح ہو کہ حضرت موسیٰ نی ایک ہی مرتبہ خوف نہین کیا
اقول حضرت موسیٰ نی ایک مرتبہ خوف کیا یا سو مرتبہ یا ہزار مرتبہ کیا جو کچہ کیا بہت خوب
اور بہت مستحسن کیا اسلئے کہ معصوم تہی اور افعال انکی مثل افعال ابوبکر مبتنی بر بیدینی اور بی
ایمانی نہ تہی کہ جس سی عدم تصدیق قول خدا و رسول اور عدم وثوق بآیات خدا اور افشائی
راز خدا و رسول لازم آوی **قولہ** فیاء ستیونکو سانپ کی شکل پر دکہلایا تب ہی حضرت موسیٰ نی

ڈر گئی **اقول** ہاں اللہ ڈر سے گئے مگر ردی چٹائی تو نہیں افشاء راز خدا اور رسولؐ تو نہیں کیا الغرض
جس جس جگہ پر جس جس طرح یہ خوف حضرت موسیٰؑ کو لاحق ہوا وہ مستحسن تھا اور توجہات
حسن خوف خود تمہاری مفسرین نے کی ہی وقد قال بعض العرفا فی توجیہ ہذا الخوف والعمری
ما احسن ما قال لیس خاف موسیٰ ارون تق الجہل فی الدی ہو ما کان یسمحنے عین ال
والا عمے **قولہ** فیہا خدا نے حضرت موسیٰؑ سے وعدہ کر لیا تھا **اقول** آپکو کہاں سے ثابت
ہوا کہ وعدہ خدا انتما ومن تبعکما الغالبون بہ نسبت غالب آنیکی اور ساحرین
کی تھا اور پیشتر از خوف موسیٰ ہو چکا تھا تا خوف موسیٰ کا بیجا ہونا لازم آوے آپ پر واجب
تھا کہ پہلے اس اپنی دعوی کو کتب شیعہ سے ثابت کرتے تب ایسی بات منہ سے نکالتے
لیکن سفاہت کا کیا علاج ہے اور ہم کہتے ہیں کہ جسکو کچھ بھی عقل ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ ارشاد
فرمانا جناب باری کا کہ جب خوف لاحق ہوا حضرت موسیٰؑ کو تب یہ کہی لا تخف
انک انت الاعلی کہا یہ دلالت کرتا ہے کہ خوف قبل از وعدہ علو و غلبہ تھا اور بعد از وعدہ خلاف
ہرگز حضرت موسیٰؑ کو مثل ابوبکر کے خوف نہیں لاحق ہوا اور رونے سے جیسے نہیں اور کسیطرح کا
افشاء راز خدا اور رسولؐ نہیں کیا ومن ادعی خلاف ذلک فعلیہ البیان **قولہ** فیہا با وجود وعدہ
الٰہی کے حضرت موسیٰؑ کی خوف و اندیشہ کا کوئی محل نہ تھا **اقول** آخر آپ سے ضبط نہ ہو سکا
اور جو کفر و زندقہ دل میں تھا وہ نکل ہی پڑا سے می تراود چہ کنم انچہ در آوند وقست بہ لحاظ
ابوبکر آپ نے خوف حضرت موسیٰؑ بے محل ٹھرا ہی دیا اور یہ آپنے کوئی امر جدید نہیں کیا ولیس ہذا
اول قارورۃ کسرت فی الاسلام بلکہ پیشتر آپکی اشقا الاشقیا صاحب تخطیۃ الانبیاء سے
بپاس حفظ ناموس اپنی شیخ ثلثہ کی کل انبیا کو خاطی اور مرتکب افعال قبیحہ ٹھرا چکا ہی
مگر الحمد للہ تخطیۃ الانبیا رتی اوسکی کند والحاد کو توڑا کہ جسکا آجتک با وجود گذرنے صدہا سال کی

جواب نہو سکا بالجملہ اول تقدم وعدہ الٰہی کتب شیعہ سے ثابت کرنا چاہئے تب یہ کلمہ پوچ
وباطل منہ سے نکالنا چاہیئے حالانکہ نص قرآنی اوپر تاخر وعدہ کے صریح ہے کما تقدم قولہ
فیہا دلیل عدم رضا و وعدہ الٰہی **اقول** بیان رضا و عدم رضا کا ذکر کرنا دلیل بالعجز لایا ہے
اس مقام پہ ذکر عدم وثوق اور عدم ایمان بقول خدا و رسول ہے **قولہ** فیہا تو ہزار درجہ صدیق
اکبر سے بڑھکر الزام حضرت موسیٰ پر ہو سکتا **اقول** سچ ہے حضرت موسیٰ کو بھی غلبہ بکا اور قلق
اور انزعاج ہوا اور ایمان بآیات خدا نہیں لائے اور افشای راز خدا و رسول ابوبکر سے ہزار درجہ
بڑھکر کیا ذالک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من النار **قولہ** فیہا منکرین نبوت پیغمبرون پر
طعنہ کر سکتے ہیں **اقول** حضرت سلالت شیثین نبوت نے جو کچھ کیا وہ ہرگز منکرین نبوت سے
نہو سکا سے ہیچ کافر نکند آنچہ مسلمان کردند ۔ آخر بیعت یزید بھی مسلمانون ہی نے کی تھی کہ اوسمین بڑے
بڑے مسلمان خلیفہ زادے ابن عمر ابن الخطاب بھی تھے کما مر من صحیح البخاری و المسلم اور خاندان نبوت
کا قلع قمع مسلمانون ہی کے ہاتھ سے ہوا بالجملہ آپکو بخوبی معلوم ہے کہ صاحب تخطیۃ الانبیا منکرین
نبوت سے نتھا بلکہ سواد اعظم حضرات اہلسنت و جماعت سے تھا و سنے کس قبح کو باقی رکھا کہ جسکے
نسبت طرف انبیاء علیہم السلام کے نہین دی نعوذ باللہ من ذالک الکفر و الزندقہ والالحاد
قولہ خود پیغمبر خدا کا خائف ہونا ثابت کرتی ہین **اقول** مکرر عرض گزارش و نگارش
مین آیا کہ ہم خائف ہونی انبیا اور ائمہ سے منکر نہین ہین لیکن اونکی خوف کو بعض وجہ عصمت
بیجا نہین سمجھتے بلکہ نہایت بجا اور مستحسن بلکہ عین عبادت سمجھتی ہین برخلاف خوف منافقین
کہ کفار نابکار کو پشت دیکر رو بفرار لاتی تھی اور افشار راز خدا و رسول صلعم کرنیکی لئی چلاتی
تھی آپ گالی ہو یا رنگ لاتی ہین ہم بھی مجبوری ہین کی آگی مین بجا سمجھنے مین **قولہ**
سمجھ مین نہین آتا **اقول** جب عقل پر تعصب کی پردی پڑی ہین تو کیا خاک سمجھو گے **قولہ**

صدیق کی حزن وخوف کو کس طرح اوسکی عدم یقین پر محمول کرتے ہین اقول اعلی حسی کہ باوجود
وعدۂ خدا و رسول اور دیکھنے آیات خدا کی پھر بھی رونا پیٹنا شروع کیا اور افشاء راز خدا و رسول
کر دیگی قولہ مرسلین کی حزن وخوف کا خود اقرار کرتے ہین اقول ہان اقرار کرتے ہین مگر مثل خوف
ابوبکر از راہ بے یقینی اور بے ایمانی کی نہین کہتے اور اگر بعد وعدۂ خدا اور دیدن آیات وہ بے
روئے پیٹے ہوتے تو البتہ آپ اونکی خوف کو مثل خوف ابوبکر کہہ سکتے تھے واذ لیس فلیس قولہ
سید الانبیاء کی ہجرت کا سبب محض خوف قتل کہتے ہین اقول یہ خوف ایسا مستحسن تھا کہ خدا
نے اس سے نہی نہین فرمائی بلکہ بعوض اوسکی حکم ہجرت باخفا فرمایا ورگو ابوبکر نے از راہ بے یقینی
اوسکی ظاہر کرنیمین کوتاہی نکی مگر خدا نے اوس دشمن باطنی کی شر سے اپنی نبی کو محفوظ رکہا
قولہ ہماری عقیدہ کی مطابق ابوبکر حضرت موسیٰ سے افضل نہ تھے اقول اور ہماری عقیدہ کے
مطابق کفار ابوبکر سے بدرجہا اعلی و افضل تھے فما ظنک بالمومنین فضلاً عن الانبیاء والمرسلین
فان المنافقین فی اسفل السافلین قولہ قتل وقتال سے ڈرتے تھا اقول انبیا بلکہ ادنی مومنین بھی
بعد وعدۂ حفظ خدا اور دیکھنے آیات خدا کی ہرگز نہین ڈرے چنانچہ آپکی بیضاوی صاحب فرماتے
ہین کہ جبکہ عصا اژدہا بنا اور حضرت موسیٰ ڈرے پس خدا نے لا تخف فرمایا و لما قال لہ
ربہ ذلک اطمانت نفسہ حتی ادخل یدہ فی فمها واخذ بلحییها
یعنی ہر گاہ خدا نے یہ اطمینان بخشا اونکا دل ایسا مطمئن ہوگیا کہ بے خوف و خطر اپنی ہاتھون کو
اژدہے کی منہ مین ڈالکر دونو کلا اوسکی پکڑ لئے پس اگر ابوبکر کو بھی کچھ بھی ایمان ہوتا بعد وعدۂ
خدا اور دیکھنے آیات خدا کی کبھی نہ ڈرتے علاوہ اسکی انبیاء کا خوف قتل و قتال مستتبع گریہ وزاری و
قلق و بیقراری و افشاء راز خدا و رسول نہ تھا اور ہمارا کلام قتل و قتال سے مستلزم فرار نہ تھا بلکہ خوف
ابوبکر کا اثر مین سے بھاگتی تھی اور غار مین چلاتی تھی غرض شتان ما بینہما قولہ

عیب نہ جانیں اقول البتہ کیونکہ عیب جانیں کہ معصوموں کو نقص و عیب سے مبرا جانتے ہیں قولہ علی کی نسبت خوف کا خیال بھی نکریں اقول جو خوف کہ ابوبکر کو تہا اسکو سامنے بیٹھے با اور بے ایمانی پرستی ہم ادنی مومن کی نسبت بہی ہاوس خوف کا خیال نہیں کرتے فضلا عن المعصومین قولہ جیسا کہ تقلیب المکائد کا مؤلف لکھتا ہی اقول جو کچھ صاحب تقلیب نے لکھا بہت درست لکھا اگر انکو بھی خوف جان ہوتا تو مثل ابوبکر کی لڑائیوں سے وہ سب بہاگ جایا کرتے اور رسول خدا کو نرغہ کفار میں تنہا چھوڑ دیتے قولہ الزام خوف کا ابوبکر پر کسیطرح عاید نہیں ہو سکتا اقول ہمنے بخوبی ثابت کیا کہ الزام خوف کا ابوبکر پر باعتبار سوابق اور لواحق دونوں کی عائد ہو سکتا ہی باعتبار سوابق کی بے ایمانی اور بے یقینی باوجود سننے وعدہ خدا پر اور باعتبار لواحق کی رونا پیٹنا چلانا افشاء راز خدا و رسول کرنا باب جعیت عذاب کیسا الزام چاہتے ہیں قولہ تو ایسا خوف باقرار علماء شیعہ انبیا کو بھی ہوا اقول غلط کہتے ہو ہرگز علماء شیعہ اسکا اقرار نہیں کرتے اسلئے کہ خوف انبیاء کا مثل خوف ابوبکر کی قبیح اور مستلزم استبعاد و نہی عنہ نتہا قولہ تو اسکا خوف حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی کو بھی ہوا اقول خوف ہوا لیکن بعدم تصدیق قول خدا و رسول نہیں ہوا اور مستلزم رونے پیٹنے کا نہیں ہوا اور موجب افشاء راز خدا و رسول نہیں ہوا اور مورد نہی من اللہ والرسول نہیں ہوا قولہ سب فتیوں سے افضل اقول آری جیسا ابوبکر سب مخلوقات سے اذل اور ارذل تہی قولہ الحاصل قرآن مجید کی آیتیں اقول الحاصل قرآن مجید کی آیتیں اور مسلم اور بخاری کی روایتیں اور علماء سنیہ کی اقوال سب اسی پر شاہد ہیں کہ حضرت ابراہیم اور خاتم الانبیاء اور افضل الاوصیاء کا خوف مثل خوف ابوبکر مبنی بر بدینی اور بے ایمانی اور بے یقینی کی نتہا اور خوف ابوبکر کا عین کفر و الحاد اور مستلزم مشاقۃ اللہ و ایذاء اللہ والرسول تہا لیکن ہمکو نہایت تعجب آتا ہی کہ علماء سنیہ

کیونکہ خوف بیجا اور بیجا مین فرق نہین کرتی اور خوف کفری و نفاق کو ساتھ اوس خوف کی جو
عین ایمان بلکہ طاعات اور عبادات خدا سے تہا مساوی کرتی ہین اور خوف نفاقی کفری
ہی کی چہپانی کی لئی انبیا اور معصومین پر زبان درازیان کرتی ہین اور بالکلیہ دین و ایمان سی
ہاتھ اوٹھا کر بخوف خدا بخاطر ابوبکر خوف معصومین کو بہی بیجا اور بیمحل اور قبیح اور مستہجن کہتی ہین قولہ
خوف کو اونکی کفر و نفاق کا نتیجہ سمجہا اقول سچ ہی ابوبکر مین ایسا ہی سمجہا اسلئے کہ اونکی کفر و
نفاق کی قائل ہین اور دلیل اسکی اس مقام پر عدم تصدیق قول خدا و رسول اور رونا پیٹنا اور
افشاء راز خدا و رسول ص کرنا ہی اور چونکہ معصومین ہین العیاذ باللہ کفر و نفاق کی قائل نہین ہین تو
اونکی خوف کو نتیجہ ایمان سمجہتے ہین برخلاف اونکی جو انبیاء کو مثل ابوبکر معصوم نہین سمجہتی ہین بجا
بیجال اونکی یہ ہی کہ دونو خوفون کو کفر و نفاق ہی کا نتیجہ کہین جیسا کہ مخاطب نی خوف حضرت
موسیٰ کی بیمحل اور بیجا ہونیکا اقرار ہی کر دیا قولہ ائمہ کرام الی قولہ ہر ساعت خوف مین رہی
اقول کس خوف مین رہی جو عین ایمان تہا نہ مثل خوف ابوبکر کہ نتیجہ کفر و نفاق تہا اور منہی
عنہ من اللہ والرسول تہا قولہ آخر تقیہ جسکی بنا سراسر خوف پر ہی اقول عجب نافہمی کا م پڑا ہی
کہ کچہ نہین سمجہتا کہ کہان سی کہان جاتا ہی خوف سیدنی اور بی سی یقینا ابوبکر کو مماثل کرتا ہی ساتھ
خوف مقامات جواز تقیہ کی حضرت سلامت اتنا تو سمجہے کہ جس جس مقام پر تقیہ کو شیعہ
جائز جانتی ہین وہان کا خوف منہی عنہ کہان ہی اوس خوف کا مثل خوف ابوبکر کی مذموم اور قبیح
ہونا آپنے کہان سی ثابت کیا اور حسن و خوبی پر اوس خوف کی اسقدر کافی ہی کہ خدا و رسول ص
نی اوس خوف سی راضی ہوکر حکم بجا لاو تقیہ دیا اور الا ان تتقوا منہم تقاۃ اور تقیہ کا فی البیضاوی
فرمایا اور اس بارہ مین الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان نازل کیا اور عمار یاسر کی تقیہ کی حدیث
اور جناب رسول خدا کا فرمانا ان عادوا فعد تحت اس آیہ واقعی ہے جو کی بیضاوی مین موجود ہی جو حج

سے صحیح بخاری مین التقیۃ الی یوم القیامۃ موجود ہی اسلئے تقوا باید کم الی التہلکۃ اور قال رجل مؤمن من آل فرعون یکتم ایمانہ بھی کلام خدا مین موجود ہی کلمات جیسے فی بحث التقیۃ مفصلاً انشاء اللہ تعالی الی الحضر .... تقیہ محض نتیجہ ایمان ہی بدلیل یکتم ایمانہ و بدلیل قلبہ مطمئن بالایمان اور خوف ابو بکر بقول آپ ہی کی جو نتیجہ بین کفر و نفاق جانتی ہین پس قیاس ایک کا دوسری پر سراسر جہالت و نادانی ہی **قولہ** موت و حیات اونکی اختیار مین ہے **اقول** اس ناسمجھی مین آپکا کچھ قصور نہین آپ معذور ہین یہ قصور فہم اوسی مبارک باپ اور دادی ہی جنہوں نے تعالی کا ہی کہ حدیث لا اتمیہ تو ن باختیارہم کی معنو مین انہون نے ناسمجھی یہی اختیار کیا یہ نہ سمجھے کہ جس طرح اختیار کی معنی ان شاء فعل و ان شاء لم یفعل کی ہین اوسیطرح اختیار بمعنی اصطفا و پسند کردن بھی بہت آیا ہی کما قولہ تعالی اخترتک لنفسی و فی قولہ تعالی اخترتک بکلامی و برسالتی و فی قولہ اختار موسی من قومہ سبعین رجلاً و کما فی قولہم اختار الدنیا علی الآخرۃ و فی قولہم اختار البصریون اعمال الفعل بالثانی والکوفیون الاول و فی قولہم اختار الخلیل الرفع و ابو عمرو النصب پس غرض اس قسم کی احادیث سے یہ ہی کہ انبیاء اور ائمہ علیہم السلام لقاء خدا کو پسند کرتی ہین اور مثل عمر اور ابو بکر کی موت سے کارہ نہین ہین جو مرگ سے ڈرا کرین سی مثل حضرات ثلثہ کی بھاگتی نہین کہا یہ معنے کہاں وہ معنی جو نافہم سمجھی مگر اپنی چونکہ نافہمون کا مذہب اختیار کیا ہی آپ کو ضرور ہی کہ انہین کی معنونکو اختیار کیجئی ہماری معنی آپکو ناپسند ہی ہونگے ہمین ہمارا کیا اختیار ہی ہم کلمہ حق سنا دیتے ہین آئندہ آپکو اختیار ہے سنئی یا نہ سنئی اگر سنتی تو سنی کیون بنتے **قولہ** ملائکہ انکی حکم مین ہی قولہ سبکو نقل جاوی **اقول** یہ باتین جو آپنے قدرت و اختیار کی نہین سچ ہی کہ شیعہ اسکی قائل مین کہ ایزد کردگار نی انبیاء اور ائمہ علیہم السلام کو مخصوص باین کرامات و معجزات کیا ہی اور مثل اہلسنت کی ہر کون بر ہنہ زرہ گرد اور ہر مجذوب دیوانہ صحرا نوردا اور ہر کاشت معصرہ و فرد کو صاحبان مقامات و درجات کا نہین جانتے اور

جناب رسول خداؐ کو ان جمیع فضائل مین ساری دنیا سی افضل و اعلیٰ سب سمجھتے ہین لیکن باینہمہ
کل انبیاؑ اور ائمہ کو تابع حکم و مرضی خدا جانتی ہین پس جس جگہ ان لوگون کو حکم کسی امر کے
اظہار اور اعلان کا ہوتا تہا وہان بجا اوری فرمان خدا مین سر موکوتاہی نکرتی تہی اگرچہ نوبت
سجان دمال و ہتک حرمت بظاہر پہنچی جیسا کہ جناب سید الشہداء روحی لہ الفداء نی کیا اور جس
جگہ حکم خدا باخفا و استتار و بوفی الغار ہوتا تہا اگرچہ کفار اور منافقین استہزا کرین مہان کچہ استہزا
کی پروا نکرکی حکم خدا کی تعمیل فرماتی تہی اگر مستہزئین کو کچہ بہی دین اور ایمان سی بہرہ ہوتا تو اتنا
تو سمجہتے کہ قوت اور قدرت انبیا اور ائمہ اطہار علیہم السلام محض مستعار ہی اور قوی تر کل موجودات سی
حضرت ایزد کردگار ہی اور خود فرماتا ہی ولو شاء ربک لآمن من فی الارض
کلھم جمیعا پس باوجود اس قدرت اور اختیار کی انبیا اور اوصیا کا معرض خوف و قتل
مین ڈالنا اور امثال فرعون کو چار چار سو برس تک دعوای انا ربکم الاعلیٰ پر چھوڑ دینا نہین ہی
مگر کسی وجہ سی پس وہی وجہ تقیۂ انبیاؑ اور ائمہؑ کی لئی کافی ہی قولہ تمام عمر خوف و ترس مین رہے
اقول آری مقتضای عقل و شرع یہی ہی کہ انسان دوستون پر اعتماد کری اور اپنی دشمنون سے
ہمیشہ خائف رہی اور عادی کی کید و مکر سی غافل ہونا عین حماقت ہی لیکن اس خوف کو کوئی عاقل قبیح نہین
کہتا ہی خدا اور رسولؐ نے ایسی خوف و ترس کو کبہی منع نہین فرمایا قولہ اور اپنی امامت کا دعوا تک نکرین
اقول جہوٹی کی موہ مین کیا کسی امام علیہ السلام نی دعوای امامت نہین کیا کسی نی معجزا اور دلائل قاہرہ
او معجزات باہرہ اسطی طالبین کی اسپنے امامت پر قائم نہین کئی کسی امام نی اتمام حجت منکرین
پر نہین کیا کل کسی عاقل کی باور نہین کرتی کہ دنیا کی لاکہون عقلا کی نزدیک امامت یا نبوت کسی
کی ایسا بہ عمومی کی دیوری حجت اور دلیل لائق ثابت ہو جای بلکہ وہ کل دنیا طلبون سی کی مکہ مین ہرگز ہرگز ہم
نہین ہون گو لوگ زبردستی انکو امام اور پیغمبر بنا لی گئین اگر نبوت اور امامت ایسی ہی بات ہے

تو تعجب ہی کہ حضرت مخاطب اور اونکی اوستاد جی کیون نہین باتکلف ناحق اور بیعزتی بھی گنتی بلکہ حق تو یہ
ہی کہ باوجود سعی و کوشش بسیار کی اتنیک امامت کہ شانونکی سب سی حاصل ہوئی امامت سلمانون
کی کون پونچی آپکے نزدیک امامت خلافت معنوی ابوبکر سی بھی نہایت آسان تر ٹھہرے
اسلئے کہ اوسمین بھی بڑی بڑی اہتمامات بلیغہ سقیفہ بندی اور اخذ بیعت مین بطمع دسے ہے
حکومت شام و ریاست مصر لورا یالت مین اور افسری فوج اور عدہ اعطای مال سفت کہ
عبارت خمس و زکوۃ سے ہی کرنا پڑی تھی اور نہایت حسن تدبیر اور حسن انتظام کی ضرورت ہوئی
تھی چنانچہ بڑی دادا پیر آپکی ازالۃ الخفا مین فرماتے ہین کہ وقت بیعت ابوبکر چند مشکلین پیش
آئین از انجملہ یہ کہ سادات اہلبیتؑ نی بیعت سی تقاعد کیا لیکن خلیفہ جی نی آپ حسن تدبیر و حق فہمی سی
فتنہ کو بجھایا یعنے خانۂ اہلبیتؑ جلایا نخا ہر اسی سبب سے خلیفۂ ثانی فرماتی تھی کہ بیعت ابی بکر کانت
فلتۃ وقی اللہ شرہا کما فی صحیح البخاری فی کتاب المحدود یعنی بیعت ابوبکر ایک لغزش ناگہانی تہا
کہ خدانی اوسکی شر سی بچایا الغرض بنا جائی تعجب ہی کہ خلافت معنوی مین تو یہ اہتمام ہوئے
اور امامت حقہ بقول آپکی بی کچھ کیے سنی اماموں کو حاصل ہو گئی یہ بات تو ہمارے سمجھ مین ہرگز نہیں آ سکتی
حضرت مخاطب اپنی برادران حاکمین سے جیسا چاہین ارشاد فرماوین وہ البتہ مان لین سگے چونکہ
عقل الحاکم فی القدرہ مشہور ہی **قولہ** کسی سی سچ بات نکہین **اقول** تم جھوٹی ہو اونہون نی سبھی
سچ بات کہی دشمنون سی جو حکم تقیۃً بیان فرمایا حالت تقیہ کے لئے وہی حکم سچا تھا اور دوستون سی جو حکم
غیر تقیہ مین بیان فرمایا غیر حالت تقیہ مین وہی حکم سچا تہا ع ہر سخن جائی و ہر نکتہ مقامی دارد تو اگر فرق مراتب
نکنی زندیقی **قولہ** اپنی خاص خواص سی کوئی آزار اقوال سخن ہزار البتہ عقلا کر جاتا کہ خاص خواص ہی سی کہین
اور اعادی کی منہ پر دروازہ بند کرین **قولہ** ڈرتی ڈرتی اپنی شاگردونکو علوم دینی تعلیم کرین **اقول** یہ تو آپ
فرمایا کہ اونہون نی کبھی امامت کا دعویٰ ہی نہین کیا پھر اونکی شاگرد کہان سے جمع ہو گئی جنکو علوم دینی تعلیم کرتی تھی

حضور مثل امام جعفر صادق علیہ السلام کی کہ چار ہزار شاگرد آپکی آدمیوں بالبرکہ لوگ دین کیواسطے انکی پاس
نہین جمع ہوتی تہی تو کیا عمر اور ابوبکر کیطرح انکی پاس بہی لوگ بطمع دنیا مال بغنت لینی کو جمع ہوتے
تہی الغرض عقیدہ حقہ اہل حق اس بارہ مین یہی ہے کہ ائمہ علیہم السلام مین جن لوگون نی تقیہ کیا
بحکم خدا اور رسولؐ کیا اور جنہون نے کیا بحکم خدا اور رسولؐ کیا اور بعد اتمام حجت خدا اپنی دشمنون
سے تقیہ کیا نہ دینداروں سی اور اہل دین انکی فیوض سی حتی الممکن بقدر ذرہ بہی محروم نہ رہی
اور کفار اور منافقین جس طرح فیض انبیا سی محروم رہے اوسی طرح فیض ائمہ سی حرمان نصیب ہے **قولہ** ایک ناصبی
سامنے آجاے **اقول** آری اگر وہ ناصبی مثل ثانی تہین یا ثالث ثلثہ صاحب فتنہ و فساد و دور دراز
ہی تو اوسکی سامنے اظہار سخن راز سی انکار ضرور ہی **قولہ** اپنی مخلص احباب پر لعنت اور تبرا
کرنی لگین **اقول** حقیقت مین کل لعنت اور تبری کا مرجع طرف موسسین اساس ظلم کی ہوتا
ہی مگر خدانی مخالفین کی کانون اور آنکہون پر پردی ڈالی ہین اور دلون کو اندہا کیا ہی کہ وہ نہین
سمجہتے ہین چنانچہ مشہور ہی کہ معاویہ علیہ اللعنۃ نے معاویۃ الہاویہ نی بعض مومنین کو تکلیف دے
کہ جناب امیر علیہ السلام سی سر منبر تبرا کرین اونہون نی منبر پر جا کر کہا ان علی ابن ابی طالب امیر المومنین
والمعاویۃ یا مرنی ان العنہ فلعنہ اللہ علیہ حاضرین کو دل سے سمجہے کہ جناب امیر سی تبری کیا حالانکہ
اونہون نے معاویہ پر لعنت کی **قولہ** ائمہ کرام کی خوف مین اور ابوبکر کی خوف مین مابہ الامتیاز کیا قرار
دیا ہی **اقول** اتنی ہی سمجہ ہوتی تو راہ ہدایت سی راہ ضلالت پر کیون جاتے الحمد للہ کہ یہ امتیاز
ممیزین کو حاصل ہی بچند وجہ اوّل خوف ائمہ معہود نہی نہیں ہے اور خوف ابوبکر پر نہی ہے دوم خوف ائمہ
معصومین مقارن عصمت ہی اور خوف ابوبکر خاطی مقارن بخطا سوم خوف ائمہ بر موجب فرمودہ خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور خوف ابوبکر بر خلاف فرمودہ خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہارم خوف ائمہ مستثنیٰ اوپر عین ایمان و ایقان کے
ہی اور خوف ابوبکر اوپر عدم تصدیق اور توثیق بوعدہ خدا و رسول اور عدم ایمان بآیات خدا کے ہے

پنجم خوف ائمہ مستتبع کسی امر قبیح کا نہین ہی اور خوف ابوبکر مستتبع ہی ایک امر شنیع کا کہ خدا اور
رسول کو منظور ایک امر کا استتار اور ابوبکر کو بہ بلبلنی منظور اوسکا اعلان و اظہار ہوا بالجملہ
اگر آپ ائمہ اور ابوبکر مین کچہ فرق سمجہتے تو دونکی نقل مین ہی فرق سمجہتے لا حول ولا قوۃ الا
باللہ کجا ائمہ ہدی اور کجا عبد العزی کجا نار اور کجا نور کجا کوہ کی کیڑی کی چمک اور کجا شعلہ طور
لا تستوی الظلمات والنور ولا الظل ولا الحرور ولا یستوی اصحاب النار
اصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ ہم الفائزون آپکی نزدیک فرعون و موسی اور ابوجہل اور جناب
رسول خدا یکسان ہین یہ تو فرماسئیے کہ ابوبکر کی شان مین کونسا آیہ تطہیر آیا اور کونسا آیہ مباہلہ خدا نے
نازل فرمایا کونسا سورہ ہل اتی اور قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی کہد کہا گیا
الغرض فرق درمیان ائمہ طاہرین کی اور اخوان من کان من الکافرین کی ایسا خوب روشن
اور جلی اور مثل آفتاب نصف النہار کی منجلی ہی پس اسی وجہ سی ہم فرق بین الفریقین کرتی
ہین اگر آپکو بہی خدا ہدایت دی تو آپ بہی سمجہین قولہ علاوہ انبیا کی خدا کی کلام سی مومنین کا بہی
خائف ہونا ثابت ہوتا ہی اقول نہ انبیا اور اوصیا کی خوف کا ہمکو انکار ہی نہ خوف مومنین کا انکار
بلکہ ہمنی مکرر بیان کیا بعضی اقسام خوف نہایت مستحسن بلکہ عین طاعت اور عبادت خدا ہین کلام اوس خوف
مین ہی جو مثل خوف ابوبکر کی قبیح اور مستہجن ہی کہ مبتنی اوپر عدم تصدیق وعدۂ خدا و رسول
اور مستتبع گریہ و زاری و بیقراری و افشای راز رسول خدا و نمباری ہی اوسکو ہم فزع عن الحق
ہی قولہ اللہ جل شانہ فرماتا ہی ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل
علیہم الملائکہ الخ اقول جس خوف کا ذکر اس آیہ وافی ہدایہ مین ہے
وہ خوف جان و مال انہین وہ خوف از کفار اشرار نہین وہ خوف دنیاوی نہین بلکہ خوف اخروی
ہی اور یہ وہ خوف مصداق خشیۃ اللہ ہی جو راس من اللہ ہی اور مومنین کی لئی دار دنیا مین عین عبادۃ

اور طاعت ہی اور بستی بکمال وین وایمان ہی پس اس خوف کو ذکر کرنا مقابلہ مین اوس
خوف کی جو سزا سر سید یتی اور معصیت خدا و رسول ہی کا حضرت مخاطب ہی توضیح اسکی
اس طرح پر ہی کہ جناب باری بہ نسبت مومنین کاملین کی فرماتا ہی کہ جن لوگون نی ربنا اللہ
کہا یعنے ایمان بخدا لائی اس طور پر کہ اوسکی ذات اور صفات اور احکام سب کا ایمان لائی
پس داخل ہوگئی تحت مین اسکی کل ضروریات ایمان ثم استقاموا بعد اسکی اوس ایمان پر اور
مقتضائی ایمان پر مرتی دم تک ثابت قدم اور مستقل ہی رہے یعنی مثل صحابۂ مرتدین کی مرتد
نہین ہوگئی سے ایسے کامل ایمانون پر وقت مرنیکی یا قبر مین یا وقت بعث و نشور کی یا تینون وقتون
مین علی اختلاف التفسیر ملائکۂ رحمت جانب پروردگار سے بہ بشارات نازل ہونگی اور
اونسے کہینگی کہ تم لوگ نہ ڈرو ہولہای قیامت اور عقابہای جہنم سی اور غمگین نہو واسطے
فوت ثواب کی یا بوجہ معاصی سابقہ کی کہ وہ مغفور ہین اور بشارت لو بہشت عنبر سرشت
کے وہ بہشت کہ جسکا دار دنیا مین انبیا کے توسط سے وعدہ کیا تہا پس باتفاق مفسرین اس آیہ مین بیان حال دنیا
نہین ہی بلکہ بیان حال اوس وقت کا ہی جسوقت انسان دار تکلیف سی خارج ہو جاتا ہی پس یہ خوف
جسکا ذکر اس آیہ مین ہی دار دنیا مین نہایت مستحسن اور عین ایمان اور طاعت تہا اور نہی لا تخافوا
کو جو خارج از دار تکلیف اطلاق کی گئی ہے نہی تکلیفی تہرا ئیے ٹہرانا ممکن نہین ہی اور کلام ہمارا نہی
تکلیفی مین تہا کہ بالاصالۃ تحریم ہی نہ ہر نہی مین خواہ دار تکلیف مین ہو خواہ دار آخرت مین
پس ذکر اس سے نکا اس محل فیہ مین دلیل کمال غباوت یا غوایت ہی قولہ پھر ایک دوسری جگہ
پر اللہ جلشانہ مومنین سے فرماتا ہی لا تحزنوا و انتم الاعلون اقول جناب والا آپ
ہزار لا تحزنوا نکالین مگر مثل لا تحزن ابوبکر کی نہوگا اسلئے کہ نہ تصدیق کرنا وعدۂ خدا و رسول کی
کی اور نہ ایمان لانا ساتھ آیات خدا کی اور رونا پیٹنا چلانا کہ جس سی افشاء راز خدا و رسول ہو

سے ہمنے انکی کتابون سے ثابت کردیا پس اگر اس لاتحزنوا مین بھی آپ یہ سب باتین ثابت
کردیجیئگا تو ہمکو کیا عذر ہوسکتا ہی اسمین کہ ہم اس لاتحزنوا کو بھی مثل لاتحزن ابوبکر کی محمول
نہی تحریمی پر کرین کیونکہ یہان عصمت مانعہ عن الحمل علی التحریم نہین ہی خصوصاً نظر بسیاق و
سباق آیہ کہ جسکو آپنی اپنی مطلوب کی موافق سمجھہ کی بسنت سارق القرآن چرا ڈالا ہی یہ کونسی حق پسندی
و بیدینی ہی اور اس چوسٹے پن ہی بجز خسر الدنیا والآخرة وذلک ہو الخسران المبین کی کیا فائدہ
ملتا ہے حقیقت حال یہ ہی کہ خداوند تعالیٰ بہ نسبت اون کچی مسلمانونکی جو جہاد مین جانیسے
وہن اور سستے کرتی تہی یون فرماتا ہے ولا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الا
علون ان کنتم مومنین حاصل مضمون ہدایت مشحون یہ ہی کہ جناب باری فرماتا
ہی کہ اے کچی مسلمانو ای سست یقینو جہاد مین جانیسے سستی مت کرو اور تم مین سے جو
لوگ شہید راہ خدا ہون اونپر اسقدر حزن وغم کہ وہ جہاد سے تمکو مانع ہو یا مثل شیوخ ثلاثہ
کی تمہاری لئی صورت فرار عن الزحف ہو اسلئے کہ غلبہ از جانب خدا تمہاری ہی لئی مقرر کیا
گیا ہی اگر تم سچا ایمان بخدا و رسول لائی ہو تو جیسا ہم کہتی ہین ویسا کرو یعنی سستی کمرو اور رنج
غم نہ ہی اور خوف والم سی مثل حضرات ثلاثہ کی بہاگ نکہلی ہو پس انتم الاعلون گویا علت
لاتہنوا ولاتحزنوا کی ہی جیسے ان اللہ معنا علت لاتحزن کی ہی یعنے ای کمبخت کیون روتا
بیٹہتا ہے خدا ہماری ساتہہ ہی ہمکو بچائیگا اوسی طرح سے یہان بہی جناب باری فرماتا ہی
ای کمبختو ای بے نصیبو کیون جہاد فی سبیل اللہ سے جان چراتی ہو کیون مری جاتی ہو کیون
روتی بیٹہتی ہو خدا تمکو غالب کریگا یہ جبن واضطراب تمہارا عبث ہی پس لاریب کہ نہی لاتہنوا
نہی تکلیفی تحریمی ہی کیونکہ بالاتفاق جہاد فی سبیل اللہ مین وہن اور سستی کرنا حرام ہی پس اسی
بقرینہ سیاق سے لاتحزنوا بہی اگر تحریمی ہو تو کیا قباحت ہی اور مراد حزن سے یہان بہی وہی

حزن ہو سکتا ہی جو اشال یار غار کی اسی غار مین موجب عار اور صف جنگ مین مورث فرار
اور رو تی دبرا کی الکفار العجاب ہوتا تہا اب نظر کیجیے بطرف مرتبہ سیاق کے کہ ان کنتم مومنین
اسپر دلالت کرتا ہی کہ یہ وہن اور حزن مقتضائی ایمان نہین ہی بلکہ مقتضائی بی ایمانی ہی
اور لاریب کہ جو بات مقتضائی بیدینی اور بے ایمانی ہی وہ حرام ہی پس نہی تحریمی ہوئی و
ہذا ہو المطلوب والحمد للہ اور قطع نظر اس سی کہ ہم دونون نہیون کا تحریمی ہونا ثابت کرین ہم ایک
مختصر بات یہ کہتی ہین کہ آپ مدعی ہین کہ دونو نہی لاتحزن اور لاتحزنوا کی ایک ہی قسم کے
ہین ہم اسکو باپس خاطر عاطر مسلم رکہتے ہین لیکن نہی لا تحزنوا وانتم الاعلون
کی مقید ہی بہ شرط ان کنتم مومنین کی جسکا مودی یہ ہی کہ حزن کرنا شان مومنین سی
نہین ہی اور جب یہ حزن خلاف ایمان ہوا تو جو حزن کہ لا تحزن ان اللہ معنا مین ہی
وہ بہی ضرور ہی کہ خلاف ایمان ہو اسلئے کہ بقول آپکی دونو حزن اور دونو نہی ایک ہی قسم کی
ہین پس ایک بام دو ہوا نہین ہو سکتے تو ضرور ہوا کہ حزن لاتحزن بہی بی ایمانی ابوبکر کے
دلیل محکم ہوا اور ہمارا مطلب اس سی زائد نہین ہی اب آپکو اختیار ہی کہ نہی کی جو معنی چاہیے
قرار دیجیے قولہ قاضی صاحب بہی اسکا اقرار کرینگے کہ نہی زجر و توبیخ کے لئی ہی اقول
کیون قاضی صاحب کی اقرار کا مانع کون ہی اور اگر بالفرض یہان کوئی مانع ہو تو ابوبکر مین جنکا بیچارہ نا
بیٹہا ہم آپکی کتابون سے ثابت کر چکی کہ کون مانع ہی قولہ یہی فرماوینگے کہ تسلی اور تشفی کی لئے
ہی اقول نعوذ باللہ اگر تشفی تمہارے ہوتی تو ایسا ہی کہتے کہ حسین ابوبکر کی جان سے بچے سو
بخیریت سیشیو فسی تو اسکے ملنے کی قولہ پہر ہم نہین سمجہتے اقول ہندی کی چندی
کرکی تو سمجہاتی ہین پہر بہی اگر نسمجہے تو ایسی سمجہ پر پتہر پڑین قولہ ہزار جگہ واسطی تشفی اور تسلی
کے اقول نہی اگر ہزار جگہ واسطے تسلی کی ہی تو لاکہ جگہ واسطے تحریم کی ہی اور بلا قرینہ

واسطے تحریم ہی کی ہی قولہ اگر کوئی قرینہ عتاب اور خفگی کا پایا جاتا تو ہم تسلیم کرتے اقول
معنے اصلی مین قرینہ کی کیا حاجت قرینہ معنی تاویلی کی لئی چاہئے علاوہ اسکی شیعون کی
نزدیک سیکڑون قرینہ ہین اونمین قرینہ یہ ہے کہ جب قبیح حرکات ناشایستہ ابوبکر صدیق مثل عدم توثیق بآیات خدا
عدم تصدیق بوعدۂ خدا او قلق اور انزعاج اور بکا اور قصد افشائی راز خدا و رسول ہمنے تمہاری
کتابونسے ثابت کردیا تو کیونکر ہوسکتا ہی کہ خدا و رسول ایسے افعال قبیح پر راضے ہون
ان اللہ لا یامر بالسوء و ینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی و لا
یرضی لعبادہ الکفر قولہ تمہاری واسطے بہشت موجود ہی اقول سابق مین گزرا کہ
حکم احیای دار تکلیف نہین ہی بلکہ حکم اموات ہی فالقیاس ادھن من قیاس اقل من قاس
قولہ اوسی طرح سے ابوبکر صدیق سی بہی اقول سبنے خود نہی لا تحزنوا لا تحزنوا اور نہی
کو ماثل ہونا جائز کہا ہی فتذکر قولہ پس بظاہر دونوین کچہ فرق نہین پایا جاتا ہی اقول البتہ
بظاہر فرق نہین ہی ورنہ ظاہر بینون کو نظر آتا لیکن بباطن کچہ فرق ہی کہ باطن بینونکو نظر آتا
ہی فارجع الی ما فصلنا قولہ لا تحزن واسطے تسلے اور تشفی کی ہی اقول ہمکو کنایتک
ہمکو کئی ہم سب کہتی ہین کہ لا نسلم کہ ہر جگہ واسطے تسلی و تشفی کی ہی و قد بین اسند قولہ
باوجود اتحاد الفاظ و تطابق قرائن اقول لا نسلم تطابق القرائن اسلئے کہ جن جزئونکا تمنے
ذکر کیا سکے مین سوابق اور لواحق ابوبکری کا اثبات نہین کیا قولہ صد ہزار تعجب ہی اقول
اکثر یہ منشا تعجب حقیقی جہالت ہی ہی قولہ لیکن ہم حضرات شیعہ کو معذور سمجہتی ہین اقول
لیکن شیعہ تو حضرات اہلسنت کو نہین معذور سمجہتے ہین بلکہ معاقب و معذب جانتے ہین قولہ الفاظ قرآنی سی اونکی
حقیقی معنے مراد لین اقول شیعہ ہمیشہ حقیقے ہی معنی مراد لیتی ہین چنانچہ اس مقام پر سب
نہی کو معنے حقیقے حرمت پر محمول کیا ہی تمنے البتہ معنی مجازی تشفی و تسلے ابوبکر کو

کفر وا لمحاورہ سی بچانی کی لئی مراد لیا ہی **قولہ** صد تیقیت کا اقرار کر
سنے حقیقے حرمت کی سے نہ سی مراد لئی اور اوسی سی کذب
قولہ اگر اقرار کرین تو مذہب ہاتھہ سی جاتا ہی **اقول** تم اگر
تو تمہارا مذہب ہاتھہ سی جاتا ہی اور اول الخلفا قابل نفرین
کی تحریف لفظے باسقاط سیاق وسباق کرو اور تحریف معنوی
لفظون کی نئی نئی معنے گڑہو اور کچہ چارہ نہین ہی سے
چارہ جز قبا در میان نیست **قال المخاطب** **اقول** **السلام** اگر اسپر بہی حضرات شیعہ کی ہو لوگین کچہ
یہ کہنی لگی کہ سب معنے مانا کہ خوف گناہ نہین اور لا تحزن تسلی کا کلمہ
کہ ابو بکر صدیق کو کامل الیقین پیغمبر صاحب کی وعدہ پر اور خدا کی حفاظ
خوف نہوتا اوسکا یہ جواب ہی کہ خود حضرات شیعہ کا اقرار ہی کہ
پر خفا ہوتی تہی اور فرماتے تہی کہ چپ رہو اپنا بکواش نکرو اور وہ نمانتے
ملحد کہہ سکتا ہی کہ پیغمبر صاحب کو بہی اپنی خدا کی وعدہ پر او حفاظت پر
افشائی راز کی کرتے تہی اوس سی پیغمبر صاحب نہ گہبراتی اور بار بار ابو بکر
خفا ہوتی پس جو اوس ملحد کو حضرات شیعہ جواب دین وہی ہمارا
لیکن اگر کوئی ذرا بہی غور کری تو موافق اصول اور عقائد شیعہ کی
نسبت خوف وحزن کا اطلاق ہو ہی نہین سکتا اسلئے کہ اگر وہ غار
مین خائف تہی تو ہم پوچہتے ہین کہ اونکو اپنی جان کا اندیشہ تہا
یا پیغمبر صاحب کی ایذا و مصیبت کا خوف اگر اونکو اپنے جان

لسروہ دشمنون سی ملی ہوئے تہی اور راز فاش کرنا چاہتی تہی اسلئے کہ اگر وہ کافرون سی ملے
ہوئی تہی تو پہر اونسے اونکو کیا ڈر ہوتا اور اگر کافرونسے ملی ہوئی نہین تہی بلکہ اونکو کافرون
کی طرفسے خیال سانپ اور اپنا پہونچنے کا تہا تو اس سی دو باتین ثابت ہوتی ہین ایک یہ کہ
تہا بسبب ایمان اور رفاقت پیغمبر کی ابوبکر صدیق سی ایسے دشمنی رکہتی تہی کہ اونکی قتل
کی درپی تہے تو اس سی وہی بات ثابت ہوئی جسکا ہم دعوی کرتی ہین دوسری یہ کہ سبب
ابوبکر صدیق کا ارادہ راز فاش کرنیکا نہ تہا اسلئے کہ جن لوگون سی خود اونکو خوف تہا اونکی
ڈرسی غار مین چہپے ہوئی تہی اونہین پر اپنا راز ظاہر کرتے اور اپنی آپکو معرض ہلاکت مین ڈالتے
اور اگر یہ کہا جاوی کہ ابوبکر صدیق کو خوف پیغمبر صاحب پر صدمہ پہنچنی کی خیال سے تہا تو یہ
خوف ہزار اطمینان سے بہتر ہی اور ایسے عیب پر ہزار ہنر قربان ہین اور ایسی خوف کو
حضرات شیعہ گناہ کیا اگر کفر بہی سمجہین مگر ہم ثواب کیا ہزار ایمان سے بہتر سمجہین گی اور
سمجہتی ہین اور اسی خوف سی حضرت صدیق اکبر کی صدیقیت کا اعتقاد کرینگی اور کرتے ہین
اسلئے کہ اگرچہ ابوبکر صدیق کو پیغمبر صاحبؐ کی جان اور سلامتی پر یقین کامل تہا مگر جب اونہون
نی دیکہا کہ شاہ ہر دو سرا بادشاہ دین و دنیا ایک غار تنگ و تاریک مین رونق فزا ہی اور جس
طرح چاند کسیوقت ابر مین چہپ جاتا ہی اسے طرح ماہ نبوت غار مین چہپا ہوا ہی اور جسکا مقام
عرش و کرسے ہی وہ ایک تنگ جگہہ مین قیام فرما ہی تو یہی حالت پیغمبر کی ابوبکر کی دل کو پارہ پارہ
کرتے تہی اور اونکو غمگین کرتی تہے چنانچہ ابوبکر صدیق کا اول غار مین جانا اور اوسکو صاف
کرنا اور سب سوراخون کو اپنے قبا چاک کرکی بند کرنا اور پیغمبر صاحب کو بلانا اور اپنے زانو
پر سلانا اسپر شاہد ہی اور پہر ایسے دردناک حالت مین جب اونہون نی کفار کو در غار پر دیکہا تو
بخیال ایذائے پیغمبر کے جو کچہ صدمہ اونکی دل پر ہوا ہوگا اوسکو وہی جانتی ہین یا وہ عاشق جانے

جسکا معشوق اوسکے سامنے کسی تکلیف وایذا مین مبتلا ہوا ہو اور دشمن اوسکی اوسپر حملہ آور ہوئے ہون اوسوقت کوئی اوس عاشق مسکین کی کیفیت دیکہی کہ اوسکو اضطراب ہوتا ہی یا وہ اطمینان سی بیٹہا رہتا ہی ہان جسکو عشق ومحبت سی خبر ہی نہو وہ عاشق صادق کی خوف واضطرار پر طعنہ کرے تو کیا کری ای بہائیو اول ذرا پیغمبر صاحب کی ساتہہ محبت پیدا کرو تب جو پیغمبر صاحب کی جان نثار ستے اونپر الزام لگاؤ مگر جب تمکو محبت ہی نہین ہے تو تم اوسکی حقیقت کیا جانو

تو نازنین جہا سنے و نازپروردہ ❊ ترا ز سوز درون و نیاز ما چہ خبر

چو دل بمہر نگارے نہ بستہ ای ماہ ❊ ترا ز حالت عشاق بینوا چہ خبر

ای شیعیان پاک ذرا مہربانی کرکی اپنی شہید ثالث کی منہ لگا فیونپر غور کرو کہ ابو بکر صدیق کی حزن وغم کی نسبت کیا کچہ زبان درازی فرمائی اور ... من جزعہ ... انہ ما یکون ... اکان کہکر اونکی شان گستاخی کر وہ تحریر اونکی خاک مین مل گئی اور سب تقریر اونکی ہبآء منثورا ہو گئی آنرا نہین باتونپر خیال کرکے اصلی خوف اور حزن سی انکار فرمایا اور اوسکو تصنع اور بناوٹ پر محمول کیا اہل انصاف سی امید ہی کہ ذرا مل لگاکر اوسکو بہی سنین اور کچہ سحر بیانی اور جادو زبانی اوس بیان مین حضرات امامیہ نی کی ہے اوسپر احسنت وآفرین کہین اور اسکا کچہ خیال نکرین ایک دعوی کو چہوڑکی دوسرا دعوی کیون کرتی ہین اور ایک امر کا اقرار کرکے اوس سے منکر کیون ہوجاتے ہین اسلیئے کہ یہ امر خاص اسی بحث کی ساتہہ مخصوص نہین ہی بلکہ ہر کلیہ اور ہر جزئیہ مین اس شان کا ظہور ہی ابہی کیا ہی جب مباحث امامت وخلافت کی آوینگی تب دیکہنا کہ یہ حضرات کیسا رنگ بدلتی ہین اور کیسی نئی نئی گل بوٹے اپنی تقریر کو زینت دیتی ہین سے شاہد لربای من بیکند از برای من نقش ونگار ورنگ وبو تازہ بتازہ نو بنو جب حضرات امامیہ نی دیکہا کہ حزن وخوف کے

اثبات سی محبت صدیق اکبر کے ساتھ پیغمبر صاحب کی ثابت ہوتی ہی تب اس دعوے
کو چھوڑ کر یہ دعوی کیا کہ ابوبکر کو کچھ خوف نہتا بلکہ واسطے فاش کرنی راز کی جزع وفزع کرتی
تہے جیسا کہ رسالہ حسینیہ مین لکہا ہی کہ غرض ایشان از جزع وفزع وفریاد برائے آن بود کہ تا کفار
را اطلاع گردانند و آنہا بدانند کہ درین غار است و ملا خضر مشہدی نی لکھا ہے کہ وایضاً
مما اشتهر من الجزع الحیة ایاہ انما کان یمد رجله بریة اطهار السر امر
کہ جب ابوبکر کا کام رونی اور پیٹنے سے بہی نہ نکلا تب پاؤن بڑہا دیا کہ اوسکو دیکھکر کفار اندر
غار کی سب چلے آوین تب خدا نی سانپ کو حکم دیا اوسنی پاؤن میں اونکی کاٹا تب بمجبوری پیغمبر صاحب
کا رانہ فاش ہونسی بچا اسکے جواب مین ہماری زبان سی کوئی بات بہی نہین نکلتے اور
ایسے حکیمانہ تقریر کے تردید مہی ہو ہی نہین سکتے اگر از شرق تا غرب اور از جن تا انس
جمع ہون تب بہی کسی سے یہ عقدہ حل نہوگا فی الحقیقت جو صاحب تقلیب المکائد نے
اپنے بزرگونکی تقریر نقل نکرنے پر مولانا صاحب قدس اللہ سرہ پر غصہ کیا ہی وہ نہایت ہی بجا
تہا اگر وہ ان تقریرونکو نقل کر دیتے اور بلفظہ ان عبارتونکو لکہہ دیتے تو حقیت مین مذہب امامیہ
کی پہر کسیکو کیا کلام رہتا اور پہر ابوبکر صدیق کی فضیلت کو کوئی کس طرح ثابت کر تا اے یارو
انصاف کرو اور حضرات امامیہ کی مجتہدین کی غزارت علم پر لحاظ فرماؤ کہ جو بات ہی وہ حکیمانہ
جو قول ہے وہ محققانہ **بقول المتمسک بولاتیہ علی بن ابیطالب علیہ السلام**
ہم بموجب آیات قرآنی سے ثابت کر چکی کہ بعضے از اقسام خوف گناہ ہین اور بعضے مین
طاعت اور عبادت ہین لیکن خوف ابوبکر محض گناہ تہا بلکہ سبتنے بر بدینی اور بے ایمانی تہا
اسلئے کہ ادعان بقول خدا و رسول نکیا اور ایقان آیات حفظ وحراست نکیا اور خوف بیجا اوسکو
ہیجل کیا اور مظہر اس خوف کا گریہ وزاری وقلق وبیقراری ہوا کہ جس سے قریب بافشا راز

خداوند باسرے ہوا بعد ان حرکات ناشایستہ کی چاہین نہی کو تسلے پر محمول کرین یا تحریے
کہین اہل انصاف کو اختیار ہی جیسا کہ تردید قول سابق مین ہم سے لکہچکے حضرت مخاطب اوسکی
جواب مین ہر طرف ناپتی ہین سے کبہے تو مطلق خوف کو مستحسن کہتے ہین اور دلیل استحسان مجوزی
خوف انبیاؑ کہتی ہین اور کبہی خود سوچتے ہین کہ بعد انو عدۂ خدا و دیدن آیات خدا خوف مستحسن نہین
ہو سکتا بلکہ محض بیجا ہے تب جواب مین فرمانی لگتے ہین کہ یہ حرکت بیجا و نامستحسن فقط ابو بکر ہی
سی نہین ہوئی بلکہ انبیاؑ سے بہی ہوئی پس جو شیعہ بہ نسبت فعل نامستحسن انبیاؑ کی جواب
دینگی وہی جواب ہم ابو بکر کے فعل نامستحسن کا دینگی چنانچہ پیشتر اس سے حضرت مخاطب بیجا
و بیمحل ہونی خوف حضرت موسیٰؑ کی تدرے ہو چکی اب بکمال صدق ایمان جناب رسول خداؐ
کا بہی خائف بخوف بیجا ہونا بیان فرماتی ہین باین دلیل کہ اگر خائف نہوتی تو ابو بکر کو کیون
بار بار رونے چلانی سی افشاء راز کر نیسے منع کرتی تہی اور یہ خوف بہی بعد وعدۂ خدا اور بعد
مشاہدۂ آیات خدا کی تہا تو مثل خوف ابو بکر قبیح و بیجا اور العیاذ باللہ مثبت بدینی اور بی یقینی
جناب رسول خداؐ ہوا اب حضرات شیعہ اسکا جواب دین یہی مقصود حضرت مخاطب کا
اور ہم جواب از خوف موسیٰؑ دیچکی اور قبل اسکی کہ جواب از خوف رسول خداؐ دین خدمت مین کچہ
مسلمانونکی گزارش کرتی ہین کہ وای برین مسلمانی کہ محض بخاطر ایک بت پرست چہل سالہ بدکار
کی انبیاؑ کبار کا بدکردار ہونا ثابت کیا جاوی اور تخطیۃ الانبیاء کیے جاوی اور حیرت یہ ہی کہ اپنی
پیغمبرؐ کی طرف افعال قبیحہ کی نسبت دین اور شیعون سی اوسکا جواب مانگین کیون یارو کیا
شیعہ ہی فقط مسلمان ہین اور وہ حضرت شیعون ہی کی پیغمبر ہین جو تم شیعون سی
جواب مانگتی ہو بہر کیف تم جو چاہو افترے اور بہتان سے اپنے پیغمبر پر باندہو لیکن ہم اونکو اپنا پیغمبر
برحق اور معصوم عن کل الصغائر و الکبائر جانکر جواب دیتی ہین کہ وہ جواب ہرگز ابو بکر کی طرف سی

نہین ہوسکتا ہے توضیح اوسکی یہ ہی کہ باتفاق کل شیعہ وسنی ابوبکر کا خائف ہونا ثابت
ہی بلکہ منظہر خوف وقلق وانزعاج وبکا ہونا بہی ہمنی سنیونکی معتبر کتابونسے ثابت کردیا او خود
محاطب خائف ہونیکا مقر ہی غایۃ الامر مطلق خوف کو قابل مواخذہ نہین سمجہا اور ہمنی اشتمال
خوف ابوبکر کا قابل مواخذہ ہونا بدلائل و براہین قاطعہ ثابت کردیا کما مر اب آئی خوف جناب
رسولخدا پر پس ہرگز خائف ہونا اونحضرت کا بعد از وعدہ حفظ خدا اور بعد از نزول آیات خدا
ثابت نہین ہی بلکہ اونکو ایسا اطمینان تہا کہ بقول آپکی ابوبکر کی تسلے او تشفے کرتی تہی پس
اگر کوئی ملحد بیدین اور کوئی زندیق اشقے الاولین والآخرین مثل حضرات اہلسنت کی اون حضرت
کی منع ہونیسے ابوبکر کو سعی اضطرابی سی اور زجر و توبیخ اونسے ابوبکر کے اوپر کرنیسے دلیل اونکے
خائف ہونی پر لاوی تو جواب ایسے ملحدونکا یہ ہی کہ جسطرح سے جناب باری نی اپنے رسول
مقبول سے وعدہ حفاظت و نصرت فرمایا تہا اسیطرح پر حکم استتار سے غار اور خروج بشب تار
کا بہی فرمایا تہا اور ابوبکر اپنے غلبہ بکا اور اظہار قلق و اضطراب بیجا سی چاہتے تہی کہ بیجا آوری
مین اس حکم خدا کی خلل پڑے اور استتار منجر باعلان و اظہار ہوجاوی جناب رسول خدا اس حرکت
بیجا سی کہ سراسر خلاف رضائی خدا سے متاذی ہوکر بار بار اوسکو منع اور زجر فرماتی تہی پس اس
منع کو اوپر خوف بی یقینے کی محمول کرنا نہایت بی یقینے اور بیدینے حضرات اہلسنت ہی کجا ایک
فعل ہدایت اور کجا فعل ضلالت یہ نہین سمجہتے کہ عدم تصدیق بوعدہ خدا جو ابوبکر سی سرزد ہوئی
عین ضلالت ہی اور جناب رسول خدا کا اوس ضلالت سی منع فرمانا عین ہدایت ہی فما لہؤلاء
القوم لایکادون یفقہون وقاتلہم اللہ انی یؤفکون **قولہ** وہی ہماری طرف سے قبول فرماوین **اقول**
شیعونکا جواب تو آپنے دیکہا کہ ابوبکر پر کیا اب ضرور ہی کہ کسے او جواب کی فکر کیجئے و اتی
لک ہذا المعجز حاشیہ پر اس مقام کی روایت کو ہمراہ شیخ عبد الرزاق لاہجی فلسفے لکہی ہی اور اوس

روایت سے اتہام جناب رسول خدا پر کیا ہی کہ باوجود اطمینان دینے جبریلؑ کے بھی مطمئن نہوئے
نشاء اوسکا سوء فہم مخاطب ہی اگر جناب رسول خدا جبریلؑ کی اطمینان دینے سے مطمئن نہوئی تو پھر
کیا ابوبکر اور عمر کے جواز نیون مین اونکو تنہا چھوڑکر بھاگ کھڑے ہوتے تھے اطمینان دینے سے مطمئن
ہونے سکتے تھے یا حکم خدا اونکی فاصدع بما تومر عمل ہی مین نہین لائی اور مثل ابوبکر کی بجز رونے چلانی
کی اوسنے کوئی کار ادائی رسالت عمل ہی مین نہین آیا بالجملہ چونکہ امر فاصدع بما تومر مین کوئی کلمہ
طمانینت نہتا بلکہ فقط حکم ادائی رسالت تہا پس آنحضرتؐ نی شکایت مستہزئین یا منین عن الدعوہ
کی کہ وہ تعمیل حکم بدرجہ کمال نہین ہونی دیتے اور چونکہ کوئی تدبیر اونکی دفع شر کی بے مجھسے نہین بن پڑتی
مین ڈرتا ہون کہ مبادا عدم تکمیل دعوت موجب نارضامندی خدا ہو اور بعد اسکی کہ حضرت جبریلؑ
نی مژدۂ جانفزای انا کفیناک المستہزئین جو دلالت اوپر سزا پانی اون طاعنین کی کرتا تہا گوش حق
نیوش مین پہونچایا وہ حضرتؐ مطمئن ہو گئے اور کمال خوشی اور خورمی سے پوچھنے لگے
کہ ای جبرئیلؑ اس مژدۂ جانفزا کا وقوع کسوقت عمل مین آیا حالانکہ وہ طاعین ابے یعنی تہوڑے
دیر ہوئی کہ میری پاس سے تہے حضرت جبرئیلؑ نی جواب مین فرمایا کہ ہان اسے وقوع اسکا ہوا تبلا
اس حزن وخوف کو جسکا مرجع طرف خوف خدا کی تہا خوف بیدینی اور بے یقینی ابوبکر سے اور لونکی
ہونی چلانے سے باوجود دیکھنے آیات خدا کی کیا واسطہ اور کون مناسبت ہی جواب قیاس یا دہا
علی الآخرین قولہ موافق اصول اور عقائد شیعہ کی حضرت صدیق کی نسبت خوف وحزن
کا اطلاق ہو سکے نہین سکتا اقول خوفکو کون پوچھتا ہی موافق اصول اور عقائد شیعہ کی تو ابوبکر
پر سوائی کفر ونفاق کی کسی چیز کا اطلاق ہو ہی نہین سکتا ہے قولہ علی کہ اگر وہ اقرار کرین
کہ ابوبکر صدیق حقیقت مین خائف تہی اقول جس امر کو ہمنے آپکی کتابون سے ثابت کردیا وہ
اظہار خوف بیقراری اور سبکر نیوزاری ہی کہ مقتضے بافشار انقضا در سول ہی باستقصد علیہ الصر

از خوف حقیقت مین تہا یا از راہ مکر و فریب تہا یہ خدا کو معلوم ہی احتمال دونو ہو سکتی ہین اور دونون
کی انتہا بینی پر سب قولہ ہم پوچہتی ہین کہ اونکو اپنے جان کا اندیشہ اقول اگر خوف واقعی
تہا تو بی شبہ ایسا ہی اندیشہ تہا خواہ اندیشہ جان ہو خواہ ابن ربیعہ کی کفش نعال کا ڈر ہو قولہ
یا پیغمبر صاحب کی ایذا و مصیبت کا خوف اقول ابوبکر تو بقول مسلم و بخاری اسکے مدعی تہی
کہ شیعہ ابوبکر اور مسلم اور بخاری تینون کو صادق نہین جانتی اور کہتی ہین کہ اگر ایک فی الواقع ہی خیال
ابوبکر کو پیغمبر کا ہوتا تو کبہی پیغمبر کو تنہا زغۂ کفار مین چہوڑ کر نہ بہاگتی قولہ تو یہ قول باطل ہوا جاتا ہی کہ وہ دشمنون
سی ملی ہوئی تہے اقول اگر خوف فقط بخدع و فریب تہا تو اس قول کی صحت مین کیا شبہ
ہی کہ پیشتر سی ملی ہوئی تہی اور اگر خوف واقعی تہا تو لاریب کہ جان بچنی کی طمع ہی تہا اور یہ خیال بہی تہا کہ
اسیوقت ہاتہ آئے تا مال و منال ہاتہ لگی اجمال افشاء راز سو غرض کو ذریعہ کفار سی ملجانیکا قرار دیا قولہ تو پہر اوسنے
اونکو کیا ڈر تہا اقول خوف خدمت کا ہونا تو ظاہر ہی لیکن خوف واقعی بسبب قبل ملجانیکی اوسکے
بہی پایا جاتا ہی کوئی شک نہین ہو سکتا اور افشاء راز رسول اللہ صلعم اوسی خوف کی مٹانے
کی تدبیر تہی قولہ دو باتین ثابت ہوتی ہین ایک یہ کہ کفار بسبب ایمان اور رفاقت اقول
آری یہ بات ٹہیک ہی مگر نہ ایمان حقیقی تہا نہ رفاقت تہی بلکہ ایمان نفاقی تہا اور رفاقت
بطمع دنیا سے تہی کما ثبت من قولہ تعالی تریدون عرض الدنیا قولہ جن لوگو نسی انکو خوف تہا ان قولہ
او نہین پر اپنا راز ظاہر کرتی اقول آری جن لوگونسی خوف تہا او نہین سی ملجانیکی لئی راز رسول اللہ ظاہر
کرتی تہی کہ جان بہی بچ جاوے کہ جسکی ڈر سے روتی تہی اور اس حسن خدمت کے صلہ مین کہ ہمنی رسول خدا کا
بہید بتایا تہا کچہ ہاتہ بہی لگ جاوی آپکی نزدیک خوف ابوبکر کا ساتہہ افشاء راز رسول اللہ کی جمع ہونا گویا کہ جمع نقیضین
ہی یہ کیسی الٹی سمجہ ہے کہ علت و معلول کو نقیضین سمجہتے ہین یہان تو خوف ہی علت افشاء راز
سے اسلی کہ اگر خوف کفار نہ ہوتا تو کفار سے ملجانیکا ارادہ نہ کرتی اور اگر ملجانے کا ارادہ کرتی

تو افشاء راز بے نکرتی قولہ اپنی آپکو معرض ہلاکت مین نہ ڈالتی اقول معرض ہلاکت سی نکلنی
ہی کی لئی تو افشاء راز رسول اللہ کیا پہر معرض ہلاکت مین پڑتا کیسا آپ ہی اگر کفار سے قصد
مجانی کا نکرتی تو ابوبکر اپنے بیٹے اور بیٹی سے اپنے تئین البتہ معرض ہلاکت مین سمجھتے
ہتی گو حقیقت مین نظر بحفظ اللہ و لرسولہ جائی امن و امان مین ہون بہرکیف جو حرکات ابوبکر سی
صادر ہوئی آپکے آنا بو نسے ثابت کردی گئی باقی رہا یہ کہ یہ فعال کس وجہ سی صادر ہوئی لیکن چونکہ
ہم ابوبکر کو مرد کہن سال گرگ باران دیدہ سرد و گرم چشیدہ جانتی ہین انکی کل حرکات کو محمول سون
تدبیر پر جان بچانیکے اور دنیا ہاتھ آنی کی کرتی ہین اس طرح پر کہ انہون نی اپنے طرف
سی تدبیر کامل کی خواہ بمساعدت تقدیر چلی یا نہ چلی اب آپکو کوئی چارہ نہین ہی جز اسکے کہ
یا تسلیم شیعون کی ان حرکات ثابتہ از کتب اہلسنت کو تدبیر حصول دنیا اور تدبیر دفع خوف عن
نفسہ الشریفہ پر محمول سمجھئے یا حماقت اور بیوقوفی ابوبکر کے قائل ہو جئی کہ جنسے ایسے حرکتین
بیجا اور بیکار اور لغو ہوئین کہ جس سے اپنی پاؤن مین خود کلہاڑی ماری تہی **قولہ** اگر کہا جاوے
کہ ابوبکر صدیق کو خوف پیغمبر صاحب پر صدمے پہنچنے کی خیال سی تہا **اقول** پیغمبر صاحب پر صدمے
پہونچنے کا خیال اگر ہوتا تو کفار ہی کی ہاتہ سے صدمہ پہونچنے کا خیال ہوتا اور یہ بیہودہ ہی
ہی یہ امر کہ پیغمبر کا خیال نہین ہو سکتا ہی مگر بعد از ایمان بخدا و رسول و بعد تصدیق بقول
خدا و رسول اور ابوبکر کا ایمان اگر درست ہوتا اور تصدیق بقول خدا و رسول
حفظ و حراست خدا مین کی ہوتی اور امدادات خداوندی پر وثوق حاصل ہوا ہوتا تو ہرگز صدمہ پہنچنے
کا خیال خواب مین سے نہوتا جیسا کہ جناب رسول خدا کو نہوا اور بقول تمہارے ان اللہ معنا کہہ کر
ابوبکر کو تسلے دیتی تہی پس سے بی پایا گیا کہ جسکا ثبوت خوف قبیح کرنیسے ہی اول دلیل ہے
اسکی کہ پیغمبر صاحب کا ہرگز خیال نہ تہا بلکہ اپنا ہی خیال تہا **قولہ** تو یہ خوف ہزار اطمینان سے بہتر ہے

اقول خوف صدمہ پہنچنی کا مطلقاً بعد دیکھنے آیات حفظ و حراست کی مستثنے ہیں کفر و بیدینی
و بی یقینی پر ہی پس ایسے خوف کفر و بیدینی کا ایک اطمینان سی بہی بہتر ہونا کوئی صاحب
ایمان مسلم نہین کر سکتا ہی **قولہ** ہزار ایمان سی بہتر ہی **اقول** ایک ایمان بحق سی عالم امکان مین
کسی چیز کا بہتر ہونا محض جاہل ہی وماذا بعد الحق الا الضلال **قولہ** اسی خوف سی حضرت صدیق
اکبر کی صدیقیت کا اعتقاد کرتے ہین **اقول** سچ ہی جب تصدیق بقول خدا و رسول نکی اور تصدیق بآیات
خدا نکی تو وہی لقب کی سزاوار ہین ؎ برعکس نہند نام زنگی کافور **قولہ** اگرچہ ابوبکر کو پیغمبر صاحب
کی جان اور سلامتی پر یقین کامل تہا **اقول** دروغگو را حافظہ نباشد ابہی خود فرما چکی ہین کہ پیغمبر صاحب کی
صدمہ پہونچنی کا خیال تہا جب ہر طرح کی سلامتی کا یقین تہا تو صدمہ پہنچنی کا خیال کیا معنے یہ
خیال خیال محال اور اجتماع النقیضین ہی اور صدر بحث صفحہ ۱۲ مین بہی آپ خود لکہ چکی ہین کہ جب
کفار در غار پر آپہنچے اور درمیان پیغمبر کے اور انکی کچہ فاصلہ نرہا او سوقت یار غار بہی گہبرا گیا اور
خیال کرنے لگا ایسا نہو کہ کفار غار مین سے چہپی ہونی سی آگاہ ہوجاوین اور مبادا پیغمبر صاحب پر کچہ
صدمہ پہنچاوین وہ غم کرنیلگا انتہےٰ اور پہر بعد تین سطر کی فرمادینگے کہ جب اونہون کفار کو در غار
پر دیکہا تو بخیال ایذا پیغمبر کی الخ ان عبارتون سی بدلالت مطابقی صریحی واضح ہوگیا کہ ابوبکر کو کفار
ہی سے صدمہ پہنچنی کا گمان ہوا پس صاحبان انصاف غور فرماوین کہ آیا یہ گمان باطل ساتہہ
یقین کامل سلامتی کی جمع ہو سکتا ہی پس اس مقام پر کرو فریب اور خلط و خبط اور تہافت اور
تناقض کلام مخاطب قابل تماشای صاحبان انصاف ہی **قولہ** کہ جب اونہون نی دیکہا کہ شاہ
ہر دوسرا الٰی قولہ دلکو پارہ پارہ کرتی تہی **اقول** اسمین کچہ شک نہین کہ پیش خدا اونکا رتبہ مقام
عرش اور کرسی سی سب سے اعلیٰ تر تہا مگر جب مصلحت خدا نظر با امتحان عباد مقتضی اسی کو تہی کہ
انبیاء اولی العزم کی لئی دنیا مین تحت علاوہم اور بارگاہ نیکا وسی اور مسند ارائی اور الجان کسرے

نہ قرار دیا جاوی بلکہ بوریا فرش سنجاب اور بالش تودۂ تراب نہ مخمل اور قاقم اور سنجاب ہو جیساکہ
زہد موسیٰؑ او عیسیٰؑ اور نوحؑ مین منقول ہی پس لاریب کہ نظر برضائی خدا یہ لوگ انہین حالات سی
خوش و خرم تہی سو چین سی اید اتہی راحت رنج سے اور جب خود جناب باری نی غار
کو محل امن و امان قرار دیا ہو اور مصلحت خدا اسوقت یہ ہو نبوت کی استتار مین ہو ورنہ قادر تہا اسپر
کہ ظلمت کفر کو بشتیت الجائی دفعتہً کہو دیتا لیکن جب خدانی ایسا نکیا اور اوسی غار تنگ و تار کو
اپنے برگزیدہ کی لئی بمصلحت وقت پسند کیا اور پیغمبر نی بہی اپنے صدق یقین سی اوسیکو
پسند کر کی برضای تمام و اطمینان تمام وہان قیام پذیر ہوئی پس ابوبکر کون مہربان تر خدا سے تہا
جو ان حالات کو قبیح تصور کری اور اوسپر اسقدر روئی اور چلاوی کہ جس سی افشاء راز خدا لازم آوی
طرفہ یہ ہی کہ اگر اسے حالات زہد سمات پر رونا اور پیٹنا تہا تو خیال اسکا اسی پر موقوف نتہا کہ جب
کفار کو در غار پر دیکہے تب رونی لگی اور قبل اسکی اور بعد اسکی سب کبہی ایسی رقت طاری نہوئی تو اس سے
صاف ظاہر ہی کہ ابوبکر کی دلکو یاد کسیچیز کو پارہ پارہ کرنے والا نتہا مگر خوف کفار
اور ہمنے بیان کیا کہ یہ خوف ساتہہ یقین حفظ و حراست خدا کی جمع نہین ہو سکتا ہی آپ فرمائیی
کہ یہ نبی او ہی سی یقینی ابوبکر مین کیا شک رہا اور اول دلیل اوپر اسکی کہ ابوبکر کا رنج و ملال بخوف
ایذار کفار تہا نہ اس راہ سی کہ مقام او حضرتؐ کا غار تیرہ و تار تہا کلمۂ ان اللہ معنا ہی کہ آپ نی فرمایا تہی
مین کہ غرض اس کلمہ سے حفاظت اور نصرت خدا کی ہی اور ظاہر ہے کہ اسکو تعلق برفع ایذای
کفار سے ہی نہ رفع تنگی و تیرگی غار سی یعنی ان اللہ معنا سی غرض یہ ہی کہ خدا شر کفار سی
حافظ ہوگا اور یہ غرض نہین ہی کہ وہ غار تیرہ و تار قصر قیصر یا قصر یاقوت و گوہر بن جای گا اور وسیع
تر از بصر و خنتہای نظر اور روشن تر از شمس و قمر ہو جائیگا اور فرش سندس و استبرق اوسمین
بچہہ جائیگا اور ماہ نبوت اوسی غار مین درخشان ہو جائیگا اور تکلیفات بالکلیہ مبدل براحت

ہوجائینگی بہرکیف جب آنکی تین تین جگہ اقرار کرنیسے خوف از کفار ثابت ہوگیا پس اسی خوف
کو بعد دیکھنی آیات خدا کی ہم منتنے بیدینی اور بی ایمانی پر کرتے ہین قولہ چنانچہ ابوبکر صدیق پہلی
غار مین ای قولہ اسپر شاہد ہی اقول سابق مین تفصیل تمام بیان ہوچکا کہ یہ شاہد کاذب ہی اور
ابوبکر کی مصدقین کی بنائی بات ہے قولہ جو کچہ صدمہ انکی دلپر ہوا ہوگا اوسکو وہی جانتی ہونگی
اقول جو صدمہ اونکو از راہ بیدینی اور بی یقینی ہوا یا اوسکو وہی جانتی ہونگی یا کچہ آپ بہی جانتے
ہونگی جو بیدینون اور بی یقینون کے ہوا خواہ ہین قولہ یا وہ عاشق جانی جسکا معشوق اقول وہ
عاشق کابل فالج خوشخصال اور معشوق اونکی سراپا غنج و دلال جانتی ہونگی ہم سابق مین لکہہ چکی ہین کہ
ہر عشق جنون اور ہر عاشق دیوانہ ہی اور ہر معشوق بقول ابن جوزی ابلیس بابلج ہی پس اطلاق معشوق
کہ خلاف عرف قرآن و حدیث ہے ایسی مقامات پر بدعات فرق ضالہ صوفیہ سی ہی جو حضرت مخاطب کی پیرین قولہ
ای بہائیو ان غیبر ختا کی ذرہ محبت پیدا کرو اقول ای سنیو کی بہائیو تو ان ۲ خدا سی محبت پیدا کرو اور جانو کہ ہم تو
خدا راہ خدا مین ہر تکلیف و ایذا کو عین راحت سمجہتی ہین یا مثل ابوبکر اوسپر روتی پیٹتے چلاتی نہین
ہین اور پہر کچہ محبت پیغمبر بہی پیدا کرو تا اونکی اور اونکی اولاد اور لخضاء کی موذیوں سی تبرا کرو شیعونکی
دل اون حضرت کی دشمنونکی ظلم و بیداد سے جلی بہنی ہوئی ہین اور جانتی ہین کہ ؎ بدکردن
شمر ہم زید کردن اوست + خون شہدا تمام بر گردن اوست ۔ شیعون کی درد دل اور سوز و گداز
کی تمکو کیا خبر ہے اونکا محرم تمہاری عید ہی اونکا ماہ غم تمہاری خوشی کی کلید ہی ؎ تو

نازنین جہانے و ناز پروردہ + ترا ز راز نہان و نیاز ما چہ خبر
چو دل بہر نگاہی نہ بستہ اے ۔ ترا ز حالت سوز و گداز ما چہ خبر

قولہ ای شیعیان پاک ذرا مہربانی کرکی اقول ای سنیان ناپاک از نجاست مشرکان
ناپاک ذرا مہربانی فرما کی اپنی گرو جی صاحب کی ہوشگافیو نپر غور کرو کہ ابوبکر کی حزن و غم اور بینخ

کی تاویل مین کیا کچہ باتین بنائیین اور دار حزن اس جگہ اسپر ٹہرایا کہ جسکا مقام انکی نزدیک اس
دار فانی ہی مین عرش و کرسی تہا وہ غار تنگ و تار مین تہا اور ماہ نبوت چند ساعت ابر تیتار مین تہا
کہ جس سے ابوبکر کی نگاہون مین دنیا تیرہ و تار ہوگئی تہے اسی سبب سی روتی پیٹتے چلاتی ستے
لیکن حیف ہی کہ روز سقیفہ بندی باوجودیکہ ایسے غروب ہوئی ماہ نبوت کی کہ پہر تا قیامت طلوع ہوگا
کچہ نہ روی اور نہ چلائی بلکہ جو لوگ فرط غم سے سنکر ہوت ہوئی اونکو سمجہا بجہا کر اپنے ساتہہ لیا اور نعش
مطہر کو بی غسل و کفن چہوڑ کر فکر خلافت مین دوڑ سی اور شریک تجہیز و تکفین نبوی کما فی اہل و نحل
الغرض مخاطب نی سبب حزن مین بیان نیا ڈہکوسلا نکالا اور جو سبب اصلی حزن تہا یعنی خوف
کفار بقصد اضطراب کبہی اوسکا اقرار کیا اور کبہی انکار تا بیدینی و بی سیقضے ابوبکر بایہ ثبوت کو نہ
پہونچی مگر الحمد للہ کہ ساری تقریر مکر و فریب اونکی خاک مین مل گئی اور ہمنے ہر طرح بیدینی اور
بی سیقضے اونکی سنیون کی معتبر کتابوں سے ثابت ہی کر دی اب اہل نصفت سی امید ہی کہ ذرا متوجہ
ہو کر رنگ برنگ کی سحر بیانیون اور چرب زبانیون کو اہلسنت کی سنین اور چاہین او تحسین اور
آفرین کرین اور چاہین ہزار ہزار نفرین چنانچہ اس مقام پر گاہی دعوای یقین کامل ابوبکر حفظ و
حراست جان اور سلامتئ خیر الانس والجان کا ہی کہ وہ مستلزم عدم خوف ابوبکر ہی اور گاہی
اونکا خائف ہونا صدمہ رسانی کفار سی بیان ہوتا ہی اور کبہی مقتضای بشریت کہا جاتا ہی اور
گاہی علت گریہ و زاری یہی خوف ٹہرایا جاتا ہی اور سبب علت اوسکی ماہ نبوت کا غار تیرہ و
تار مین پوشیدہ ہونا اور کبہی سانپ کا کاٹنا اور کوئی اسکا کچہ خیال نکری کہ ایک دعوے کو
چہوڑ کر دوسرا دعوی کیون کرتی ہین اور ایک امر کا اقرار کرکی اوسکی منکر کیون ہوجاتی ہین
اسلئے کہ یہ امر اسے خاص بحث کی ہی مخصوص نہین ہی بلکہ ہر کلیہ اور ہر جزئیہ مین اس شان
کا ظہور اور اس اختلاف بیان کا وجہی اسے کیا ہی جب مباحث خلافت اور امامت

کا تماشا دیکھنا کہ یہ حضرت کیا کیا رنگ بوقلمونی بدلتی ہین اور کیسی نئی نئی گل بوٹون
زینت دیتی ہین سے شاہد دلربائی سین ہیکنند از برای سین نقش و نگار رو
تازہ تو بنو کبھی خلافت ابوبکر کو بحکم رسول اللہ کہتی ہین اور حضرت عمر کو اس قول
خلف فاستخلف من بعدہ خیر منی سے نفی رسول اللہ کا فی صحیح مسلم کا ذب جانتی
امامت صلوۃ خلافت کو مخصوص بابوبکر کرتی ہین اور ابہ امامت صلوۃ کو
صلوا خلف کل بر و فاجر سے کبھی بحکم رسول اللہ اور کبھی بحکم عائشہ صدیقہ زوجہ
حاح مین حدیث انکی کہ صواحبات یوسف کی بہی تصحیح کرتی ہین اور جب انسے
نکلتا ہی تو ہمارا جاری ہمتسک باجماع امت ہوتی ہین اور جب اجماع کا بہی ثبوت
تصحیح روایات مسلم وغیرہ الی بستہ اشہر نہین ہوتا ہی تو فقط بیعت عمر اور ابو عبیدہ
بوت خلافت کی کافی اور وافی جانتی ہین کما صرح بہ التفتازانی فی شرح المقاصد
ہی حضرت خلیفہ خلیفہ ساز بلا حجت و دلیل بیعت بہی کرین اور خود بہی اوسکو
اوسکی فاعل پر حکم قتل بہی جاری کرین یہ ایک نمونہ ہی بسم اللہ خلافت کا
بڑے کہیل اور بڑی بڑی تماشے ہین کہ خلیفہ صاحبون کی خلافت مانع شرب خمر
ان ہی شرح وقایہ مین ہی کہ خلیفہ صاحب پر حد شرب خمر جاری کیجاویگی اسلئے
مین اسلام ہی ایسے اسلام کو سلام کہ جسکی خلیفہ صاحب شارب الخمر ہون قولہ
امیہ نے دیکھا کہ حزن و خوف کی اثبات سی **اقول** استغفر اللہ کیسی محبت بلکہ
دیکھنے آیات خدا کی محض بیدینی اور بی سمجھنے پر دلیل ہی کما فصلنا قولہ
چہوڑ کر **اقول** بالکل دروغ بیفروغ ہی آجتک کوئی امامیہ منکر خوف ابوبکر نہو
او سنے ثابت کیا کہ حزن و فرح مظنہ خوف ہوئی پہر شیعون کا کلام یہ ہے

کہ اگر یہ خوف کہ جسکی مظہر ہوئی جزع و فزع فریب تہا تو دلیل اسکی ہی کہ پیشتر ہی سی کفار سی ملی ہوئے
تہی پس یہ خوف تصنعی ہی اونکی ثبوت بیدینی کی لئی کافی ہی اور اگر خوف حقیقی تہا تب
بہی بسبب عدم تصدیق قول خدا و رسول کی اور عدم ایمان بآیات خدا ثبوت بیدینی اور بی تقدینیہ
کی لئی کافی ہے **قولہ** بلکہ واسطے فاش کرنی راز کی جزع و فزع کرتی تہی **اقول** جزع و فزع
کرنا تو ہر طرح سے واسطی فاش کرنی راز ہی کی تہا خواہ خوف حقیقی ہو خواہ تصنعی ہو تصنعی مین
پیشتر سے ملی ہوئی تہی خوف حقیقی مین اب بذریعۂ افشاء راز ملنا چاہتے تہی الغرض خود خوف
کرنا ہی ایک جرم و بیدینی ہی اور جزع و فزع کرنا واسطی افشاء راز کی جرم دیگر پس اثبات سے ایک
جرم بیدینی سے انکار جرم بیدینی دیگر لازم نہین آتا ہی **قولہ** جیسا کہ رسالہ حسینیہ مین ہے
اقول صاحب رسالہ حسینیہ منکر خوف ابوبکر نہین ہین بلکہ اونکا اولاً مظہر خوف تصنعی ہونا اور اس خوف
کا معصیت اور بیدینی ہونا ثابت کیا ہی اور ثانیاً عداوت اور خیانت اونکی بغوغا و فریاد واسطی افشاء
راز خدا اور رسول کی بیان کیا ہے کہ یہ دوسری بیدینی ہی پس اس مقام پر یک نشد دو شد
کہنا چاہیئے نہ یہ کہ ایک دعوی چھوڑنا اور دوسرا اختیار کرنا ہی **قولہ** ملا خضر مشہدی نی لکہا ہے
اقول یہان ہمکو ہم نہین جانتی مگر اس بات کو مانتی ہین مصدق اسکا سانپ کا کاٹنا ہو سکتا ہی
ورنہ کیا وجہ ہی کہ اسوقت مین حیوانات کیا نباتات تک تابع فرمان تہی چنانچہ روضۃ الصفا
مین درخت ببول کا در غار پر اگ سکنا ہونا اور کبوتر و نکا انڈی دینا اور مکڑی کا جالا تننا لکہا ہی
پس ایسے وقت مین سانپ نی کیون نافرمانی کی اور کیون ایذا پہنچائی یہی دلیل اوسپر فساد
نیت ابوبکر کی ہی پس یا افشاء سے راز منظور نظر خلیفہ صاحب کی تہا یا بہاگ جانا کیونکہ بہاگنی
مین تو بڑے استاد تہی اور مشتاق تہی جیسا اونکی مجمع عام مین فرار کو اقرار پر مقدم جانتے
تہی تو غار مین کب عار سمجہتی پس ملا مشہدی نی تساہل کیا کہ مقطع پر مدینہ لکہا رامزہ کہا اور دیدہ

الفرار من الغار نہ لکھا **قولہ** اسکی جواب مین ہماری زبان سے کوئی بات نہین نکلتی **اقول**
کہا تک زبان سی بات نکلی گی بقدر مقدور آپنے شل ابوبکر کی باب غار مین بہت غل مچایا
اور گویا جبل ثور کو اپنی سر پر اوٹھایا لیکن آخر کار خطاب سراپا عتاب قال اخسئوا فیہا ولا تکلمون
جانب پروردگار سے پہنچا پھر اب کیونکر منہ سی بات نکل سکی اور حکم مالک سی کیا زور چل سکی
فالحمد للہ الذی افحم الاعادی فلا یستطیعون قیلا و ما جعل اللہ
للکافرین علی المومنین سبیلا شیعیان علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی کل
باتین حکیمانہ علی النہج القویم اور ملہم من اللہ العزیز الحکیم ہین و من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا
کاش پہلے ہی سی یہ سمجھی ہوتی کہ شیعونکی سخنان لاجواب کا جواب ہمسی ہو سکیگا تو بقدر نزق
زق اور بق بق کیون سکے اور کیون سے اپنے سر پر ایک جہان کی خاک اوڑائی اور ناحق سے اپنے
ثلثہ کا نفاق پوشیدہ سب پر عیان کرایا سے ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد ساعد سیمین خود را
رنجہ کرد **قولہ** اگر از شرق تا غرب **اقول** فی الحقیقۃ اگر سنیان شرق و غرب جمع ہون تو شیعون
نی جو عقدی خلافت ثلثہ مین ڈالی ہین وہ حل نہونگی یہ شیعون ہی کا کام ہی کہ سنیونکی گرہ مین
کہولکر پولین ڈہیلے کر دیتی ہین چنانچہ آپکی مولا شاہ جی کی مکر و فریب کی قلعی ہمنی انکی نقل عبارت
اور مولانا شوستری کی نقل عبارت سی کہولدی کہ جو شخص دونو عبارتونکو ملاویگا اوسپر صاف کہل جاویگا
کہ آپکی مولا جی پہلی نمبر کی اور خود آپ دوسری نمبر کی جعل ساز ہین اسلئے کہ اونہون نی یہ فریب
کیا کہ نقل عبارت مولانا شوستری نہین کی اور آپنے یہ فریب کیا کہ نقل عبارت اپنی مولا جی
کی نکی تاکہ ایسا نہو کہ کوئی دونو عبارتونکو ملاکی کذب شاہ جی کو سمجہ لی مگر الحمد للہ کہ ہمنی بخوبی سمجہا دیا پہر
اگر اسپر بہی کوئی نہ سمجھے تو اوسکی سمجھ پر پتہر پڑین پس اگر غزارت علم انہین دنیا بازیونکا ہی تو پہر کہو
غزارت علم علمائی اہلسنت کی قایل ہو نہین کیا عذر ہو سکتا ہے **قولہ** فی الحاشیہ شیخ صدوق

کی بناوٹ ہی یا ملا مجلسی کی تہمت ہی اسلئے کہ کسی اہلسنت نی آجتک دعوی نہین کیا **اقول** نہ کسیکی بناوٹ ہی نہ تہمت ہی بلکہ تہمت اوسکی ہی جو بدلیل مدعی تہمت ہی اور دعوی کرناکسے اہلسنت کا شہادت علی النفی ہی جو کسیطرح قابل قبول نہین خصوصاً غیر عدول سی ہان اگر صدوق اسکا دعوی کرتی کہ یہ امر مجمع علیہ اہلسنت ہی یا کتب اہلسنت مین مرقوم ہی تو آپ بظاہر کہہ سکتی کہ کسی کتاب مین موجود نہین ہی یہان تو بیان ایک مناظرۂ خاص کا ہی بہ نسبت ایک ناصبی خاص کی کہ جسنے بعض شیعہ سی یہ گفتگوئی باطل کی تہے اور ضرور نہین ہی کہ کل اہلسنت کی نزدیک بہی قابل اعتبار ہو اور کل فرقہ ویسے ہی حماقت مین گرفتار ہو اور نہ یہ ج فی الکتب اور متداول فی الخطب بہی کرین ہان اگر اوس ناصبئی مناظر کی کوئی کتاب خاص اس قسم کے مناظرات کی آپکی ہاتہہ لگی ہوتی اور اوسمین یہ تقریر نہوتی تب بہی فی الجملہ آپکی سخن کو گنجایش ہو سکتی ہر چند ہم کہہ سکتی تہی کہ جایز ہے کہ اس مناظرۂ خاص کو اوسنے نہ لکہا ہو اور کیونکر لکہتا حالانکہ امام علیہ السلام کی طرف سی جواب دندان شکن پا چکا تہا پس بظاہر وہ ناصبی اس زمانہ کی لوگون سے باحیا تر تہا کہ باوجود جوابہای دندان شکن پانیکے پہر اونہین لتہا ہی کہنہ کو دہو دہو کر اپنی آگی رکہتے ہین **قولہ** اگر یہ کہا جاوی کہ مراد نواصب سی خارجی دشمن اہلسنت ہین **اقول** خارجی ناصبی اہلسنت خواہ آپ اونہین دشمن کہین یا دوست ہم تینونکو مثل ثلاثہ کی ناصب عداوت اہلبیت طاہرین جانتے ہین کلام اسمین ہے کہ جب خود آپ صدر روایت مین ناقل ہین کہ مبتلا شدم بمباحثہ بدترین نواصب اور یہ ہمیں ہی کہ بدترین خارجی تہ کیا ضرورت داعی اسکی ہی کہ نواصب سے خوارج مراد لئی جاوین اور اہلسنت مراد نہ لئے جاوین اور جو ملعون حدیث مین تصریح اسکی ہی کہ وہ تابعین اہلسنت کی بحدیث موضوع الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ کا قایل تہا اور ظاہر ہی کہ خوارج اس حدیث کی کب قایل ہین پس نواصب سی خوارج مراد لینا کمال دانشمندی مخاطب خوش فہم ہی آپ ہم

مخاطب بھی پوچھتی ہین کہ اگر اسنے تئین نواصب سے نہین جانتی ہین تو اونکا یہ کہنا کہ اہلسنت
نے اب تک یہ دعوی نہین کیا کہ پیغمبر صاحب ابوبکر کو اونکی بابری جانتے تھے اونکے خیال سے غار مین لیگئی
اونکو کیا مفید ہی اسلئے کہ مناظرۂ مذکورہ تو ساتھہ بدترین نواصب کی تھا نہ ساتھہ بہترین اہلسنت
کی اور اگر مخاطب اپنے تئین نواصب سے جانتی ہین والامر فی الواقع کذلک اور اسیوجہ سے
تحاشی نواصب یعنی اہلسنت کی اس قول سے کرتے ہین تو یہ بھی مخاطب کی لئے کچھ مفید
نہین ہی اسلئے کہ کل نواصب اہل سنت کا قائل باین قول باطل ہونیکا کسی نے دعوی نہین
کیا ہی بلکہ مذکور ایک ناصبی خاص کی قائل ہونیکا ہی جو بدترین نواصب سے تھا پس آپکے
شہادت اس بات پر کہ وہ ناصبی خاص بھی اسکا قائل نہ تھا یہ شہادت علی النفی ہی جو کسی
طرح قابل قبول نہین ہوسکتی کما فصلنا سابقا **قولہ** فہما تو وہ بھی بعید از قیاس ہے **اقول** جب
ناصبی سے خارجی مراد لیا ہی تو یہ بیوجہ ہی اور خلاف صدر اور متن حدیث ہی پس آپکا بعید از قیاس
کہنا بنائی فاسد علی الفاسد ہی علاوہ اسکے جواب تنزلی یہ ہی کہ بعید از قیاس کہنا بعید از قیاس ہے قیاس خارج
کا نواصب پر بمقتضای الکفر ملۃ واحدۃ اسطرح کر سکتے ہین کہ کیون نہین جائز ہی کہ وہ خارجی
مثل ناصبیون کی حدیث الخلافۃ ثلثون سنۃ کا قائل ہو اور جسطرح نواصب حدیث متواتر
اثنا عشر خلیفۃ بعدی بعدد نقباء بنی اسرائیل کی تاویل تعمیم خلافت از راشدہ و غیر راشدہ کرتی ہین
اوسے طرح وہ خارجی سے حدیث ثلثون سنۃ کو تاویل کرتا ہو اور جب نواصب کو بکہ
اونکی خلیفہ زادے عبداللہ عمر کو امثال یزید سے بیعت کرنے مین اور اوسکو خلیفہ بنانے مین
گو غیر راشد کہین کچھ باک نہو تو اوس خارجی کو خلافت جناب امیر علیہ السلام مین کیا تامل
ہوسکتا ہی گو معاذ اللہ اپنے زعم باطل مین غیر راشد ہی کہے پس بنا برا سکی تقریر جواب امام
علیہ السلام باحسن وجہ تمام ہی اور اگر کوئی ناصبی مثل مخاطب کی اوس خارجی کیطرف سے کہی

کہ غیر راشدہ کا ہمراہ لینا کچہ ضرور نہ تہا تو ہم اولا کہین سے گے کہ وہ خارجی سوائی ابوبکر کی سب کو
تو غیر راشد نہین سمجہتا پس جسکو وہ مثل ابوبکر کی راشد سمجہتا ہی اوسکو کیون نہ حضرتؑ نی ہمراہ لیا
نا بہلا سکے پہر بہی جواب امام علیہ السلام کا تمام رہا اور ثانیا ہم کہتے ہین کہ غیر راشدین کیا عیب
ہے کہ ساتہ نہ لیا جاوے اہلسنّت کہ خلیفۂ رسول اللہؐ کو بنا بر اصول مذہب اہلسنت سب کے
فسق و فجور کرنا خود جائز ہے اور فسق و فجور باعث عزل خلیفہ صاحب نہین ہو سکتا ہی چنانچہ
صاحب شرح وقایہ فقہ حنفیہ مین تصریح فرماتے ہین کہ امام صاحب پر حد شرب خمر جاری
نکرنا چاہیے کہ موجب ہتک اسلام ہی اگر آپ کو اعتبار نہو تو شرح وقایہ کتاب کمیاب نہین
ہی بلکہ دست فرسود اطفال دبستان ہی کسی لڑکی کی ہاتہ سی لیکر دیکہ لیجیئی ہمکو بڑا تعجب ہی کہ
شراب خواری اور زناکاری امام صاحب کی تو موجب ہتک اسلام نہو اور حد جاری کرنی
موجب ہتک ہو جاوی بہرکیف جب خلافت اور امامت کی سا ایسے مدارج عالیہ ٹہیری با
کہ حد شرع اونسے ساقط کی گئی تو غیر راشد کی ساتہ لینی مین کیا نقص تہا کیون نہین جائز ہی کہ خلفاء
کی لیئی مثل اصحاب بدر کے ایک حکم خاص اعملوا ما شئتم کا کیا گیا ہو یعنی زنا اور لواطہ ساتہ
نبین اور بنات کی اور شراب خواری اور قمار بازی اور دست درازی با ویر اخوات اور امہات کی جو
فعل قبیح و شنیع چاہو کرو سب تمکو معاف ہی قولہ فیما صاحب تقلیب انکا بدر کی اولاد اور اعقاد سے
اقول الحمد للہ کہ صاحب تقلیبؒ نی نقل عبارت قاضی علیہ الرحمہ آپ کی بڑی گروہ سے
کی نباوت ثابت کر دی اونکی مونہہ مین تہوک دیا اونکی اولاد و احفاد ابتاہم اشدنی آپکی چہو سے
گروہ کے پیشہ پر تہوک دیا کر اونکی کتاب کی دہجیان اوڑا دین اب بغیر از جواب بتقضا انکا نہو
اونکا ذکر زبان پر لانا بعید از دیانت ہی بہرکیف نباوت شیخ صدوق اور مجلسی علیہما الرحمہ
کی تمسے ثابت نہوسکی اور تمہارا دعوی بیدلیل اور پوچ اور لچر ہو گیا اور تمہنے نباوت تمہارے

اور تمہاری خاتم المحدثین بالتخفیف کی بخوبی نقل عبارت ثابت کردی پس امثال مجلسی و
شوستری کذب و افترا سے بری اور تم اور تمہارا غوی دہلوی انتہے کی کتاب و مفتری ٹہرگیی

قال المخاطب اقتقام ہداہ اللہ سبل الاسلام زبان اعتراض بین

فضیلت پر اوپر ہمنے بیان کیا ہی کہ جب ابوبکر صدیق محزون اور غمگین ہوئے اور اونکو
اسی قدر اضطرار ہوا تب اللہ جل شانہ نی اپنی تسلی اونپر نازل کی جسکا بیان خدانی ان لفظونمیں
فرمایا ہی کہ فانزل سکینتہ علیہ اسپر حضرات امامیہ چند طرح سے اعتراض کرتی ہین اول یہ کہ
علیہ کی ضمیر راجع طرف پیغمبر خدا کی ہی نہ ابوبکر صدیق کی اسلئے اسکی یہ معنی ہین کہ نازل کی
تسلی اپنی خدانی اوپر پیغمبر کی جواب اوسکا یہ ہی کہ حزن و خوف تو ابوبکر صدیق کو تہا نہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو پس اگر علیہ کی ضمیر راجع طرف پیغمبر خدا کی ہو تو آیت کی یہ معنی ہونگی کہ
جب ابوبکر صدیق کو خوف اور اضطراب ہوا تو پیغمبر نی اوسنے کہا کہ کچہ غم نکرو اللہ ہماری
ساتہہ ہی پس خدانی اپنی تسلی پیغمبر پر نازل کی اس عبارت بیجوڑ اور بی ربط کو دیکہکر کون
شخص ہی جو نہ بہکیگا اور کسکو اسپر تعجب نہوگا کہ خوف اور اضطراب تو ابوبکر کو ہوا اور پیغمبر خدا
اونکی تسلی کرین اور خدا کی تسلی پیغمبر صاحب پر نازل ہو اگر حضرات امامیہ یہ فرماوین کہ
پیغمبر خدا کو بہی خوف تہا اسلئے خدا نی اونپر تسلی نازل کی اوسکے جواب مین ہم کہین گی کہ
حضرات امامیہ جب ابوبکر صدیق پر خوف کی سبب سی طعنہ جبن اور نامردی کا کرتی ہین تو پہر آپ
اوسی خوف کو کس منہ سے حضرت صلعم کیطرف منسوب کرتی ہین اور اگر ہم حضرت کا خائف
ہونا تسلیم بہی کرلین اور اسواسطے ازالہ الخوف حضرت کی تسلی کا نزول حضرت پر قبول کرین تو
عبارت آیت کی لایق اصلاح معلوم ہوتی ہی یعنے بجائی ان لفظون کی جو خدا نے فرمایین
کہ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ کی اسطرح پر الفاظ آیت کی ہونے

چاہیے تھی کہ فانزل اللہ سکینتہ علیہ قال لصاحبہ لاتحزن کہ پہلی خدا نی اپنے تسلی حضرت پر
نازل کی اور جب حضرت کو اطمینان کامل ہوگیا تب حضرت نی ابوبکر سے کہا کہ کچہ غم نکرو
خدا ہماری ساتھہ ہی ورنہ آیت کی لفظون سی تو یہ معنی جو حضرات شیعہ کہتی ہین نہین سمجھے اسلئے
کہ سب پہلے الفاظ سے صاف یہ معنی ظاہر ہوتی ہین کہ پیغمبر خدا نی ابوبکر کو محزون دیکہکر فرمایا کہ لا
تحزن ان اللہ معنا کہ کیون محزون ہوتی ہو خدا ہماری ساتھہ ہی پس حضرت کی اس کہنے
سی خدا نی اپنی تسلی ابوبکر پر نازل کی تاکہ اونکا حزن وغم جاتا رہے پس ای یارو سوچو کہ
آیت کی معنے اس طرح پر بنتے ہین جو ہم کہتے ہین یا اوسطرح پر جو تم کہتے ہو دوسرا اعتراض
کہ اللہ جل شانہ کو ابوبکر صدیق پر تسلے نازل کرنا منظور ہوتا تو ضرور پیغمبر خدا کا ذکر کرکی ابوبکر کا
ذکر کرتا اسلئے کہ خدا نی بغیر شرکت رسول کی سکبہے کسی پر تسلی نازل نہین کی چنانچہ قاضی نور اللہ
شوستری نی اس تقریر کو ضمن حکایات مفیدہ شیخ مفید کی نہایت آب وتاب سی لکہا ہے
اور اس تقریر کو عسیر الجواب سمجہ کر یہ فرمایا کہ چون این سخن را گوش ناصبان شنیدہ باعث
حیرت ایشان گردیدہ ودر حلیۂ خلاصے ازان جان ایشان بلب رسید اور صاحب تقلیب المکائد
نی اونکو سے اپنے کتاب مین بلفظہ نقل کرکی اسپر بڑا ہی ناز کیا ہی چنانچہ ہم اوس عبارت کو بلفظہ
لکہتے ہین اور اہل انصاف سی التماس کرتی ہین کہ ذرا غور کرین کہ قاضی صاحب نی اپنی
صدف طبیعت سی کیسے جہوٹی موتی نکالکر اپنی مقلدین کی نذر کیے ہین اور دی بہی اونکو
گوہر گران بہا سمجہ کر درۃ التاج بنائی ہوئی ہین کوئی آنکہہ کہولکر نہین دیکہتا کہ اونکی موتی
جہوٹی ہین یا سچے وہو ہذا آنچہ کاشف صحت بیان مذکور تواند بود آنست کہ مقدمان مشائخ
ما رضوان اللہ علیہم افادہ فرمودہ اند کہ خدای تعالی ہرگز دہیچ جا سے کہ یکی از اہل ایمان با
حضرت پیغمبر بودہ انزال سکینہ نمودہ الا آنکہ نزول از انزال جمیع ایشان داشتہ چنانچہ

و در بعضے آیات فرمودہ کہ یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض
بما رحبت ثم ولیتم مدبرین ثم انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین و در آیہ دیگر گفتہ فانزل اللہ
سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین و چون با آنحضرت غیر از ابوبکر در غار نبود لاجرم خداے تعالی
آنحضرت را در نزول سکینہ منفرد ساخت و او را بآن مخصوص گردانید و ابوبکر را باو شرکت نداد و گفت
فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروہا پس اگر ابوبکر مومن مے بود بایستی کہ خداے تعالے
درین آیہ او را جارے مجراے مومنان می نمود و در عموم سکینہ داخل می فرمود انتہی قولہ بنا برین
نزول سکینہ مخصوص او شدہ باشد و ابوبکر بواسطہ عدم ایمان از فضیلت سکینہ محروم ماندہ باشد و
ایضا نص قرآنی اباء دارد ازان کہ در آیہ غار سکینہ بر غیر رسول ع باشد خلاصہ اس ساری تقریر کا یہ ہے
کہ خداے جہان نے تسلے مومنین پر نازل کی ہے تو وہاں اول رسول ع پر نازل کی اور بعدہ
مومنین پر کسی جگہ فقط مومنین پر تسلے نازل نہیں کی تو کیونکر ممکن ہے کہ غار میں پیغمبر صاحب ع
کو چھوڑ کر فقط ابوبکر پر تسلے نازل کی ہو پس اس آیہ سے ابوبکر کا عدم ایمان ثابت ہوا اس لیے
کہ اگر وہ باایمان ہوتے تو بشمول پیغمبر ع کی ضرور ان پر بھی خدا تسلے نازل کرتا لیکن یہ دعوے
قاضے صاحب اور انکے مشایخ کا کہ یہ امر خلاف نص قرآنی کے ہے کہ تسلے فقط مومنین پر خدا
نازل نہیں کرتا محض غلط ہے کسے آیت سے صراحۃ کیا کنایۃ بھی تو یہ بات نہیں پائی جاتی
کہ تسلے سواے پیغمبر کی دوسرے پر تنہا نازل نہیں ہوئی ہاں اگر دو چار جگہ مومنین پر بشمول سنے
اور رسول ع کی تسلے نازل کرنیکا ذکر آیا ہے تو اس سے انکار نزول تسلے سے بلا شمول رسول ع
کے مومنین پہ لازم نہیں آتا پس اگر فرض کیا جاوے کہ کسی جگہ قرآن مجید میں ذکر نزول سکینہ کا فقط مومنین پر
نہ ہوتا تب بھی یہ اعتراض درست تھا کہ خدا اپنی فضل سے نزول سکینہ کا فقط مومنین پر بلا شمول رسول ع کی ہونا
ممتنع نہیں ہے مگر حضرات امامیہ میں [illegible] سلف سے خلف کوئی فقط قرآن ہی سمجھا ہی نہیں اور شاید قاضے صاحب نے

اور اونکی مشایخ کرام نی از اول تا آخر مجید کو تمام عمر مین ایک مرتبہ بھی کیا تک نہین دیکھا نہ اس لیے صرف شوری انکار کر گئی اور
اس شخ وعدہ کی ہاتھ نہ فرمائی کہ خدای تعالی ہرگز وہ ہیچ جاتی کر گئی از اہل ایمان با حضرت بعد از
انزال سکینہ نہ مود چنانچہ اب ہم حضرات امامیہ کو نشان دیتی ہین کہ نزول سکینہ تنہا
مومنین پر بلا شمول پیغمبر صاحب کی سورۂ انا فتحنا مین دو مقام پر مذکور ہی اگر شک ہو تو قرآن
مجید مین سے اس سورہ کو نکالکر دیکہ لین کہ اللہ جلشانہ پہلی رکوع مین فرماتا ہی
هو الذی انزل السکینة فی قلوب المومنین لیزدادوا ایمانا مع ایمانهم
اور پہر تیسری رکوع مین ارشاد کرتا ہے اذ یبایعونك تحت الشجرة فعلم ما
فی قلوبهم فانزل السکینة علیهم پس ای مومنین ذرا غور سے ان آیتونکو پڑہو
اور دس بیس قرآنونکو ملاؤ کہ کسی مین یہ تو نہین لکہا ہی کہ هو الذی انزل السکینة فی
قلب رسوله و قلوب المومنین یا فانزل السکینة علی رسوله و علیهم
اگر عرب سی عجم تک ہند سی ایران تک کسی قرآن مین علی رسوله کا لفظ ہو تو تم سچے تمہارے
مجلسیے سچے اور اگر کسی مین یہ لفظ نہو اور ایران اور کوفہ کی قرآنونمین بہی فانزل السکینة علیهم
لکہا ہو تو پہر تم سے انصاف کرو کہ تم اور تمہارے قاضی اور اونکی متقدمین و مشایخ جہوٹے
ہین یا سچے آی یار و افسوس کرنیکی بات ہی کہ صدہا برس گذر گئی کہ مباحثہ ہو رہا ہی لوگ آجتک
کسی نی سورۂ فتح کو نکالکر بہی نہ دیکہا اور فانزل السکینة علیهم خیال نکیا اور اب تک مومنین
قاضی صاحب کی جہوٹی قول پر نازہی اور اونکی فضیلت اور قابلیت پر افتخار ہے اور سب سے
زیادہ افسوس اس پر ہے کہ حضرات امامیہ مین سے دو چار ہی ایسے شخص نکلین گی جنکو قرآن
کی سورتونکی نام بہی یاد ہون اور دو ایک ہی ایسے ہونگی جنکو انا انزلناہ اور قل ہو اللہ کی سوائی
کلام اللہ کی دو چار رکوع حفظ ہون ورنہ خدا کی فضل سے سب کی سب قرآن شریف سے بیگانہ ہیں

کلام اللہ سے ناواقف اور یہ اپنی ناواقفیت پر شوخی کہ اہلسنت وجماعت کی مقابلہ مین قرآن شریف کی سند پیش کرتی ہین سب جنکے زبان پر ایک ایک نقطہ قرآن مجید کا اور جنکی دلمین ایک ایک حرف کلام اللہ کا لکھا ہوا ہے پس یہ غلطی ملا صاحب اور اونکی مشایخ کبار سی قرآن مجید کی ناواقفیت سی ہوئی ہی اسلئے ہم اونکو معذور سمجہتی ہین اور اونکی غلطی سے درگذر کرتی ہین تیسرا اعتراض کہ اگر ضمیر علیہ کی فانزل اللہ سکینتہ علیہ مین راجع طرف ابی بکر کے ہو تو تخلل سے فی الضمائر لازم آتا ہی اسلئے کہ پہلی سب جتنے ضمیرین یا خرجہ اور لصاحبہ وغیرہ مین ہین وہ سب رسول کیطرف راجع ہین اور پہر آگی جو ضمیر وایدہ مین ہی وہ بہی راجع طرف پیغمبر کی ہی تو کیونکر ممکن ہے کہ ضمیر علیہ کی بیچ مین راجع طرف ابوبکر کی ہو جواب اوسکا یہ ہے اول تو ضمیر کا عود چاہیئے کہ اقرب مذکورات کی طرف ہو سو اس مقام پر ابوبکر ہین اسلئے کہ اونہین کیطرف لصاحبہ کا اشارہ ہی دوسری تخلل ضمیر جب ہو کہ وایدہ عطف ہو فانزل اللہ پر حالانکہ وایدہ عطف ہی اوپر فقد نصرہ اللہ پر پس تخلل ضمیر بے واقع نہین ہی تیسری تخلل فی الضمیر قرآن مجید مین اکثر جگہ ہے جیسا کہ انّ الانسان لربہ لکنود وانہ علی ذلک لشہید الخ مین ہی پس جو اعتراض نزول سکینہ کا ابوبکر پر تہا وہ اوپر فضلہ تعالیٰ نازل ہونا تسکین کا ابوبکر پر ثابت ہوا اور جو کچہ ملا صاحب اور ملا صاحب کے اونکی مشائخ اور مقلدین سے لکہا پڑہا تہا وہ سب باطل ہوا اور اونکی بیہودگی اور سفاہت کا حال بہی سب پر ظاہر ہوگیا اور نہ فقط ہم اہلسنت ان اعتراضات کو بیہودہ سمجہتی ہین بلکہ بعض حضرات امامیہ کے بہی شرماکر تو انکار ہی کرتے ہین اونکی سفاہت کا جیسا کہ صاحب مجمع البیان طبرسی نے اپنے تفسیر مین لکہا ہے وقد ذکرت الشیعة فی تخصیص النبی فی ہذہ الآیة فی السکینة کلاما رأینا الاضراب عن ذکرہ احری لئلا ینسبنا ناسب الی شئ کہ شیعون نے اس آیت مین تسلی کا

پیغمبر صاحب کی ساتھ مخصوص ہونے پر ایسی باتین لکھی ہین کہ ہم اونکا نہ لکھنا ہے مناسب
سمجھتے ہین تاکہ کوئی کہنے والا ہمکو بھی کچھ سے کہنے نلگی پس ان علامہ کی لفظون سی صاف
ظاہر ہی کہ وہ باتین جو شیعہ ذکر کرتی ہین ایسے پوچ اور بیہودہ ہین کہ انکو بیان کرنی سے
اوسکی شرم سے آتے ہی غرضکہ اب اچھی طرح یہ معلوم ہوگیا کہ ان آیتوسنے وہ فضائل حضرت ابوبکر
صدیق کی ثابت ہوتی ہین جو اوپر ہمنے بیان کئی اور جو اعتراضات شیعونکی ہین وہ بالکل
پوچ اور بیہودہ ہین اور سیاق آیت بھی اسے پر شاہد ہی اسلئے کہ اگر ان آیتون مین ابوبکر صدیق
کی ذکر کرنے سی اونکی رفاقت اور نصرت کا بیان منظور نہوتا تو یہ کوئی موقع انکی نفاق کی اظہار
کا نہ تھا کہ یہ بات خود حضرات امامیہ جانتے ہین اور دلمین سمجھتے ہین مگر صرف اپنی مذہب
کی تعصب کی سبب سی ایسے صریح اور صاف آیت سی انکار کرتے ہین اور باوجود کھلجانی
امر حق کی فضیلت افضل اصحابہ کا اقرار نہین فرماتی ہین اور اپنے سی انکو ایسے آیات کی انکار
سے مستحق جہنم بناتی ہین نعوذ باللہ من شرور انفسہم ومن سیئات اعمالہم **یقول المتمسک
بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام** جو کچھ اوپر آپنے ظاہر کیا تھا
تو وہین سے آگے نیچی ہم جواب بھی داخل کر چکے اب جو بیان ظاہر کرتے ہین اوسکو بھی ہم بخجل
رد و قدح کئے دیتی ہین اور اگر تسکین باطن آپکی نہوگے تو پھر سبب أنعود واحمد کی سے لئے
ہم حاضر ہین مفصل کلام مضحکت فرجام آپکا اس مقام پر یہ ہی کہ اگر ضمیر علیہ کی راجع طرف رسولخدا
کی کیجاوی تو ایسا تخلل مضمون مین پڑیگا کہ کلام خدا معاذ اللہ قابل مضحکہ و ملعبہ ہوجائیگا کہ جو سنی
گا اوسکو ہیمینے نظر آئیگا بلکہ ایسا غلط فاحش اور مخوفاش ہوجاوے گا کہ اوسکے
اصلاح دینے ضرورپڑی گی جواب اجمالی اسکا یہ ہی کہ بعضے قدمائی مفسرین اہلسنت مثل
نجاج وغیرہ کی مصرح اسکے ہین کہ ضمیر علیہ کی بلاتعیین راجع طرف رسول خدا ہی کی سے

اور اکثر مفسرین متقدمین و متاخرین معتبرین اہلسنت مثل قاضی بیضاوی و جلالین وغیرہ کی مرقومین و درمیان اسکی کہ ہوسکتا ہے کہ ضمیر جناب رسول خدا صلعم کیطرف پھیری جیسا کہ یہی احتمال اول ہی اور ہوسکتا ہے کہ طرف ابوبکر کی پھیری جاے یا کہ یہی احتمال ثانی ہی چنانچہ کل تفاسیر موجودہ اہلسنت مین بعد لفظ سکینۃ علیہ سے کے علی النبی موجود ہی پس جب کل متقدمین اور متاخرین کی نزدیک ارجاع ضمیر علیہ طرف رسول خدا کی جائز بلکہ بعضونکی نزدیک واجب اور کسیکی نزدیک معنی قابل مضحکہ نہوئی تو اس صورت مین ایسے معنون کو قابل مضحکہ کہنا حماقت اور جہالت اور نا فہمی اور نادانی کل مفسرین اہلسنت کی ثابت کرنا ہی اسلئے کہ ایسے معانی مضحکہ کے کلام خدا مین مجوز ہوئی اور جبکہ مخاطب اپنی کل علماء کی ایسے نالایقی کا قایل ہوجاوے تو ہمارے نزدیک کچہ قباحت اسمین نظر نہین آتی کہ شیعہ فقط بپاس خاطر عاطر مخاطب کی کل قباحتون سے قطع نظر کرکی جواز رجوع ضمیر کی طرف ابوبکر کی قائل ہوجائین اور کہین کہ جس طرح جائز ہے کہ جناب رسول خدا ایک بیدین اور بی یقین کو کہ جسکو باوجود دیکھنی آیات خدا کی تسکین نہوا اور رونا اور پیٹنا شروع کرے بضرورت عدم افشاء راز تسکین فرماوین اوسی طرح خدائے رسول کو بھی جائز ہے کہ بضرورت عدم افشاء راز اوس بی یقین پر تسکین اتارے وجبری و قہری نازل کرے کہ غل نمچاوی اور افشاء راز لازم نہ آسکے اور جس طرح کفار کو اندھا کر دیا اوسی طرح ابوبکر کو بلجام سکون حرکت بیجا سے باز رکہی اور گونگا بہرا بنائے اور مصداق صم بکم عمی فہم لا یرجعون کا مل مین لاوی بہر کیف بغیر اثبات ایمان ثبوت فضیلت کبری بر اصل دور ہی اب جواب تفصیلی سنئے کہ جو معنی آپ قابل مضحکہ فرماتی ہین وہ ناشی ہوئی ہین آپکی سوء فہم اور جہالت سی کہ ترکیب نحوی سے بھی آپ بیخبر ہین تصریح جملہ مفسرین مثل قاضی بیضاوی وغیرہ ان لا تنصروہ شرط ہی کہ جسکے جزا محذوف ہی اسلئے کہ فقد نصرہ اللہ اسکے نقد

۱۹۰ اجمالی

۱۹۰ تفصیلی

کہ صلاحیت استقبال نہین رکہتے پس اول آیکی تفاسیر صاحب نی فقد نصرہ اللہ محذوف کیا
ہی اور فرمایا ہی کہ فقد نصرہ اللہ بجائی دلیل کی ہی کہ مقام جزا مین رکہا گیا و قد اصاب فیما قال
اور ثانیا فرمایا ہی کہ اوان لا تنصروہ فقد اوجب اللہ لہ النصرۃ حین نصرہ فی مثل ذلک الوقت
اور اس جگہ ہونہ کی ٹہوکر کہائی ہی اسلئے کہ فقد اوجب اللہ بہی ماضی ہی بقد ہی اسکو بہی صلاحیت
وقوع جزا نہین ہی چنانچہ محشیوں نی اسکا مواخذہ کیا ہی بعد اسکی جناب باری نی وقت فقد
نصرہ اللہ کی بیان فرمایا اذ اخرجہ الذین کفروا یعنے زمانہ ماضی مین وقت نصرت وہ تہا کہ جب
کفار نی اونکو مکا بخروج کیا تہا پہر فرمایا اذ ہما فی الغار بیضاوی صاحب فرماتی ہین کہ یہ بدل اول ہی
اذ اخرجہ سے یعنی وہ وقت نصرت غار مین تہا پہر فرمایا جناب باری نی اذ یقول لصاحبہ بیضاوی صاحب
فرماتی ہین کہ یہ بدل ثانی ہی اذ اخرجہ سی یعنی وہی وقت نصرت وہ وقت تہا کہ جب پیغمبرؐ ہمارا اپنی
ساتہی کو مخاطب بنہی لا تحزن فرماتا تہا پس محصل کلام خدا یہ ہوا کہ جب ہماری پیغمبرؐ کو کفار نی نکالا
اور وہ غار مین تہا اور اسپنی رفیق بی توفیق کو شور و غل مچانی سی منع کرتا تہا تب نازل کیا یعنے
ایسے وقتوں مین یعنے وقت خروج اور وقت غار اور وقت منع اپنی سکینہ کو اپنی پیغمبرؐ پر کہ وہ
کسی وقت مین شریک ابوبکر کے مضطر تہا اور خوف بچا اوسکو لاحق ہوا اور نہ وہ پانہ چلایا اور
تائید اور نصرت اوسکی بملائکہ کی کہ ہر چند ابوبکر درپی افشا راز ہوا مگر ملائکہ نی چشم و گوش کفار
کو رد مکر کردی یہہ ہین معنے صحیح اور درست مطابق تفاسیر اہلسنت پس ایسے بیان ملیح کو اگر
کوئی بے جوڑ اور بی ربط کہی تو بجز اوسکی بیدانشی اور کج فہمی کی کس چیز پر محمول ہو اور اگر ایسی
مربوط مضمون پر ہنسے تو بجز دیوانگی اور جنون سرشاری کیا اہانہ اوی قابل ہنسنے کی یہ بات
ہے کہ منظور خدا تو یہ ہی کہ اسپنی پیغمبرؐ کی نصرت کا حال اوقات اضطرار مین بیان فرماوے
کہ ایسے ایسے وقتون مین ہمنی اوسکی نصرت اس طرح پر کی کہ اوسکی دل کو ثبات و وقت اوردیا

کہ ہرگز مضطر نہوا اور خوف بیجا اوسکو لاحق نہوا اور تائید اوسکی بملائکہ کی کہ اوسکی حافظ ہی اور بنا بر
معنے ساختہ مخاطب محصل یہ ہوتا ہی کہ ہمنے اوقات اضطرار اور اوقات نصرت پیغمبر مین ابوبکر
پر تسلے نازل کی بہلا ابوبکر پر تسلے نازل ہونی اور ہونی سے اوپیغمبر کی نصرت سی کیا واسطہ
ہی کہ خدا کہی کہ ہمنی اوقات نصرت پیغمبر مین ابوبکر پر تسلے نازل کی کیا خوب محتاج نصرت
تو اور شخص او رصفت خلعت تسلی پہنی والی دوسری صاحب ہو گئی آب ہم ابوبکر کی قسم دیکر
منصفان اہلسنت سی پوچہتی ہین کہ تقریر بے جوڑ اور بی ربط اور قابل ہنسنی کی یہ ہی یا وہ تقریر
جو ہمنی مطابق ترکیب بیان کردہ مفسرین اہلسنت بیان کی ہرچند بیان ہمارا الحمد للہ بہت وصحیح ہے
مگر بلحاظ اسکی کہ شاید تسکین مخاطب بغیر نزول تسکین بر ابوبکر نہو اسلئے ہم واسطے زیادتی توضیح
کی کہتے ہین کہ ہرگز ترکیب نحوی مساعد نزول تسکین بر ابوبکر نہین ہی اسلئے کہ حاصل کلام اس
مقام پر یہ ہی کہ حضرت مخاطب نی فانزل اللہ سکینتہ کو فقط متعلق باذیقول لصاحبہ کیا ہے
اور اذیقول کو کلام مستانف ٹھرایا ہی غافل اس سے کہ اس مقام پر کلام خدا مین تین اذ واقع
ہوئی ہین کہ باعتبار بدلیت کی آپس مین دست وگریبان ہین اور حکم واحد مین ہین جیسا کہ ہمنے
عبارت قاضی بیضاوی سی بیان کیا پس اگر فانزل اللہ جواب ہی ایک اذ کا تو ضرور ہی کہ جواب
ہو تینون اذ کا اور چونکہ اذ اول وثانی مین لفظ صاحبہ کا نہین ہی پس ضرور ہی کہ ضمیر علیہ طرف
رسول خدا کی پہرے اور معنی کلام بلاغت نظام یہ ہون کہ ان تینون وقتون متقارب مین
ہمنے اپنی رسول ص پر سکینہ نازل کیا اور اوسکی تائید بملائکہ کی اور اگر فانزل اللہ جواب اذ نہین
ہی تو ضرور ہی کہ کہا جاوے کہ عطف ہی اوپر فقد نصرہ اللہ کی بنا بر تفریعیہ یعنی خدا نی نصرت
پیغمبر اس طرح پر کی کہ اولاً انزال سکینہ اوسپر کیا اور ثانیاً اوسکو مؤید بملائکہ حافظ فرمایا الغرض اذ
آخر کو حکم دو نو اذ اول سے جدا کر دینا نہایت ہٹ دہرمی ہے اور اگر فانزل اللہ فقط جواب

اذا آخر ہی تو پہر دونو اذا اول کا جواب کہان سے ہے بی جوڑ اسی کو کہتے ہین جسمین ایک بہم
دو ہوا لازم آتی ہی **قولہ** کیسقدر اضطرار ہوا **اقول** ہان اسے قدر کہ رونی پیٹنے لگی اظہار
جزع اور بیقراری کرنیلگے اور اگر نیش مار اور خوف کفار سدراہ نہوتا تو شاید اضطرار باعث
فرار سے ہوتا مگر بیچارے بری پہنسے تہی نہ جای ماندن نہ پائی رفتن نہ یارای قرار نہ راہ
فرار حضرت مخاطب خاطر جمع رکہین کہ شیعہ کچہ زیادہ اس سی نہین کہتی ہین بلکہ اسی قدر
وسعلی اثبات بیدینی اور بی ایمانی کی کافی سمجہتے ہین اسلئے کہ اگر وعدہ خدا اور رسولؐ پر یقین
ہوتا اور ایمان بآیات خدا کہ جسکو اپنے آنکہون سی بہم دیکہتے تہی لائی ہوتے تو ہرگز باوجود
منع رسول خداؐ علیہ بکا اور قلق اور انزعاج نہوتا جیسا کہ ہم بیضاوی اور بروایت ازالۃ الخفا
صحیح مسلم اور بخاری سے ثابت کر چکی **قولہ** جسکا بیان خدا نی ان لفظون سی فرمایا **اقول**
ہرگز خدا نے ان لفظون مین نام ابوبکر کا نہین لیا بلکہ علیہ فرمایا ہی کہ جسکو آپ بخلاف
کل مفسرین معتبرین اہلسنت کی مخصوص بابوبکر کرتی ہین **قولہ** اول یہ کہ علیہ کی ضمیر راجع طرف
پیغمبر خداؐ کی ہی **اقول** لاریب فیہ ورنہ وہ کلام جو اعلی مرتبہ فصاحت اور بلاغت مین ہی بی جوڑ
اور بے ربط اور بسبب تخلل ضمائر کی خلط وخبط ہوا جاتا ہی کما عرفت وتعرف **قولہ** حزن و
خوف تو ابوبکر کو تہا **اقول** حزن وخوف تہا یا نتہا اسکا حال علام الغیوب جانی مگر لاریب
کہ باوجود دیکہنے آیات خداوندی کی ازراہ بیدینی اور بی ایمانی کی مظہر خوف وحزن
باضطراب وبیقراری وگریہ وزاری ہوئی جو مقتضی بافشار راز خدا ورسولؐ تہلیا تک کہ جناب
رسول خداؐ کو نوبت منع کرنے کی آئی **قولہ** تو آیت کی یہ معنی ہونگی کہ جب ابوبکر کو خوف و
اضطرار ہوا **اقول** محض دروغ بیفروغ اور افترا علی اللہ ہے ہرگز کسی لفظ آیت کی یہ
معنی نہین ہین کہ جب ابوبکر کو خوف اور اضطراب ہوا افسوس ہی کہ آپ حضرت عثمان

محرق القرآن کی وقت مین سنتے نہین تو وہ جلاتی جاتی آپ پڑہاتی جاتی سب معنے الفاظ قرآنیہ
کی ہم بیان کرچکی کہ جناب باری فرماتا ہی کہ ہمنے پیغمبرؐ کی نصرت کی جسوقت کہ کافرنی اونکو نکالا
جسوقت مین کہ وہ غار مین رہتے تھے جسوقت مین کہ اپنی ساتھی کو نہی حزن سی کرتی ستے پس
ہمنے اپنی سکینہ کو اونپر نازل کیا اور اونکی تائید بملائکہ کی پس جسکا ایکسندرہ بہی عقل ہوگی وہ
اس طرز بیان کو دیکھکر کہیگا کہ انزال سکینہ کو علاقہ انہین اوقات سی تہا نہ یہ کہ جب ابوبکر
کو خوف اور اضطراب ہوا اس مقام پر تین اذ تو خدانی اپنی پیغمبرؐ کی حال مین بیان فرمائی
یہ چوتہا اذ کہان ہی کہ جسکا ترجمہ یہ کیا جاوی کہ جب ابوبکر کو خوف اور اضطراب ہوا اگر اسے
طرح آپ اپنی دل سی عبارتین بناتی ہین تو ہر شخص کو اختیار ہی کہ جو جی چاہے اپنی مطلب
کی موافق بنالی **قولہ** بی جوڑ اور بے ربط **اقول** ہمنے جوڑ اور ربط بخوبی ملا دیا کہ جس
سے ابوبکر کی طرف ضمیر پہیرنا محض بی جوڑ اور بے ربط ہوگیا **قولہ** کون شخص ہے
جو بیضاوی کا **اقول** پہلی اس بات کو اپنی قاضی اور جلالین سی پوچھو جو ارجاع ضمیر طرف
رسول خداؐ مقدم رکہتے ہین پہر ہمسے پوچہا تو ہم کہدینگی کہ کوئی عاقل نہ ہمنے گا بلکہ وہ دیوانی اور
مجنون نہین گی جنکو سیاق اور سباق آیت سی خبر نہین اسلئے ان لا تنصروہ سی لیکر تا الصاحبہ
جناب رسول خداؐ کی حال کا بیان ہوتا ہی اور سب ضمیرین اونہین حضرتؐ کی طرف پہرتی
ہین اور لاحق مین ایدہ بجنود سے جناب رسول خداؐ ہی کا حال ہی بیچ مین ابوبکر کہان سے
کود پڑی کہ جنکا حال برابر بیان ہونی لگا اسکو بی جوڑ اور بی ربط کہنا چاہیے نہ یہ کہ بیان حال
رسول خداؐ سب بے جوڑ اور بی ربط کہا جاوی **قولہ** کہ خوف اور اضطراب تو ابوبکر کو ہوا **اقول**
یہی خوف اور اضطراب ابوبکر کا جو باوجود وعدۂ خدا اور رسولؐ اور دیکہنی آیات خداوندی
کی بدلیل بدیہ سنے اور بہی سیقینے ہی ناقل دلیل تہی اوپر اسبات کی کہ ابوبکر سکینۂ خداوندی سے

محض بی بہرہ تھے اگر سکینہ اپنر نازل ہوا ہوتا تو مثل جناب رسول خدا کی انکو بہی کبہی خوف اور
اضطراب لاحق نہوتا توضیح مقال اور تفصیل اجمال یہ ہی کہ مقتضای لطف خداوندی یہ ہی
کہ محتاج الیہ ہر مقام کا قبل از لحوق اوس قباحت و شناعت کی جسکو مقام مقتضی ہو عنایت
کیا جاوی اسلئے کہ غرض اس لطف و عنایت سی بچانا ہی فعل قبیح سی پس بعد ابتلا بفعل
قبیح لطف و عنایت مین کیا لطف ہی جس طرح جناب باری فرماتا ہی کہ لولا ان ثبتناک
لقد کدت ترکن الیہم شیئاً قلیلاً یعنی ای پیغمبر اگر ہم تیری دل کو ثبات نہ دیتی
اور تجکو موفق ثبات قدمی پر نکرتی تو قریب ہوتا کہ تو میلان کری طرف کفار کی تہوڑا سا پس
جناب باری نی ثبات کو اپنی پیغمبر کی قبل از رکون الی الکفار عنایت فرمایا نہ یہ کہ جب رکون الی
الکفار ہو لیا تب ثابت قدمی عنایت ہوئی پس ما نحن فیہ مین اگر سکینہ ابوبکر پر نازل ہوا ہوتا
تو چاہیے تہا کہ قبل از لحوق اضطراب اور خوف نازل ہوا ہوتا تاکہ وہ خوف اور اضطراب جو
بعد وعدہ خدا و رسول اور دیکہنے آیات خدا کی محض بیجا اور قبیح تہا لاحق نہونی پاتا جس طرح
نسبت جناب رسول خدا کے نہ لاحق ہوا اور بعد اسکی کہ چند افعال قبیحہ ابوبکر سی صادر ہو چکی مثل
خوف اور اضطراب بیجا اور رونا اور پیٹنا اور موجبات افشای راز خدا و رسول عمل مین لانا
اگر سکینہ ابوبکر پر نازل ہوا تو کیا لطف اسمین ہوا یہ بعینہ مثل اسکی ہی کہ بنا بر تصریح امام ملا ذ
حشویہ حضرات اہلسنت دربارہ حضرت یوسف علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام کی تفسیر ہم بہا مین
قایل اسکی ہین کہ اوس پیغمبر برگزیدہ خدا نی العیاذ باللہ قصد زنا کاری با زلیخا کیا بلکہ نامحرم پر
دست درازی کی اور نوبت بکشادن بند زیر جامہ پہنچی اور مقام مجامعت مین بیٹہی تب حضرت یعقوب
کو انگشت بدندان یا ایک دست قدرت کو مع سر و پا یہ نوشیان دیکہا کہ اس فعل قبیح سی
مہلک مکتوب فی الانبیا اوسوقت اوس حرکت ناشایستہ سی باز آئی ہا لانکہ جناب باری

اس مقام پر ایک شرطیہ فرماتا ہی کہ ہمّ بہا لولا ان رای برہان ربہ یعنی
حضرت یوسفؑ قصد زلیخا کرتی اگر برہان سب نہ دیکہی ہوتی لیکن اونہون نی قصد زلیخا نہین
کیا کہ پیشتر سے برہان رب کو دیکہا تہا نہ بعد صدور چند معصیتون کی اونہون نی برہان رب
کو دیکہا پس اسی طرح اگر سکینہ ابوبکر پر نازل ہوا ہوتا تو چاہیئے تہا کہ قبل اسکی نازل ہوتا کہ خوف
واضطراب بیجا لاحق ہوا اور جزع وفزع اور افشار راز خدا بہ بیدینی وبی یقینی لازم آوے
الغرض اس بیان سے بخوبی واضح ہوگیا کہ لحوق خوف واضطراب بیجا اول دلیل ہے
اوپر عدم نزول سکینہ کی ابوبکر پر اور جب ابوبکر پر نزول سکینہ باطل ہوگیا تو ضرور ہی کہ مخصوص
ہو سکینہ رسول خداؐ ہون اسلئے کہ سوای ان دونو احتمالون کی کوئی احتمال ثالث کا اس
مقام پر ہونا بالاجماع باطل ہی فثبت المطلوب والحمد للہ **قولہ** پیغمبر خداؐ اونکی تشفّی کرین اور
خدا کی تسلی پیغمبر صاحبؐ پر نازل ہوا **اقول** اری اگر پیغمبر خداؐ پر تسلی نہ نازل ہوئی ہوتی
تو بقول تمہاری اونکی تشفّی کیونکر کرتی بلکہ مثل اونکے خود ہی العیاذ باللہ رونی لگتی **قولہ** اگر
حضرات امامیہ یہ فرماوین کہ پیغمبر خداؐ کو بھی خوف تہا **اقول** سابق مین گذرا کہ امامیہ خوف انبیاءؑ
کی منکر نہین ہین لیکن اوس خوف کو بدلیل عصمت خوف مستحسن اور بجا بلکہ عین طاعت اور
عبادت خدا جانتی ہین نہ اوس خوف کو مثل خوف ابوبکر بعد وعدۂ خدا و رسولؐ اور بعد دیکہنے آیات
خدا کی قبیح اور زشت اور ناشی از بیدینی اور بی یقینی سمجہتے ہین پس جو شخص کہ ایسا بیدین اور
بی ایمان ہی وہ قابلیت نزول سکینۂ خدا کیونکر رکہیگا **قولہ** تو پہر اوسی خوف کو کس مونہہ سے
حضرتؐ کی طرف منسوب کرتی ہین **اقول** معاذ اللہ کہ ہم اوسی خوف بیدینی اور بی ایمانی
کو جو ابوبکر کو لاحق ہوتا تہا اور حضرات ثلثہ کی لئی موجب فرار عن الزحف ہوتا تہا کسی سے نبی
کی طرف انبیاء کرامؑ سے منسوب کرین بلکہ سابق مین گذرا کہ ہر خوف قبیح نہین ہے بلکہ بعض

خوف عین طاعت اور عبادت خدا ہین اور خوف انبیا بدلیل عصمت اسی قبیل سے ہی پس
نہایت غباوت اور جہالت یا تجاہل واسطے اضلال کی ہی کہ خوف مستحسن اور مستہجن مین کوئی فرق
نکری **قولہ** تو عبارت آیہ کی قابل اصلاح معلوم ہوتی ہی **اقول** حضرت عثمان بہی ان ہذان
لساحران کو قابل اصلاح جانتے تہے جیسا کہ کتب معتبرۂ قوم مین مذکور ہی لیکن اونہون نے
غلطے لفظی سمجہ کر چہوڑ دیا لیکن تعجب ہی کہ مفسرین اہلسنت کو کیا ہو گیا کہ باوجود مقدم کرنیکی رسولخدا
کو مرجع ضمیر مین پہر اس غلطی معنوی کی طرف اشارہ تک بہی نکیا پس پہلے اپنے مفسرین کے
عبارت کی اصلاح فرمائیے تب کلام خدا کی اصلاح کیطرف رجوع فرمائیے گا ؎ تو کار زمین
را نکو ساختی * کہ بر آسمان نیز پرداختی * اور ہمنے جواب اجمالی و تفصیلی مین معنی آیہ بخوبی واضح
کر دئے اور اوس سے ثابت ہو گیا کہ اگر ضمیر طرف ابوبکر کی پہیری جائی تو واسطے دفع تخلل ضمائر
کی اور بی جوڑ اور بی ربط ہونی کلام کی آیہ قابل اصلاح ہو جائیگا اور تخیل مخاطب خالی از جہل
اور بناء فاسد علی الفاسد ہی **قولہ** پس حضرت کی اس کہنی سے خدا نے اپنی تسلی ابوبکر پر نازل
کی **اقول** ہرگز مفاد کلام خدا یہ نہین ہی بلکہ مفاد کلام خدا یہ ہی کہ ہمنے اپنی پیغمبر صلعم کی نصرت کی
جبکہ اونکو کافرون سے نکالا اور وہ حضرت اس اس حال مین تہے پس ہمنے سکینہ اونپر نازل
کیا اور تائید اونکی بلائکہ کی سے آے یاروسوچو تو کہ معنی آیت کی یون سبنتے ہین جو ہمنے کیا یا اوس طرح
پر جو تم کہتے ہو اور خلاف سیاق و سباق بی جوڑ باتین بناتی ہو **قولہ** دوسرا اعتراض **اقول** ابوبکر
کی طرف ضمیر علیہ پہیرنے پر یہ تقریر اعتراض نہین ہی بلکہ اعتراض اوسپر تخلل ضمائر وغیرہ سے ہے
اور یہ تقریر اثبات کفر و نفاق ابوبکر ہے بعد اثبات اس امر کی کہ ضمیر علیہ طرف رسول خدا کے
پہرتی ہی جیسا کہ مفسرین اہلسنت اسی احتمال کو مقدم کرتی ہین اور شیعہ اسی احتمال کو مثل
زجاج وغیرہ قدمای مفسرین اہلسنت کی معین کرتے ہین شوق تقریر دلپذیر با این اسلوب بی نظیر

اور جس جس مقام پر جناب رسول خدا کی ساتھ مومنین تھی وہان نزول سکینہ مخصوص برسول مقبول ص
نہین ہوا بلکہ مومنین بھی شریک کر لیے گئی ہین جیسا کہ خود جناب ابھی نی فرمایا فانزل اللہ
سکینۃ علی رسولہ وعلی المومنین نہ یہ کہ فقط علی رسولہ لیکن خاموش ہو جاتا
برخلاف اس مقام کی کہ یہان فقط رسول خدا پر نازل کر کی خاموش ہو رہا اور ابوبکر کو شریک
نکیا ورنہ فرماتا علیہ وعلی صاحبہ یا فرماتا علیہما اور جب یہ نکیا تو سمجھا گیا کہ رفیق بے توفیق مومن نتھا
ورنہ ضرور سکینہ مین شریک رسول خدا کیا جاتا جیسا کہ اور مومنین جس جس مقام پر ہمراہ تھی شریک
کی گئی پس بی ایمانی ابوبکر کا ثبوت کامل ہو گیا والحمد للہ یہی محصل تقریر شیعہ آب اہل
انصاف مخاطب اور اوسکی پیر غوثی دہلوی علیہ ما علیہ کی تقریر کو دیکھین اور اس سی مطابق
کرین کہ کیسے کیسے تقریرین توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ مین بناتے ہین اور کیا بی تامل
سرکی گاتی ہین قولہ اہلسنت کہ خدانی بغیر شرکت رسول کی کسی پر تسلی نازل نہین کی اقول
جھوٹے کی موہنہ مین گہ کسی شیعہ نی یہ نہین کہا کہ بغیر شرکت رسول کسی پر تسلی نہین
نازل کی بلکہ شیعون نی یون کہا کہ جب ساتھ رسول خدا کی مومنین ہوتی تو بغیر شرکت
مومنین کی فقط رسول ص پر تسلی نہین نازل ہوئی جیسا کہ دلالت کرتی ہی اوپر اسکی یہ عبارت
کہ تو ہیچ جای کہ یکی از اہل ایمان با حضرت پیغمبر بودہ اند انزال سکینہ نمودہ الا اینکہ نزول
آن را نازل جمیع ایشان داشتہ انتہی قولہ جھوٹی موتی نکالا اقول جھوٹی کا موہنہ دنیا
اور آخرت مین کالا انشاء اللہ تعالی ہونا وہ ہے جو سچون پر جھوٹ جھوٹ افترا کرتا ہے
قولہ کوئی آنکھ کھولکر نہین دیکھتا اقول جنکو خدا نی آنکھین دی ہین وہ بیشک جھوٹی سچے
موتی پہچان لیتی ہین اور جنکی آنکھون مین نزول آب عصبیت سی موتیابند ہی وہ مثل تمہارے
ہزار آنکھون کو پھاڑ پھاڑ کی دیکھین مگر تمیز نہوگا اور ساتھ سچی موتیونکی جھوٹی موتی ملا کر دو تو کو ایک

سمجھین گی قولہ خلاصہ اس ساری تقریر کا یہی اقول حضرت سلامت یہ عبارت عرب بے
نہین ہی کہ جسمین آپ کچھ کا کچھ بنا کی عوام کو فریب دین یہ صاف صاف فارسی درسی ہی اس مین
کا ٹھون کی ساسے بھی کوئی پہلو نہین نکل سکتا ہی کہ جسمین آپ کچھ کا کچھ بنا دین قولہ کہ خدا نی
تسلے جہان مومنین پر نازل کی ہی اقول ہرگز کسے لفظ کا یہ مودی نہین ہی کہ جہان تسلی
مومنین پر نازل کی ہی تو وہان اول رسولؐ پر نازل کی ہی بلکہ مودائی عبارت منقولہ یہی کہ
جہان تسلے رسولؐ پر نازل کی اور مومنین بھی وہان ساتھہ تھی تو فقط رسولؐ پہ نازل سکے
بلکہ مومنین کو بھی شریک کر لیا اہل انصاف دیکھین کہ ان دونو مضمونون مین کس قدر فرق ہی
قولہ کسی جگہ فقط مومنین پر تسلی نہین نازل کی اقول لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہرگز اس عبارت
کی کسے لفظ کو دلالت اسپر نہین ہی کہ فقط مومنین پر تسلے نہین نازل ہوئی اور نہ آج تک
کسی شیعہ نی یہ دعوی کیا بلکہ دعوی یہ ہی کہ فقط رسول خدا پر باوجود ہمراہ ہونی مومنین کے
تسلے نہین نازل ہوئی بلکہ ایسے وقت مین جب نازل ہوئی تو دونو پر نازل ہوئی اور اسکو
ہرگز دلالت اسپر نہین ہی کہ فقط مومنین پر تسلے کبھی نازل نہین ہوئی فما لھؤلاء القوم
لا یکادون یفقھون قولہ تو کیونکر ممکن ہی کہ غار مین پیغمبر صاحب کو چھوڑ کر اقول
یہ ہرگز بیان شیعہ نہین بلکہ بیان اونکا یون ہی کہ کیونکر ممکن ہے کہ غار مین باوجود مومن ہونی
ابوبکر کی ابوبکر کو چھوڑ کر فقط رسولؐ پر تسلے نازل ہوگا ابوبکر کو چھوڑ کر کی پیغمبرؐ کو چھوڑ کر آپ دونون
مین تمکو کچھ فرق نہین سوجھا افسوس ہمہی پن کی الٹی کوئی سر سہاری پاس نہین ہی قولہ اس سے
آیہ سی ابوبکر کا عدم ایمان ثابت ہوا الی قولہ نازل کرتا اقول یہ بیشک تقریر شیعہ ہی لیکن اسکو
تمہاری تقریر سابق سی کچھ واسطہ نہین ہی بلکہ یہ متفرع ہماری تقریر کا ہی کما لا یخفی علی من لہ ادنی
مسکہ قولہ کہ تسلے فقط مومنین پر خدا نازل نہین کرتا محض غلط اقول سچ ہی یہ محض غلط

ہی لیکن اسکو دعوائی تمام سے علیہ الرحمہ اور انکی مشایخ کا شہرنامہ بہی محض غلط ہی پس یہ دفعہ
غلطیان تمہاری ہین کہ دعوی سب غلط کرتی ہو اور دوسرون کی طرف منسوب بہی بغلط
کرتے ہو **قولہ** کسی آیت سی صراحۃ کیا کنایۃ **اقول** اسی طرح سی کسی عبارت شیعہ سی
صراحۃ کیا کنایۃ سے یہ بات نہین پائی جاتی کہ تسلے سوای پیغمبر کی دوسری پر تنہا نازل
نہین ہوئی بلکہ شیعہ یہ کہتی ہین کہ باوجود مومنین کی تنہا پیغمبر پر تسلی نہین نازل ہوئی اور
اگر ہوئی تو بتادو **قولہ** مومنین پر شمول نبی ہی **اقول** یہ نہین بلکہ نبی پر شمول مومنین جب
مومنین ہمراہ ہوے تب یوہین ہوا **قولہ** ذکر نزول سکینہ کا فقط مومنین پر **اقول** یہ تمہارا
دعوئی تراشیدہ ہی از پیش خود اسکو تم اپنی سے غلطے کہو بیچاری شیعونکی طرف کیون
نسبت دیتی ہو **قولہ** قرآن مجید مین مذکور ہی **اقول** بی شبہ قرآن مجید مین مذکور ہے
لیکن نہ مذکور ہونا تمہین نی کہا ہی شیعون نی نہین کہا ہی تم اپنی غلطے اپنی سر پر مارو:
قولہ مگر حضرات امامیہ ہی سلفاً عن خلف کوئی حافظ قرآن تو ہوا ہی نہین **اقول** تمہارے
سلف وخلف کی نا ہی حافظ ہونیکا ثمرہ یہی ہوا کہ شیعو پر افترے کرنا شروع کیا بڑی بی انصافی
ہی بلکہ انتہا کی بغیر ستے او بی باکی ہی کہ عبارت وہ نقل کرتی ہین کہ جسکا مطلب صاف صاف
یہ ہی کہ فقط رسول خداؐ پر سکینہ نازل ہونا اور ابوبکر پر نہ نازل ہونا جیسا کہ رای قدما اور احتمال
اول متاخرین اہلسنت ہی دلیل بی ایمانی ابوبکر ہی اسلئے کہ جب اہل ایمان سی کوئے ساتھ
ہوا تو کیسے خدا نی اہل ایمان کو چہوڑ کر فقط رسولؐ پر سکینہ نہین نازل کیا مخاطب بی انصاف
زبردستے فرماتی ہین کہ اس عبارت کا یہ مطلب ہی کہ کبہی سکینہ فقط مومنین پر رسول خداؐ کو
چہوڑ کر نہین نازل ہوا اور پہر اس دعوئی کا ذب پر تشدد بدروغ وکذب یہ ہی کہ خلف وسلف
شیعہ سی تو کبہی کوئی حافظ قرآن ہوا ہی نہین ہم جواب مین اسکی بتقضائی بانکر ع

دروغی را حافظہ باشد دوسرے بجز اسکی کیا کہیں کہ آپ سچ فرماتے ہیں آپکی سلف مثل شیعوں خلفہ ثلثہ
بھی حافظ قرآن تھے خصوصاً مثل حضرت عمر کی جنکی صاحبزادی علی ناقل تفسیر در منثور میں منقول ہی کہ
حضرت عمر نے بارہ برس میں ایک سورۂ بقر سیکھا اور اوسکی شکریہ میں بمناسبت قد و قامت موزون
ایک اونٹ قربانی کیا اور اس بات کو کسی شاعر نے اونہیں کی زبان حال یا مقال سی سلک
نظم میں کھینچا ہی کہ فرماتے تھے — دو شش سال من مغز خود سوختم ٭ کہ یک سورۂ بقرہ آموختم
اور بقول تمہاری شیعونکی سلف مثل جناب امیر علیہ السلام کہ جنکی شان میں ملا جامی
شواہد النبوۃ میں لکھتے ہیں کہ روایات صحیحہ سی ثابت ہوا ہی کہ جناب ولایت مآب اس عرصہ
میں کہ ایک قدم کی بعد دوسرا قدم رکاب میں رکھتے تھے ختم قرآن فرماتے تھے اور اسیطرح دیگر ائمہ
صلوات اللہ علیہم جنکی گھر میں قرآن نازل ہوا اور جنکی شان میں خود جناب رسول خدا نے فرمایا
کہ یہ لوگ ہرگز قرآن سے جدا نہونگی یہانتک کہ یردا علی الحوض یہ لوگ ہرگز قرآن سی واقف ہی نہ تھے
اس سے سچی تو مخاطب نے شاید عمر بھر میں کوئی بات نکہی ہوگی بسا تعجب ہی کہ جنکی سلف ایسی
بلید ہوں کہ بارہ برس میں ایک سورۂ بقر سیکھیں وہ حافظ ہو سکیں اور حافظان طریقہ مصحف
ناطق حافظ نہو سکیں ایک حکایت لطیفہ ظریفہ یہ ہی کہ جس زمانہ میں شہر غازی پور میں مورد
غلط العام فصیح تھا یہ رہ نورد وادی نادانی و بادی گمنامی بھی حسب اتفاق وارد اوس شہر کا
ہوا تو زبانی بعض احباب اولی الالباب کی سننے میں آیا کہ ایک جلسہ پیر صاحبین کہ مریدان خاص
اور معتقدان با اختصاص سی معمور تھا اور دس پانچ اہل تشیع سبب تفنن و تفرج تماشائیان
حسن مناکحات و غرائب مکالمات اوس جلسہ میں موجود تھے اتفاقاً ذکر حفظ قرآن درمیان میں آیا
تا اینکہ بمقتضائے الکلام یجر الی الکلام نوبت بذکر مذہب شیعہ پہنچی کہ اس مذہب والوں کو تو
طرف حفظ نمانند قرآنی کی نہیں ہی بعض حضرات اہلسنت از راہ مہربانی و بوکالت فضولی برسر توجہ ہوئے

توجہ آئی اور یون فرمانے لگے کیونکہ شیعونکی نزدیک ترتیب قرانی ترتیب تنزیل یزدانی
نہین ہے بلکہ ترتیب عثمانی ہی اسلئے وہ ازبر کرنے کی طرف چندان متوجہ نہین ہوتے
بلکہ اعتقاد اسکا رکہتی ہین کہ پہر ایک عہد مین مامور بحفظہ ترتیب تنزیل یزدانی ہونگی اور علاوہ اسکی
کہتے ہین کہ جب ثواب ناظرہ پڑہنی کا زیادہ تر ہی تو الفاظ ازبر کرنیسی کچہ ایسا فائدہ نہین ہی
دوسری صاحب ازراہ کمال لطف وعنایت یون گوہرفشان ہوئے کہ ہان یہ بہی سبب ہے
اور علاوہ اسکی انکو چندان احتیاج بہی ازبر کرنے کی نہین ہی اسلئے کہ یہ لوگ نماز تراویح نہین
پڑہتے اور پڑہاتی کہ حاجت اسکی ہو ورنہ خواہی نخواہی یاد کرتے تیسری صاحب کہ نہایت
سیاہ چشم و بیباک اور بیچاری شیعون پر کلاب معاویہ سی بہی زیادہ تر غضبناک تہے
تعصب مذہبی نی انکی سینۂ پرکینہ مین جوشش مارا اور میٹہی باتین اونہین نہایت تلخ گذرین
لاجرم بیتاب ہوکر اپنی سیہ بختی اور سیہ کاری اور سیہ قلبی سے مشل مار سیاہ پیچ وتاب کہا کر یون ہرزہ
اوگلنی لگی کہ یہ سب غلط ہی اور اصل یہ ہی کہ شیعونکی قلب سیاہ ہوتی ہین اونکو کلام اللہ یاد ہی
نہین ہوسکتا ہی وہ کیا یاد کرینگے یہ بات شیعونپر بہت گران گزری بلکہ خود پیر صاحب کو بہی
ناگوار گزری اسلئے کہ جو دام مکروفریب پیری اور مریدی کا واسطے پہنسانی عوام وخواص کی بچہایا
تہا اوسکی خلاف تہا بدین لحاظ متوجہ استمالت ہوکر فرمانی لگے کہ یہ کیا گفتگو ہی بلکہ شاید یہ مضمون
سبب ادا فرمایا کہ ایسا نہین ہی بلکہ کل قرآن اور جزو قرآن قرائت مین مساوی ہی پس سورہای
قصار وطوال کو واسطے فرائض اور نوافل لیلیہ اور نہاریہ کی کیونکر ازبر کرسکتے لیکن ایک مرد مقدس
مشہدی کہ وہ بہی حاضرین جلسہ سی تہا اوسکو تاب ضبط نرہی اور پیر صاحب کی طرف متوجہ ہوکر کہنی
لگا کہ مولانا صاحب آیا حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان ہم حافظ جملہ قرآن بودہ اند مولانا صاحب
نے بعد غور وفکر کی آہستہ سے فرمایا کہ نہین اونکو یاد نہ تہا ان کیونکر فرماتے کہ وہ مشہدی خورا گلا دبا تا اور کلاب

سند ہوتا تو سند کہان سی لاتی لاجرم مولانا پن مین بٹا لگتا اور وہ اون احادیث صحاح کو سند لاتا کہ جنکا
مضمون یہہ ہی کہان حضرات نی وقت ارادۂ جمع قرآن صحابۂ دیگر سی اعانت چاہی اور مشکوٰۃ
شریف مین موجود ہی کہ خلیفۂ اول نی بمشورۂ خلیفۂ ثانی کی زید بن ثابت پر تاکید جمع کرنی
قرآن کی کی چنانچہ زید نی جابجا سے آیات کو تلاش کر کی جمع کیا اور آخر سورۂ توبہ کو سوائے
ابو خزیمۂ انصاری کی کسی کے پاس نہ پایا اور اسیطرح آیہ سورۂ احزاب کا خزیمہ بن ثابت انصاری
کی پاس ملا کما رواہ البخاری پس اگر حضرات ثلثہ حافظ کل قرآن ہوتی تو تخصیص سے ملنے آیات کے
پیش فلان و بہان محض لغو و بیمعنی ہوتی الحاصل جب پیر صاحب نی اقرار بعدم حافظیت
حضرات ثلثہ کیا تب وہ مشہدی بی تقیہ سے کہنے لگا کہ پس ثابت شد کہ قلب حضرت ابوبکر ہم
سیاہ بودہ است و قلب حضرت عمر ہم سیاہ بودہ است و قلب عثمان ہم سیاہ بودہ است کہ این
ہمہ را حفظ جملہ کلام اللہ میسر نشد یہ کلام بہت ناگوار خاطر حضرات اہلسنت ہوا اور دس بارہ لوگ
اوٹھ کھڑی ہوئی اور جلسہ درہم و برہم ہو گیا شیعہ ہنستی ہوئی اور مشہدی کو اضحک اللہ سنک
کہتے ہوئی بتقاضائی رجعوا الی اہلہم مسرورین اپنے گھرون کو خوش و خرم پہری اور جب کسی نے
یہ حکایت سنی حق مین اوس مقدس مشہدی کی مضمون شعر حافظ کو ادا کیا ؎ زچشم بد
رخ خوب ترا خدا حافظ ٭ کہ کردہ جلبہ نکوئی بجائی ما حافظ ٭ یہ کلام متعلق بہ سلف تھا لیکن بہ نسبت
خلف کی پس بعنایات خدا ہمیشہ کاملین ہر فن کی شیعون مین ہوتے ہین اور اب
بہی زمانہ کاملین سے بفضل اللہ خالی نہین ہے چنانچہ چند اسماء حافظین مفصلۂ ذیل جو کہ بدایون
دام ہمہ مین موجود ہین محمد اسمٰعیل صاحب تشبیر حسین صاحب غلام موسیٰ رضا صاحب محمد
اسرائیل صاحب مولوی مسعود عالم صاحب غلام احمد صاحب رحیم الدین حسین صاحب سید حسین
صاحب محلہ شاہ گنج آگرہ جناب حافظ سید جعفر علی صاحب چارحصہ مین آدھ حافظ سید انور علی صاحب

لکھنؤ مین اور سید احمد مرزا محمد تقی صاحب فیض آباد مین اور حافظ سید مہدی حسین صاحب حسین گنج مین اور حافظ محمد سبحان صاحب ٹانڈہ مین اور حافظ مرزا عید بیگ صاحب بہادر پور مین اور حافظ ولی محمد صاحب نانوتی مین اور حافظ عابد علی صاحب بیرہٹہ مین اور حافظ محمد حسین صاحب بنگلور مین اور حافظ خیرات علی صاحب مفتی گنج مین اور حافظ فیض اللہ صاحب قصبہ سیمن مین اور حافظ محمد جان صاحب فیض آباد مین اور امثال انکی اور بھی بکثرت ہین کثرہم اللہ تعالی حضرت مخاطب ان لوگون سے ملاقات کرین اور اونسے پہلی نشانی شیعہ گری کرین اور پھر کلام اللہ کی سماعت کرین اور بعد اسکی فرمائین کہ شیعون مین کوئی حافظ ہوتا ہی نہین ہے تاکہ مثل دروغ گویم بر روئی تو صادق آجاوی آرے فرق درمیان مذہبین اس قدر ہی کہ شیعونکی حفاظ بحمد اللہ جملہ بابصیرت ہین اور انمین مثل سنیون کے اندہی حافظ نہین ہوتی کہ تراویحون مین شیعونکی وضو ٹھنڈہی کرتے ہین اور زبان حال انکی گویا متکلم باین مقال ہوتی ہی سے

از امتلائی معدہ مرا ریح میکشد ۔ افغان اگر گشت تراویح میکشد ۔ الغرض شیعونکی کلام اللہ کو تراویحون مین بیچتے نہین پہرتی اسلئے کہ تراویح کو بشہادت خود حضرت عمر کہ البدعۃ نعم البدعۃ فرماتی تہی بدعت سمجتی ہین اور حدیث جناب رسولخدا کو کہ کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ سبیلہا الی النار از بر رکہتے ہین **قولہ** نہ فرماتی کہ خدائی تعالی ہرگز ہیچ جائے کہ یکی از اہل ایمان با حضرت رسول صلعم بود وامداد انزال سکینہ نہ نمود **اقول** اس مقام مین مستثنے منہ کا ذکر کرنا اور مستثنے کا چہوڑ دینا نہایت حق پوشی اور بے انصافی ہی حالانکہ بعد اسکی مذکور ہی الا آنکہ نزول آن از شامل جمیع ایشان در شستہ مستثنا سی صاف یہ بات ثابت ہے کہ سکینہ رسول صلعم ضروری ہی کہ شامل جمیع مومنین ہو جسوقت مین کہ مومنین ہمراہ ہون پس ہوتے اسکا یہ ہوا کہ فقط رسول پر تنہا سکینہ باوجود مومنین کو نازل نہین ہوتا اور اسی سے معنی ثبوت عدم ایمان ابوبکر ہوتا ہی باین تقریر

کہ اگر مومن ہوتا تو ضرور تہا کہ انزل اللہ سکینتہ علیہ وعلی صاحبہ ہوتا یا انزل اللہ سکینتہ علیہما ہوتا
نہ یہ کہ سکینہ مومنین ضرور ہی کہ شامل رسولؐ بہی ہو کہ جسکا مؤدی یہ ہی کہ فقط مومنین پر تنہا سکینہ
نہین نازل ہوتا اسلئے کہ فقط مومنین پر سکینہ نہ نازل ہونی سے اور عدم ایمان ابوبکر سی کیا
واسطہ ہی جو کوئی شیعہ اسکا مدعی واسطے اثبات عدم ایمان ابوبکر کی ہوتا اور کسی شیعہ
کو کیا غرض اس سی ستے کہ فقط مومنین پر سکینہ نازل ہونیکا انکار کرتا لیکن مخاطب بحذف
متعلقات قاضی علیہ الرحمہ چاہتا ہی کہ شیعونکو مدعی اوس امر کا ٹہراوی کہ جسکو اثبات عدم
ایمان ابوبکر سی کچہ واسطہ ہو مگر اس فریب دہی سی بجز خیانت اور عدم دیانت حضرت مخاطب کے
کچہ حاصل نہین ہی جسکو کچہ بہی عقل ہو گی وہ سمجہے گا کہ کہان یہ بات کہ باوجود مومنین فقط رسولؐ پر
سکینہ نہین نازل ہوا اور کہان یہ بات کہ کہین فقط مومنین پر سکینہ نہین نازل ہوا آخر شیعہ مدعی
سخن اول ہین نہ مدعی سخن ثانی لیکن نافہمی و کج فہمی مرض لاعلاج ہی **قولہ** اور آجتک کسی نے
بہی سورۃ الفتح کو نکالکر نہین دیکہا **اقول** شیعون نی تو ہر ہر سورۃ دیکہی اور سنیون
کو نکال نکالکر ہمیشہ دکہلایا مگر کیا کیجئے کہ آجتک اندہی حافظونکو کچہ نہ سوجہا فقط مومنین پر سکینہ
نازل ہونا تو یہی کہ شیعہ جسکی منکر نہین مگر فقط رسولؐ پر باوجود موجود ہونی مومنین سے کہین
نہین ہی کہ جس سے ایمان ابوبکر ثابت ہو سکی ورنہ کئی سو برس سی یہ دعوی شیعون کا
باقی نہ رہجاتا **قولہ** جنکی زبان پر ایک ایک لفظ **اقول** آپ ہی زبان پر فقط لفظین ہین لیکن مثل
طوطی بہی بہی کی میان مٹہو کیطرح یاد کر لیا ہے اور جب معانی نہین سمجہتے تو اوسپر عمل کیا کرینگی
پس البتہ مصداق کمثل الحمار یحمل اسفارا کی ہین فقط تراویح پڑہانی کے لئی سب حافظ لفظی بنی
ہین بحمد اللہ کوئی آجتک حافظ معنوی نظر نہ آیا سب حافظون کو انہا مصداق ام علی قلوب
اقفالہا کا پایا و لقد حق القول فیہا لا تعمی الابصار و لا [illegible]

تعمی القلوب التی فی الصدور قولہ ہم اونکو معذور سمجھتے ہین اقول ہم
اونکے دل کی آنکھوسنے معذور سمجھتی ہین لیکن پیش خدا اس افترآت پر جو شیعون پر آپ کرتی
ہین ہرگز معذور نہین سمجھتے عنقریب مرتی دم آنکہین کہلین گی تو اسکا تماشا دیکہیگا قولہ تخلل
فی الضمائر لازم آتا ہے اقول آپ یہ نہین سمجھے کہ تخلل او تشتت فی الضمائر مین کیا خلل لازم
آتا دجناب والا یہ بڑا نقص ہے کہ جس سی کلام اللہ جو اعلای مرتبہ فصاحت و بلاغت مین
حد اعجاز کو پہونچا ہے غیر فصیح ہو جاتا ہی اسلئے کہ تشتت ضمائر قبل الذکر خلاف قیاس لغوی ہے
ر باتفاق علما ی فصاحت مخل فصاحت ہی اور مشتمل ہونا کلام اللہ کا ایک کلمہ غیر فصیح پر بھی
جائز نہین ہی لانہ تمایقود الی نسبتہ الجہل او العجز الیہ تعالی کما صرح بہ التفتازانی قولہ اول تو ضمیر کا
عود چاہئے کہ اقرب مذکورات کی طرف ہو اقول یہ سچ ہی مگر اوسی وقت جب اقرب کی
طرف ضمیر پھیرنے سی کوئی مانع نہو اور یہان مانع قوی موجود ہی یعنی لزوم تخلل و تشتت فی
الضمائر کیونکہ کل ضمائر بالاتفاق جناب رسول خدا کی واسطے ہین پس اگر بیچ مین ایک
ضمیر طرف ابو بکر کی پہرے گئے تو کلام خدا بالکلیہ درجۂ فصاحت سی گرجائیگا پس جب
اقرب کیواسطے ایک مانع موجود ہی تو متعین ہو گیا غیر اقرب علاوہ اسکی بنا بر اس قاعدہ
کی ضرور ہوگا کہ ضمیر ایدہ جو بعد اسکی ہی وہ بھی طرف صاحب کی راجع کیجیئی حالانکہ کوئی
مفسر اس قول بیہودہ کا قایل نہین ہے اور نہ کسی مسلمان کا یہ عقیدہ ہی کہ تائید بملائکہ
حضرت عتیق کی واسطے ہوئی مگر جب آپ اول سکینہ کو اور بعد اوسکی تائید بجنود کو جناب
ختمی مآب سی چہین کر حضرت عتیق کو عنایت فرمائین گی تو دیکہیئے کہ نبوت کو بھی اوحضرت
کی واسطے رکہتی ہین یا اوسکو بھی چہین لیتی ہین قولہ دوسری تخلل ضمیر جب ہوگا یہ علاوہ
ہو فانزل اللہ پر اقول یہ اور طرہ ہی کہ کمال فہم و فراست اور نجومیت پر آپکی دلالت کرتا ہے

علت تحمل تشتت ضمائر تشتت ہونا جو ضمائر کا ہی ایک کلام متسق النظام مین بلا عطف
اور معطوف کو اس سے کیا علاقہ خدا کی مانی ذرا تو عقل کو راہ دیجئی کچھ تو سمجھئے ہم کہان تک
مثل اعمش آپکو مسائل نحویہ سمجھائین اور آپ ہمیشہ تک نہ مانیئن کسی سے نے علمای نحو اور فصاحت
سی یہ نکتہ ۔۔ یہ نہین کہا کہ عطف سی تشتت ضمائر جاتا رہتا ہی اگر آپ اپنی دعوی مین سچے ہین
تو کسی عالم کی قول سی سند لائیے اور قواعد نحویہ اپنی دل ہی سی گڑھکر نہ بنائیے علاوہ اسکی علمای
تفسیر نی ایدہ کی عطف مین اس راہ سی گفتگو کی ہے کہ جنہون نی کہا ہی کہ تائید بملائکہ غار مین
بھی ہوے اس طرح پر کہ ملائکہ واسطے حفظ و حراست جناب رسول خدا کی نازل ہوئی کہ وجوہ
کفار کو جانب غار سی پھیرتی ہتے اور اونکی آنکھون پر پردہ ڈالتی تھی کہ وہ لوگ جناب رسول خدا
کو نہین دیکھہ سکتی تھے اور جناب رسول خدا کی حق مین دعا کرتی تھی اور اونکو تقویت دیتی
تھے جیساکہ قول زجاج اور ابن عباس کا ہی اور اسکی تقاضے بضیاوی یہی احتمال اول اور
اقدم کیا ہی پس بنابر اسکی متعین ہوتا عطف جملہ ایدہ کا اوپر فانزل کی کہ وہ عطف ہی اوپر
اخرجہ کی پس تائید تحت اذ داخل ہوجاویگا اور حاصل یہ ہوگا کہ جسوقت مین انزال سکینہ ہوا
تہا اوسیوقت مین تائید بملائکہ بھی ہوئی تھے و ہذا ہو اقرب معا بعض التاویل اور جنہون نے
کہا ہی کہ تائید بملائکہ بدر مین ہوئی جیساکہ قول مجاہد اور سلف کا ہی اونکی بنا بر حاجت بارتکاب
تاویل بعطف بعید ہوتی لیکن یہ عطف بعید محض بی قرینہ ہے اور خصوصیت تائید بملائکہ بدر مین
مفہوم آیہ سی خارج ہی اور جب کسی لفظ آیہ کو اوپر اس عطف بعید کی کسی طرح کی دلالت نہین
ہے تو بغرض قبول مخاطب رفع تحمل و تشتت ضمائر کیا چیز ہوگی اور جیساکہ تمنی جواب
اول مین کہا کہ ضمیر کا مرجع چاہیے کہ طرف اقرب مذکورات کی ہو اگر اسی طرح کوئی شخص کہی کہ علت
اقرب مذکورات کی ہی تو اسکا کیا جواب دوگی تمام ہو جاویگی فہو جوابنا بعینہ الجملہ بدار تشتت ضمائر

اور تشتت مرجع کی سے اور عطف قریب و بعید موجب تجاذب مرجع ضمائر نہین ہی پھر کیونکر رفع
تشتت ہوا ولاکن الغریق یتشبث بکل حشیش طرفہ تر یہ ہی کہ جیسا کہ سابق مین آپ نی
بیباکانہ حکم کیا کہ رجوع ضمیر علیہ طرف رسول خدا کی جائز نہین ہی حالانکہ بارہ سو برس ہوے
کہ ابتک کسی مفسر نی یہ دعوی نہین کیا اقصےٰ و غایت امر جن متعصبین کا یہ ہے کہ اونہون سنے
کہا ہی کہ ابوبکر کی طرف بہی پہیرنا ضمیر کا جائز ہی نہ قال اس سی کہ تشتت و تخلل ضمائر لازم
آویگا لیکن کسینے یہ نہین کہا ہی کہ رسول خدا کیطرف ضمیر پہیرنی سے اصلاح آیت مین کرنا
ضرور پڑیگا بجز آپکی اوسی طرح یہان بہی آپ متعین کرتی ہین عطف اوپر نصرہ کی اور بلا حجت و
دلیل عطف اوپر اخرجہ وانزل کی جائز نہین رکہتی بزعم باطل اس بات کی کہ اسمین کچھ جواب
جہلا کی نزدیک جو معنے عطف بہی نہین سمجہتے اشکال تخلل و تشتت ضمائر سی ہو جاوے
گا سو بحمد اللہ وہ سب بے کسیطرح سی رفع نہوا اور ایک نیا دعوی خلاف جملہ مفسرین کی جو واقع مین
سے محض باطل اور غلط ہی آپکی ذمہ لازم پڑا او نعم ما قیل ؎ ذہب الحمار لیطلب لنفسہ
قرنا فعاد وما لہ اذنان **قولہ** تیسرے تخلل فی الضمائر قرآن مجید مین اکثر جگہ ہی **اقول** لا نسلم
یہ آپکا پندار باطل ہے کلام اللہ مین کسی جگہ کوئی امر خلاف فصاحت و بلاغت نہین ہی
ورنہ بتصریح علامہ تفتازانی نسبت جہل و عجز طرف خداوند قادر علام کی لازم آوے گی
تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا **قولہ** جیسا کہ ان الانسان لربہ لکنود **اقول** دعویٰ سے بسیار
کی بعد یہ ایک آیت آپ نی نکالی کہ جسمین اپنی زعم باطل مین تخلل سے اضمار سمجھے
کاش تفسیر بیضاوی ہی دیکہلی ہوتی کہ ایسی پوچ اور لغویات ہرگز بہی نہ نکالتی جناب والا
بیان مرجع کل ضمائر کا ایک ہی ہی وہ بہی نہین کہ جس سی تشتت کا احتمال ہو فضلا عن التخلل
قال البیضاوی وانہ علی ذلک ای الانسان علی کنودہ [illegible]

کہ اگر کوئی جاہل مثل آپکے کہی کہ یہان تحلل و تشتت فی الضمائر ہے تو ہم اوسکا کہنا مانین
یا حضرت قاضی بیضاوی کا تحجب مثلہ مین کیا کیا تحریفین کلام خدا مین کرتے ہین اور کیا کیا
موشگافیان کرتے ہین سہ فی بیر لا احد سری وا سشرا قولہ بیہودگی اور سفاہت کا کمال
سب پر کہل گیا اقول جب ہمنے معنے آیہ بموجب تفاسیر معتبرہ اہلسنت اور اقوال مفسرین
صحابہ وغیرہ مثل قاضی بیضاوی ابن عباس وزجاج کی لکہہ دیا تو اب جو نسبت سفاہت
اور بیہودگی کی آپ دینگے وہ سب رجوع انہین آپکے بزرگونکی طرف ہوگی اور حقیقت یہ
ہی کہ آپکی موچی صاحب اور بساطی صاحب کی بیہودگی اور سفاہت اور ضلالت اور حماقت سب پر
کہلی ہوئی ہے اور حاجت بیان نہین کہ عیان را چہ بیان سہ عزیزین جواب ست
این نہ جنگ ست کلوخ انداز را پاداش سنگ ست قولہ جیسا کہ صاحب مجمع البیان طبرسی
نے اقول جناب مولانا طبرسی رحمہ اللہ نے اس مقام پر بمقتضای الکنایۃ ابلغ من التصریح
بعبارت بلیغہ کفر صریح حضرت عتیق کا ثابت کیا ہی کہ مومنین متقین اوسکو سمجہتے ہین اور مکذبین
ضالین سے کے آنکہونپر خدانی پردہ ڈالے ہین تاکہ شیعیان علی ابن ابیطالب علیہ السلام
شرور نفوس شریرہ سی محفوظ رہین آمد جب آپ کو انہ علی ذلک لشہید کا ترجمہ لفظی بہی
نہین معلوم ہوا تو آپ ان کتابون کی باریکیان کیا سمجہئے گا اگر اسقدر ہی لیاقت آپ
مین ہوتی تو آپ یہ رنگ ماہی بوقلمون کیون بدلتی اور شیعہ سی سنی اور سنی سے نیچر
کیون بنتے اور آپکی اوستاد گردن مرور سے خرونکا فتوای حلت کیون دیتے بالجملہ
مقدمات دلیل کو بوجہ اتم ثابت کردینا اور نتیجہ سی خاموش رہنا ایک لطف عظیم رکہتا ہی کہ
آپکو اسکی مذاق سے بہرہ نہین آپکی سلئے اسیقدر سمجہنا کافی ہے کہ ہمین شک نہین کہ مولانا
طبرسی علیہ الرحمہ شیعہ تہی پہر وہ عقائد شیعہ سی کیونکر خالی ہو سکتے ہین قولہ جواعراض

شیعونکی ہین وہ بالکل پوچ اور بیہودہ ہین **اقول** جناب خود پوچ اور بیہودہ ہین جو دوسرونکو
پوچ اور بیہودہ کہکر کل اہلسنت کو زبان شیعہ سی پوچ اور بیہودہ کہلاتی ہین اس بیہودگی سی
انکو کیا حاصل ہی تعجب ہمنی آپکی تقریرون کا پوچ اور بیہودہ ہونا حضرات
اہلسنت کی کتابون سی بوجوہ ثابت کردیا اور نقل عبارات واضح کردیا کہ جو کچھ آپ نی لکہا وہ سب
خلاف جملہ مفسرین اہلسنت ہی تو اب یقین ہی کہ اہلسنت بہی آپسے راضی نہونگے اور
الذین دربا ندہ وازان درماندہ ہوجائیگا لا الی ہؤلا و لا الی ہؤلاء **قولہ** اگر ان آیتون مین
ابوبکر صدیق کی ذکر کرنے سی اونکی رفاقت اور نصرت کا بیان منظور نہوتا **اقول** وجہ وجہ ذکر
ابوبکر اس آیت مین ہم سابق مین بیان کرچکے کہ جس سے ثابت ہوا کہ اس آیت مین جناب باری
عز اسمہ اپنے نصرت کو بیان کرتا ہی کہ ایسی وقت مین ہمنے اپنی پیغمبر کی نصرت کی کہ پیغمبر
ہمارا دشمنان ظاہری اور باطنی مین گرفتار تہا غرض اوقات نصرت کا بیان کرنا ہی
کہ کس کس وقت مین نصرت کی اور کس کس طرح پر نصرت کی یہ تو نہین کہا کہ ابوبکر صدیق نی
کیا کیا نصرت کی اور کس کس وقت مین اور کس کس طرح پر نصرت کی قول خدا مین نصرہ
وانزل وایدہ کی نسبت جناب باری نی اپنے طرف دی ہی یا ابوبکر کی طرف اور اگر جیسا
آپ کہتی ہین کہ اس آیت مین محض فضیلت ابوبکر اور اونکی نصرت اور حمایت کا بیان ہی
تو چاہیے تہا کہ بجای نصرہ اللہ کے نصرہ ابوبکر اور ایدہ وجاہ ہوتا برای خدا ذرا انصاف فرمائیے
کہ جناب باری کو اگر فضیلت ابوبکر سے بیان کرنی منظور تہی تو نصرت اور تائید کی نسبت
اپنے طرف کیون دی صاف صاف کہدیا ہوتا کہ ان لاتنصروہ فقد نصرہ ابوبکر وایدہ ابوبکر
عجیب حال ہی کہ حقوق رفاقت ونصرت وتائید ابوبکر کو خدا فی حال مع علی نے ایسی الفاظ سے
بیان فرمایا کہ فضیلت ایک طرف لا کہون آدمی اوس عبارت سی تکفیر روفلیون کی اور

کچھ نہین سمجھتے معلوم نہین کہ کس شرذمہ قلیلہ کا رعب العیاذ باللہ حضرت جل شانہ پر چہایا کہ صاف صاف بتنصیص عبارت اون فضیلتون کو نہ بیان کر سکا مگر یہ کہ کہا جاوے کہ شیعون سے ڈر کر بمقتضاے مذہب شیعہ کاربند تقیہ ہوا لیکن ڈرنا سواد اعظم سے مناسب تر تہا نہ شیعون سے کہ مصداق انّ ہٰؤلاء لشرذمہ قلیلون ہین بہر کیف یہ کلام ہمارا مطابق کلام مخاطب بافہم و فراست ہے جو سابق مین گذرا سخن اصلے اس مقام پر اسیقدر ہے کہ ہمکو نہایت تعجب اور حیرت ہے اونکی فہم و فراست اور عقل و کیاست پر کہ باوجود تحاشی از تقلید و تعصب اور ادعاے لسانی انصاف بہر اسقدر نہین سمجھتے کہ اس آیت مین خداوند تعالیٰ تو اپنی نصرت کا حال بیان فرماتا ہے اور امثال مخاطب زبردستی غل مچاتے ہین کہ نہین ابوبکر کی نصرت کا بیان ہے نعوذ باللہ من شرور النفوس وسیئات الاعمال تمّ دفع التحریفات عن الآیات التی سمّاھا بالبینات ویتلوہ دفع التلبیسات عن المرویات بالاحاد و قذعھا من المتواترات کما ستعلم نباہ بعد حین انشاء اللہ الموفق والمعین والحمد للہ رب العالمین

صحتنامہ رمی الجمرات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	مخاطب	مخاطب	۱۲	۱۹	جوآب	جَواب	۴۱	۱۰	توبہ	توبہ
۳	۱۶	البارغ	البلاغ	۱۴	۲	بسلام	السلام	۴۶	۳	سشیطان نکہا مداخلت	شیطان کوکہان مداخلت ہے
۵	۱۴	مرۃ الجنان	مرۃ الجنان	۴	۱۷	اباء	اباءنا				
۸	۱۸	تفتل	تصلِ	۱۷	۱۹	العیاذا	العیاذ	۴۸	۱۵	بن	بہن
۹	۹	لہ	کہ	۲۹	۱	متوہم	متہم	۴۹	۴	فرادی	فرادیٰ
۴	۴۴	اعواللہ	اعوانہ	۳۱	۱۱	رؤس	رؤاس	۵۰	۷	التواراۃ	توراۃ
۱۲	۱۰	ضعت	صعت	۳۹	۱۷	ہسنت	اہسنت	۲	۹	نفس ہدیہ	نفس محمد بیگ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۹	۷	مہاجرین	المہاجرین	۷۹	۱۸	کذب محض اور	کذب محض	۹۷	۶	نسے	سے
۶۰	۶	کچھ بدظنی	کچھ بدظنی			افترے	افتراے	۹۸	۱	رابعًا	سابعًا
〃	۷	بیمر	بیمر	〃	۱۹	بالعاق	باتفاق	۹۹	۸	لیشاثرون	لیتناثرون
۶۳	۸	لصو	لھو	۸۲	۲	شگر	منکر	〃	۶	ھذالمغئ	بھذا الطغئ
〃	۱۳	مقیام	مقیوم	،	۲	،	،	〃	۱۱	اوراور	اور
۷۴	۸	یعلم	واللہ یعلم	۸۴	۶	جبکہ	جبکو	۱۰۰	۱	ل	بل
〃	۹	یکاذبون	لکاذبون	۸۶	۱۰	یعبر	معبّر	۱۰۱	۱۲	فقالک	فتلک
〃	۱۳	لا یصلح	لن یصلح	〃	۱۳	لکثر	اکثر	۱۰۸	۲	ریا	ریا
〃	۱۵	غمگسا	غمگسار	۸۸	۱	آسباب	اسباب	〃	۹	چشم ابرو	چشم و ابرو
۷۵	۱۰	نعمۃ	نعمۃ	۸۹	۱۹	وقلیل	وقلیل ماھم	۱۱۵	۱۸	بینے	اپنے
〃	۱۳	خبیرا	بصیرًا	۹۰	۱۵	حسکا	جسکا	۱۱۶	۱۶	الممسک	المتمسک
〃	۱۴	بصیرًا	خبیرًا	۹۱	۶	اعتقاو	اعتقاد	۱۱۸	۴	سند	سنذ
〃	۱۵	لا بعنا	الانصار	〃	۱۴	اور اسلام	ایمان اور اسلام	۱۲۳	۱۳	کوحہ	کوچہ
〃	۱۹	عوالله	جو اللہ	۹۲	۱۸	ولمایدخلے	ولمایدخل	۱۲۴	۱	اپنو	آپ تو
۷۸	۱	ہم	ھو			الایمان	الایمان	۱۲۶	۱	عنقہم بعیتہ	عنقہ معدات
〃	۸	علی اللہ	علی اللہ	۹۳	۲	دفع	وقع			ات سیتہ	میتہ
،	۹	کذما	کذبا	〃	۴	باجل	باطل	۱۲۸	۹	بہروے	پیروے
〃	۱۲	اوافتد	اواشد	۹۴	۱	الاحبان	الاحیان	۱۳۳	۱۴	کقطع للیز	کقطع اللیل
〃	۱۷	معاربہا	مغاربہا	〃	۱۷	نبذ	منذ	۱۳۷	۴	گراب سے	مگر آپ سے
۷۹	۱۳	الباسعۃ	البالغۃ	۹۵	۱۱	خو	خواہ	۱۳۸	۱۹		فقد حجابم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۳	۵	بھوا کفار	بھوالکفار	۱۸۶	۲	جاہونکو	جاہلونکو	۲۱۵	۱	بی نوتکی	بی ایمانونکی
″	۱۹	ہن.	ہین	۱۸۷	۳	اخیرزخوفا	اخیرہ خوف	۲۱۸	۱۲	کسی	کسی سے
۱۴۸	۹	اسروطھو	اسرد قتلھم			ریاہے	فرمادیاہے	۲۲۰	۱۹	ین شریک	مین شریک
۱۴۹	۱۲	ثلاثیہ	ثلاثہ	۱۹۰	۲	معصومہ ہے	معصومہ تھے	۲۲۱	۱۶	حاجل	عاجل
۱۵۰	۱۷	بہی بہی	بہی	″	۱۴	باالی	بابی	″	″	سلع	یطمع
۱۵۱	۲	تیرونار	تیرہ وتار	۱۹۲	″	کہنے کا	رکہنے کا	۲۲۲	۱	سقیقت	حقیقت
۱۵۲	۱۹		منہم مغفرۃ	۱۹۳	۱۷	اونیک	راہ نیک	″	۶	نیتہ	نبیتہ
			واجراً عظیما	۱۹۴	۲	احداسیہ ہے	اعدلہ انیہ	″	۶	یعلے	یعطی
۱۵۹	۱۲	مولناای	مولوی			واقراوبہ	واقراءہ وبہ	″	۵	قاریین	ناریین
۱۶۰	۱	ابتداد	استبداد	۲۰۰	۱۷	لاایل الو	لایایل الو				
۱۶۳	۱۲	تحقیقین	محققین			الفضل	الفضل	۲۲۳	۱۸	من وہم	من دما ہم
۱۶۴	۱۸	احسانھم	اجسامھم	۲۰۱	۱۰	شال	شامل	۲۲۵	۴	وقنین	موقنین
۱۶۵	۱۹	ومن اظلم	ومن اظلم	۲۰۲	۵	من الکہمیز	من الکاذبین	۲۲۶	۱	علی اللہ	علی اللہ
		من افتری	ممن افتری	″	۱۹	فغضب اللہ	وغضب اللہ	۲۲۷	۸	او	اور
			علی اللہ	۲۰۶	۷	فطاب	خطاب	۲۲۸	۱۰	سی	سے
۱۶۶	۱۹	رح صحابہ	مرح صحابہ	۲۰۹	۶	توصیح	توضیح	۲۲۹	۲	نشاانہ	شانہ
۱۶۸	۱۳	لی الکفار	علی الکفار	″	۹	تجری تحتہا	تجری من تحتہا	″	۴	قاں	قال
۱۶۹	۶	کولوگ	کون لوگ			الانہاد	الانہار	۲۳۰	۱۶	ومن جل اللہ	ومن اضل اللہ
″	۷	رانہ	دانہ	۲۱۳	۵	ہرنافی الہنات	ہونافی المہاجرت	″	۱۷	لاتعلمھم	ولاتعلمھم
۱۸۱	۱۵	دروازہ بغیر	دروازہ کو بغیر	۲۱۵	۱	لایت	آیت	″	۱۹	کلتی ہی	نکلتی ہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۲	۳	دانا بہو	دانا بھو	۲۴۹	۱۵	دحقیقت	درحقیقت	۲۶۵	۱۳	حمدوجین	ممدوحین
۲۳۵	″	وحق ایشاں	وحق ایشان	″	۱۶	سکو	جسکو	″	۱۷	ترے	جتنے
″	۱۵	کسی	کہیے	″	۱۸	بائی	جائی	۲۶۶	۲	ست شکنی	بیعت شکنی
″	۱۸	خدیبیہ	حُدیبیہ	۲۵۰	۱۲	مرور	ضرور	″	۱۸	بلامرح	بلامرجح
۲۳۹	۱۱	مانگی	جاینگی	۲۵۲	۳	بعض ابوضا	بعض الرضا	″	۱۹	ازحلہ	ازجملہ
″	۱۲	بہی	سبہی	۲۵۴	۴	دبرابر	برابر	۲۶۲	۱	تورسۃ	توریۃ
″	۱۹	کہ اہی	کہاہی	″	۵	بن غازب	بن عازب	″	۶	اوکو	اونکو
۲۴۰	۸	تتیدابرون	تتدابرون	″	۱۲	بن غازب	بن عازب	″	۱۲	رضون الٰہی	رضوان الٰہی
۲۴۳	۵	ہین	مین	۲۵۶	۴	متمام	مقام	۲۶۳	۵	جاورفت	چاورفت
۲۴۴	۱۵	معارم	معلوم	″	۹	سنوخ	منسوخ	۲۶۴	۷	روابنون	روایتون
۲۴۵	۹	عمبارت	عبارت	″	۱۰	ملائکے	ملائیکے	″	۱۴	تجکو	جگہ
۲۴۶	۱۹	ثابت قدم	ثابت قدم رہے	″	۱۶	نہ بہ گناہ کے	نہ گناہ شک کے	″	۱۹	کبا	کبار
		بلکہ	بلکہ	″	۱۸	سوطوق	جوطوق	۲۶۵	۷	ای بار	ای یارو
۲۴۸	۱۳	ندا	خدا	″	″	یاوسود	باوجود	″	۱۰	شعہ	مشبہ
″	″	اسے	اچھے	۲۵۸	۱۲	کنا،	کفار	″	۱۳	بجز	بجز
″	۳	در	اور	۲۵۹	۱۰	اہل تواریخ کے	اہل تواریخ نے	۲۶۶	۲	غوف	عوف
″	۱۱	ار	آخر	″	۱۷	بعلمہ	بغلتہ	″	۱۳	بہ	یہ
″	۱۴	حسہ	حسنہ	۲۶۰	″	مالانفاق	بالاتفاق	۲۶۸	۷	فی السیارۃ	فی العبارۃ
″	″	دبی	دیدی	۲۶۳	۲	بزملا	برملا			المتقولۃ	المنقولۃ
″	۱۵	فدا	خدا	″	۱۲	بڑے محدث	بڑی محدث	″	۱۰	سرور	ضرور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷۹	۲	کراس	کہ اس	۲۹۲	۱۶	دجبتی	پوچھتے	۳۰۷	۵	لصدیق	تصدیق
〃	۵	لوراس	اوراس	〃	۱۹	محاطب سے کہ تم	مخاطب سے پوچھیں	۳۰۹	۱	لعل امہ	لعل اللہ
〃	۱۵	من حیث الدلالۃ	من حیث الدلالۃ				کہ تم	۳۱۰	۴	تنبیہ	تنبیہ
〃	۱۹	یہ قلت	نہ قطعیت	۲۹۴	۱۲	خط اب	خطاب	〃	۵	غبارت	عبارت
۲۸۱	۶	وضی ہیں	فرضی ہیں	۲۹۵	۱۹	عذاب کے عظیم	عذاب عظیم کے	〃	۶	غفرت لکم	غفرت لکم
〃	۱۸	تلذذ	تلذذ	۲۹۶	۱۷	۰لیل	دلیل	〃	۷	توجہ	توجہ
۲۸۲	۴	تقدتین	مقدمتین	۲۹۷	۲	فاستشنا	فاستشاد	۳۱۱	۱	دعوی کلی	تو دعوے اسکے کلی
〃	۵	لمات	حملیات	۲۹۹	۱۳	واعط	وافظ	〃	۲	اسکے	اسلیئے
〃	۷	لونونو	اورودنو	〃	〃	کرنی ہی	کرتی ہی	۳۱۹	۶	یک نام دو ہوا	ایک نام دو ہوا
۲۸۴	۱۹	ودکیونکر	وہ کیونکر	۳۰۰	۱۵	اسکے وی ہیں	اسکے ہوئی ہیں	۳۱۷	۳	نص فرماتے ہیں	نقل فرماتے ہیں
۲۸۵	۷	سرکی خدا	صبر کی خدا	۳۰۱	۴	صاب	صاحب	۳۱۸	۱	نصیداً	بصیراً
۲۸۶	۳	نفاق من ان	نفاق میں ہیں ان	〃	۱۲	موجوہ ہی	موجود ہی	〃	۳	بڑہکر	بڑہکر
〃	۱۹	سطی ربت	بہت صحیح ورود است	۳۰۳	۱	سن	حسن	۳۲۲	۵	بکہر	کچہہ
۲۸۷	۵	کرنی گو	کرنے لگو	〃	۱۸	اونکی آشنا	اونکی یا انکی آشنا	〃	۷	او	اور
۲۸۹	۱	توساہی	توسواے			یا نکی آشنا ہیں	ہیں	〃	۱۱	العصار	القصار
〃	۱۵	برمی آمدہ	برمی آمدند	〃	۱۹	اولین	دلمین	〃	۱۵	کہ آیت	کہ یہ آیت
۲۹۲	۱۴	بان یارو	ہان یارو	۳۰۴	۱۲	لکہ	بلکہ	۳۲۳	۱۷	ملبا	سبا
۲۹۳	۳	اودعلاوہ	اورعلاوہ	۳۰۶	۱۰	یاایتہاالذین	یاایہاالذین	۳۲۴	۱۳	بادبار	باربار
〃	〃	تصدق	تصدیق	〃	۱۱	بالمودۃ	بالمودۃ	۳۲۵	۲	کچہ وعمل	کچہہ عمل
〃	۱۳	کمم دنیا	حکم دینا	۳۰۷	۱	الظامون	الظالمون	۳۲۶	۶	اسے بزرگ سے	ایسے بزرگ سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳۰	۱۰	سہ	سایہ	۳۳۹	۱۸	اول کاخزبہ	اول کاغزبہ	۳۶۷	۱۲	تواسکےمین	تواسکےصلہ مین
″	۱۱	جواب نیا	جواب ندیا	″	″	کسکلئے	کیسلئے	۳۶۸	۲	باخیر	بالخیر
″	۱۷	سرسے	ہندسے	″	۱۹	اور وہ سواہ منکے	وہ وسرے منکے	″	۱۱	دوسریمانلت	دوسریکو مماثلت
۳۳۱	۸	ناعتبرفوا	فاعتبروا	″	″	جمع کردکے	جمع کردکے	۳۷۰	۱۰	خلافت	خلاف
″	۹	در	اور	۳۳۷	۲	حاحت	حاجت	۳۷۳	۱۵	گرنا درجہ قصا	گرنا درجہ قضا
″	۱۰	لاایھو	لاایھم	″	۶	غدزجیری	عذرجیری	۳۷۴	۹	کی کیطرف	کیطرف
″	۱۴	سب ہی	سب سے	″	۱۸	سکی	اسکی	۳۷۵	۵	اورا	اور
″	″	سامنا	سامنا	۳۳۹	۱	ہم سرو عشم	ہم سبو حشم	۳۸۲	۶	حسرالدنیا	خسر الدنیا
۳۳۲	۱	دیکتے ہین	دیکھتے ہین	″	۹	فرمائی ہی	فرمانے سے	۳۸۸	۵	باوجود تشمنی	باوجود دشمنی
″	۹	سب صحابہ	سب اصحاب	۳۴۱	۱	حفاطت	حفاظت	۳۸۹	۱۵	فلسد	فاسد
″	۱۶	اعدھم	اعدائھم	″	۵	عضباک	غضبناک	۳۹۱	۱۷	مص	محض
″	۱۸	شہدان	یشہدان	″	۶	اجیا	اچھا	۳۹۳	۷	خودخانہ	خودازخانہ
″	″	فی الکر	فی الکفر	″	۷	عضب	غضب	۳۹۷	″	سرقافت	برفاقت
۳۳۳	۶	سواے	سواسے	۳۴۷	۱۶	طامضہ	غامضہ	″	۱۶	کسیطرسے	کسیطرحسے
″	۸	فبئس	فبئس	۳۵۱	۲	مالانکہ	حالانکہ	″	۱۸	خلاصۃ المنیح	خلاصۃ المنہج
″	۱۳	منبرباری	منبر جیاری	۳۵۸	۳	اخداوند	خداوند	۴۰۰	۱۰	کدلیل	کہ دلیل
۳۳۴	۷	فی البوۃ	فی النبوۃ	۳۶۱	۵	علیہ علیہ	علیہ	″	۱۸	سلاوتا	سلاؤتا
″	۱۸	ذوالقرلی	ذوی القربی	۳۶۲	۱۰	عقاشیعہ	عقاید شیعہ	۴۰۳	۱	رسولخدنے	رسولخدانے
۳۳۵	۱۹	یہ عدرکہ حسن	یہ عذرکہ حسن	۳۶۳	۷	اورس	اوس	″	۱۶	او	اور
۳۳۶	۱۶	پہلے	پہلے	″	۸	باتہلیا	ساتہ لیا	۴۰۷	۱	بدوابت	روایت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶۸	۱۹	گنا	گناہ	۴۹۹	۱۱	قتل وقلل	قتل وقتال	۵۲۵	۸	ہیوفیاہے	ہیدیٹی ہے
۴۶۹	۸	کوگ	لوگ	۵۰۰	″	شل	مثل	۵۲۶	۵	مسطیعون	یستطیعون
۴۷۱	۶	زائد	تزائد	۵۰۴	۴	اہتمانات	اہتمامات	۵۳۲	۱۷	نقط	فقط
۴۷۲	۹	شود مد	شدومد	″	۱۰	فلتۃ	فلتۃً	″	۱۸	ہوپایاشمول	ہیپایاشمول
۴۷۳	۶	اس تقریرکہ	اس تقریرکو	″	۱۷	آزار	راز	۵۳۳	۲	فرمائی	فرماتے
۴۷۵	۱۶	حق بار	حق مین بابو	″	″	اثیلہ	انیکن	″	۱۹	بجر	بیخبر
۴۷۸	۵	زموم	مذموم	۵۰۵ / ۵۰۶	۷ / ۵	ولاتستوے	ولایستوے	۵۳۴	۵	سکینتۃ	سکینتہ
″	۱۶	وجوہ	وجود	۵۱۰	۷	لعبادۃ الفکر	لعبادۃ الکفر	۵۳۶ / ۵۴۰	۱۶ / ۷	بمعنے / پیر	معنی / پیرسے
۴۸۰	۱	کرنیلائے	کرنبیکے	″	۸	اہمن	اوہن	۵۴۲	۳	شب	رب
۴۸۱	۱۹	اورایمانی	اوربے ایمانی	۵۱۱	۱۴	زار	راز	۵۴۳	۱۹	شوق	سوق
۴۸۴	″	قول	اقول	۵۱۳	۱۰	کالہ	بکالہ	۵۴۵	۱۳	جھوڑ	جہوڑ
۴۸۵	″	خواح	حزن	″	۱۵	شکرلیون	شکرکیون	۵۵۲	۲	آپکے	آپکو
۴۸۸	″	سیب	سبب	۵۱۴	۵	اظہاداثر	اظہاد امر	۵۵۳	۱	متسق انتظام	متسق النظام
۴۹۰	۶	عمے	علیؑ	۵۱۷	۱۴	سودنی	رونے	″	۷	واسے	واسطے
″	۱۲	انبار	انبیا	″	۱۹	رلزخد	رازخدا	″	۱۴	کلے	کلبی
۴۹۱	۸	سوت	موت	″	″	ربابیہ	رہا یہ	″	۱۷	رافع	دافع
۴۹۲	۶	بسبب	بہ سبب	۵۱۸	۱۰	خدعی	خداعی	۵۵۴	۱	پہرکیونکیرفع	پہرکیونکر رفع
۴۹۳	۵	تحزنوا	لاتحزنوا	″	۱۲	رن ور	رعافت	″	۱۹	لولک	ذلک
۴۹۵	۱۳	لاتخلف	لاتخف								
″	۱۲	خاف	اخاف	۵۲۰	۱۲	اونہوان کفارکو	اونہون نے کفارکو				
۴۹۸	۱۴	مگر	مکرر	۵۲۴	۹	صلطلق	صفحہ				

غلطنامہ ہذا مطبوعہ مطبع اثناعشری
سید عابد علی بتاریخ نوزدہم ماہ
جمادی الاول سنہ ۱۳۰۹ ہجری سے